شرح

حدائقِ بخشش

(جلد ششم)

علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی

برکاتی پبلشرز

کھارادر کراچی۔

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدائقِ بخشش

المعروف

شرح حدائقِ بخشش

(مکمل)

جلد ششم

شارح عمدۃ الشارحین علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ

برکاتی پبلیشرز کھارادر کراچی

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ھیں

نام کتاب _____ الحقائق فی الحدائق (جلد ششم)

المعروف شرح حدائق بخشش

تصنیف _____ علامہ محمد فیض احمد اویسی مدظلہ،

ناشر _____ برکاتی پبلشرز۔ کراچی

طابع _____ ضیاء الدین پبلیکیشنز کھارادر کراچی

قیمت _____

ملنے کا پتہ

ضیاء الدین پبلیکیشنز
جی۔ کے ۴/۱۷ نزد شہید مسجد کھارادر۔ کراچی
فون: ۲۰۳۹۱۸

Marfat.com

تاثرات علامہ تابش قصوری

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

عاشقانِ رسولِ انام علیہ التحیۃ والسلام کے قلب و ایمان اور سکون و ترقی کے لیے ذکرِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم لازوال نعمت ہے اور اس نعمت کو جب نعت کے لباس میں دیکھا، پڑھا اور سنا جائے تو کرم بالائے کرم کا محاورہ مطابقت رکھتا ہے۔ نعتیہ اشعار کا سلسلہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے لے کر رہتی دنیا تک قائم رہے گا۔ نعتوں کا شمار ناممکن ہے۔ دنیا بھر کی ہر زبان میں اربوں کی تعداد میں نعتیں منصۂ شہود پر جلوہ افروز ہوئیں اور ثناخوانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کروڑوں کی تعداد میں آئے اور اپنے اپنے نعتیہ دیوانوں، کلیات اور کتابوں کے ساتھ پردۂ عدم میں چلے گئے تاہم ان محبین اور عاشقوں میں کئی نام دائمی شہرت کے حامل ہیں جن کا کلام آفاقی اور قبولیت کی بلندیوں کو چھو رہا ہے۔ جن میں حضرت امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا قصیدہ بردہ شریف خاص شہرت رکھتا ہے۔ ائمہ کرام، مشائخ عظام اور علمائے کرام نے قصیدہ بردہ شریف کو زندگی کا وظیفہ بنایا اور بیسیوں شرحیں لکھیں، متعدد زبانوں میں آج بھی وہ شرحیں قبولیتِ تامہ کا شرف رکھتی ہیں۔

قصیدہ بردہ شریف کے بعد زبانِ اردو میں اگر کسی نعتیہ کتاب کو قبولیتِ آفاقی کا شرف ملا تو وہ امامِ اہلسنت مجددِ دین و ملت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عدیم المثال نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" کو حاصل ہوا جس کا ایک ایک شعر قرآن و حدیث کا ترجمان اور تفسیر معلوم ہوتا ہے۔ ہر نعت، ہر قصیدہ ایک خاص لذت اور عجیب کیف و سرور رکھتا ہے۔ ایک صدی سے برِ اعظم ایشیا کے مسلمانوں کے ایمان و ایقان میں حدائقِ بخشش اضافہ کا باعث بن چکا ہے خصوصاً اعلیٰحضرت نے جو سلام بارگاہِ خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام میں پیش کیا ہے وہ تو ہر روز دنیا کے کونے کونے میں پڑھا جا رہا ہے۔ بارگاہ عرش پناہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم میں مواجہہ شریف اور گنبدِ خضریٰ کے سایۂ رحمت میں عشاق شب و روز پڑھتے سنائی دیتے ہیں۔ یہ قبولیت یہ سعادت عطا پر عطا ذالک فضل اللہ یؤتیہ

Marfat.com

من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم ہ

ضرورت اس بات کی تھی کہ قصیدہ بُردہ شریف کی طرح حدائق بخشش کی شرُوح بھی لکھی جاتیں مگر ایک صدی بیت رہی ہے کسی صاحبِ علم وفضل نے اس طرف توجہ نہ فرمائی۔ یوں بھی کُلُّ اَمْرٍ مَرْھُوْنٌ بِاَوْقَاتِہٖ قانون کے تحت بھی کام وقتِ مُعیّن کی اِنتظار میں تھا اور ؏

یہ رُتبہ بُلند ملا جسے مِل گیا

حدائقِ بخشش کی شرح لکھنے کی سعادت فاضلِ دوراں صاحبِ تفسیرِ قرآں، عاشقِ محبُوبِ یزداں حضرت الحاج الحافظ مولانا ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو نصیب ہوئی جنھوں نے "دُقائق فی الحدائق" کے نام سے سات ضخیم مجلّدات میں قابلِ اِعتماد شرح لکھ کر اہلِ سُنّت پر احسان فرمایا اور اعلیٰحضرت کے فیضان کو تقسیم فرمانے کی طرح ڈالی۔

راقم السطور، الحقائق فی الحدائق کے چھ حصّے دیکھ چکا ہے۔ جس کا انداز ان عنوانات کو لیے ہوئے ہے اوّلاً متن یعنی شعر، ثانیاً حل لغات، ثالثاً شرح، رابعاً شرح از قرآن کریم، خامساً شرح از حدیثِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم، سادساً متعلقہ تاریخی واقعات۔

اِن اُمور کے پیشِ نظر یہ شرح جہاں محققین کے لیے تحقیقی دلچسپی کا باعث ہے وہاں واعظین اور مقررین کے لیے ایک نہایت جامع اور عمدہ تقاریر کا بے بہا خزینہ ثابت ہوگی۔ گو حضرت مترجم مدظلہ، نے فنِ شاعری کی خوبیوں اور محاسن سے صرفِ نظر کی ہے۔ مگر عقائد و اعمال کی زینت اور ہزاروں فوائد کی جامع ہے

Marfat.com

فہرستِ مضامین

جلد ششم

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	**نعت شریف نمبر ۴۸**	
	حاجیوں آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو	۷
۲	**نعت شریف نمبر ۴۹**	
	پل سے اتارو راہ گذر کو خبر نہ ہو	۱۲۹
۳	**نعت شریف نمبر ۵۰**	
	یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو	۱۵۶
۴	**نعت شریف نمبر ۵۱**	
	کیا ہی ذوقِ افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ	۱۸۱
۵	**نعت شریف نمبر ۵۲**	
	رونق بزمِ جہاں ہیں عاشقانِ سوختہ	۲۱۴

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۶	**نعت شریف نمبر ۵۳**	
	سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم	۲۲۳
۷	**نعت شریف نمبر ۵۴**	
	دل کو ان سے خدا جدا نہ کرے	۳۱۳
۸	**نعت شریف نمبر ۵۵**	
	مومن وہ ہے جو انکی عزت پہ مرے دل سے	۳۶۸
۹	**نعت شریف نمبر ۵۶**	
	اللہ کے نبی سے فریاد ہے نفس کی بدی سے	۴۰۷
۱۰	**نعت شریف نمبر ۵۷-۵۸**	
	عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی	۴۵۷
۱۱	**نعت شریف نمبر ۵۹**	
	قافلے نے سوئے طیبہ کمر آرائی کی	۵۱۸

Marfat.com

نعت شریف ۴۸

غزل کہ درباره عزم سفر اطہر مدینہ منورہ از مکہ معظمہ بعد حج بمحرم ۱۲۹۶ھ عرض کردہ شد۔

ترجمہ:۔ غزل مدینہ منورہ کے سفر کے ارادہ کے متعلق جبکہ حج کے بعد محرم ۱۲۹۶ھ عرض کی گئی

تشریح آپ پہلی بار ۱۲۹۵ھ ۱۸۷۸ء میں اپنے والد ماجد مولانا نقی علی خاں علیہ الرحمہ کی معیت میں زیارت حرمین شریفین کے لیے تشریف لے گئے اس سفر مبارکہ میں جب مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ روانہ ہوئے تو ایک نظم تحریر فرمائی جو واردات وکیفیات قلبیہ کی آئینہ دار ہے جس کے حرف سے بوئے محبت کی مہکار قلب وجاں کو عطر بیز کرتی ہے جیساکہ ساری غزل ہم آگے مع شرح عرض کریں گے۔

فائدہ: سفر حج کے موقع پر مکہ مکرمہ میں وہاں کے ایک شیخ کی فرمائش پر فقہ شافعی میں مناسک حج سے متعلق شیخ حسین بن صالح کے ایک وقیع رسالہ کی نہایت جامع ومانع شرح بنام النیرۃ الوضیہ فی شرح الجواہرۃ المضیہ صرف دو دن کی مختصر مدت میں تحریر فرمائی۔

(سوال) غزل اصطلاح شعراء میں اس نظم کو کہا جاتا ہے جس میں عورتوں کے عشق کا ذکر ہو فلہذا یہ لفظ اصطلاحاً یہاں موزوں معلوم نہیں ہوتا

جواب: اصطلاح شعراء میں مطلق عشق ومحبت سے متعلق منظوم کلام کا نام ہے جو

Marfat.com

مجازی والے اپنے معشوقوں کی باتیں کرتے ہیں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا یہ کمال ہے صنف غزل کو نعت کا رنگ بخشا ہے اعلیٰحضرت قدس سرہ اس کمال کو شعراء نے سراہا ہے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کی حج میں چند مخصوص یادیں

قیامِ مکہ ایک دن حرم شریف کے صحن میں تشریف فرما تھے انوارِ معرفت سے پیشانی جگمگا رہی تھی۔ اتنے میں امام وقت حضرت حسن بن صالح شافعی علیہ الرحمہ کا گزر ہوا۔ ان کی نظر آپ کے رُخ زیبا پر پڑی تو بے ساختہ پکار اُٹھے۔

اِنِّیْ لَاَجِدُ نُوْرَ اللّٰہِ فِیْ ھٰذَا الْجَبِیْنِ۔ ہ

بیشک میں اس پیشانی میں اللہ کا نور دیکھتا ہوں۔

خلاصہ اشعار:۔ ان اشعار میں امام احمد رضا قدس سرہ نے دونوں شانوں جلال و جمال بیان فرمائی ہیں۔

نمبر شمار	کعبہ معظمہ	روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۱-	حج کی سعادت سبحان اللہ	روضہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محروم نہ رہنا کیونکہ یہ صاحب روضہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کعبہ کا بھی قبلہ ہے۔
۲-	واقعی رکن شامی سے طواف کے وقت صرف وحشت دور ہوئی	مدینہ پاک کی حاضری پر نہ صرف دارین کی وحشت دور بلکہ دائمی تسکین قلبی نصیب

Marfat.com

		ہوگی جس کی ہر کس کو تلاش ہے۔
۳-	آبِ زمزم سے تو صرف پیاس بجھی	مدینہ پاک میں حوض کوثر کے والی صلی اللہ علیہ وسلم کے جود و عطار کا دریا بہ رہا ہے اور جسے کچھ عطار ہوا تو کونین کے والی صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے۔
۴-	میزاب رحمت سے صرف چھینٹا نصیب ہوا۔	مدینہ پاک میں ابر رحمت موسلا دھار بارش کیطرح برس رہا ہے کہ بے حساب ہر ایک کو رحمت نصیب ہوتی ہے
۵-	کعبہ میں بیتابوں کی دھوم دیکھ لی۔	مدینہ پاک میں عُشاق مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حسرت کا یہ عالم ہے کہ پہریدار اگرچہ جالی مبارک کو ہاتھ نہیں لگانے دیتے لیکن انکا دور سے نظارے کا عجیب سماں بندھا ہوا ہے۔
۶-	طواف کعبہ میں حجاج کعبہ کے گرد پروانہ وار گھوم رہے ہیں نہ گرمی کی پرواہ نہ سردی کا خطرہ	وہ کعبہ اسیطرح گنبد خضرا کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پروانہ ہے۔

Marfat.com

۷-	غلاف کعبہ آنکھوں پہ لگانا خوب	گنبد خضریٰ کے اندر سبز پردوں کو جالیوں سے جو نہی عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جھانکنے کا عجیب انداز ہوتا ہے
۸-	کعبہ میں تو اطاعت گزاری کے باوجود خوفِ خُداوندی سے جگر پانی ہوا جارہا ہے۔	مدینہ پاک کے دولہا کی رحمت وشفاعت کے تصور میں سیاہ کاری کا تصور کہاں الٹا دامن کو لپیٹ کر دیوانے مست ہیں کہ دامن ہاتھ لگ گیا اب غم کا ہے کا۔
۹-	کعبہ معظمہ پہلا خانہ حق ہے کہ دنیا میں سب سے پہلے اس سے ضیاء باری چمکا۔	مدینہ طیبہ میں حبیب خُدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کے اختتام پر یہاں ڈیرہ جمایا تو ان تجلیات حق کی مرکزیت کا ظہور ہوا کہ جس کی کعبہ معظمہ کی ضیاء ادنی سی ایک چمک ہے۔
۱۰-	کعبہ معظمہ میں کتنا ہی محبوبان خُدا تشریف فرما تھے۔	ان سب کا آقا تو مدینہ پاک میں ہی ہے
۱۱-	رکن یمانی تو صرف طور ایمن کا اشارہ ہی تھا۔	مدینہ پاک تو خود طور کے جلووں کا مرکز ہے۔

Marfat.com

۱۲-	حطیم کعبہ معظمہ سے واقعی روحانی مزہ نصیب ہوتا ہے	مدینہ پاک وہی ہے جہاں خود حطیم قربان ہونے کو ترستی ہے۔
۱۳-	کعبہ معظمہ حجاج کا کفیل ہے جب اسے عرض کیا جائے	مدینہ پاک وہی ہے جہاں خود حطیم قربان ہونے کو ترستی ہے۔
۱۴-	حجر اسود کے بوسہ سے اتنا ہوا کہ گناہ دھل گئے اور دل کی بیباہی صاف ہوئی	مدینہ پاک کی حاضری پر صرف خاک (غبار مدینہ) بھی شفاء لکل داء (جسمانی) وروحانی ہے۔
۱۵-	رفعت کعبہ معظمہ اللہ۔ اللہ	مدینہ پاک کی خاک کا یہ عالم ہے کہ اسکی بلندی ورفعت دیکھنے پر سر پر رکھی ہوئی ٹوپی کو تھامنا پڑتا ہے یہ تو خاک ہے تو پھر شاہ لولاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آستانہ عالیہ کا عالم کیا ہوگا۔
۱۶-	کعبہ معظمہ کی ہے بے نیازی کا یہ حال کہ اطاعت کو الٹا خطرہ ہے کہ نامعلوم منظور ہوئی یا دھکیلی گئی۔	مدینہ پاک الٹا گناہ سے ناز ہے کہ ع تیرے دامن میں چھپا چور انوکھا تیرا

Marfat.com

۱۷۔ مکہ معظمہ میں جمعہ کی فضیلت بجا	مدینہ پاک میں عید دوشنبہ یعنی محافل عید میلاد النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جہاں یہاں اگر نجدیوں کی پابندی کے باوجود دیوانوں کی محافل سج دھج قابل دید شنید ہوتی ہے۔
۱۸۔ ملتزم کو حجاج کا چمٹنا خوب	یہاں یہ حال ہے کہ گنبد خضریٰ کے اردگرد پہریدار شب و روز نقلی چوکیدار کی طرح کھڑے ہیں لیکن عشاق ہیں کہ ہر جگہ چمٹنے کے لیے ترس رہے ہیں۔
۱۹۔ سعی (صفا و مروہ) کی دوڑ نے کی جگہ حاجی صاحب خوب دوڑے ہو مبارک ہو۔	مدینہ پاک کی طرف عاشق کو جاتے ہوتے بھی دیکھو کہ وہ کس طرح مست الست ہو کہ جا رہا ہے اور پھر اسے مدینہ پاک کی گلیوں میں گھومتے پھرتے دیکھنا کہ گویا زبان حال سے کہہ رہا ہے ؎ نہ جنت نہ جنت کی گلیوں میں دیکھا مزہ جو مدینے کی گلیوں میں دیکھا
۲۰۔ منیٰ (مزدلفہ عرفات) میں حجاج کا حال کسی سے مخفی نہیں	مدینہ پاک میں عشاق کی حاضری پر محسوس ہوتا ہے کہ یہ رہی ہیں کہ۔

Marfat.com

۲۱۔	رضا (امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ) کی نہ مانو چلو کعبہ معظمہ سے ہی سُنو کیا کہہ رہا ہے۔	میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو

۱۔ کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

۱۔ شرح اس شعر کے مصرعہ اول پر امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ پر ۱۳۲۶ھ میں اعتراض ہوا کہ اس مصرعہ میں لفظ شہنشاہ خلاف حدیث ممانعت درباره قول ملک الملوک ہے بجائے شہنشاہ "مرے شاہ" ہو تو کسی قسم کا نقصان نہیں۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کا قلم جنبش آیا تو دلائل کے انبار لگا دیئے۔ کتابی سائز کا ۳۶ صفحات کا رسالہ تیار ہوا آپ نے اسکا تاریخی نام "دو فقہ شہنشاہ" الخ۔ فقیر مضمون کو لپیٹ کر خلاصہ عرض کرتا ہے۔

الزامی جوابات:

۱۔ لفظ شہنشاہ اولاً بمعنی سلطان عظیم السلطنۃ محاورات میں شائع و ذائع ہے اور عرف محاورہ کو آفادہ مقاصد میں دخل۔ قال اللہ تعالےٰ (اللہ نے فرمایا۔ وامر بالعرف (عرف کا حکم دو)

۲۔ خود فقہائے کرام میں امام اجل علاؤ الدین ابو العلاء یشی ناصحی رحمہ اللہ کا لقب

Marfat.com

شہنشاہ ملک الملوک تھا۔

۳- ائمہ و علمائے بعد جو ان کے فتاویٰ نقل کرتے ہیں اسی لقب سے انہیں یاد کرتے ہیں اور وہ جناب فقاہت مآب خود اپنے دستخط انہی الفاظ سے کرتے اسکے بعد امام احمد محدث بریلوی قدس سرہ نے کتاب جواہر الفتاویٰ از امام رکن الدین، ابوبکر محمد بن ابی المفاخر بن عبدالرشید کرمانی (رحمہ اللہ) کی تصنیف سے پندرہ حوالے نقل فرمائے اسی طرح مولانا خیر الدین رملی استاد صاحب درمختار رحمہما اللہ کے فتاویٰ خیریہ کے تین حوالے نقل فرمائے انہیں ملا کر اٹھارہ حوالوں سے ثابت فرمایا کہ شہنشاہ کا اطلاق غیر اللہ پر جائز بلکہ مروج ہے۔

۳- حضرت امام جلال الدین رومی رحمہ اللہ کے اشعار مثنوی شریف۔

۱- گفت شاہنشاہ جزا رش کم کنید
ورنہ گنجد نامش از خط برید

۲- تا سمرقند آمد ند آن دو امیر
پیش آں زرگر شاہنشہ بشیر

۳- پیش شاہنشاہ بردش خوش نباز
تا بسوزد بر سر شمع طراز

۴- ہم ز انواع ادائی بے عدد
کانچناں در بزم شاہنشاہ سزد

نوٹ:۔ مثنوی شریف سے مختلف اشعار اسی دعوی کی دلیل میں لائے ہیں کہ شاہنشاہ کا لفظ اللہ کے سوا اس کی مخلوق کے بہت سے افراد پر بولا جاتا ہے۔

۴- حضرت مصلح الدین سعدی قدس سرہ نے فرمایا۔
جمال الانام مفخر الاسلام سعد بن الاتابک الاعظم شاہنشاہ المعظم مالک رقاب

Marfat.com

الامم مولیٰ ملوک العرب والعجم
نیز فرمایا۔ ؎
بارعیت صلح کن وز جنگ خصم ایمن نشین
زانکہ شاہنشاہ عادل را رعیت لشکر است

۲۵۔ شہنشاہ برآشفت کا نیک وزیر
تعلل مینديش وحجت مگیر

۲۶ نیز فرماتے ہیں ؎
سر پُر غرور از تحمل تہی
حرامش بود شاہنشہی

۲۷ نیز فرماتے ہیں۔ ؎
دواں آمدش گلہ بانی بہ پیش
شہنشہ برآورد و تغلق ز کیش

۲۸ محبوب محبوب الٰہی حضرت عارف باللہ سیدی خسرو قدس سرہٗ اواخر قران السعدین صفت تخت شاہی میں فرماتے ہیں۔
کیست جزاز روئے کہ نہد پائے راست
پیش شکوہے کہ شہنشاہ راست

۲۹۔ امام العلماء عارف باللہ حضرت مولانا نورالدین، جامی قدس سرہ السامی تحفۃ الاحرار میں فرماتے ہیں۔ ؎
زد بجہاں نوبت شاہنشاہی
کوکبہ فخر عبید اللّٰہی!

Marfat.com

۳۰ . حضرت خواجہ شمس الدّین حافظ قدس سرّہٗ فرماتے ہیں۔ ؎

خان بن خان شہنشاہ شہنشاہ نژاد
آنکہ می زیبد اگر جان جہانش خوانی

۳۱ نیز فرماتے ہیں ؎

ہم نسلِ شہنشہ زمان است
ہم نقد خلیفۂ زمین است

۳۲ حضرت مولانا نظامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں۔ ؎

گزارندۂ شرح شاہنشہی
چنیں داد پرسندہ را آگہی

۳۳ حضرت خواجہ شمس الدین حافظ احمد قدس سرّہٗ نے فرمایا۔ ؎

خان بن خان شہنشاہ شہنشاہ نژاد

۳۴ نیز فرماتے ہیں۔ ؎

ہم نسل شہنشہ زمان است ہم نقد خلیفہ زمین است

۳۵ حضرت مولانا نظامی قدس سرّہ السامی فرماتے ہیں۔ ؎

گزارندۂ شرح شاہنشہی
چنیں پرسندہ را آگہی

۳۶ مخدوم قاضی شہاب الدین تفسیر بحر مواج میں فرماتے ہیں۔

سلطان السلاطین خداوند باعز و تمکین بادشاہ سلیمان فرّالہ

غرض کلمات اکابر میں اسکے صدہا نظائر ملیں گے ہمیں کیا لائق ہے کہ ان تمام آئمہ و فقہاء و علماء و عرفا رحمہم اللہ تعالےٰ قدست اسرارھم پر طعن کریں وہ ہم سے ہر طرح اعرف و اعلم تھے لہذا واجب کہ بتوفیق الٰہی نظر فقہی سے کام لیں اور اس

Marfat.com

لفظ کے منع وجواز میں تحقیق و مناط کریں کہ مسئلہ قطعًا
محض تعبدی

ازالہ وہم

۱۔ ظاہر ہے کہ اصل منشا منع اس لفظ کا استغراق حقیقی پر حمل ہے یعنی موصوف کا استثناء تو عقلی ہے کہ خود اپنے نفس پر بادشاہ ہونا معقول نہیں اسکے سوا جمیع ملوک پر سلطنت اور یہ معنیٰ قطعًا مختص بحضرت عزت عز جلالہٗ اور اس معنی کے ارادے سے اگر غیر پر اطلاق ہو تو صراحۃً کفر ہے کہ اسکے استغراق حقیقی میں رب عزوجل کا بھی دخل ہوگا. یعنی معاذ اللہ موصوف کو اس پر بھی سلطنت ہے یہ ہر کفر سے برتر کفر ہے مگر حاشا نہ ہرگز کوئی مسلمان اسکا ارادہ کر سکتا ہے نہ زنہار کلام مسلم میں یہ لفظ سُن کر کسی کا اس طرف ذہن جا سکتا ہے بلکہ قطعًا قطعًا عہد یا استغراق عرفی ہی مراد اور وہی مفہوم و مستفاد ہوتا ہے کہ قائل کا اسلام ہی اس ارادہ پر قرینہ قاطعہ ہے جیسا کہ علماء نے موحد کے اَلْبَقْلُ اَنْبَتَ الرَّبِیْعُ کہنے میں تصریح فرمائی۔

نیز فتاویٰ اخیریہ میں ہے۔

سُئِلَ فِیْ رَجُلٍ حَلَفَ لَا یَدْخُلُ ھٰذِہِ الدَّارَ اِلَّا اَنْ یَحْکُمَ عَلَیْہِ الدَّھْرُ فَدَخَلَھَا ھَلْ یَحْنَثُ اَجَابَ لَا وَ ھٰذَا مَجَازٌ لِصُدُوْرِہٖ عَنِ الْمُوَحِّدِ وَ الْحُکْمُ الْقَضَاءُ وَ اِذَا دَخَلَھَا فَقَدْ حُکِمَ اَیْ قُضِیَ عَلَیْہِ رَبُّ الدَّھْرِ یَدْخُلُھَا وَھُوَ مُسْتَثْنًی مِنْ یَمِیْنِہٖ فَلَا حَنِثَ

۲۔ یہاں استغراق حقیقی اگرچہ یہ مراد نہ مفہوم مگر مجرد احتمال ہی موجب منع ہے یہ قطعًا باطل ہے یوں تو ہزاروں الفاظ کہ تمام عالم میں دائر و سائر ہیں منع ہو جائیں گے پہلے خود اسی لفظ شاہنشاہ کی حرفی ترکیب لیجئے۔

Marfat.com

مثلاً قاضی القضاۃ۔ امام الائمہ شیخ الشیوخ شیخ المشائخ۔ عالم العلماء۔ صدر الصدور امیر الامراء۔ خانخانان۔ بگلربیگ وغیرھا کہ علماء و مشیخ و عامہ سب میں رائج ہیں شیخ المشائخ حضرت سلطان الاولیاء محبوب الٰہی شیخ الشیوخ حضرت سیّدنا مہر وردی رضی اللہ عنہم کا لقب ہے

کتاب الجواہر وغیرہ میں امام علاؤ الدین سمرقندی رحمہ اللہ اعلم العلماء نے فرمایا امام اوزاعی امام الشام شاگرد امام ابوحنیفہ و امام مالک تھے اور تبع تابعین کے اعلیٰ کلام مسلم میں یہ لفظ سن کر کسی کا اس طرف ذہن جا سکتا ہے۔ بلکہ قطعاً قطعاً عہد یا استغراق عرفی ہی مراد۔ اور وہی مفہوم و مستفاد ہوتا ہے کہ قائل کا اسلام ہی اس ارادہ پر قرینہ قاطعہ ہے جیسا کہ علماء نے موحد کے انبت الربیع البقل۔ کہنے میں تصریح فرمائی۔ نیز فتاوٰے خیریہ میں ہے۔ سُئِلَ فِیْ رَجُلٍ حَلَفَ لَا یَدْخُلُ ھٰذِہِ الدَّارِ اِلَّا اَنْ یَّحْکُمَ عَلَیْہِ الدَّھْرُ فَدَخَلَ ھَلْ یَحْنَثُ (اَجَابَ) لَا۔ وَ ھٰذَا مَجَانٌ لِصُدُوْرِہٖ عَنِ الْمُوَحِّدِ وَ الْحُکْمُ الْقَضَاءُ وَ اِذَا دَخَلَھَا فَقَدْ حَکَمَ اَیْ قَضٰی عَلَیْہِ رَبُّ الدَّھْرِ بِدُخُوْلِھَا وَ ھُوَ مُسْتَثْنٰی مِنَ الْقَضَاۃِ ھُوَالَّذِیْ یَتَصَرَّفُ فِیْھِمْ مُطْلَقًا تَقْلِیْدٌ اَوْعَزْلًا۔

بحر الرائق و رد المحتار کتاب الوقف میں ہے قَوْلُھُمْ فِی الْاِسْتِانَۃِ بِاِمْسِ الْقَاضِیْ الْمُرَادُ بِہٖ قَاضِی الْقُضَاۃِ وَ فِیْ کُلِّ مَوْضِعٍ ذَکَرُوْا الْقَاضِیْ فِیْ اُمُوْرِ الْاَوْقَافِ۔ امیر الامرا خانخانان بگلربیگ عربی فارسی ترکی تین مختلف زبانوں کے لفظ ہیں اور معنے ایک یعنی سرور سروران۔ سردار سرداران۔ سید الاسیاد اور اگر امیر امر بمعنے حکم سے لیجئے

Marfat.com

توامیرالامرار بمعنی حاکم الحاکمین شک نہیں کہ ان الفاظ کو عموم واستغراق حقیقی پر رکھیں تو قاضی القضاۃ وحاکم الحاکمین وعالم العلماء وسیدالاسیاد قطعًا حضرت رب العزۃ عزّوجل ہی کے۔ اور دوسرے پر ان کا اطلاق صریح کفر۔ بلکہ بنظر قاضی وحاکم وسید وعالم بھی اسی کے ساتھ خاص

وَاللّٰہُ یَقْضِیْ بِالْحَقِّ وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ لَا یَقْضُوْنَ بِشَیْءٍ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝

ودیگر آیات جن میں ہے کہ حاکم صرف اللہ تعالےٰ ہے۔

استدلال احادیث:۔

وفد بنی عامر نے حاضر ہوکر حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ انت سیدنا۔ حضور ہمارے سیّد ہیں "فرمایا" السیّد اللّٰہ سیّد تو اللہ ہی ہے۔ (رواہ احمد وابو داؤد)

فائدہ:۔ نہ صرف ملک الملوک (شہنشاہ) بلکہ ملک (بادشہ) بھی اللہ تعالےٰ ہی ہے قرآن مجید کی تصریحات بتاتی ہیں مثلاً کہ اَلْمُلْکُ اَوْ لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ

عقلی دلیل:۔

یوں تو حقیقی معنی پر۔ امام الائمہ وشیخ الشیوخ وشیخ المشائخ صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہو سکتے ہیں کسی دوسرے پر اسکا اطلاق کفر ہوگا۔ اور یوں عموم میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی مراد ہونگے تو اگر کہا جائے کہ فلاں شخص شیخ المشائخ ہے اسی عموم کی وجہ سے ایسا اطلاق بھی کفر ہوگا۔ کیونکہ وہ حضور علیہ السلام کا بھی امام وشیخ ہے (معاذ اللہ) لیکن ایسا اطلاق کسی کے ذہن میں آئیگا نہ کسی کی مراد ہو سکتی ہے۔ ثابت ہوا کہ مجازاً اسکا اطلاق سوائے نبی علیہ السلام پر جائز ہے تو ایسے ہی شہنشاہ کا بھی مجازاً غیر اللہ پر اطلاق جائز ہے۔

Marfat.com

ایک انکشاف

ابتدائے اسلام میں شرک لوگوں کے ذہنوں میں رچا ہوا تھا اسی لیے نہ فقط شہنشاہ بلکہ انت السیّدا کے جواب میں ارشاد ہوا السیّد اللہ سید اللہ ہی ہے۔

۲- ایک دفعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابوالحکم۔ کنیت رکھنے پر فرمایا۔ اِنَّ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ فَلِمَ تُکَنّٰی اَنَا الْحَکَمُ (رواہ النسائی وابوداؤد) بیشک اللہ ہی حکم ہے اور حکم کا اختیار اسی کو ہے تو تیری کنیت ابوالحکم کیوں۔

۳- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غلاموں کو فرمایا لَا یَقُوْلُ اَلْعَبْدُ اَلسَّیِّدُ مَوْلَایَ فَاِنَّ مَوْلَاکُمُ اللّٰہُ (رواہ مسلم) غلام اپنے مالک کو اپنا مولیٰ نہ کہے کیونکہ تمہارا مولیٰ تو اللہ ہی ہے

۴- آپ نے فرمایا لا تقولوا ابنائکم حکیما ولا ابالحکم فان اللہ ھو الحکیم العلیم۔ رواہ عطاء عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ۔ (عمدۃ القاری شرح بخاری) اپنے بیٹوں کا نام حکیم یا ابوالحکم نہ رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہی حکیم علیم ہے۔

حدیث شریف میں آیا

اَبْغَضُ الْاَسْمَاءِ اِلَی اللّٰہِ خَالِدٌ وَمَالِکٌ وَذٰلِکَ اِنَّ اَحَدًا لَیْسَ یَخْلُدُ وَلَا یَمْلِکُ اِلَّا اللّٰہُ۔

اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ دشمن نام خالد و مالک ہیں اس لیے کہ کوئی ہمیشہ نہ رہے گا اور مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

(ذکرہ الامام)

اَلْبَدْرُ عَنِ اللَّاعِ۔ یوں ہی عزیز وحکم ناموں کو تبدیل فرمادیا۔

Marfat.com

سنن ابی داؤد میں ہے۔

غَيَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِسْمُ عَزِيْزٍ وَ الْحَكَمِ۔ قَالَ وَ تَرَكْتُ اَسَانِيْدَهَا اِخْتِصَارًا۔

حدیث شریف میں ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ لَا تُسَمِّ عَزِيْزًا۔ اسکا نام عزیز نہ رکھ۔ (رواہ احمد وطبرانی فی الکبیر عن عبدالرحمٰن بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ نیز حدیث شریف میں ہے

نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ	رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ	نے منع فرمایا کہ حرب یا ولید
يُسَمَّى الرَّجُلُ حَرَبًا	یا مرہ یا حکم یا ابوالحکم نام
وَلِيْدًا اَوْ مُرَّةً اَوِ الْحَكَمُ۔	رکھا جائے۔

اَبَا الْحَكَمِ (رواہ الطبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

نفی کے بعد اثبات

حالانکہ یہ الفاظ و اوصاف غیر خدا کے لیے خود قرآن عظیم و احادیث و اقوال علماء میں بکثرت موجود ہے۔

قرآن مجید:۔ ۱۔ وَ حَصُوْرًا وَ نَبِيًّا مِنَ الصّٰلِحِيْنَ

۲۔ وَاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ۔ فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا۔

۳۔ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ

Marfat.com

دیگر وہ آیات جن میں صفات و افعال الٰہیہ کے الفاظ مشتملہ غیر اللہ پر مستعمل ہوئے ہیں۔

احادیث مبارکہ:۔

۱۔ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اَنَا سَیِّدُ وُلدِ آدَمَ (رواہ مسلم و ابوداؤد) میں تمام اولاد آدم کا سیّد (سردار) ہوں۔

۲۔ فرمایا کہ اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ (رواہ البخاری) بیشک میرا بیٹا حسن سید ہے۔

۳۔ فرمایا اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مَوْلَی مَنْ لَا مَوْلٰی لَہٗ (رواہ الترمذی) اللہ اور اسکا رسول ہر بے مولیٰ کے مولیٰ ہیں۔

۴۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ لَقَدْ حَکَمْتَ فِیْھِمْ بِحُکْمِ اللّٰہِ۔ بیشک تم نے ان یہود کے بارے میں وہ حکم دیا۔ جو خدا تعالےٰ کا حکم ہے۔ (رواہ مسلم)

۵۔ اسی حدیث شریف میں ہے جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے حکم کے لیے فرمایا۔ انہوں نے عرض کی۔ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَقُّ بِالْحُکْمِ حکم دینا تو اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول کا حکم ہے۔ (رواہ الحافظ محمد بن عائذ فی المغازی بسندہ عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

۶۔ قَالَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فِیْمَا یَرْوِیْ الطَّبْرَانِیُّ فِیْ اَوْسَطِ حَکِیْمُ اُمَّتِیْ عُرَیْمٌ میری امت کے حکیم ابودرداء ہیں۔

۷۔ انصار کرام نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْتَ وَاللّٰہُ اِلَّا عِزُّ الْعَزِیْنِ۔ یا رسول اللہ خدا تعالےٰ کی

Marfat.com

قسم حضور ہی سب سے زیادہ عزت والے ہیں۔ صرف حضور ہی کے لیے عزت ہے (رواہ اَلْبُوبَکْرِ بْنِ اَبِیْ شَیْبَۃَ اُسْتَاذُ الْبُخَارِی وَ مُسْلِمٍ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ رضی اللہ تعالیٰ عَنْہُمَا۔

۸- عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن عبداللہ ابن اُبی منافق نے اپنے باپ سے فرمایا اِنَّکَ اَلذَّلِیْلُ وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلے اللہ علیہ وسلم اَلْعَزِیْزُ۔ بیشک تو ہی ذلیل ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی عزیز و صاحبِ عزت ہیں (رواہ التِرمذی عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رضی اللہ تعالیٰ عَنْہُمَا۔ وَ نَحْوُہٗ الطَّبَرَانِیُّ عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُمَا (

فائدہ جلیلہ:۔

صحابۂ کرام میں بیس سے زائد کا نام حکم ہے۔ تقریباً دس کا حکیم اور ساٹھ سے زیادہ کا خالد۔ اور ایک سو دس سے زیادہ کا مالک۔ ان و تائع اور ان کے امثالِ کثیرہ پر نظر سے ظاہر ہے کہ ایسی نہی میں شرع مطہر کا مقصود کیا تھا اور اس پر قرینۂ واضحہ یہ ہے کہ خود حدیث شریف میں اس کی تعلیل یوں ہی ارشاد ہوئی کہ لَا مَلِکٌ اِلَّا اللّٰہُ۔ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی بادشاہ ہی نہیں۔ ظاہر ہے کہ حصر اسی السَّیِّدُ ھُوَ اللّٰہُ وَ مَوْلیٰ کُمُ اللّٰہُ۔ کے قبیل سے ہے ورنہ خود قرآن عظیم میں ارشاد ہوا وَ قَالَ الْمَلِکُ اِنِّیْ اَرٰی اور فرمایا وَ قَالَ الْمَلِکُ اِئْتُوْنِیْ بِہٖ اور فرمایا۔ اِنَّ الْمُلُوْکَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَۃً اپنی بخاری نے بھی اپنی صحیح میں اس معنی کی طرف

Marfat.com

اشارہ کیا۔ حدیث اِنَّمَا الْکَرَمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ کے نیچے فرماتے ہیں
وَقَدْ قَالَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِنَّمَا
الْمُفْلِسُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَہٗ عِنْدَ الْغَضَبِ کَقَوْلِہٖ
لَا مَلِکُ اِلَّا اللّٰہُ فَوَصَفَہٗ بِانْتِہَاءِ الْمُلْکِ ثُمَّ
ذَکَرَ الْمُلُوْکَ اَیْضًا قَالَ اِنَّ الْمُلُوْکَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَۃً
اَفْسَدُوْھَا اھ

دہابیہ وخوارج اسی نکتہ جلیلہ سے غافل ہوکر شرک شرک وکفر میں پڑے۔
کہ اللہ تعالیٰ تو اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ۔ مولا علی نے کیسے ابوموسیٰ کو حکم فرمایا
(سوال) حدیث شریف میں ہے کہ لَا یَقُلْ الْعَبْدُ رَبِّیْ (غلام اپنے آقا کو
اپنا ربّ نہ کہے اور فرمایا لَا یَعْقِلُ اَحَدُکُمْ اَسْقِ رَبَّکَ
اَطْعِمْ رَبَّکَ وَضِّئْ رَبَّکَ وَلَا یَقُلْ اَحَدُکُمْ
رَبِّیْ تم میں سے کوئی نہ کہے کہ اپنے رب کو پانی پلا۔ اپنے رب کو کھانا
کھلا۔ اپنے رب کو وضو کرا۔ اور نہ کوئی کسی کو اپنا ربّ کہے۔

(جواب) علماء نے تصریح فرمائی۔ کہ یہ نہی صرف تنزیہی ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ
شرح صحیح مسلم شریف میں اسی حدیث کے تحت میں فرماتے ہیں۔ اَلنَّھْیُ
لِلْاَدَبِ وَکَرَاھَۃِ التَّنْزِیْہِیَّۃِ لَا لِلتَّحْرِیْمِ۔ امام
بخاری اپنی صحیح میں فرماتے ہیں باب کراھۃ التطاول علی
الرقیق وَقَوْلُہٗ عَبْدِیْ وَاُمَّتِیْ وَقَالَ اللّٰہُ تعالیٰ
وَالصَّالِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَائِکُمْ وَقَالَ عَبْدًا
مَمْلُوْکًا وَاذْکُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّکَ عِنْدَ سَیِّدِکَ

Marfat.com

امام عینی اس کی شرح میں فرماتے ہیں ذَکَرَ ھٰذَا کُلَّہٗ دَلِیْلًا لِجَوَازِ اَنْ یَقُوْلَ عَبْدِیْ وَ اُمَّتِیْ وَ اَنَّ النَّھْیَ الَّذِیْ وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ عَنْ قَوْلِ الرَّجُلِ عَبْدِیْ وَ اُمَّتِیْ وَ عَنْ قَوْلِہٖ اِسْقِ رَبَّکَ وَ نَحْوَہٗ لِلْمُتَنَزِّیْہِ لَا لِلتَّحْرِیْمِ۔ امام قسطلانی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری شریف میں فرماتے ہیں فَاِنْ قلت قد قال تعالیٰ اذکرنی عِنْدَ رَبِّکَ وَ ارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ اُجِیْبُ بِاَنَّہٗ وَرَدَ لِبَیَانِ الْجَوَازِ وَالنَّھْیُ لِلْاَدَبِ وَالتَّنَزِّیْہِ دُوْنَ التَّحْرِیْمِ۔ اثبات شاہنشاہ از احادیث۔

۱۔ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی تحفہ اثنا عشریہ میں نقل کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل زبور مقدس میں فرماتا ہے۔

اِمْتَلَاءَتِ الْاَرْضُ مِنْ تَحْمِیْدِ اَحْمَدَ وَ تَقْدِیْسِہٖ وَمَلِکَ الْاَرْضُ وَبِ قَابِ الْاُمَمِ۔ زمین بھر گئی احمد صلے اللہ علیہ وسلم کی حمد اور اس کی پاکی کے بیان سے۔ احمد مالک ہوا تمام زمین اور سب امتوں کی گردنوں کا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہ وسلم۔

امام احمد مسند اور عبداللہ بن احمد زوائد مسند۔ اور امام طحاوی شرح معانی الآثار اور امام بغوی وابن السکن۔ وابن ابی عاصم وابن شاہین وابن ابی خیثمہ وابو یعلی بطریق عدیدہ حضرت اعشی مازنی رضی اللہ عنہ سے راوی۔ کہ وہ خدمت اقدس حضور پُرنور سیّد عالم صلے اللہ علیہ وسلم میں فریادی آئے اور اپنی عرضی حضور پُرنور سیّد عالم صلے اللہ علیہ وسلم میں فریادی آئے اور اپنی عرضی حضور میں گزاری۔ جس کی ابتدا یہ تھی۔

Marfat.com

یَا مَالِکَ النَّاسِ وَ دَیَّانَ الْعَرَبِ۔ یعنی اے تمام آدمیوں کے بادشاہ اور عرب کے جزا دہندہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی فریاد کو سن کر حاجت روا فرمائی۔ پُر ظاہر کہ آدمیوں اور امتوں میں سلاطین وغیر سلاطین سب داخل ہیں۔ جب حضور تمام آدمیوں کے مالک۔ تمام آدمیوں کے بادشاہ تمام امتوں کی گردنوں کے مالک ہیں۔ تو بلاشبہ تمام بادشاہوں کے بھی مالک۔ تمام سلاطین کے بھی بادشاہ۔ تمام بادشاہوں کی گردنوں کے بھی مالک ہوئے مَلِکُ النَّاسِ کا نسخہ توعین مدّعا ہے اور مَالِکُ النَّاسِ اس سے بھی اعظم واعلےٰ ہے کہ بادشاہ لوگوں پر حاکم ہوتا ہے ان کی گردنوں کا مالک نہیں ہوتا۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ عنہ بحکم آیت و حدیث جلیل تمام بادشاہوں کی گردنوں کے بھی مالک ہیں واللہ الحمد

(سوال) زمخشری معتزلی نے کشاف سورہ ہود میں زیر قولہ تعالیٰ وَاَنْتَ اَحْکَمُ الْحٰکِمِیْنَ اَقْضَی الْقُضَاۃِ پر اعتراض کیا کہ اسکا اطلاق غیر اللہ پر نہ ہو۔

(جواب) امام ابن المنیر سنّی نے انتصاف میں اسکا رد فرمایا۔ حدیث میں ارشاد ہوا اَقْضَاکُمْ عَلِیٌّ اس سے جواز ثابت ہوتا ہے یعنی جب اقضی کی ضمیر سب کی طرف ہے اور ان میں قضاۃ بھی داخل تو اَقْضَاکُمْ سے اَقْضَی الْقُضَاۃِ بھی حاصل۔ ظاہر ہے کہ اقضاکم عموم میں مَالِکُ النَّاسِ وَمَلِکُ النَّاسِ وَ مَالِکُ رِقَابِ الْاُمَمِ کے برابر نہیں کہ وہ بظاہر ہر طرف مخاطبین سے خاص ہے تو ان الفاظ کریمہ سے مالک الملوک و ملک الملوک و مالک رقاب الملوک و شہنشاہ بدرجۂ اولیٰ ثابت پس آیت و حدیث میں ان ارشادات عالیہ کا آنا دلیل روشن ہے کہ نہی صرف اسی طور پر ہے جیسے مولیٰ و سید کہنے سے منع فرمایا حالانکہ قرآن و حدیث خود انکا اطلاق فرما رہے ہیں

Marfat.com

وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ رابعًا۔ اگر یہاں کوئی حدیث دربارۂ نہی ثابت بھی ہو تو کلام مذکور اسکے لیے کافی ووافی ہے۔

(سوال) ابن نجار نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

اَنَّ النَّبِی صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم سَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ شَاھنْشَاہ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم۔ شَاھَانِ شَاہ فَقَالَ رَسُوْل اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم اَللّٰہُ مَلِکُ الْمُلُوْکِ یعنی ایک شخص نے دوسرے کو پکارا اے شاہان شاہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا شاہ شاہان اللہ ہے اس کی تو صحت بھی ثابت نہیں رہی حدیث جلیل صحیح ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہ صحیحین وسنن ابی داؤد وجامع ترمذی میں مروی اَخْنَعُ الْاَسْمَاءِ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَجُلٌ تَسَمّٰی مَلِکَ الْاَمْلَاکِ روز قیامت اللہ تعالےٰ کے نزدیک سب ناموں سے زیادہ ذلیل وخوار وہ شخص ہے جس نے اپنا نام ملک الاملاک رکھا۔ یہ ہدایۃً طالب تاویل ہے کہ وہ شخص خود نام نہیں اور اس روایت کے لفظ یہ ہیں کہ وہ شخص سب سے بُرا نام ہے علماء نے اس میں دو تاویلیں فرمائی ہیں۔ ایک یہ کہ مجازًا نام سے ذات مراد ہے یعنی روز قیامت اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب آدمیوں سے برتر وہ شخص ہے جس نے اپنا یہ نام رکھا دوسری یہ کہ خبر میں حذف مضاف ہے یعنی اللہ تعالےٰ کے نزدیک روز قیامت سب ناموں سے برتر یہ نام ہیں۔ مصابیح واشعۃ اللمعات وسراج المنیر شرح جامع صغیر میں تاویل ثانی ذکر۔ امام قرطبی نے مفہم اور امام نووی نے منہاج اور علامہ حفنی نے حواشی جامع صغیر میں اول پر جزم اور اقتصار

Marfat.com

کیا فیض القدیر میں قرطبی سے ہے اَلْمُرَادُ بِالْاِسْمِ الْمُسَمّٰی
بِدَلِیْلِ رِوَایَۃِ اَغْیَظُ رَجُلٍ وَ اَخْبَثُہ شرح امام نووی میں
ہے قَالُوْا مَعْنَاہُ اَشَدُّ لَا وَ صِغَارُ الْیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ
وَالْمُرَادُ صَاحِبُ الْاِسْمِ وَ تَدُلُّ عَلَیْہِ الرِّوَایَۃُ
الثَّانِیَۃُ اَغْیَظُ رَجُلٍ حواشی حفنی میں ہے۔ اَخْنَعُ الْاَسْمَاءِ
اَیْ مُسَمّٰی الْاَسْمَاءِ بِدَلِیْلِ قَوْلُہٗ رَجُلٌ لِاَنَّہ
الْمُسَمّٰی لَا الْاِسْمُ علامہ طیبی نے شرح مشکوٰۃ پھر علامہ قسطلانی
نے شرح بخاری پھر علامہ مناوی نے فیض القدیر میں قرطبی سے ہے المراد بالاسم
المثنیٰ بدلیل روایتہ اغیظ رجل و اخبثہ شرح امام نووی میں ہے قَالُوْا مَعْنَاہُ
اَشَدُّ ضِحَارًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالْمُرَادُ صَاحِبُ الْاِثْمِ
وَ تَدُلُّ عَلَیْہِ الرِّوَایَۃُ الثَّانِیَۃُ اَغْیَظُ رَجُلٍ۔ حواشی حفنی
میں ہے اَخْنَعُ الْاَسْمَاءِ اَیْ مُسَمّٰی الْاَسْمَاءِ
بِدَلِیْلِ قَوْلِہٖ رَجُلٌ لِاَنَّہُ الْمُسَمّٰی لَا الْاِسْمُ
علامہ طیبی نے شرح مشکوٰۃ پھر علامہ قسطلانی نے شرح بخاری پھر علامہ مناوی نے
فیض القدیر پھر تیسیر شروح جامع صغیر اور علامہ طاہر نے مجمع البحار۔ اور علامہ علی
قاری نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں دونوں ذکر فرمائیں۔ طیبی پھر ارشاد الساری پھر
پھر فیض القدیر نے اشارہ کیا کہ تاویل اول ابلغ ہے۔ حَیْثُ قَالَ اَعْنِیْ
الطِّیْبِیّ یُمْکِنُ اَنْ یُّرَادَ بِالْاِسْمِ لِلْمُسَمّٰی اَیْ
اَخْنَعَ الرِّجَالِ کَقَوْلِہٖ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالٰی سَبِّحِ
اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَ فِیْہِ مُبَالَغَۃٌ لِاَنَّہٗ اِذَا
قَدَّسَ اِسْمُہٗ عَمَّا لَا یَلِیْقُ بِذَاتِہٖ فَذَاتُہٗ بِالتَّقْدِیْسِ

Marfat.com

اولیٰ و اذا کانه الاسم محکومًا علیه بالصغار و الهوان فکیف المسمّی به ام نقله فی فیض القدیر و نحوه فی الارشاد۔ مرقاۃ تصریح کی کہ یہی تاویل بہتر ہے حیث قال بعد نقله نحو ما مر عن الفیض و مثل ما فی الارشاد ما نصّه و هٰذا التاویل ابلغُ و اَولیٰ لانه موافق لروایة اغیظ رجل اھ بلکہ تاویل دوم پر افعل التفضیل اسکے غیر پر صادق آئیگا کہ بلاشبہ ملک الاملاک نام رکھنے سے اللہ یا رحمٰن نام رکھنا بدرجہا بدتر و خبیث تر ہے ابو العتاہیہ شاعر کی نسبت منقول ہوا کہ اس کی دو بیٹیاں تھیں۔ ایک کا نام اللہ اور دوسری کا نام رحمٰن۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ ذکر کیا جاتا ہے کہ پھر اس نے اس سے توبہ کر لی تھی فیض القدیر علامہ مناوی میں ہے من العجائب الّتی لا تخطر بالبال ما نقله ابن بزیزه عن بعض شیوخه ان ابا العتاهیا کان له ابنتان تسمّی احدیهما الله والاخریٰ الرحمٰن و هٰذا من عظیم القبائح و قیل انه تاب۔ اور قاطع ہر کلام یہ کہ حدیث کی تفسیر کرنے والا خود حدیث سے بہتر کون ہوگا یہی حدیث صحیح مسلم شریف کی دوسری روایت میں ان لفظوں سے ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اغیظ رجل علی اللّٰه یوم القیامة و اخبثه و اغیظه علیه رجل کان یسمّی ملك الاملاك لاملك الّا اللّٰه قیامت کے دن سب سے زیادہ خدا کے غضب میں اور سب سے بڑھ کر خبیث اور سب سے زیادہ مبغوض وہ شخص ہے جسکا نام ملک الاملاک کہا جاتا تھا۔ شاہ کوئی

Marfat.com

نہیں خُدا کے سوا بالجملہ حدیث حکم فرمارہی ہے اس نام والا روز قیامت تمام جہاں سے زیادہ خُدا کے غضب عذاب میں ہے۔ امام قاضی عیاض نے فرمایا ای اکبر من غضب علیہ۔ یعنی سب سے بڑھ کر جس پر غضب الٰہی ہوگا۔ علامہ طیبی نے کہا یعذبہ اشد العذاب اللہ تعالیٰ اسے سخت تر عذاب فرمائیگا نقلہما فی المرقاۃ اور شک نہیں کہ سب سے سخت تر عذاب وغضب نہ ہوگا مگر کافر پر ملک الملک نام رکھنا بالاجماع کفر نہیں ہوسکتا۔ جب تک استغراق حقیقی مراد نہ لے تو حاصل حدیث یہ نکلا کہ جس شخص نے بدعوی الوہیت و خدائی اپنا نام ملک الملک رکھا اس پر سب سے زیادہ سخت عذاب وغضب رب الارباب سے ہے اور یہ قطعاً حق ہے اسے ما نحن فیہ سے علاقہ نہیں کما لا یخفی۔ خامساً اسی معنی حق حقیقت سے جس میں وہ نام رکھنیوالا ضرور صفت خاص رب العزت بلکہ الوہیت سے بھی بڑھ کر منزلت کا مدعی مطلقاً مستحق اشد العذاب ہے تنزل لیجئے بسبب نہی یہ بتایا ہے کہ اس نام سے اس کا متکبر ہونا پیدا ہے شرح مشکوٰۃ علامہ طیبی میں ہے۔ الملک الحقیقی لیس اللہ ومالکیۃ الغیر مستروۃ الی مالک الملوک فمن تسمی بذاک فارغ اللہ سبحنہ فی رداء کبریائہ واستنکف ان یکون عبدہ لان وصف المالکیۃ مختص باللہ تعالیٰ لا یتجاوزہ والمملوکیۃ بالعبد لا یتجاوزہ فمن تعدی طورہ فلہ فی الدنیا الخزی والعار وفی الاخرۃ الالقاء فی النار۔ مرقاۃ میں ہے۔ الملک الحقیقی لیس الا ھو ملکیۃ غیرہ مستعارۃ فمن سمی بھذا الاسم

Marfat.com

نازع اللہ تعالیٰ بردائہ و کبریائہ و لہما استنکف ان یکون عبداللہ حبل لہ الخزی علی رؤس الاشہاد تیسیر شرح جامع صغیر میں ہے لا مالک الجمیع الخلائق (الا اللہ) و مالکیۃ) الغیر مستردۃ الی ملک الملک فمن تسمی بذلک فارغ اللہ فی روائہ و استنکف ان یکون عبداللہ یوں ہی سراج منیر میں ہے من قولہ فمن تسمی بذلک الخ ارشاد الساری میں ہے المالک الحقیقی لیس الا ھو مثل ما مر عن الطیبی الی قولہ استنکف انیکون عبداللہ و زاد فیکون لہ الخزی و النکال ان عبارات کا حاصل یہ کہ علت نہی یہ ہے کہ اس نے تکبر کیا اور اللہ کا بندہ بننے سے نفرت کی ان کلمات کو اگر ان کی حقیقت پر رکھئے جب تو وہ وجہ سابق ہے کہ حدیث اس کی نسبت ہے جو حقیقی اصلی شاہنشاہی یعنی الوہیت کا مدعی اور عبدیت سے منکر ہو۔ ورنہ کم از کم اس قدر ضرور کہ علتِ منع تکبر بنتا ہے تو ممانعت خود اپنے آپ کو شہنشاہ کہنے سے ہوئی کہ اپنی تعظیم کی اپنے آپکو بڑا جانا تو دوسرے نے اگر معظم دینی کی تعظیم کی اسے خدا کے بڑا کہنے سے بڑا جانا تو اسے تکبر سے کیا علاقہ۔ اب یہ حدیث اس طرز کی طرف راجع ہوئی کہ آقا کو منع فرمایا کہ اپنے غلام کو اپنا بندہ نہ نہ کہے حالانکہ قرآن و حدیث و اقوال جمیع علمائے امت میں واقع ہے۔ قال اللہ تعالیٰ من عبادکم و قال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیس علی المسلم فی عبدہ ولا فرسہ صدقۃ اس مسئلہ کی تحقیق فتاوائے فقیر میں بحمد اللہ تعالیٰ بروجہ اتم ہے امام قسطلانی ارشاد

Marfat.com

الساری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں قال فی مصابیح الجامع ساق المؤلف فی الباب قولہ تعالیٰ والصالحین من عبادکم و اماٰئکم و قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قوموا الی سیدکم تنبیہا علی ان النہی انما جاء متوجہا علی جانب اذھو فی مظنۃ الاستطالۃ و ان قول الغیر ھٰذا عبد زیدا و ھذہ امۃ خالد جائز لانہ یقولہ اخبارا و تعریفا ولیس فی مظنۃ الاستطالۃ والآیۃ والحدیث مما یؤید ھذا الفرق وعمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ہے المعنی فی ذلک کلہ راجع الی البراءۃ من الکبر شرح السنۃ امام بغوی پھر مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے معنی ھذا راجع الی البراءۃ من الکبر و التزام الذل والخضوع ان سب عبارتوں کا حاصل یہ ہے کہ یہ ساری ممانعتیں تکبر سے بچنے کے لیے ہیں اور یہ کہ تکبر خود اپنے کہنے میں ہو سکتا ہے۔ دوسرے کو کہنے میں تکبر کا کیا محل۔ پھر اپنے آپ کو کہنے میں بھی حقیقتہ حکم نیت پر دائر ہوگا۔ اگر بوجہ تعلی وتکبر ہے قطعاً حرام۔ ورنہ نہیں فانما الاعمال بالنیات و انما لکل امرءٍ ما نوٰی۔ اس کی نظیر یہی کہ اپنے غلام کو اے میرے بندے! کہنا کہ بہ نیت تکبر نہ ہو۔ تو کچھ حرج نہیں۔ امام نووی۔ پھر امام عینی شرح بخاری میں فرماتے ہیں۔ المراد التعریف۔ مرقاہ میں ہے۔ ولذا قیل فی کراھۃ ھذہ الاسماء ھو ان یقول ذلک علی طریق التطاول علی الرقیق والتحقر لشانہ و الا فقد جاء بہ القرآنُ قال اللہ تعالیٰ۔ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ

Marfat.com

و امائکم ۔ وقال اذکرنی عندا ربک اشعۃ اللمعات
میں ہے (دگفتہ اند کہ منع و نہی از اطلاق عبد و امہ بر تقدیرے است کہ بر وجہ
تطاول و تحقیر و تصغیر باشد۔ و الا اطلاق عبد و امہ در قرآن و احادیث آمدہ)
دوسری نظیر اپنے آپکو عالم کہنا ہے کہ بر سبیل تفاخر حرام ورنہ جائز۔ حدیث شریف
میں ہے من قال انا عالم فھو جاھا۔ جو شخص یہ کہے کہ میں
عالم ہوں وہ جاہل ہے رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ حالانکہ نبی اللہ سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے فرمایا۔ انی حفیظ علیم۔ بیشک میں حفاظت کرنے
والا ہوں۔ عالم ہوں۔ تیسری نظیر اسبال ازار ہے یعنی تہ بند یا پائجے ٹخنوں سے نیچے
خصوصاً زمین تک پہنچے رکھنا کہ اس کے بارے میں کیا کیا سخت وعیدیں وارد
یہاں تک کہ فرمایا۔ ثلثۃ لا یکلمھم اللہ یوم القیامۃ
ولا ینظر الیھم ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم
والمسبل ازارھم والمنان والمنفق سلعتہ بالحلف
الکاذب۔ تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ روز قیامت ان سے بات نہ کریگا اور ان
کی طرف نظر نہ فرمائیگا اور انہیں پاک نہیں کریگا اور ان کے لیے عذاب دردناک
ہے تہ بند لٹکانے والا اور دیگر احسان رکھنے والا اور جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال
چلتا کرنے والا ہوں۔ رواہ النسنۃ الا البخاری عن ذی البخاری
علیہ رضوان الباری۔ پھر جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض
کی۔ ان ازاری یسترخی الا ان تعاھدہ یارسول اللہ
بیشک میرا تہ بند ضرور لٹک جاتا ہے مگر یہ کہ میں اس کی خاص احتیاط
اور خیال رکھوں۔ فرمایا انت لست ممن یفعلہ خیلاء

Marfat.com

تم ان میں نہیں جو براہ تکبّر و ناز ایسا کریں۔ (رواہ الشیخان و ابن داؤد والنّسانی۔ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

سادساً[1]

حدیث میں ممانعت ہے تو نام رکھنے کی بڑا بل ہے۔ آخر نہ دیکھا کہ حدیثوں میں عزیز و حکم و حکیم نام رکھنے کی ممانعت آئی۔ اور عزت و حکم و حکمت سے قرآن و حدیث میں بندوں کا وصف فرمایا گیا جن کی سندیں اوپر گزریں۔ نیز اس کی نظیر حابس الفیل۔ سابق البقرات ہے کہ رب عزوجل کے یہ نام رکھنا حرام۔ اور وصف وارد۔ جب واقعہ حدیبیہ میں ناقۂ قصوا شریف بیٹھ۔ اور اٹھائے نہ اُٹھا۔ لوگوں نے کہا۔ ناقہ نے سرکشی کی۔ تو رسولُ اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہ اس نے سرکشی کی۔ نہ اس کی یہ عادت ولکن حبسہا حابس الفیل بلکہ اوسے حابس فیل نے روک دیا یعنی جس نے ابرہہ کے ہاتھی کو بٹھا دیا کعبہ معظمہ پر حملہ کرنے سے روکا تھا۔ عزّ جلالہ۔ زرقانی علی المواہب میں علامہ ابن المنیر سے ہے یجوز اطلاق ذٰلک فی حق اللہ تعالیٰ فیقال حبسہا اللہ حابس الفیل۔ و انما الّذی یمکن ان یمنع تسمیتہ سبحانہ حابس الفیل ونحوہ قال الزرقانی و ھو مبنی علی الصحیح من ان الاسماء توقیفیہ۔ اُکیدر بادشاہ دومۃ الجندل کے واقعہ میں حضرت بحیر طائی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

تبارک سائقِ البقرات انی
رایتُ اللہ یھدی کلّ ھادٍ

---

[1] لوجوہ الخمسۃ الاوّل عامۃ وھٰذا خاص بغیر التسمیۃ۔ ۱۲ عفی عنہ

Marfat.com

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا کلام پسند کیا اور فرمایا لا یغضض اللہ فاک۔ اللہ تیرا منہ بے دندان نہ کرے نوے برس جیئے کسی دانت کو جنبش نہ ہوئی (رواہ ابن السکن والبو نعیم وابن مندۃ۔ یہ ہے تمام وہ کلام کہ اُن اکابر متقدمین ومتاخرین ائمہ دین وفقہائے معتمدین وعرفائے کاملین کی طرف سے فقیر نے حاضر کیا۔ اور ممکن کہ خود ان کے پاس اس سے بھی بہتر جواب ہو وفوق کُلِّ ذی علمٍ علیمٌ۔

سابعًا:۔ اِس سب سے قطع نظر کرکے یہی فرض کر لیجئے کہ معاذ اللہ ان تمام اکابر پر طعن ثابت ہو۔ اور جواب معدوم تو انصافاً فقیر کا مصرع اب بھی اس روش پر نہیں کہ ان ائمہ وعلماء نے قطعاً غیر خُدا کو شہنشاہ وقاضی القضاۃ کہا ہے۔ حتیٰ کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بھی نہیں بلکہ کسی عالم یا ولی یا نرے حکام دنیوی کو اور وہ مصرع اس معنی میں ہرگز متعین نہیں ہم پوچھتے ہیں۔ لفظ شاہنشاہ حضرت عزّت عزّ جلالہ سے مخصوص ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو سرے سے منشاء شبہ زائل اور اگر ہے تو جو لفظ اللہ عزوجل کے لیے خاص تھا اسے غیر اللہ پر کیوں حمل کیجئے۔ شہنشاہ سے اللہ ہی کیوں نہ مراد لیجئے کہ روضہ بمعنی قبر نہیں۔ بلکہ خیابان اور کیاری کو کہتے ہیں قال اللہ تعالیٰ فی روضۃٍ یُحبرون۔ قبر پر اسکا اطلاق تشبیہ بلیغ ہے جیسے رایتُ اسدًا یرمی۔ حدیث شریف میں قبر مومن کو روضۃٌ مِّن رِّیاضِ الجنّۃ فرمایا۔ جنت کی کیاریوں سے ایک کیاری تو روضہ شہنشاہ کے معنی ہوئے الٰہی خیابان خدا کی کیاری اس میں کیا حرج ہے جب قرآن عظیم نے مدینہ طیبہ کی ساری زمین کو اللہ عزوجل کی طرف اضافت فرمایا۔ الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتھاجروا فیھا۔ کیا خدا کی زمین یعنی زمین مدینہ کشادہ نہ تھی تم اس میں ہجرت کرتے تو

Marfat.com

خاص روضہ انور کو الٰہی روضہ شاہنشاہ خیابان ربانی کیاری کہنے میں کیا حرج ہے و للہ الحمد باایں ہمہ حسب فقر بعون القدیر آیت وحدیث سے اپنے حبیب اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا مالک الناس - ملک الناس مالک الارض - مالک رقاب الامم ہونا ثابت کر چکا تو لفظ پر اصرار یا روایت خلاف پر انکار کی حاجت نہیں۔ یہ بھی ہمارے علماء سے بعض متاخرین کا قول ہے اسکے لحاظ سے بجائے شہنشاہ شہ طیبہ کہیئے کہ وہ شاہ طیبہ بھی ہیں اور شاہ تمام روئے زمین بھی اور شاہ تمام اولین و آخرین۔ جن میں ملوک و سلاطین سب داخل۔ بادشاہ ہو۔ یا رعیت وہ کون ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائرہ غلامی سے سر باہر نکال سکتا ہے۔ ؎

محمدؐ عربی کا بروئے ہر دو سرست
کسیکہ خاکِ درش نیست خاک برسر او

و صلی اللہ تعالیٰ علے سیدنا و مولانا محمد و الہ و صحبہ اجمعین ولکن ھذا اخی الکلام فی المسئلۃ الاُولیٰ الحمد للہ فی الاولیٰ والاخریٰ

Marfat.com

کعبہ کا کعبہ حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ کے نہ صرف کعبہ بلکہ اسکے رسول بھی ہیں۔

عقیدہ اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جملہ کائنات کے نبی ہیں اس عقیدہ کو اہل حق نے صدیوں پہلے اپنی تصانیف میں نصوص قطعیہ سے ثابت فرمایا کہ حضور سرور عالم نور مجسم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر دو ہزار عالم کے نبی اور رسول ہیں یہاں تک کہ انبیاء و رسل کرام اور ملکوت قدس کے جملہ ملائکہ عظام آپکے امتی ہیں۔ اس موضوع پر امام سبکی رحمہ اللہ نے مستقل تصنیف فرمائی بنام التعظیم والمنتہ

جواہر البحار میں امام نبہانی رحمہ اللہ نے اسے شامل فرمایا سیوطی رحمہ اللہ نے الخصائص الکبری میں اس کی تلخیص کی اور امام اہلسنت فاضل بریلوی رحمہ اللہ نے تجلی الیقین میں تلخیص مع اضافہ خوب بیان فرمایا۔

قرآنی استدلال:۔ اللہ نے عموم رسالت کے متعلق فرمایا تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ۔

برکت والی ہے وہ ذات جس نے اپنے عبد مقدس پر قرآن اتارا تاکہ وہ عالمین کے ڈرانے والے ہوں۔

العالمین میں تمام انبیاء و مرسلین اور جملہ ملائکہ اور انسان و جنات و جمادات نباتات و حیوانات سب داخل ہیں اور آپ ان سب کے نبی و رسول (صلے اللہ علیہ وسلم۔

اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّةً۔ (مشکوٰۃ باب المناقب)

میں ساری مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں

Marfat.com

اور مخلوق میں اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوقات شامل ہیں۔

اقوال علماء کرام

اس بارہ میں علماء کرام کی تصریحات ملاحظہ ہوں۔

۱- امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے فرمایا۔

وَاَرْسَلَهٗ اِلٰی جَمِیْعِ الْخَلْقِ کَآفَّةً مِنَ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ وَالْمَلَائِکَةِ الصَّافَّةِ۔ اللہ نے حضور علیہ السلام کو جمیع مخلوق وانس وجن اور ملائکہ کا رسول بنا کر بھیجا۔

۲- امام البارزی رحمہ اللہ نے فرمایا۔

وَ اَدْخَلَ فِیْ دَعْوَتِهٖ الْحَیَوَانَاتِ وَالْجَمَادَاتِ وَالْحَجَرَ وَالشَّجَرِ۔

اللہ نے حضور علیہ السلام کی دعوت میں جمیع حیوانات وجمادات اور حجر وشجر کو داخل فرمایا۔

۳- امام سبکی رحمہ اللہ نے فرمایا۔

هُوَ مُرْسَلٌ اِلٰی کُلِّ مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الْاُمَمِ

حضور علیہ السلام سابقہ تمام امتوں کے رسول ہیں۔

اور فرمایا۔

فَجَمِیْعُ الْاَنْبِیَاءِ وَ اُمَمِهِمْ کُلِّهِمْ مِنْ اُمَّتِهٖ وَ شَمُوْلُوْنَ بِرِسَالَتِهٖ وَنُبُوَّتِهٖ۔

حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت ہیں تمام انبیاء اور ان کی امتیں وہ آپ کی نبوت ورسالت کے حکم میں ہیں۔

وَ کَذٰلِکَ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ یَاْتِیْ فِیْ

اسی لیے عیسٰی علیہ السلام آخری زمانہ میں تشریف لائیں

Marfat.com

آخِرِ الزَّمَانِ عَلَى شَرِيْعَةٍ
فَجَمِيْعُ الشَّرَائِعِ
الَّتِيْ جَاءَتْ بِهَا
الْاَنْبِيَاءُ (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ)
شَرَائِعِهٖ وَ مَنْسُوْبَةٌ
اِلَيْهِ فَهُوَ نَبِيُّ الْاَنْبِيَاءِ
وَ مَا جَاءُ بِهٖ اِلٰى
رَحِمِهُمْ اَحْكَامِهٖ فِيْ
الْاَنَ مِنَتِ الْمُقَدَّمَةِ عَلَيْهِ

گے تو حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ
وسلم کی شریعت پر اسی لیے ہم
کہتے ہیں کہ جتنا شریعتیں انبیاء
علیہ السلام لائے ہیں۔ وہ دراصل
حضور علیہ السلام کی شریعت ہیں
اور تمام شرائع آپکی طرف منسوب
ہیں آپ نبی الانبیاء ہیں جتنا
احکام وہ اپنی امتوں کے پاس لائے ہیں
وہ دراصل آپ کے احکام تھے۔

۴۔ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے فرمایا ہر کہ اللہ تعالیٰ پروردگار اوست محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول اوست (مدارج النبوۃ)

جس کا اللہ تعالیٰ رب ہے
حضور صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم اس کے رسول ہیں۔

آیت نمبر ۲:-

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ
وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ
فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا
(قرآن)

چہرہ مبارک پھیرنا ہم نے دیکھ
لیا۔ ہم تمہاری رضا کے لیے ضرور
قبلہ کو کعبہ بنادیں گے۔

فائدہ:- اللہ عزوجل نے اپنے پیارے محبوب سے تحویل قبلہ کا وعدہ فرمایا مگر قلب محبوب میں عجلت ہے۔ یعنی سرکار کی تمنا یہ ہے کہ کعبہ کو ابھی قبلہ بنا دیا جائے اللہ عزوجل نے فرمایا۔

Marfat.com

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔ (پ ۲ ع ۱)

محبوب اگر جلدی ہو تو پھر اپنا چہرہ زیبا مسجد حرام (کعبہ) کی طرف پھر لو۔

فائدہ :۔ ساری کائنات قانون الٰہی کی پابند اور قانون مرضیٔ محبوب کا پابند مصطفےٰ علیہ السلام نے چاہا کہ کعبہ قبلہ ہو جائے۔ خدا نے آپکی مرضی کو پورا فرما دیا حالانکہ قلبِ نبوی میں ابھی صرف تمنا پیدا ہوئی تھی زبان اقدس پر یہ تمنا الفاظ بن کر نہ ظاہر ہوئے تھے مگر رضا جوئے محبوب دیکھئے کہ خدا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر تمنا پوری فرماتا ہے۔ معلوم ہوا کہ ؎

خُدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خُدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ثابت ہوا کہ کعبہ کو قبلہ بنانے والے حضور علیہ السلام ہی ہیں آپ کی وجہ سے کعبہ کو یہ عزت ملی یعنی خلیل نے کعبہ تعمیر کیا اور حبیب نے کعبہ کو قبلہ بنا دیا ورنہ اس سے قبل بتکدہ تھا اور پھر بیت المقدس کو جب حضور علیہ السلام نے منہ کر کے نماز پڑھی تو یہ قبلہ نہ رہا لیکن دوبارہ کرم فرمایا تو تا قیامت قبلہ بنا۔

آیت نمبر ۳ :۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ۔

حدیث :۔ حضرت سعید بن المعلّٰی نماز پڑھ رہے تھے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ وسلم نے بلایا۔ حاضر نہ ہوئے نماز کی فراغت کے بعد حاضر ہوئے آپ نے وجہ پوچھی تو عرض کی نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے آیت مذکورہ پڑھ کر فرمایا کیا تو نے یہ آیت نہیں پڑھی۔

فائدہ :۔ ثابت ہوا کہ نماز میں حضور علیہ السلام بلائیں تو نماز چھوڑ کر حضور صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونا ضروری، اگر کعبہ سے منہ پھر جائے باتیں بھی کرتا رہے لیکن نماز نہ ٹوٹیگی بلکہ حکم ہے واپس آکر وہاں سے نماز پڑھے جہاں چھوڑ گیا۔ ثابت ہوا کہ آپ کعبہ کے کعبہ ہیں ورنہ نماز ٹوٹ جاتی کیونکہ کعبہ سے منہ پھیرنا اور نماز میں بات کرنا مفسد نماز ہیں یہاں فساد بجائے ثواب نصیب ہوا۔ مزید تحقیق و تفصیل فقیر کی کتاب "کعبہ کا کعبہ" پڑھئے۔

فضائل کعبہ معظمہ

اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا

اور یاد کرو جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لیے مرجع اور امان بنایا۔

درس ادب

بیت سے کعبہ معظمہ مراد ہے اسکے لیے اللہ تعالےٰ نے خود ادب سکھایا کہ اس کی تعظیم و تکریم فرض ہے۔ امن بنانے سے یہ مراد ہے کہ حرم کعبہ میں قتل و غارت حرام ہے یا یہ کہ وہاں شکار تک کو امن ہے یہاں تک کہ حرم شریف میں شیر بھیڑیئے بھی شکار کا پیچھا نہیں کرتے چھوڑ کر لوٹ جاتے ہیں ایک قول یہ ہے کہ مومن اس میں داخل ہو کر عذاب سے مامون ہو جاتا ہے حرم کو حرم اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں قتل ظلم شکار حرام و ممنوع ہے

(احمدی)

اگر کوئی مجرم بھی داخل ہو جائے تو وہاں اس سے تعرض نہ کیا جائیگا۔

(خزائن العرفان)

روح البیان میں ہے کہ مشرکین حرم کے ساکنین کو کچھ نہ کہتے بلکہ ان کا عقیدہ تھا یہ اللہ کا گھر ہے اور اس کے ساکنین اہل اللہ ہیں یعنی اس کے اہل بیت یہاں تک کہ کوئی شخص اپنے باپ کے قاتل کو حرم شریف میں دیکھتا تو بھی اسے کچھ نہ کہتا یہ طریقہ حضرت

Marfat.com

اسمعیل علیہ السلام سے چلا اور حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس تک بدستور رہا اور انشاء اللہ تعالیٰ تاقیامت جاری رہے گا۔

بیت اللہ

روئے زمین پر کوئی ٹکڑا اس سرزمین سے زائد عظمت و برتری کا مستحق نہیں ہو سکتا جو حرم مقدس اور مکہ مکرمہ کے اس مقدس مقام کو حاصل ہے جہاں اللہ کا گھر کعبتہ اللہ موجود ہے جو حق تعالیٰ شانہ کی کبریائی اس کی شان ربوبیت اور توحید کا عظیم مرکز ہے جس سرزمین سے آفتاب رسالت طلوع ہوا اور تمام عالم کو اس کی نورانی شعاعوں نے روشن و منور کر دیا۔

مزید براں

اگرچہ تمام کائنات خدا تعالیٰ ہی ملک اور مخلوق ہے اور وہ خود ایسی ذات ہے کہ جو مکان اور گھر سے پاک ہے اور جو عبادت گاہیں معنوی لحاظ سے انکو خدا کا گھر کہا جاتا ہے جیسا کہ بعض احادیث میں مسجدوں کو بیت اللہ یعنی خدا کے گھر کے عنوان سے تعبیر کیا گیا ہے لیکن اس اعتبار سے کہ حق تعالیٰ کی تجلیات و انوار کا خاص مرکز یہی ہے اسی کا نام بیت اللہ قرار پایا اب روئے زمین کی کسی مسجد کو بیت اللہ کے لقب سے نہیں تعبیر کیا جاتا۔ اور اسی وجہ سے حق تعالیٰ نے خانہ کعبہ کو فرمایا میرا گھر۔

مرکز ارض

علامہ یاقوت حموی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں یہ مضمون بیان کیا ہے کہ آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے پہلے اللہ کا عرش پانی پر تھا۔ تو اللہ تعالےٰ نے ایک ہوا چلائی ہوا نے پانی کی لہروں کو شق کیا اور پانی کی سطح پر ایک بلبلہ نمودار ہوا جو قبہ کی سی شکل کا تھا پھر اللہ نے اسی سے تمام زمین کو مرکب بنایا اور سطح زمین پانی پر بچھا دی۔ زمین جب حرکت کرنے لگی تو اللہ تعالیٰ نے اس پر پہاڑوں کو قائم فرما دیا جو میخوں کی طرح زمین

Marfat.com

کو جما دینے والے ہوئے۔ سعید بن المسیب اور مجاہد سے بھی بعض روایات میں اس مضمون کو بیان کیا گیا۔ یاقوت نے اس روایت کو تخریج کرتے ہوئے بیان کیا کہ متعدد روایات میں آیا ہے کہ زمین کا جو ٹکڑا خدا تعالےٰ نے سب سے پہلے پیدا فرمایا وہ حصّہ ہے جہاں کعبۃ اللہ ہے۔ اس لحاظ سے یہ جگہ روئے زمین کے لیے نقطہ مرکزیہ ہوئی۔ اور یہی وجہ ہے کہ مکہ مکرمہ کا قدیم نام القریٰ ذکر کیا گیا ہے

بیت اللہ عرش الٰہی

روایات سے یہ ظاہر ہے کہ بیت اللہ عرش عظیم کی محاذات میں ہے۔ عطاء اور ابن المسیب کی روایت ہے

اَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَ جَلَّ اَوْحٰی اِلٰی اٰدَمَ اِذَا ھَبَطْتَ ابْنِ لِی بَیْتًا ثُمَّ احْفُفْ بِہٖ کَمَا رَاَیْتَ الْمَلٰئِکَۃَ تَحُفُّ بِعَرْشِیَ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ

خداوند عالم نے حضرت آدم علیہ السلام کو یہ وحی بھیجی کہ آدم جب تم زمین پر اترو تو میرے لیے ایک گھر بنانا اور پھر اسکا طواف کرنا جیسا کہ تم نے فرشتوں کو میرے عرش کا طواف کرتے ہوئے دیکھا۔

(تفسیر قرطبی)

نکتہ

جب اللہ تعالیٰ نے قبلہ کی جگہ یہاں مقرر فرمائی تو یہی خانہ کعبہ عرش عظیم کی محاذات میں ہوا تو لامحالہ عرش الٰہی کے انوار و تجلیات کعبۃ اللہ میں منعکس ہوں گے اور عرش عظیم و بیت اللہ کے درمیان فرشتوں کا ایک کعبہ بیت معمور ایک صاف و شفاف آئینہ کے مانند ملائکۃ اللہ کا کعبہ عرش الٰہی کے ان انوار و تجلیات کو بیت اللہ تک اسی طرح منتقل کر رہا ہے جس طرح بلوری آئینوں سے روشنیوں

Marfat.com

کا انعکاس وانتقال ہوتا ہو (

تمام مساجد پر کعبہ کا فیض

تمام روئے زمین کی مساجد محاذات کعبہ میں واقعہ ہیں جیسے کہ ظاہر ہے تو اس لحاظ سے یہ سمجھ میں آگیا کہ سمت کعبہ کے معنوی رابطہ اور تعلق کی بدولت ہر مسجد کا رخ عرش عظیم کی طرف ہے اور جیسے بجلی کے تاروں کا مرکز سے تعلق ہونے کے باعث وہ تمام تار مرکز کے نور کو اپنی جگہوں تک پہنچانے والے ہوتے ہیں بالکل اسی طرح ہر مسجد سمت قبلہ کے توسط سے عرشِ الٰہی کے انوار وتجلیات کا انعکاس حاصل کر رہی ہے تو روئے زمین کی یہ مسجدیں بجلی کے قمقموں کی طرح ہیں۔ اور ان تمام کا منبع وسرچشمہ کعبۃ اللہ ہے اور کعبۃ اللہ روئے زمین میں تجلیات خداوندی اور عرش عظیم کے انوار کا مرکز ہے۔

کعبہ کی زمین

قرآن وسنت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عرش اور پانی حق جل شانہٗ کی اول مخلوقات سے ہے جیسے کہ ارشاد ہے وَ كَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ اور اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی تجلی عرش پر ہے چنانچہ ارشاد ہے اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى۔ عرش کے بعد اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے زمین کو پیدا فرمایا پھر اس کے بعد آسمان پیدا فرمایا۔ جیسے کہ قرآن مجید میں ہے هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۔

ترجمہ: گویا زمین کو فرش بنایا اور آسمان کو چھت اور روئے زمین میں سب سے پہلے خانہ کعبہ کی جگہ کو پیدا فرمایا۔ (جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا) اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ کی اکثر

Marfat.com

مفسرین یہی تفسیر فرماتے ہیں۔

قبلہ بنا تو اب کی وجہ

اللہ نے فرمایا۔ ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَآءِ وَھِیَ دُخَانٌ فَقَالَ لَھَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ کَرْھًا فَقَالَتَا اَتَیْنَا طَآئِعِیْنَ (قرآن) [1]

پھر اللہ نے آسمان کی طرف قصد کیا اور وہ دھواں تھا تو اس سے اور زمین سے فرمایا کہ دونوں حاضر ہو خوشی سے چاہے ناخوشی سے دونوں نے عرض کی ہم رغبت کیساتھ حاضر ہوئے (کنز الایمان)

مفسرین کرام لکھتے ہیں[2] زمین اور آسمان کے اس حصے نے جواب دیا جہاں اب کعبہ ہے اور اسکے بالمقابل کی جگہ جو عرش الٰہی کے محاذات میں ہے تو اس کے جواب پر اللہ نے اسے کائنات کا قبلہ بنا دیا چنانچہ الثعلبی نے لکھا کہ خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی جَوْھَرَۃً خَضْرَآءَ ثُمَّ نَظَرَ اِلَیْھَا بِالْھَیْبَۃِ فَصَارَتْ مَآءً فَخَلَقَ اللّٰہُ الْاَرْضَ مِنْ زَبَدِہٖ وَالسَّمَآءَ مِنْ بُخَارِہٖ فَکَانَ اَوَّلُ ظَاھِرٍ عَلَی الْاَرْضِ مَکَّۃَ الخ

اللہ نے ایک سبز جوہر بنا کر اس پر ہیبت کی نگاہ ڈالی تو وہ پانی بن گیا اللہ نے اس کی جھاگ سے زمین بنائی اور اسکے بھاپ سے آسمان بنایا زمین پر جو سب سے پہلے ظاہر ہوا وہ مکہ معظمہ تھا۔

وہ خمیر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اصل طینۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم مِنْ سُرَّۃِ الْاَرْضِ

---

[1] پ ۲۵ س حم سجدہ رکوع ۲/۱۴ [2] وفاء الوفا صـ ۷۴ ج ۱)

Marfat.com

بمکۃ[1]

تواصل وجود آمدی از نخست

واضح ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبدا الخلق ہیں اور کعبہ کی اصل تجلی آپ ہیں۔ چنانچہ مولانا جمال الدین محمد جار اللہ رحمہ اللہ علیہ، الجامع اللطیف صـ۱۲ میں لکھتے ہیں فَهُوَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَلْاَصْلُ فِي التَّكْوِيْنِ وَالْكَائِنَاتِ[2]

مزید توثیق

اس روایت کی توثیق روایت ذیل سے ہوئی۔

اَسْنَدَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي الْوَفَاءِ عَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ لَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّخْلُقَ مُحَمَّدًا صلى الله عليه و آله وسلم وَاَمَرَ جِبْرِيْلَ فَاَتَاهُ بِلَقْبَضَةٍ الْبَيْضَاءِ اَلَّتِيْ هِيَ مَوْضِعُ قَبْرِهٖ صلى الله عليه وسلم فَعُجِنَتْ بِمَاءِ التَّسْنِيْمِ ثُمَّ غُمِسَتْ فِيْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ وَطِيْفَ بِهَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَعَرَفَتِ الْمَلَائِكَةُ مُحَمَّدًا وَ فَضْلَهٗ قَبْلَ اَنْ تَعْرِفَ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

کعبہ کی اصلی فضیلت

حضرت زبیر بن بکار نے فرمایا اَنَّ جِبْرِيْلَ اَخَذَ التُّرَابَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنْهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مِنْ تُرَابِ الْكَعْبَةِ۔ (الجامع اللطیف صـ۹۸)

---

[1] الجامع اللطیف صـ۹۷ و وفاء الوفا صـ۲۷ ج۱ [2] وفاء الوفا صـ۲۷ ج۱

Marfat.com

الحارف میں لکھا ہے کہ

وَ کَانَتْ دُرَّۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مَوْضِعٌ نَظَرَ اللّٰہُ مِنْ قَبْضَۃِ عِزْرَائِیْلُ لَیْسَہَا قَدَامُ اِبْلِیْسِ۔

لطیفہ ہر انسان کے اصل خمیر کو شیطان نے قدموں سے روندا سوائے انبیاء و اولیاء علے نبینا و علیہم السلام[1]

نکتہ:۔ جو لوگ حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے کہتے ہیں کہ نفس بشریت میں ہم انکے برابر ہیں تو اسکا جواب بتائیں کہ ہماری بشریت خمیر یہی مٹی ہے اور رسول اکرم ایسے ہی دیگر انبیاء علیہ السلام کا اجساد طاہرہ کا خمیر جنت کی تسنیم سے ہے

کعبہ معظمہ کے آداب

اگرچہ کعبہ معظمہ کے آداب کے لیے ایک ضخیم کتاب چاہیے لیکن موضوع مسئلہ کے حدود تک چند آداب مذکور ہوتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ اللہ اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاں کعبہ کی کیا قدر و منزلت ہے۔

۱۔ تجلی حق کعبہ ہے۔

چونکہ بے چون و چگون اس لیے وہ کسی حد میں محدود اور کسی مکان میں مقید تو نہیں البتہ اس کی تجلی اور پرتو کسی محدود جگہ پر پڑ سکتا ہے جیسے آفتاب کا عکس آئینہ پر پڑتا ہو۔ ہر شخص جانتا ہے کہ آئینہ کا آفتاب کو اپنی آغوش میں سما لینا تو

---

[1] وفاء الوفاء ص۷۳ ج۱)

Marfat.com

محال ہے جیسے آسمان آنکھ کی پتلی میں جلوہ گر ہوتا ہے بالکل اسی طرح حق تعالیٰ کی ذات بے چون وچگون وحدود وقیود سے منزہ اور پاک ہونے کے باوجود کعبۃ اللہ کو اس نے اپنی تجلی کا مرکز بنالیا۔

۱۔ اہل استطاعت پر ایک بار حاضری فرض ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَ لِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ۃ (پ ۴ ۱۶)	اور اللہ کے لیے لوگوں پر بیت اللہ کا حج فرض ہے بشرطیکہ وہاں تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ حَجَّ لِلّٰہِ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمِ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ (مشکوٰۃ)	جس شخص نے اللہ کی رضا کے لیے حج کیا اور اس میں فحش اور گناہ کی باتوں سے بچتا رہا تو وہ گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو کر (گھر) واپس ہوتا ہے جیسا کہ اپنی پیدائش کے وقت ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

اس لیے جب کسی شخص پر حج فرض ہو جائے تو اسکے ادا کرنے میں تاخیر نہ کرے۔ ہمارے بہت سے بھائی اس میں سستی کرتے ہیں نہ معلوم کب وقت اجل آجائے۔

حج نہ کرنے پر وعید

حدیث میں ہے

Marfat.com

مَنْ لَّمْ يَمْنَعْهُ — کہ جس شخص کو ضروری حاجت یا
مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ — ظالم بادشاہ یا شدید مرض نے
اَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ — نہیں روکا (اور کوئی شرعی عذر نہ
اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ — ہونے کے باوجود) اس نے حج
وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ — نہیں کیا اور (بغیر حج کیے) مر گیا
اِنْ شَآءَ يَهُوْدِيًّا — تو چاہے وہ یہودی ہو کر مرے
اَوْ نَصْرَانِيًّا (دارمی) — یا نصرانی ہو کر مرے۔

حج کی فضیلت

حدیث شریف میں ہے۔
بزار نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو کی شفاعت کریگا اور گناہوں سے ایسا نکل جائیگا جیسا اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

۳۔ احرام ضروری

کعبہ معظمہ کی حاضری سے پہلے مُردہ جیسی صفت اپنائے اگر اس میں سُستی کریگا تو جرمانہ میں ایک بکرا دینا ہو گا۔ ایسے ہی اگر کفنی کے بجائے سلے کپڑے پہنے اگرچہ ایک شب و روز تو بھی بکرا جرمانہ میں دینا ہو گا۔ ایسے ہی اگر مردہ صفت بننے سے سُست ہو گا تو جرمانہ پڑیگا۔

حدودِ حرم کا داخلہ

حدود داخلہ سے پہلے راستہ میں تلبیہ، درود شریف استغفار وغیرہ خوب ذوق شوق سے دیوانہ وار بلند آواز سے پڑھتے داخل ہونا چاہیئے۔ جدہ اور مکہ کے راستہ میں ایک جگہ آتی ہے یہ مقام حدیبیہ ہے جہاں کفار مکہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو عمرہ کے لیے مکہ معظمہ جانے سے روک دیا تھا۔ یہاں

Marfat.com

دوستون بنے ہوئے دور سے دکھائی دیتے ہیں۔

مزید آداب واحکام ومسائل کتب فقہ کتاب الحج میں پڑھئے۔

کعبہ کا کعبہ کیوں ؟ چند دلائل ابتداءً عرض کئے ہیں اب دوسرے طریق سے عرض ہے کہ کعبہ معظمہ کی رفعت شان سے کسی کو انکار نہیں۔ لیکن کعبہ کی رفعت سے ولیٔ کامل کی شان اس سے بہت بلند وبالا ہے، ولی اللہ وہ ہے جس کے طواف وزیارت کو کعبہ معظمہ چل کر جاتا ہے اور یہ مسلّم مسئلہ ہے یہاں تک دیوبندی فرقہ کے حکیم صاحب مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی اعتراف کیا ہے (بوادر النوادر) اسکے دلائل اسی شرح کی جلد اوّل میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے مضمون کی مناسبت چند حوالے ملاحظہ ہوں۔

صوفیہ کرام فرماتے ہیں۔

قلب الانسان بیت الرحمٰن

ترجمہ: انسان کا دل اللہ کا گھر ہے۔

۱۔ طواف کعبۂ دل کن اگر و لے
داری دلے است کعبۂ اعظم

ترجمہ:۔ ۱۔ کعبۂ دل کا طواف اگر تیرے پاس دل ہے۔ دل کعبہ اعظم ہے تو مٹی کا پتلا اسے کیا جانے

۲۔ تو گل چہ پنداری ز عرش وکرسی
و لوح وقلم فزون باشد دلے
خراب کہ او را نہ ہیچ شماری

۲۔ عرش وکرسی اور لوح وقلم سے اسکا مرتبہ بلند ہے ہاں وہ دل جو بیکار ہے اسے کچھ نہ سمجھو۔

۱۔ ؎ قلب از نورِ وحدت گشت پیدا
نہ از مادر پدر باشد ہویدا

Marfat.com

۲- نہ از بادو نہ آتش آب وخاکی
قلب نوریست از قدرت شدز پاکی

ترجمہ: ۱- دل نور وحدت سے پیدا ہوا نہ کہ اس دنیوی ماں باپ سے
۲- نہ یہ ہوا سے پہلے نہ آگ سے نہ پانی اور مٹی سے دل نور ہے جو پاک ہو
ہوکر قدرت الٰہی سے پیدا ہوئی۔

صوفیہ کرام کے ان اشعار سے ثابت ہوا کہ۔ دل کعبہ سے افضل ہے

؎ دل بدست آور کہ حج اکبر است
از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

ترجمہ:۔ دل میں ہاتھ لے کہ یہی حج اکبر ہے۔ ہزاروں کعبہ سے ایک دل بہتر ہے

فائدہ:۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ دل کا حج کس طرح کرنا چاہیئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ انسان کا دل بمنزلہ ایک چار دیواری کے ہے اگر اس چار دیواری میں سے شک و وہم غیر اللہ کا پردہ دور کر دیا جائے۔ تو دل کے صحن میں خدا کی ذات کا جلوہ نظر آئیگا۔ حج کعبہ کا یہی مقصد ہے۔ (شرح مثنوی)

؎ دل کعبۂ اعظم است بکن خالی از بتان
بیت المقدس است مکن جائے دیگراں

ترجمہ:۔

دل کعبہ اعظم ہے۔ اسے غیروں سے پاک کر یہ مقدس گھر ہے اس میں غیروں کو جگہ نہ دے۔

۱- کعبہ شریف انوار و تجلیات کا مرکز تو ہے لیکن عرش حق نہیں اور ولی اللہ مظہر حق بھی ہے اور عرش حق یہی۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے

Marfat.com

لَا يَسَعُنِیْ عَرْشٌ وَ لَا کُرْسِیٌّ وَلَا لَوْحٌ وَلَا قَلَمٌ
وَلَا اَرْضٌ وَلَاسَمَاءٌ وَلٰکِنْ یَسَعُنِیْ قَلْبُ
الْمُؤْمِنِ وَ ھِیَ عَرْشُ اللّٰہِ

میں نہ تو عرش پر سما سکتا ہوں اور نہ ہی کرسی پر اور نہ ہی لوح میں اور نہ قلم پر اور نہ ہی زمین میں اور نہ ہی آسماں پر ہاں سما سکتا ہوں تو مومن کے دل پر اور یہی میرا عرش ہے۔ حضرت عارف رومی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ؎

دل بدست اور کہ حج اکبر است
از ہزار کعبہ یک دل بہتر است

کیونکہ کعبہ مرکز تجلیات حق ہے اور ولی کا دل تو مرکز ذات ہے اور تجلیات اور ذات میں فرق است از یکجا تا کجا۔

۲:- مومن یعنی ولی اللہ کعبہ سے افضل ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ نَظَرَ یَوْمًا اِلَی الْکَعْبَۃِ فَقَالَ مَا اَعْظَمَکِ وَ حُرْمَتُکِ وَالْمُؤْمِنُ اَعْظَمُ حُرْمَۃً عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْکِ

ترجمہ:- ابن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دن کعبہ شریف کی طرف دیکھا اور فرمایا تیری بڑی شان ہے اور تیری بڑی حرمت ہے اور مؤمن اللہ کے نزدیک حرمت میں تجھ سے بھی زیادہ ہے۔

(اخرجہ الترمذی) روایت کیا اسکو ترمذی نے (تیسر ص ۲۷۲)

مولوی اشرف علی تھانوی حدیث مذکور لا اور اس کا ترجمہ لکھ کر یوں رقمطراز ہے

ف قول از ہزاران کعبہ یک دل بہتر است۔ اس حدیث سے اس قول مشہور

Marfat.com

کا پورا اثبات ہوتا ہے کیونکہ حدیث میں مؤمن کو جو کعبہ سے افضل کہا گیا تو مدار اس کا ایمان ہے اور موصوف بالایمان قلب ہے پس قلب مومن کا افضل ہونا کعبہ سے ثابت ہوا۔ اور اعظم کو مطلق فرمایا اس لیے ہزار درجہ اعظم کہنا بروئے حدیث گنجائش رکھتا ہے اور از ہزاران بہتر کہنے کا حاصل یہی ہے کہ ہزاران درجہ از کعبہ بہتر است اسی طرح بعض بزرگوں کے کلام میں قلب کو تجلی گاہ کہنا وارد ہے اس حدیث سے اس کی بھی اصل نکل سکتی ہے کیونکہ جب کعبہ تجلی گاہ حق ہے تو افضل من الکعبتہ کو بدرجہ اولی تجلی گاہ کہنا صحیح ہو سکتا ہے باقی یہ ظاہر ہے کہ یہ فضیلت جزی ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ انسان کو جہت سجدہ بھی بنایا جائے۔

(التکشف عن مہمات التصوف ص ۷۴، ۷۵ ج ۵ مطبوع قاسمی دیوبند)

مذکورہ مقصد میں حدیث کی تائید کے علاوہ اولیاء کرام کے مخالفین کے حکیم الامت کی تائید بھی مل گئی۔ اب بھی اگر کسی کو ضد ہے تو جائے جہنم روح البیان رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں ص ۸۹۹ ج ۲۔

یہ مکان کا منتقل ہونا ولی کی
کرامت ہوتی ہے اور نبی کا معجزہ

۲۔ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے بیت المقدس سامنے لایا گیا جبکہ آپ سے قریش نے سفر معراج کے بعد بیت المقدس کے بارے میں چند سوال کیے تو پہلے آپ نے تامل فرمایا پھر آپ کے لیے بیت المقدس سامنے لایا گیا آپ اسے دیکھ کر جواب دیتے تھے چنانچہ مسلم شریف ص ۹۶ ج ۱ میں ہے۔ تفصیل فقیر کی شرح حیوۃ الانبیاء عربی ہے۔

جب حضور علیہ السلام اس بیت المقدس کو دیکھ رہے تھے تو وہ بیت المقدس حضور علیہ السلام کے سامنے موجود تھا لیکن اپنے اصلی مقام سے بھی جدا نہیں ہوا تھا

Marfat.com

چنانچہ سیرت جلد ص ۴۰۹ ج ۱ میں ہے۔

لِاَنَّ الْمَعْلُوْمَ اِنَّ	کیونکہ یہ بات سب کو معلوم
اَھْلَ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ	ہے کہ بیت المقدس کو جبکہ
لَوْ یَفْقِدُوْہُ تِلْکَ	حضور علیہ السلام کے سامنے لایا
السَّاعَۃِ مِنْ	گیا تو لوگوں نے اپنے شہر (ایلیا)
بَلَدِھِمْ۔	سے گم نہ پایا۔

۳- بہشت جو کہ ایک بہت لمبی چوڑی مؤمنین کی رہائش گاہ ہے جس کی صرف چوڑائی چودہ طبق ہیں۔ قال تعالیٰ۔ وَ جَنَّۃٍ عَرْضُھَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ اور بہشت کی چوڑائی سات آسمان اور سات زمینیں ہیں اسے اللہ تعالیٰ نے لپیٹ کر حضور علیہ السلام کے مصلّے کے آگے رکھ دیا۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے۔ تفصیل فقیر کی کتاب "حاضر و ناظر" میں ہے۔

۴- ہر وہ خرق عادت جو نبی علیہ السلام سے ظاہر ہوا اسکا نام معجزہ ہے) اور بعینہ وہی خرق عادت ولی کے لیے جائز ہے جسے کرامت سے تعبیر کیا جاتا ہے جس کی تفصیل فقیر کی کتاب "ارشاد النبی فی تحقیق کرامتہ الولی" اور مختصراً "فقیر کے رسالہ "احیاء الموتیٰ بعد السنین بدعا المحبوب محی الدین المعروف بڑھیا کا بیٹا اور غوث اعظم کی کرامت" میں ہے۔

۵- کعبہ صرف اسی کوٹھے کا نام نہیں بلکہ کعبہ اسی فضاء کا نام ہے جہاں پر وہ کوٹھا نصب ہے یہی وجہ ہے کہ

؎ صح فرض ونفل فیہا وکذا فوقہا ان لم یتخذ سترہ لذکرنا لکنہ مکروہ لابلدہ الادب علیہا ۱۴ الایضاح وغیرہ۔ ؎ درمختار میں ہے فہی الارض السابقہ الی العرش۔

Marfat.com

کعبہ کی چھت پر بھی نماز جائز ہے بلکہ زمین کے نیچے تحت الثریٰ سے لیکر آسمانوں سے اوپر عرش ملا تک کی فضاء قبلہ ہے۔ اسی لیے اگر کوئی جبل قبیس پر کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو اس کی نماز جائز ہے وہ شخص اگرچہ کعبہ سے اونچا ہے مگر اس کی نماز جائز ہے ثابت ہوا کعبہ صرف اسی کوٹھے کا نام نہیں بلکہ اسکی فضاء کا نام ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب کعبہ کا کوٹھہ از سر نو تعمیر کے لیے توڑا گیا تو صحابہ کرام نے اسی فضاء کی طرف نماز ادا کی۔

۶۔ فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ اگر یہی کوٹھہ کسی پر منتقل کر کے رکھدیا جائے اور کوئی شخص اسی کوٹھہ کی جانب نماز کی نیت باندھے تو اس کی نماز ناجائز ہے چنانچہ کبیری شرح منیہ صـ ۲۲۳ مجتبائی میں ہے۔ فِی شَرْحِ الطَّحَاوِیِّ اَلْکَعْبَۃُ اِسْمٌ لِلْعَرْصَۃِ فَاِنَّ الْحِیْطَانَ لَوْ صُنِعَتْ فِیْ مَوَاضِعَ اُخَرَ فَصَلّٰی اِلَیْھَا ۔ یعنی کعبہ اپنی فضا کا نام ہے یہاں تک کہ اگر کوٹھے کی دیواریں اٹھا کر دوسری جگہ رکھی جائیں اور اس کی طرف نماز پڑھی جائے تو وہ نماز ناجائز ہے اس سے ثابت ہوا کہ کعبہ صرف کوٹھے کا نام نہیں اور وہ کوٹھا اپنے مقام سے منتقل ہو کر دوسرے مقام پر منتقل ہو جاتا ہے۔ درمختار میں ہے وَالْمُعْتَبَرُ فِی الْقِبْلَۃِ الْعَرْصَۃُ لَا الْبِنَاءُ۔ یعنی قبلہ اسی فضا کو کہتے ہیں نہ کہ کوٹھے کو ولی کامل مظہر حق اور مخصوص تجلیات کا مرکز ہے اسی لیے کعبہ سے افضل ہے اور افضل کی زیارت کو مفضول چلا جائے تو کوئی حرج نہیں پھر کعبہ کا اپنے مقام سے منتقل ہونا ممکن بھی ہے اور اسکے منتقل ہونے میں قبلہ کی حیثیت میں فرق نہیں پڑتا کہ قبلہ اسی کعبہ شریف کی فضاء کا نام ہے اور اس کا منتقل ہونا ولی کی کرامت کے طور ہو گا اور کرامات اولیاء کے صرف معتزلہ منکر ہیں۔

Marfat.com

جب کرامت کے طور پر کعبہ کا ولی کے پاس جانا مان لیا گیا تو انکار کو گنجائش کیسی جبکہ فقہاؑ نے بھی مانا ہے کہ کعبہ کے کوٹھہ کا اپنے مقام سے دوسرے مقام پر چلا جانا ممکن ہے۔ یہ مقدمات ایسے ہیں کہ کسی کو انکار کی گنجائش ہی نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ مقدمات مسلمات میں سے ہیں اور ان مقدمات سے ہمارا مدعا ثابت ہوگیا کہ کعبہ ولی اللہ کی زیارت کے لیے جاتا ہے۔ چنانچہ روح البیان ص۴۷۶ ج۴ میں ہے۔

وَمِنْهُ زِيَارَةِ الْكَعْبَةِ بِبَعْضِ الْاَوْلِيَاءِ۔ یعنی اسی قبیل سے ہے کعبہ کا بعض اولیاء اللہ کی زیارت کو جانا۔

مولوی اشرف علی تھانوی کا استدلال از احادیث

مولوی اشرف علی

تھانوی سے یہی سوال ہوا کہ کیا ولی اللہ کعبہ سے افضل ہے اس نے اسکے جواب میں چند احادیث مبارکہ نقل کرنے عقلی اور نقلی دلائل سے مسئلہ کو مدلل و مبرہن کیا چنانچہ فقیر بوادر را لنوادر کی پوری عبارت نقل کرتا ہے۔

الجواب:۔ حدیث نمبر۱۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ نَظَرَ يَوْمًا اِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ

ابن عمر نے کعبہ کو دیکھ کر فرمایا اے کعبہ تو بڑی عزت و حرمت والا ہے لیکن مومن کی عزت و حرمت تجھ سے زائد ہے اور ایک روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام کعبہ کا طواف کرتے ہوئے کعبہ کو فرمایا کہ اے کعبہ تیری بھی بڑی شان ہے لیکن مومن کی شان تجھ سے زیادہ ہے ۱۲۔ ترجمہ از فقیر اویسی رضوی غفرلہ ملحضاً۔

Marfat.com

مَا اَعْظَمُكَ وَ اَعْظَمُ حُرْمَتَكَ وَ الْمُؤْمِنُ اَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللّٰهِ مِنْكَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَ حَسَنَهٗ (صـ۲۷ ج ۲ مطبوعہ ورواہ ابن ماجہ مرفوعًا عَنْ اِبْنِ عُمَرَ وَ لَفْظُهٗ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَطُوْفُ بِالْکَعْبَةِ وَ یَقُوْلُ اَطَیِّبُكَ وَ اَطْیَبُ رِیْحُكَ وَ اَعْظَمُ حُرْمَتُكَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَحُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ حُرْمَةً مِنْكَ الخ

صـ۲۹ اصح المطابع

حدیث نمبر ۲:-

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ رَاَیْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَیْتُ امْرَاَةَ اَبِیْ طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْخَشَةً اَمَامِیْ فَاِذَا بِلَالٌ رواہ مسلم (مشکوٰۃ صـ۵۶۷۔

حدیث نمبر ۳:-

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِیْ رِوَایَةٍ قَالَ اسْتَنَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

صـ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے بہشت میں ابی طلحہ کی عورت کو دیکھا اور اپنے سے پہلے بلال کے جوتوں کی آواز کو سنا۔

صـ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ سعد بن معاذ کی موت پر اللہ تعالیٰ کا عرش کانپ اٹھا۔

Marfat.com

حدیث نمبر ۴ :-

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ اِنَّ الْجَنَّۃَ تُشْتَاقُ اِلٰی ثَلٰثَۃٍ عَلِیٌّ وَ عَمَّارٌ وَ سَلْمَانُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ (مشکوٰۃ صـ۵۷۰)

حدیث نمبر ۵ :-

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ لِعُمَرَ بَعْدَ وَفَاتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنْطَلِقْ بِنَا اِلٰی اُمِّ اَیْمَنَ نَزُوْرُھَا کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَزُوْرُھَا (الحدیث)

(رواہ مسلم مشکوٰۃ صـ۵۷۰)

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تین شخصوں کا بہشت کو اشتیاق ہے علی سلمان رضی اللہ عنہم اجمعین

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے بعد حضرت ابوبکر نے حضرت عمر سے فرمایا کہ چلئے ام ایمن کی زیارت کر آئیں حضور علیہ السلام اسکی زیارت کیلئے تشریف لے جاتے تھے ترجمہ۔ از فقیر اویسی رضوی غفرلہ ۱۲

Marfat.com

حدیث نمبر ۶:

عَنْ جَابِرٍ فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ فَلَمَّا رَآنِیْ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلم مَا یَعْنَوْنَ طَافَ حَوْلَ اُعَظِّمُھَا بَیْدَاءَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رواہ البخاری (مشکوٰۃ ص ۵۲۹)

حدیث نمبر ۷:

عَنْ جَابِرٍ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یَقُوْلُ لَمَّا کَذَّبَنِیْ قُرَیْشٌ قُمْتُ فِی الْحَجْرِ فَجَلَّی اللّٰہُ لِیْ بَیْتَ الْمَقْدِسِ (الحدیث) متفق علیہ مشکوٰۃ ص ۵۲۲ ۔ واللمعات جَاءَ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجِیْءَ بِالْمَسْجِدِ حَتّٰی وَضَعَ عِنْدَ دَارِ عَقِیْلٍ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْہِ۔

بعد نقل ان احادیث کے جواباً عرض کرتا ہوں کہ سوال میں معترض نے دو قول نقل کیے ہیں ایک یہ کہ قلب موضوع ہے دوسرا یہ کہ ناممکن ہے قول اول کی دلیل یہ بیان کی گئی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعظیم طواف سے کی اور قول

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب قریش نے میری تکذیب کی تو میں حجر اسود میں آیا تو اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا اور لمعات میں ہے کہ بیت المقدس کو اٹھا کر مسجد حرام میں دار عقیل کے قریب رکھ دیا گیا اور میں اسے دیکھ رہا تھا۔

جب حضور علیہ السلام نے دیکھا کہ جابر کو قرضدار تنگ کر رہے ہیں تو آپ کھجور کے بڑے ڈھیر کے ارد گرد گھومے۔

(از فقیر اویسی رضوی غفرلہٗ)

Marfat.com

ثانی کی دلیل بیان نہیں کی۔ سو قلب موضوع کا جواب حدیث نمبر ۱ سے ظاہر ہے کہ ابن عمر کعبہ سے ہر مومن کو افضل بتا رہے ہیں۔ اور اوّل تو یہ امر مدرک بالرای نہیں اس لیے حکماً مرفوع ہو گا اور اس سے قطع نظر بھی کیا جاوے تاہم کسی صحابی سے اس پر تکیر منقول نہیں پھر اس کی صحت میں کیا شک رہا پھر ابن ماجہ میں تو اسکے رفع کی تصریح ہے اور سند بھی اچھی ہے اب کلام مذکور کی بھی حاجت نہیں رہی۔ رہ گیا طواف فرمانا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسکا اور اس کی تعظیم کرنا سو یہ ایک امر تعبدی ہے جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مساجد کا احترام فرماتے تھے تو کیا مسجد کا آپ کے افضل و اعظم ہونا لازم آگیا اسی طرح بیت معظم بھی آپ سے افضل نہ ہو گا۔ پھر جب آپ اس سے افضل ہوتے اور پھر آپ نے اسکا طواف کیا تو اس سے ثابت ہو گیا کہ مفضول بھی ہوتا ہے تب بھی افضل کا طواف کرنا مفضول کا طواف افضل کر سکتا ہے سو اگر مومن بیت معظم سے مفضول بھی ہوتا۔ تب بھی افضل کا طواف کرنا مفضول کے لیے جائز ہوتا چہ جائیکہ مؤمن کا افضل ہونا ثابت ہو گیا پھر تو کچھ بھی استبعاد نہ رہا۔ باقی یہ ظاہر ہے کہ یہ فضیلت جزوی ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ انسان کو جہت سجدہ بھی بنایا جاوے یا انسان کا کوئی طواف کرنے لگے اور یہ سب اس وقت ہے کہ طواف بطور تعظیم ہو اگر یہ طواف لغوی ہو بمعنی آمد و رفت جو مقارب ہے زیارت کا تو وہ اپنے مفضول کے لیے بے تکلف ہو سکتا ہے جیسا حدیث (۵، ۶، ۶) میں مصرح ہے اور محض ایسے امور سے افضلیت کا کیسے ضروری ہو گا جبکہ حدیث نمبر ۲ میں تقدم جمال کا حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر منقول ہے اس تقدم کو شراح حدیث نے تقدم الخادم علی المخدوم سے مفسر کیا ہے پس ایسا ہی یہی ممکن ہے۔ نیز عرش جو کہ تجلی گاہ خاص حق ہے اور اس کی صفت میں کسی بشر کو دخل نہیں ظاہراً بیت معظم سے افضل ہے باوجود اس کے اس کی حرکت ایک

Marfat.com

امتی کے لیے حدیث (نمبر۳) میں مذکور ہے سو اسی طرح اگر بیت معظم کسی مقبول امتی کے لیے حرکت کرے تو کیا استبعاد ہے نیز روح اس کی حرکت کی اشتیاق ہے سو جنت جو کہ حق تعالیٰ کے تجلی خاص کا مظہر ہے حدیث (نمبر۴) میں اسکا مشتاق ہونا بعض مقبولین کی طرف وارد ہے۔ تو کعبہ کا اشتیاق بھی کسی مقبول امتی کی طرف کیا مستبعد ہے پس ان حدیثوں سے خود زیارت و طواف کا استبعاد تو دفع ہو گیا جو کہ بحث نقلی تھی۔ اب صرف بحث عقلی باقی رہی کہ خانہ کعبہ اتنا بھاری جسم ہے یہ کیسے منتقل ہو سکتا ہے سو اول تو ان اللہ علی کل شیٍٔ قدیرٌ میں اسکا جواب عام موجود ہے۔ دوسرے حدیث نمبر۲ کے ضمیمہ میں جواب خاص بھی ہے جو خصائص کبریٰ جلد اوّل صـ۱۶۰ میں نقل کیا ہے تخریج امرہ ابن ابی شیبہ والنسائی وابزاز والطبرانی وابی نعیم بسند صحیح اور یہ سب گفتگو قول اول کے متعلق تھی۔ رہا قول ثانی کہ یہ ناممکن ہے سو استفسار یہ ہے کہ آیا عقلاً ناممکن ہے یا شرعاً یا عادۃً اول کا انتفاء ظاہر ہے اگر شق ثانی ہے تو معترض کے ذمہ اسکا ثبوت ہے۔ و اِنّیٰ لہ ذالک اور اگر شق ثابت ہے تو مسلم ہے بلکہ مفید ہے کیونکہ کرامت ایسے ہی واقعہ میں ہے جو عادۃً ممتنع ہو ورنہ کرامت نہ ہو گی۔ اب ایک شبہ باقی ہے وہ یہ کہ تاریخ اسکی مکذّب ہے کیونکہ تاریخ میں کہیں منقول نہیں کہ کعبہ اپنی جگہ سے غائب ہوا ہو۔ سو ایسا ہی شبہ حدیث سابع کے ضمیمہ میں ہوتا ہے سو اسکا جو جواب ہے وہی اسکا جواب ہے اور وہ یہ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ اس وقت اتفاق سے کعبہ کا دیکھنے والا کوئی نہ ہو۔

اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ تعالیٰ شَیْئًا ھَیّاءَ اَسْبَابَہٗ

اور یہ اس وقت ہے جب یہی جسم منتقل ہوا ہو ورنہ قرب یہ ہے کہ کعبہ کی حقیقت مثالیہ اس حکم کا محکوم الیہ ہے جس طرح حدیث نمبر۲) میں آپ نے بلال

Marfat.com

کی مثال کو دیکھا تھا ورنہ بلال یقیناً اس وقت زمین پر تھے اب صرف ایک علمیانہ شبہ رہا کہ اس کی سند جب تک حسبِ شرائط محدثین صحیح نہ ہو اسکا قائل ہونا درست نہیں سو اسکا جواب یہ ہے کہ خود محدثین نے غیر احکام کی احادیث میں سند کے متعلق ایسی تنقید نہیں کی یہ تو اس سے بھی کم ہے یہاں صرف اتنا کافی ہے کہ راوی ظاہراً ثقہ ہو اور اس واقعہ کا کوئی مکذب نہ ہو اس تقریر سے اسکا جواب بھی نکل آیا۔ جو سوال میں ہے کہ اگر قرآن و حدیث سے مدلل کیا جاوے۔

وہ جواب یہ ہے کہ اگر مدلل کرنے سے یہ مراد ہے کہ بعینہ وہی واقعہ یا اس کی نظیر قرآن و حدیث میں ہو تب تو اسکے ضروری ہونے کی دلیل ہم قرآن و حدیث ہی سے مانگتے ہیں نیز آئمہ محدثین کی کرامات کو کیا اس طرح ثابت کیا جا سکتا ہے اور اگر یہ مراد ہے کہ جن اصول پر وہ مبنی ہے وہ قرآن و حدیث کے خلاف نہ ہو تو بحمد اللہ تعالےٰ یہ امر حاصل ہے۔ حج سے پہلے یا حج کے بعد۔

مدینہ پاک کی حاضری

ہمارے نزدیک بارگاہ حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری قریب بواجب ہے۔ اس حاضری میں خالص زیارت اقدس کی نیت ہو۔ یہاں تک کہ امام ابن الہمام نے فرمایا کہ اس نیت میں مسجد شریف کی نیت کو بھی شریک نہ کرے جالی مبارک کے سامنے۔ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے تصور میں غرق ہو جاوے اور فوراً آستانۂ اقدس کی طرف نہایت خشوع خضوع سے متوجہ ہو یقین جانو کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سچی حقیقی دنیاوی جسمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے ان کی اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت صرف وعدۂ خدا کی تصدیق کو ایک آن کے لیے تھی ان کا انتقال صرف نظر عوام سے چھپ جانا ہے۔ امام محمد ابن حاج مکیؒ مدخل اور امام احمد قسطلانی

Marfat.com

(شارح صحیح بخاری) مواہب لدنیہ میں اور آئمہ دین رحمتہ اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ۔

لَا فَرْقَ بَيْنَ مَوْتِهٖ وَحَيَاتِهٖ صلی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمُ فِی مَشَاهَدَاتِهٖ لِاُمَّتِهٖ وَمَعْرِفَتِهٖ بِاَمْوَالِهِمْ وَنِيَّاتِهِمْ وَعَزَائِمِهِمْ وَخَوَاطِرِهِمْ وَذٰلِكَ عِنْدَهٗ جَلِیٌّ لَا خِفَاءَ بِهٖ.

حضور اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات و وفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اور ان کی حالتوں۔ ان کی نیتوں۔ ان کے ارادوں، ان کے دلوں کے خیالوں کو پہچانتے ہیں یہ سب حضور پر ایسا روشن ہے جس میں اصلاً پوشیدگی نہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

امام رحمتہ اللہ علیہ تلمیذ امام محقق ابن الہمام منسک متوسط اور علی قاری مکی اس کی شرح متقسط میں فرماتے ہیں۔

(اِنَّهٗ صلّی اللہ علیہ وسلّم عالم بِحُضُوْرِكَ وَقِيَامِكَ وَسَلَامِكَ) اَیْ لِجَمِيْعِ اَحْوَالِكَ وَافْعَالِكَ وَارْتِحَالِكَ وَمَقَامِكَ بے شک رسول اللہ صلے اللہ علیہ تیری حاضری اور تیرے کھڑے ہونے اور تیرے سلام بلکہ تیرے تمام افعال و اقوال و کوچ و مقام سے آگاہ ہیں۔

● کمال ادب و ہیبت و خوف و امید کے ساتھ (روضۂ پاک سے) کم از کم چار ہاتھ کے فاصلہ سے قبلہ کو پیٹھ اور مزار انور کو منہ کر کے نماز کی طرح ہاتھ باندھے کھڑے ہو۔ لباب و شرح لباب و اختیار شرح مختار و فتاوی عالمگیری وغیرہا معتمد کتابوں میں اسی ادب کی تصریح فرمائی کہ یَقِفُ کَمَا یَقِفُ فِی الصَّلٰوۃِ

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایسا کھڑا ہو جیسا نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔

نجدی ذہن

آج کل نجدی جالی مبارک کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے پر سختی سے روکتے ہیں انکا خیال ہے کہ اسطرح کھڑا ہونا عبادت ہے اور عبادت غیر اللہ شرک ہے یہ انکا خیال محض ہے۔ ضد خالص۔ ورنہ ہاتھ چھوڑ کر کھڑا ہونا بھی تو عبادت ہے جیسے فقہ مالکی اور فقہ جعفری پر عمل کرنے والوں کا طریقہ ہے۔ تو چاہیئے کہ جالی مبارک کے سامنے سرے سے کھڑا ہونا بھی روک دیا جائے۔ اگرچہ ان کا اصلی مقصد یہی ہے لیکن مجبوریں

حیلے بہانے

درحقیقت یہ محض حیلے بہانے ہیں اس عقیدے کی ترویج پر کہ حضور علیہ السلام تو (معاذ باللہ) مر گئے اور مردہ کیا کر سکتا ہے علاوہ ازیں نجدی ذہن اس پر پختہ عقیدہ رکھتا ہے کہ حضور علیہ السلام کے سامنے استغاثہ اور انہیں وسیلہ بنانا اور ان سے شفاعت طلب کرنا شرک عظیم ہے۔ اب بیچارے کھل کر تو ان عقائد کا پرچار نہیں کر سکتے کیونکہ عالم اسلام میں سب کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام زندہ ہیں اور بحیاۃ حقیقی قبر انور میں آرام فرما ہیں ہم سب کی ہر بات کو سنتے اور جانتے ہیں خواہ ہم عربی میں عرض کریں یا اردو میں یا جس زبان میں اور ہم سب کے شفیع ہیں۔ لجپال ہیں سب کی لجپالی فرماتے ہیں اللہ کے محبوب ہیں ہم غریبوں کی سن کر ہماری مشکلیں حل کروا تے ہیں یہ عقائد و مسائل نجدیوں اور اہل اسلام میں عرصہ سے اختلافی ہیں لیکن وہ ان عقائد کو بزور بازو نہیں منوا سکتے۔ آج کل ان کی شاہی ہے جیسے کریں لیکن اس سے حق مٹ نہیں سکتا ان سے قبل شیعوں کے علاوہ دیگر بد مذاہب زور لگا کر چلے گئے عظمت مزار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر انور علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت اور اسکا مرتبہ عشق و محبت

Marfat.com

کی نظروں سے دیکھو عقل کا تو شاید فتویٰ یہ ہو کہ کعبہ کی فضیلت قبر انور سے زیادہ ہے مگر عشق و محبت کا فتوی یہ ہے کہ ؎

کعبہ بھی ہے انہیں کی تجلی کا ایک ظل
روشن انہی کے نور سے پتلی حجر کی ہے
ہوتے کہاں خلیل و بنا کعبہ و منیٰ
لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

(ف) بعض علماء نے شہر مکہ کو شہر مدینہ پر ترجیح دی مگر امام مالک علیہ الرحمتہ نے مدینہ پاک کو۔ امام مالک جو مدینہ منورہ کی گلیوں میں کبھی سواری پر سوار نہ ہوئے وسط راہ میں کبھی نہ چلے اور جو مدینہ منورہ کی دیواروں سے ہاتھ مس کر کر کے چوما کرتے تھے کہ شاید کبھی حضور کا ہاتھ مبارک اس دیوار سے لگا ہو۔ اور جو مدینہ پاک کی گلیوں میں اس خیال سے کہ یہ گذرگاہیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی رہ چکی ہیں جوتا پہن کر نہ چلا کرتے تھے حضور کی محبت و عشق سے معمور دل رکھنے والے اس امام سے کسی نے پوچھا کہ آپکو شہر مکہ پسند ہے یا مدینہ؟ تو فرمایا مدینہ! پوچھا یہ کیوں! تو فرمایا۔

وَ کَیْفَ لَا اَخْتَارُ	میں مدینہ کو کیوں اختیار نہ کروں
الْمَدِیْنَۃَ وَ مَا بِہَا	جب کہ مدینہ پاک کی ہر گلی
طَرِیْقٌ اِلَّا سَلَکَ عَلَیْہَا	ایسی ہے جس سے حضور صلے
رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ	اللہ علیہ وسلم گزرے ہیں۔
علیہ وسلم	

(مواہب لدنیہ ص ۳۹ جلد ۲)

دیکھا آپ نے یہ ہے عشق و محبت کا جواب۔ خیر یہ تو شہر مکہ اور شہر مدینہ

Marfat.com

کی آپس میں ترجیح کی بات تھی اس میں اگر کچھ اختلاف ہوا تو ہو مگر قبر انور یعنی زمین کا وہ مبارک قطعہ جسکے ساتھ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا جسم انور لگا ہوا ہے اس کے متعلق تو اس بات پر اجماع ہے کہ وہ قطعہ مبارک ساری کائنات سے حتیٰ کہ کعبہ شریف سے بھی افضل ہے چنانچہ امام قسطلانی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔

وَ اَجْمَعُوْا عَلٰی	اور علماء نے اس بات پر اجماع
اَنَّ الْمَوْضِعَ الَّذِیْ ضَمَّ	فرمایا ہے کہ وہ جگہ جس سے
اَعْضَاءُہُ الشَّرِیْفَۃُ	حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اعضاء
صلی اللہ علیہ وسلم	شریفہ مس کیے ہوئے ہیں یعنی
اَفْضَلُ بُقَاعِ الْاَرْضِ	قبر انور۔ وہ سارے روئے زمین
حَتّٰی مَوْضِعَ الْکَعْبَۃِ	سے حتیٰ کہ کعبہ سے بھی افضل
(مواہب لدنیہ صـ ۳۹۵ جلد ۲)	ہے۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اس حقیقت کو عشق و محبت کے ایک عجیب رنگ میں اپنے تین شعروں میں بیان فرمادیا ہے اعلیٰ حضرت کے اس طرز بیان کا بھی جواب نہیں ایک اہم مسئلہ صرف تین شعروں میں بیان فرمادیا اور اس طرح کہ دلوں میں بٹھا دیا اور عقل کو بھی سمجھا دیا اپنی اس طویل نظم کے عنوان میں آپ نے "رنگِ عشق" کا لفظ لاکر عشق و محبت کے رنگ میں یہ مسئلہ یوں بیان فرمایا کہ ؎

کعبہ دلہن ہے تربتِ اطہر نئی دلہن
یہ رشکِ آفتاب وہ غیرت قمر کی

حدیث شریف میں ہے۔

Marfat.com

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ حَجَّ وَ لَمْ يَزُرْنِيْ فَقَدْ جَفَانِيْ — جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

معلوم ہوا کہ جو بدنصیب کعبہ سے تو ہو آیا اور مدینہ شریف نہ گیا وہ حاجی صاحب نہیں "ظالم صاحب" ہے۔

مدینہ منورہ کو یہ فخر حاصل ہے کہ جب کفار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثاروں پر مکہ معظمہ کی سرزمین تنگ کر دی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی شہر کو اپنے لیے پسند فرمایا۔ یہی وہ مبارک اور مقدس شہر ہے جس کے باشندوں نے نبی پاک کا والہانہ استقبال ان الفاظ میں کیا۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا - مِنْ ثَنِيَاتِ الْوَدَاعِ

- چودھویں کا چاند ہم پر- وداع کی- چوٹیوں سے طلوع ہوا ہے) یہی وہ مقدس اور مبارک شہر ہے جہاں مسجد نبوی تعمیر کی گئی اور جہاں قرآن کریم بیشتر سورتیں نازل ہوئیں مدینہ منورہ ہی وہ بابرکت شہر ہے جہاں سے اسلام کی اشاعت اور اسلامی حکومت کی بنیاد اٹھائی گئی اور اس مقدس شہر کے عظیم باشندوں نے اسلامی مواخات، بھائی چارہ اور عالمگیر برادری کی ایسی مثال قائم کی جو رہتی دنیا تک زندہ و پائندہ و تابندہ رہے گی۔

برصغیر کے عازمین حج جب جدہ کی بندرگاہ پر اتر کر حج کے متبرک سفر پر روانہ ہوتے ہیں تو بیر حسان سے ذرا آگے انہیں کالے پتھروں والی ایک پہاڑی نظر آتی ہے اس قدر اونچی فصیل کی اوٹ میں وہ شہر آباد ہے جہاں سرور کائنات نے مکہ والوں کے جور و ظلم سے پناہ لی تھی جہاں سے اسلام کا ابدی شعلہ پوری آب و تاب سے بھڑک اٹھا تھا جہاں عرب بدوؤں نے جہانبانی اور کشور کشائی کا سبق سیکھا

Marfat.com

تھا اور جس کی خاک میں اب اللہ کے آخری رسول صلے اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے ہیں اس شہر کے در و دیوار پر ایک مسلمان کی نگاہ پڑھتے ہی اسکے دل کا جو عالم ہوتا ہے وہ الفاظ کی تصویر کشی سے باہر ہے حتی کہ ان جذبات کا ہلکا سا عکس پیش کرنا بھی آسان نہیں۔

مدینہ منورہ سطح سمندر سے ۶ سو ۱۹ میٹر کی بلندی پر واقع ہے شہر کے شمال میں جبلِ شبیر جنوب میں اور مشرق و مغرب میں جبلِ سلح ہے مدینہ چھ وادیوں کا شہر ہے اور ان میں سب سے زیادہ زرخیز وادیٔ عقیق ہے۔ جاڑوں میں سردی اور گرمیوں میں سخت گرمی پڑتی ہے۔ مضافات میں بہت سے چشمے ہیں جو کھیتوں اور باغوں کو سیراب کرتے ہیں۔ پرانے عرب مدینہ منورہ کو کھجوروں کا شہر کہتے تھے کیونکہ یہاں عرب بھر میں سب سے زیادہ کھجوریں پیدا ہوتی ہیں اور سب سے اچھی بھی۔

اب مدینہ منورہ تمام بڑی بڑی خوبصورت عمارتوں کا شہر ہے حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا مدینہ پاک اب مسجد نبوی کی صورت اختیار کر چکا ہے شہر کا پھیلاؤ روز بروز بڑھتا ہی جا رہا ہے اور میلوں تک پھیل چکا ہے۔

مدینہ منورہ کا پرانا نام یثرب ہے یہ کب آباد ہوا۔ اس کے بارے میں تاریخی شواہد نہیں ملتے البتہ ظہور اسلام سے قبل یہاں یہودیوں کا غلبہ تھا انہوں نے مصلحتاً اپنے آپکو ایرانی سلطنت کا باج گزار بنا رکھا تھا۔ جب اوس اور خزرج دو قبیلوں نے جنوب سے آکر یہاں سکونت اختیار کر لی تو یثرب کی اہمیت بڑھ گئی ان قبیلوں

Marfat.com

کی بڑھتی ہو طاقت کی وجہ سے یہودیوں کا اقتدار گھٹنے لگا۔ دونوں قبیلوں کی آپس میں جنگیں بہت مشہور ہیں اور یہ اس وقت ختم ہوئیں جب انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔

مدینہ منورہ نے اپنا انتہائی عروج عہد رسالت میں اور اس کے بعد خلفائے راشدین کے زمانے میں دیکھا دنیائے اسلام کے اس دارالخلافہ اور اسلامی ریاست

کے اس مرکز میں دنیا جہاں کی دولت و ثروت جمع ہونے لگی اور سیاسی اقتدار کی باہیں ایران۔ شام، مصر اور یمن تک پھیل گئیں۔

مسجد نبوی بجانب مشرق سامنے جنت البقیع کے متبرک قبرستان کی فصیل نظر آتی ہے یہ گورستان شہر کے عین وسط میں واقع ہے قبریں کچی ہیں اور ان کی مٹی کو ارد گرد پتھر جوڑ کر محفوظ کیا گیا ہے ابنِ سعود کے حکم سے ۲۶ - ۱۹۲۵ء میں صحابہ کرام کے مقدس مزارات کو گرا دیا گیا تھا۔

مدینتہ النبی ایسے تاریخی آثار سے مالا مال ہے جو نہ صرف مورخین کے لیے بلکہ عام مسلمانوں کے لیے بھی بے پناہ مذہبی اور جذباتی اہمیت رکھتے ہیں مسجد قبا کو لیجئے یہ پہلی مسجد ہے جو اسلام میں تعمیر کی گئی رسول خدا جب ہجرت کر کے مکہ سے مدینہ تشریف لائے تو شہر کے پاس ایک جگہ قیام فرمایا جو قبا کے نام سے مشہور تھا آنحضرت نے اس جگہ ایک مسجد کی بنیاد ڈالی یہ مسجد آج بھی موجود ہے اور مسلمانوں کو اس عہد کی یاد دلاتی ہے جب خدا کی زمین پر خدا کی پرستش کرنے والے بہت کم تھے یہ وہ پہلی مسجد ہے جہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ کفار کی شر انگیزیوں سے محفوظ ہو کر پورے اطمینان سے خدائے بزرگ و برتر کی عبادت کرتے تھے قرآن پاک میں اس مسجد کا ذکر آیا ہے کہ یقیناً یہی وہ مسجد

Marfat.com

ہے جس کی بنیاد تقوی پر رکھی گئی تھی۔ مسجد قبا خاصی کشادہ ہے۔

اس مسجد سے تھوڑے ہی فاصلے پر ایک اور تاریخی مسجد واقع ہے جسے مسجد قبلتین یعنی دو قبلوں والی مسجد کہا جاتا ہے یہ چھوٹی سی مسجد ہے یہی وہ مسجد ہے جہاں پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم نماز کی امامت فرما رہے تھے کہ جبریل علیہ السلام نے آکر اللہ تبارک و تعالیٰ کا پیغام دیا کہ قبلہ کا رخ بدل لیجئے بیت المقدس کی جگہ اب خانہ کعبہ کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھا کیجئے چنانچہ دورانِ نماز ہی رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا رُخ بدل لیا آپ کے مقدس صحابہ (جن کی تعداد دس تھی) نے بھی آپ کی پیروی کی۔ کوئی منطق اور دلیل ان کے آڑے نہ آئی کسی نے یہ نہ سوچا کہ اس طرح رخ بدلنے کی وجہ (نعوذ باللہ) آنحضرت کی غلط فہمی یا کوئی ایسی ہی وجہ ہو سکتی ہے ان صحابہ کی اطاعتِ رسول سے خدا ئے برتر اتنا خوش ہوا کہ انہیں اس دنیا میں جنت کی خوشخبری سنا دی گئی تاریخ ان مبارک ہستیوں کو عشرہ مبشرہ کے نام سے یاد کرتی ہے۔

اسلام کی ابتدائی جنگیں بھی مدینہ کے آس پاس ہی لڑی گئیں جنگ احد اور جنگ خندق کے مقامات بھی قریب ہی ہیں۔ اُحد کے شہید یہیں میدان میں آسودہ خواب ہیں جنگ خندق میں جہاں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہم کے خیمے لگے وہاں بعد میں یادگار کے طور پر کچی مسجدیں تعمیر ہو گئیں جو آج بھی موجود ہیں پھر اسی متبرک شہر میں مسجد نبوی ہے جہاں ایک نماز پڑھنے سے پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔ اور وہ سبز گنبد بھی جو ہر ایک کا نور اور دل کا سرور ہے جہاں درود و سلام پڑھنے کے لیے آسمان سے ہر وقت فرشتے اترتے رہتے ہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا

کون ہے جو یہاں حاضری دینے والے عاشقانِ باصفا کی دلی کیفیت بیان

Marfat.com

کرسکے۔ شہیدی سے پوچھئے جو گنبدِ خضریٰ کی ایک جھلک دیکھتے ہی نثار ہو گئے تھے۔ وہ دیکھئے سامنے روضہ رسول کی سنہری جالیاں ہیں زائرین کی آنکھوں سے آنسو رواں ہیں ہر لب پر ایک ہی صدا ہے۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یاحبیب اللہ

حیاۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم

یہاں تمام اختلافی عقائد و مسائل کی بحث تو نہیں ہو سکتی صرف حیاۃ حقیقی کے لیے چند سطور عرض ہیں تاکہ ناظرین یقین فرمائیں کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے بوقت حاضری یہ تصور کر سکیں۔ ؎

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

فیصلہ ربانی

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب پاک شہ لولاک احمد مجتبےٰ احمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے غلاموں کے بارے میں یوں ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ۔ (پ ۲)

ترجمہ:۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے انکو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں انکی زندگی کا تم کو شعور نہیں ہے۔

فائدہ:۔ آیت کریمہ کے اندر قطع نظر اس بات کے کہ زندگی سے کونسی زندگی مراد ہے آیا وہ زندگی جو ہماری زندگی جیسی ہے یا کوئی اور قسم کی زندگی۔

Marfat.com

عقلی دلیل نمبر ۱

اگر ہم تھوڑی دیر کے لیے یہ تصوّر کر لیں کہ دنیاوی زندگی جیسی مراد ہے تو اس کے بارے میں ارشاد ربانی ہے۔

وَ لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ	اے محبوب آخرت کی زندگی
لَّكَ مِنَ	دنیاوی زندگی سے بدرجہا
الْاُوْلٰى۔	بہتر ہے

معلوم ہوا کہ زندگی تو ہے لیکن وہ زندگی دنیاوی زندگی سے مختلف ہے اخروی زندگی دنیاوی زندگی سے بہتر ہے جسکو ہم اپنے احاطہ تصوّر میں نہیں لا سکتے؟ بہر حال لفظ زندگی سے ظاہر ہوتا ہے کہ شہداء مردہ نہیں بلکہ وضاحت کے ساتھ کہہ دیا گیا کہ وہ زندہ ہیں وہ شہید جسکا مرتبہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام ہونے کی وجہ ملا۔ اور اسکے واسطے ہمیں روک دیا گیا کہ ہم شہید کو مردہ نہیں کہہ سکتے کہ سرکار دو عالم کی زندگی کا ہم کس طرح اندازہ لگا سکتے ہیں یہ کیسے ممکن ہے کہ شہید کو تو زندہ کہہ دیا جائے اور واقعی زندہ جاوید ہے تو وہ ذات مقدس جو کہ سید الانبیاء ہے کیونکر وہ بقید حیات نہ ہوں گے۔

عقلی دلیل نمبر ۲

ہر شخص یہ تسلیم کریگا کہ شہداء کرام کا مرتبہ سرکار سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم سے کم ہے وہ آپ کے ہی صدقے آپکے ہی ناموس پر قربان ہو کر شہادت کا درجہ حاصل کرتے ہیں تو پھر آپکی ذات مبارک کا کیا کہنا۔

حیات طیبہ احادیث کی روشنی میں

۱۔ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ۔ اَنَّ

Marfat.com

حضرت ثابت حضرت انس رضؓ سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں۔

اَلنَّبِی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قَالَ اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِی قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ۔

۲۔ حضرت حافظ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِی قُبُوْرِھِمْ وَ یُصَلُّوْنَ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ۔

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ انبیاء کرام اپنی اپنی قبروں میں بقید حیات ہیں اور نمازیں بھی ادا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے زمین کے لیے حرام قرار دیا ہے کہ ان کے جسموں کو چھو بھی سکے۔

فائدہ:۔ ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جماعت انبیائے کرام اپنی اپنی قبروں میں حیات ہیں اور نمازیں بھی ادا کرتے رہتے ہیں تو سرکار دو عالم سیّد الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کا کیا کہنا آپ بھی اپنی قبر میں اسی طرح حیات ہیں جس طرح عالم ظاہر میں آپ اور تمام کائنات کے ہر گوشہ میں اسطرح مشاہدہ فرماتے ہیں۔ اور قیامت تک فرماتے رہیں گے کہ جس طرح ہاتھ کی ہتھیلی کو دیکھتے ہیں پھر کسی کا یہ کہہ دینا کہ مٹی میں مل گئے حقائق کے سامنے باطل ہے (یوں سمجھئے کہ ہم ایک شہر کو چھوڑ کر دوسرے شہر میں چلے جاتے ہیں بالکل اسی طرح ہم ایک

Marfat.com

الانبیاء کرام اولیاء عظام کو اللہ تبارک وتعالیٰ اس عالم فانی سے عالم جاوداں کی طرف بلا لیتا ہے۔

گھر کی گواہی ابن تیمی نے اقتضاء الصراط المستقیم میں کہا ان الشہداء وَ کُلَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا زَارَھُمُ الْمُسْلِمُ وسلم علیہ عَمِلُوْا وَرَدُّوْا عَلَیْھِمُ السَّلَامُ فَاِذَا کَانَ ھٰذَا فِی اٰحَادِ الْمُؤْمِنِیْنَ فَکَیْفَ بِسَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صلی اللہ علیہ وسلم۔

بلاشبہ شہدائے کرام بلکہ تمام مسلمان جب ان کی اہل اسلام زیارت کو جاتے اور انکو السلام علیکم کہتے ہیں وہ انہیں جانتے اور انکے سلام کا جواب دیتے ہیں۔

قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ نے فرمایا

وَلَا شَکَّ اَنَّ حَیَاۃَ	انبیاء علیہم السلام کی حیات
الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ	ثابت ہے اور امام الانبیاء ان
ثَابِتَۃٌ مُسَلَّمَۃٌ وَسَیِّدُ	سب سے افضل ہیں۔
الْاَنْبِیَاءِ صلی اللہ علیہ	
وسلم اَفْضَلُھُمْ۔ (کتاب الشفاء)	

آخری فیصلہ مغفرت کا خواہاں کون نہیں۔ اسی لالچ میں تو حاضری دے۔ کیونکہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ۔

حَیَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ وَ	میری دنیاوی زندگی بھی تمہارے
مَمَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ تُعْرَضُ	لیے بہتر ہے اور بعد از پردہ

Marfat.com

عَلَيَّ اَعْمَالُكُمْ — پوشی والی زندگی بھی تمہارے
فَمَا كَانَ مِنْ — لیے بہتر ہے تمہارے اعمال
حَسَنٍ حَمِدْتُ — مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں تو ان
اللّٰهَ عَلَيْهِ وَ — میں جو اچھے ہوتے ہیں میں ان
مَا كَانَ مِنْ — پر اللہ تعالیٰ کی حمد بجالاتا ہوں
سَيِّئٍ اِسْتَغْفَرْتُ — اور ان میں جو بُرے ہوتے ہیں
اللّٰهَ لَكُمْ۔ — میں ان پر تمہارے لیے اللہ تعالیٰ
سے بخشش طلب کرتا ہوں

(فائدہ)

معلوم ہوا کہ مزار میں بھی اس وقت حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے شفاعت یعنی بخشش کی طلب فرما رہے ہیں۔ یقین کیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب مکرم کی بارگاہ اقدس کو معافی و مغفرت کا در بنایا ہے جو جنت کا مضبوط وسیلہ ہے سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات شریف کے بعد ایک اعرابی روضۂ اقدس پر حاضر ہوا اور روضۂ مبارک کی خاک اپنے سر پر ڈال کر یوں عرض کرنے لگا یا رسول اللہ جو آپ نے فرمایا ہم نے سنا اور جو آپ پر نازل ہوا اس میں یہ آیت وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا بھی ہے میں نے بے شک اپنی جان پر ظلم کیا اور میں آپ کی بارگاہ میں اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہنے حاضر ہوا ہوں آپ میرے رب سے میرے گناہ معاف کرائیے تو قبر شریف سے ندا آئی کہ تیری بخشش کی گئی۔

حضور کی ظاہری حیات طیبہ سے لیکر قیامت تک کے گنہگاروں کے لیے قرآن پاک کا یہ حکم ہے چنانچہ صحابہ کرام حضور کی خدمت اقدس میں حاضری

Marfat.com

دیگر اس حکم کے مطابق عمل کرتے تھے اور امت کا اجماع ہے کہ بعد وصال قبر مبارک پر بغرض معافی و تزکیہ حاضری دنیا بعینہ قرآن کے اس حکم کے مطابق عمل کرنا ہے اور غربا و مساکین جو دور دراز علاقوں میں رہتے بستے ہیں اور وسائل کے فقدان کی وجہ سے روضۂ اقدس پر حاضری دینے سے معذور ہیں تو اپنی تطہیر و تزکیہ نفس کے لیے نہایت صدق اور اعتقاد راسخ کے ساتھ اول و آخر درود شریف بکثرت پڑھیں اور درمیان میں اپنا مقصد بوسیلہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام بارگاہ رب کریم میں پیش کریں تو یقیناً مقصد براری ہو گی اور گناہ معاف ہو جائیں گے۔

موازنہ عبادت مکہ و مدینہ زادھما اللہ شرفا و تعظیما)

(مسئلہ) یہ مسئلہ اجماعی ہے کہ دنیا بھر کے گزشتہ موجودہ اور آئندہ کے دیار و امصار سے مکہ اور مدینہ افضل اور برتر ہیں، البتہ اس میں اختلاف ہے کہ ان دونوں میں کون افضل ہے تو امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ کے نزدیک مکہ افضل ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ کے نزدیک مدینہ افضل ہے لیکن یہ اختلاف بقعہ مبارکہ۔ مرقد حضور کے علاوہ میں ہے زمین کا وہ ٹکڑا جس پر سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم استراحت فرما ہیں۔ وہ بالاتفاق سب سے حتیٰ کہ خانہ کعبہ، مسجد حرام عرش و کرسی سے بھی افضل ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)

(مسئلہ) آئمہ کا ایک دوسرا اختلاف اس امر میں ہے کہ بیت اللہ کی طرح روضۂ اقدس کا بھی حرم ہے یا نہیں، تینوں آئمہ کے نزدیک مدینہ منورہ کے لیے بھی حرم ہے اور وہاں حرم مکہ کی طرح شکار کرنا درخت وغیرہ کاٹنا منع ہے اور یہ علاقہ جبل ثور کا درمیانی حصہ ہے جبل ثور کو عام طور پر لوگ نہیں جانتے یہ ایک چھوٹی سی گول پہاڑی جبلِ احد کے پشت پر ہے اس کی تحقیق فقیر کی کتاب "محبوب مدینہ" میں دیکھئے۔

Marfat.com

فائدہ حنفیہ کے نزدیک مدینہ منورہ کے لیے مکہ کی طرح کا کوئی حرم نہیں مدینہ کے لیے حرم کی جو روایات ملتی ہیں ان سے مراد مدینہ کی حرمت وعزت اور تعظیم ہے وہاں شکار وغیرہ گو حرام نہیں مگر تعظیم و ادب کے خلاف ہے۔

(نکتہ) یہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رحمت وشفقت برامت کی علامت ہے کہ مدینہ پاک کو مکہ معظمہ کی طرح حرم بنایا اور بتایا جیساکہ ابھی حدیث گزری ہے لیکن باوجود حرم مدینہ پاک کے موجود ہونے کے (جسکی تحقیق فقیر شرح حدائق جلد سوم) میں لکھ چکا ہے) لیکن احکام کا ترتب معاف فرمادیا۔ تاکہ امتی جیسے حرم مکہ معظمہ میں غلطی کے ارتکاب پر سزا پاتا ہے کفارہ یا فدیہ ادا کرتا ہے یہاں یہ بات نہیں ہاں حرم مدینہ کا ادب اسیطرح ہے جیسے حرم مکہ معظمہ کا بلکہ اس سے بڑھ کر۔

لطیفہ وہ نار حجاز جو ایک گونہ عذاب بن کر آئی (جسکی تفصیل فقیر نے محبوب مدینہ میں عرض کردی ہے) جب پہاڑوں، پتھروں، جنگلوں۔ مکانوں کو کھاتی چلی آئی۔ یہاں تک حرم مدینہ پاک تک آکر ٹھہر گئی۔ محدثین کرام فرماتے ہیں کہ اسکا یہاں ٹھہرنا بوجہ ادب حرم شریف تھا۔ اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ حرم کی حد پر وہ لکڑی کہ جسکا ایک حصّہ حرم کے اندر دوسرا حرم سے باہر تھا تو آگ نے اس لکڑی کے حصہ کو جلادیا جو حد حرم سے باہر تھا۔ اور اس حصّہ کو چھوڑ دیا جو حدِ حرم کے اندر تھا۔ (وفاء الوفاء) السمہودی ومحبوب مدینہ

حج۔

مکہ معظمہ کا حج۔ مدینہ کا حج مدینہ پاک میں ماہ رمضان کے روزے۔

(فائدہ) ان دونوں کی مشقت وشفقت بھی مدنظر رہے کہ حج کے ایام خمیسہ میدان

Marfat.com

حشر کا نمونہ اور روزے مدینہ پاک میں یوں محسوس ہوتا ہے کہ جنت الفردوس کے نظاروں کو قربان کر دیا جائے یہ اسے معلوم ہے جس نے مدینہ پاک میں رہ کر روزے رکھے ہیں۔

مکہ معظمہ	عمرہ	مدینہ طیبہ
۱۔ میقات سے احرام شرط ورنہ دم لازم ۲۔ حاضری کعبہ کے بعد ، چکر طواف ، چکر سعی۔ ۳۔ سر منڈانا ورنہ دم لازم (انتباہ ، اسکی مشقت ذہن میں رکھئے اور مدینہ پاک کے عمرہ کو پڑھ کر پڑھیئے۔ ع غمخواری امت پہ لاکھوں سلام	۱۔ گھر سے باوضو ہو کر روانگی ۲۔ قباء میں دوگانہ پڑھنا۔	اس عمرہ میں کوئی شرط نہیں صرف افضلیت ہے کہ گھر سے وضو کر کے روانہ ہو۔ حدیث شریف میں ہے۔ مَنْ تَطَهَّرَ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ اِلٰى مَسْجِدِ قُبَاءَ فِيْهِ صَلٰوةٌ كَانَ لَهٗ كَاَجْرِ عُمْرَةٍ (نسائی)

طواف

کعبہ کا طواف سبحان اللہ !

مدینہ طیبہ ، ریاض الجنہ اور مسجد نبوی کی حاضری اور زیارت گنبد خضریٰ اور مواجہ شریف کے سامنے قیام کا مزا وہی جانے جسے عشق نصیب ہے۔

Marfat.com

مکہ۔ منیٰ۔ مزدلفہ۔ عرفات مکہ معظمہ میں عبادات مقامات پہ حجاج جاتے ہیں
مدینہ۔ مسجد قبا و مساجد سبع و فتح و قبلتین اور شہدائے اُحد شریف۔
مدینہ طیبہ میں ہیں جہاں زائرین مدینہ کی حاضری ہوتی ہے وہاں نوافل دوگانے پڑھنے پر فضل یزدان نصیب ہوتا ہے سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ و جنت البقیع کی زیارات مزید براں۔

احد شریف

مدینہ طیبہ سے جانب شمال تین میل کے قریب یہ مقدس پہاڑ واقع ہے جس کے متعلق سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ "اُحدؔ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم احد سے محبت کرتے ہیں۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم جبل احد پر تشریف فرما ہوئے ہیں اور فرمایا ہے کہ جب تم احد پر آؤ تو اسکے درخت سے کچھ کھاؤ اگرچہ خاردار درخت ہی ہو۔ اس لیے وہاں کے درخت پودے، بوٹی وغیرہ کے پتے وغیرہ کھا لینا چاہیئے۔ احد کی زیارت جمعرات کو افضل ہے

حج

مکہ معظمہ

مکہ معظمہ میں حج نصیب ہوتا ہے لیکن ہزاروں مشقتوں کے بعد۔

مدینہ طیبہ

صرف مدینہ طیبہ مسجد نبوی میں ایک دوگانہ سے حج کا ثواب ملتا ہے
حضرت سہیل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قال مَنْ خَرَجَ عَلٰی طُھْرٍ

Marfat.com

لَا یُرِیْدُ اِلَّا الصَّلٰوۃَ فِیْ مَسْجِدِیْ حَتّٰی یُصَلِّیَ فِیْہِ کَانَ بِمَنْزِلَۃِ الْحَجِّ۔

(وفا الوفاء للسمہودی ص۷۷۴ ج۱)

انتباہ ثواب کی بات ہے اور فعل کی عینیت اور اسکا یہ مطلب نہیں کہ کوئی مسجد نبوی شریف میں دوگانہ پڑھ لے تو حج کی ضرورت نہ رہی یہ ایسے ہے جیسے حدیث شریف میں ہے کہ تین بار سورہ اخلاص سے پورے قرآن کا ثواب ملیگا یہاں بھی مطلب ہے کہ ثواب تیس پاروں کا ملے گا یہ نہیں کہ وہ تیس پارے تین بار سورۃ اخلاص کے برابر ہو گئے۔

ازالۂ وہم حدیث شریف صحیح ہے اس کی نظیر دوسری حدیث شریف میں ہے کہ کوئی بندۂ خدا گھر سے وضو کر کے اپنی مسجد میں نماز کے لیے حاضر ہو تو عمرہ کا ثواب پائیگا۔ ایسے ہی نماز پڑھ کر ذکر الٰہی میں مصروف رہے یہاں تک کہ اشراق پڑھ کر اٹھے تو حج و عمرہ کا ثواب پائے۔ اس پر غور فرمائیے کہ اپنی مسجد کے لیے وضو کر کے جانے سے عمرہ کا ثواب مل سکتا ہے تو حبیب کبریا صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد شریف کو گھر سے وضو کر کے جانے سے حج کا ثواب حاصل ہو جاتے میں کون سا اشکال ہے؟

کعبہ میں نیکی اور گناہ جیسے کعبہ میں ایک نیکی کا ثواب لاکھ ہے ایسے ہی وہاں بدی کا گناہ بھی لاکھ گنا ہے۔

(تفسیر مواہب الرحمٰن ص۲۰۰ پ خم

مدینہ طیبہ:۔ گناہ کرنا جہاں مانع ہوتا ہے اگر ہوا تو وہ سزا نہیں جو اوپر مذکور ہوئی۔

Marfat.com

رکن شامی سے مٹی وحشت شام وغربت

۲- اب مدینے کو چلو صبح دل آرام دیکھو

حل لغات | کعبہ معظمہ میں تین رکن ہیں۔

رکن یمانی :۔ بیت اللہ کے جنوب مغربی گوشہ کو کہتے ہیں۔ یمن اسی کی سیدھ میں ہے۔

رکن عراقی :۔ بیت اللہ کا شمال مشرقی گوشہ جو عراق کی سمت پر ہے۔ حطیم کا حصّہ چھوٹا ہوا ہونے کی وجہ سے یہ رکن اپنے اصلی مقام پر نہیں ہے یہی حال رکن شامی کا ہے۔

رکن شامی :۔

بیت اللہ کا شمال مغربی کونہ جس کی سمت میں شام ہے۔

مٹی (بکسر المیم و تاء وعجمی مخففہ۔ از مٹنا بے نشان ہونا۔ کھرچا جانا۔ برباد ہونا۔ ناشق ہونا۔ رد ہونا۔ بجھنا۔ یہاں ختم ہونا بے نشان ہونا مراد ہے۔

شام۔ سورج ہونے کا وقت۔ وحشت جنون۔ دیوانگی۔ گھبراہٹ۔ اداسی

Marfat.com

یہاں گھبراہٹ وغیرہ مراد ہے۔ دل آرار۔ فاعل ترکیبی دل سگار نے والا و بمعنی لاڈلا و پیارا، یہاں یہی مراد ہے۔

۲۔ شرح شام غربت، رکن شامی سے وحشت ختم ہوئی بہت خوب لیکن اب مدینہ پاک کو چلئے وہاں صبح پیاری کے نظارے دیکھئے۔

حاضری حرمین کا موازنہ یہاں سے دونوں حرم محترم (مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ) کی زیارت کا نتیجہ بیان فرماتے ہیں اور یہ نتائج احادیث مبارکہ کے عین مطابق ہیں بکثرت احادیث مبارکہ فقیر اسی شرح حدائق جلد دوم میں نقل کر چکا ہے ایک حدیث شریف یہاں حاضر ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللّٰہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ عَبْدُكَ وَخَلِیْلُكَ وَنَبِیُّكَ وَاَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِاَهْلِ الْمَكَّةِ وَاَنَا اَدْعُوْكَ لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ تَبَارَكَ لَهُمْ فِیْ صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ مِثْلَ مَا بَارَكْتَ لِاَهْلِ مَكَّةَ وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَاتِ بَرَكَتَیْنِ

ترجمہ:۔ سیدنا علی المرتضیٰ اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا میں فرمایا کہ اے اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے مقرب بندے اور تیرے نبی اور خلیل تھے۔ اور میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرا بندہ اور تیرا رسول ہوں۔

Marfat.com

(رواہ مسلم)

(اس کلام مبارک میں تواضع کا مقام اختیار فرمایا ورنہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ، رحمۃ اللعالمین اور شفیع المذنبین، خاتم الانبیاء والمرسلین، فاتح باب شفاعت اور افضل الکونین ہیں صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وجمیع متبعیہ الی یوم الدین)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا اور میں نے مدینہ کو حرم بنایا۔ انہوں نے اہل مکہ کے لیے برکت کی دعا فرمائی اور میں مدینہ منورہ کے لیے برکت کی دعا کرتا ہوں ان کے تول اور پیمانے کے لیے برکت فرما۔ اہل مکہ سے تین گنا برکت فرما۔

آبِ زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
۳- آؤ جودِ شہ کوثر کا بھی دریا دیکھو

۳- بشرح بیشک تم نے آبِ زمزم شریف پی کر پیاس خوب بجھائیں بہت اچھا کیا لیکن مدینہ پاک چل کر دیکھو تو وہاں شہ کوثر کے جود و سخا کا دریا بہہ رہا ہے۔

زیرِ میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے
۴- ابرِ رحمت کا یہاں زور برسنا دیکھو

Marfat.com

کعبہ معظمہ میں میزاب رحمت کے کرم کے چند چھینٹے ملے۔ اس پر خوش ہو رہے ہو
ذرا مدینہ چل کر دیکھو وہاں ابر رحمت موسلا دھار بارش کی طرح برس رہا ہے۔

دھوم دیکھی ہے درِ کعبہ پہ بیتابوں کی
۵-
ان کے مشتاقوں میں حسرت کا تڑپنا دیکھو

۵۔ شرح عشاق کی دھوم تم نے کعبہ کے در اقدس پر دیکھی ہے خوب ہے لیکن مدینہ طیبہ چل کر دیکھو مشتاقان دیدار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حسرت میں کس طرح تڑپتے ہیں۔

مثلِ پروانہ پھرا کرتے تھے جس شمع کے گرد
۶-
اپنی اس شمع کو پروانہ یہاں کا دیکھو

۶۔ شرح جس شمع کے اردگرد پروانہ وار لوگ پھر رہے ہیں طواف کر رہے حاجیو مدینہ پاک چل کر دیکھو تمہاری یہی شمع (کعبہ) وہاں گنبد خضریٰ کی پروانہ

Marfat.com

(عاشق) ہے۔

خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ
۷۔ قصرِ محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو

حل لغات غلاف (عربی) اوپر کا کپڑا۔ قصر۔ محل

۷۔ شرح غلافِ کعبہ کو آنکھوں پر خوب لگایا (اچھا کیا لیکن محبوب مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کے محل کے پردے کا جلوہ بھی دیکھئے قابلِ دید ہے۔

غلافِ کعبہ اس کی ابتداء کا صحیح اندازہ لگانا تو مشکل ہے تاہم یہ بات واضح ہے کہ اسکا آغاز اسلام کے ظہور سے پہلے ہو چکا تھا۔ روایتاً اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کعبتہ اللہ کی تعمیر کا حکم ہوا تو "کسوۃ" کا کوئی ذکر نہیں آیا۔

کچھ علمائے دین کا خیال ہے کہ پہلا "کسوۃ" اس وقت تیار کیا گیا تھا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبتہ اللہ کی تعمیر کی لیکن اس سے متعلقہ کوئی شہادت نہیں ملتی۔

کچھ کا خیال ہے کہ پہلا "کسوۃ" عدنان بن عاد نے بنایا جو کہ حضور صلے اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کے دادا لگتے تھے لیکن یہ روایت بھی مستند نہیں۔

تاریخی پیش منظر کے مطابق کعبتہ اللہ کو پہلی بار غلاف ڈالنے کی جو شہادت ملتی ہے اس کی سعادت تبع کراب اسود کو حاصل ہوئی جو یمن میں حمیر کا بادشاہ تھا۔

ہجرت سے ۲۲۰ سال قبل ۴۰۰ صدی عیسوی میں تبع نے یثرب (جسے اب مدینہ کہا جاتا ہے) فتح کیا تو عمرہ کے لیے مکہ میں بھی داخل ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے خواب میں دیکھا کہ کعبہ کے لیے کسوۃ بنا رہا ہے چنانچہ اس نے اپنے خواب کو اس طرح تعبیر کیا کہ کعبہ کو کھجور کے پتوں سے بنے ہوئے غلاف جسے (کشاف) کہا جاتا ہے ڈھک دیا۔ کعبہ کے غلاف کی یہ شکل کافی عرصہ تک قائم رہی۔

فتح مکہ (۸ ہجری) میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کو بتوں سے پاک کیا اور پوری انسانیت کے لیے خالص توحید کا مرکز بنا دیا اور قلیل عرصہ میں اسلام سارے عرب کا واحد دین بن گیا۔

فتح مکہ اور تطہیر کعبہ کے بعد سنہ ۱۰ ہجری بمطابق ۶۳۰ صدی عیسوی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فریضہ حج ادا کیا۔ اس طرح کعبہ میں بتوں کی بجائے رب الواحد کی عبادت کی جانے لگی۔

ہر سال پوری دنیا سے لاکھوں کی تعداد میں فرزندان توحید اللہ رب ذوالجلال کے مہمان بنتے ہیں اور متعین تاریخوں میں مناسب حج ادا کرتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پہلے اور آخری حج کے دوران خانہ کعبہ کو پہلی مرتبہ اسکے اسلامی کسوۃ سے ڈھانپا جسے یمنی کسوۃ" کہا گیا۔

خلیفہ دوم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ۱۳ ہجری ۵۳۴ صدی عیسوی میں پہلی بار "مصری کسوۃ" بنانے کا حکم دیا یہ ایک موٹے کپڑے جسے "غباتی" کہا جاتا ہے سے بنایا جاتا ہے۔

Marfat.com

ہر سال حج کے موقع پر پرانے "کسوۃ" کے ٹکڑے کاٹ کاٹ کر حجاج کرام میں تبرک تقسیم کر دیئے جاتے تھے.

خلیفہ عثمان بن عفان کے دور میں (۲۵، ۲۳ ہجری/۶۵۵، ۶۴۳ صدی عیسوی) کعبہ کو سال میں دو مرتبہ غلاف پہنایا جاتا ہے۔ ایک ذوالحجہ سے پہلے دوسری بار ۲۷ رمضان المبارک کو۔

خلیفہ امیر معاویہؓ نے بھی خانہ کعبہ کو سال میں دو غلاف ڈالے اسلام کی ابتداء کے وقت "کسوۃ" پر جو عبارت یا قطعات لکھے جاتے تھے ان کے معنی یہ تھے۔

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ غفور الرحیم ہے

ایک وقت ایسا بھی آیا جب یہ رواج بن گیا کہ پہلے "کسوۃ" کے اوپر ہی دوسرا ڈالدیا جاتا۔ پرانے والے "کسوۃ" کو اتارا نہ جاتا۔ یہ سلسلہ عباسی خلیفہ المہدی کے دور تک جاری رہا۔ جب خلیفہ المہدی نے ۱۶۰ ہجری (۷۷۵ صدی عیسوی) کو حج ادا کیا تو یہ بات زیر غور آئی کہ لاتعداد "کسوۃ" کا بوجھ کعبہ کی عمارت کو نقصان بھی پہنچا سکتا ہے چنانچہ اس نے تمام "کسوۃ" اتروا دیئے اور فرمان جاری کیا کہ آئندہ سے ایک وقت میں صرف ایک "کسوہ" کعبہ پر ڈالا جائیگا۔

غلاف کے رنگ بھی برسوں سے بدلے جاتے رہے المامون نے (۲۱۸-۱۹۸ھ ۸۳۳، ۸۱۳ صدی عیسوی) خانہ کعبہ کو ریشمی کپڑے کا سفید "غلاف" ڈالا۔ جو اسکے دور میں سال میں تین مرتبہ ڈالا جاتا تھا۔

عباسی خلیفہ ناصر کے عہد حکومت سے پہلے غلاف کا رنگ سبز تھا جسے بعد میں خلیفہ ناصر نے (۵۷۵ ہجری/۱۱۷۹ صدی عیسوی میں بدل کر سیاہ رنگ کا غلاف ڈالا اس دن کے بعد سے یہ سیاہ رنگ میں ہی چلا آرہا ہے۔

قدیم زمانے کے خلیفہ حکمران، شہزادوں اور مسلم رؤسا کا یہ دستور تھا کہ وہ "غلاف"

Marfat.com

بنانے کے لیے کچھ رقم بطور ہدیہ دے دیتے تھے اس رقم سے مسجد کی تعمیر کے علاوہ دوسرے رفاہی کام بھی انجام دیئے جاتے تھے۔

۱۳۴۳ ہجری / ۱۹۲۴ صدی عیسوی میں ملک الصالح اسماعیل جو کہ مصر کا بادشاہ تھا اپنے تین زرعی گاؤں کی آمدنی "غلاف" کے بنانے کے لیے وقف کر دی۔

صدیوں سے "غلاف" مصر سے بن کر مکہ آتا رہا اسے مکہ تک لانے میں خاص قسم کی پالکی میں رکھا جاتا۔ جسے محمل کہا جاتا تھا۔ اس قافلے میں تقریباً ۱۵ اونٹ استعمال ہوتے جنہوں نے کعبہ کے غلاف کے مختلف حصے اٹھائے ہوتے۔ "کسوہ" کو مکۃ المکرمہ تک پہنچانے کا کام خاص خاندانوں کے ذمے تھا "محمل" کو بڑی شان و شوکت کے ساتھ مصر سے رخصت کیا جاتا اور مکہ میں بھی اس کی آمد پر بہت خوشی منائی جاتی۔

سعودی عرب کے بادشاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمن السعود ۱۳۴۳ ہجری ۱۹۴۲ صدی عیسوی کو مکہ میں داخل ہوا اس نے "کسوہ" کی آمد پر پابندی لگا دی۔ اس نے یہ تمام کام غیر شرعی قرار دیئے اور لوگوں کو اس سے منع فرمایا۔ پابندی لگانے پر مصریوں نے بہت احتجاج کیا اور پہلی بار ایسا ہوا کہ "کسوہ" تاخیر سے مکہ پہنچایا گیا کہ اگلے سال مصر نے "کسوہ" بھیجنا بند کر دیا اور شاہ عبدالعزیز نے مکہ میں کسوہ فیکٹری کی بنیاد رکھی۔

شاہ عبدالعزیز نے "کسوہ" بنانے کی تمام تر ذمہ داری اپنے بھائی شہزادہ فیصل اور وزیر مالیات شیخ عبداللہ سلیمان کو سونپ دی۔ اس کارخانے کے لیے جدید ترین آلات اور مشینری درآمد کی گئی اور ہندوستان سے باہر کام ساز بلوائے گئے تاکہ کسوۃ صرف مکہ کے اس کارخانے میں ہی تیار کیا جائے اسلامی تاریخ کا وہ پہلا "کسوہ"، جو مکہ مکرمہ کے کارخانے میں تیار کیا گیا تھا۔ ۱۳۴۶ ہجری ۱۹۲۷ صدی عیسوی) کو ذوالقعدہ کے آخر میں خانہ خدا کو پہنایا گیا۔

اگلے دس سال تک "کسوۃ" مکہ میں ہی تیار کیا جاتا رہا۔ ۱۳۵۸ ہجری (۱۹۳۹ء

Marfat.com

صدی عیسوی) میں جب مصر کے ساتھ سیاسی تعلقات بحال ہو گئے تو مصر نے دوبارہ کسوہ بھیجنا شروع کیا یہ سلسلہ ۱۳۷۹ ہجری (۱۹۶۲ صدی عیسوی) تک جاری رہا اور ایک بار پھر "کسوۃ" سیاسی نظریات کا شکار ہو گیا۔

اس مرتبہ شاہ سعود بن عبدالعزیز نے دوبارہ مکہ کے "کسوۃ" کارخانے میں کام جاری کروایا اور ایک مرتبہ پھر اس کی تمام تر ذمہ داری شہزادہ فیصل کے سپرد کر دی اور ساتھ ہی اس بات کی بھی وضاحت کر دی کہ کسوہ مکۃ المکرمہ میں ہی تیار کیا جائے گا تا کہ مسلم شہنشاہوں کے بدلتے نظریے اور موڈ اسکے بنانے میں رخنہ انداز نہ ہوں۔

جب کارخانے کو دوبارہ کھولا گیا تو اس میں کام کرنے اسکے علاوہ ۱۵۹۰ پونڈ / ۷۲۰ کلوگرام کا اعلیٰ قسم کا رنگنے کا مسالہ اور تیزاب بھی اس کی تیاری میں استعمال کیا جاتا ہے تاکہ موسمی تغیرات کسوۃ پر اثر انداز نہ ہوں۔

"کسوۃ" کل ۴۷ ٹکڑوں پر مشتمل ہوتا ہے ہر ٹکڑا ۱۴ میٹر ۴۶ فٹ لمبا ۳۸ انچ ۹۵ سینٹی میٹر چوڑا ہوتا ہے اس طرح کل پیمائش تقریباً ۷۷۸ سکوائر فٹ ۶۵۰ سکوئر میٹر ہوئی سب سے چوڑا پٹہ یا بیلٹ ۴۹ گز ۴۵ میٹر لمبا اور ۳۸ انچ ۹۵ سینٹی میٹر چوڑے ہیں۔ اس طرح کے کل ۱۶ ٹکڑے تیار کیے جاتے ہیں۔ چاروں کونوں کے لیے سورہ اخلاص کو سنہری طلار کے تاروں سے کاڑھا جاتا ہے سب سے چوڑی بیلٹ کے نیچے ۱۶ پینل تیار کیے جاتے ہیں جن پر آیات قرآنی لکھی جاتی ہیں۔ یہ آیات فن خطاطی کی عظیم اور روشن مثال دکھائی دیتی ہیں انکے تحریر کرنے میں ۲۶۵ پونڈ / ۱۲۰ کلوگرام سنہرے اور روپہلے تار استعمال ہوتے ہیں جن میں سنہرے اور روپہلے تاروں کا حساب ۱-۴ رکھا جاتا ہے۔

خانہ کعبہ کے خالص سونے کے دروازوں پر بھی قرآنی قطعات کندہ کیے گئے ہیں۔ زمین سے ان دروازوں کی اونچائی ساڑھے چھ فٹ (۲ میٹر) تک ہے

Marfat.com

ان میں داخل ہونے کے لیے لکڑی کی سیڑھی استعمال کی جاتی ہے جو صرف خاص موقعوں پر ہی رکھی جاتی ہے۔ بعد میں ہٹا لی جاتی ہے۔

ان دروازوں کے پردے چار حصّوں پر مشتمل ہوتے ہیں ہر حصّے کی لمبائی ۲۸ فٹ (۵ء۷ میٹر) اور چوڑائی ۱۳ فٹ (۴ میٹر) رکھی جاتی ہے۔ پردوں کے کنارے چاندی کے تاروں سے کاڑھے جاتے ہیں جنکو سونے سے ڈھک دیا جاتا ہے کسوہ کے صرف یہ دو حصّے بنانے میں ۱۱ ماہ کا عرصہ درکار ہوتا ہے جب کہ بقیہ کسوۃ صرف دو ماہ میں تیار ہو جاتا ہے۔

حج سے ایک ماہ پہلے یعنی ماہ ذوالقعدہ میں ایک چھوٹی سی تقریب میں وزیر حج اور ذمہ دار اشخاص جدید "کسوہ" کو کعبتہ اللہ کے منتظمین کو پیش کرتے ہیں۔ اسلام کی ابتدا سے ہی یہ ذمہ داری الشیبی خاندان کے سپرد جو ورثے میں چلی آ رہی ہے۔ عرب کی روشن صبح میں جب سورج اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے تو کسوہ پر کیا گیا سونے چاندی کا کام سورج کی کرنوں میں جھلملا اٹھتا ہے۔

رات کے وقت ٹھنڈی چاندنی میں اس میں سے نور کی عجب شعاعیں پھوٹتی محسوس ہوتی ہیں جو آنکھوں کو فرحت اور دل کو تسکین پہنچاتی ہیں۔ یہ روح پرور نظارہ ہر دیکھنے والی آنکھ پر ایک سحر سا طاری کر دیتا۔

خانہ کعبہ کے اندر کا غلاف سبز رنگ کے خالص ریشمی کپڑے کا بنایا جاتا ہے جسے قرآنی قطعات اور نقش و نگار سے سجایا جاتا ہے خانہ کعبہ کی دیواریں اور چھت اس سے ڈھک دی جاتی ہیں۔ ہر دیوار پر اس کی لمبائی ۲۱ فٹ (۵ء۶ میٹر) اور چوڑائی ساڑھے گیارہ فٹ (۵ء۳) میٹر رکھی جاتی ہے۔ یہ ہاتھ سے تیار کیا جاتا ہے اور سعودی ماہرین کے فن کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتا ہے اسکے بنانے میں

Marfat.com

ے ملین سعودی ریال لاگت آتی ہے اندر کا غلاف جسے ۱۹۸۳ء سے پچاس سال پہلے
تک بالکل نہیں بدلا گیا تھا۔ شاہ فہد کے حکم کے مطابق تبدیل کر دیا گیا۔

دوسرا غسل جو حج سے کچھ دن پہلے دیا جاتا ہے "کسوہ" تبدیل کیا جاتا ہے
اور کعبہ کو نئے "کسوہ" سے ڈھانپ دیا جاتا ہے۔ حج کے دنوں میں کسوہ کا آدھا
حصہ رسیوں سے کھینچ کر تقریباً ۲۰ فٹ تک موڑ دیا جاتا ہے تاکہ زائرین اسے
خراب نہ کریں۔

اتارے گئے کسوہ کے ٹکڑے کاٹ کر زائرین کو یادگار اور تبرک کے طور پر
پیش کیے جاتے ہیں اسکے علاوہ بعض اداروں کو بھی تحفتاً پیش کیے جاتے ہیں "کسوہ"
کا ایک شاندار اور نادر حصہ جو تقریباً ۲-۱-۷/۵ء۲ میٹر چوڑا ہے۔
نیویارک میں اقوام متحدہ کی عمارت میں مندوبین کے استقبالیہ ہال میں رکھا
گیا ہے۔

یہ تحفہ ۱ جنوری ۱۹۸۳ء کو شاہ فہد نے سعودی سفیر کے توسط سے اقوام متحدہ
کو پیش کیا تھا۔

"کسوۃ" کو بذات خود کوئی مذہبی خصوصیت حاصل نہیں ہے اس لیے یہ بات
ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ یہ تمام محنت جو اسکے بنانے اور اسے سجانے سنوارنے
میں کی جاتی ہے اور جس لگن سے کام کیا جاتا ہے اسکا خاص اور اہم مقصد صرف
اور صرف یہی ہوتا ہے کہ اس سے خدائے واحد کے گھر "کعبۃ اللہ" کو ڈھانپا جاتا
ہے اور یہ شرف انہی خوش نصیب ہاتھوں کو حاصل ہوتا ہے جو شب و روز کی محنت
سے اسے تیار کرتے ہیں۔

(اخبار جنگ)

Marfat.com

انتباہ غلاف کعبہ مقدس باایں معنی کہ وہ کعبہ پر چڑھایا جاتا ہے اس لیے لکھنے والے سے تبرک بھی لکھا لیکن اسے مذہبی حیثیت سے بھی انکار کر دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ لکھنے والے کو نجدیوں کی خوشامد مطلوب ہوگی اس لیے انکار بھی کر دیا پھر حقیقت کا اقرار بھی کر لیا۔

خوش رہے بئ شیطان بھی
اور راضی ہو جائے رحمٰن بھی

غلاف کعبہ کی طرح غلاف قرآن اور غلاف مزارات بھی ہمارے نزدیک متبرک و مقدس ہیں لیکن وہابی نجدی غلاف کعبہ کو تو تا حال جاری رکھے ہوئے ہیں لیکن فقیر محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے پردوں سے دشمنی کہ انکے متعلق ایسی بے اعتنائی کہ برسوں کے وہی پرانے پردے مزار رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر پڑے ہوئے تجدید نہ خود کرتے ہیں نہ دوسروں کو کرنے دیتے ہیں۔

غلاف قصر محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخی حیثیت

ساتویں ہجری میں ملک منصور قلاؤدی صالحی کے زمانہ میں گنبد کی تعمیر ہوئی اس سے پہلے حجرہ مقدسہ کے اوپر قبہ نہ تھا بلکہ حجرۂ نبوی کے مقابل سقف مسجد متصل نیچے نصف قامت کے برابر اینٹوں سے بنا ہوا ایک احاطہ تھا تاکہ حجرہ مقدسہ مسجد نبوی سے ممتاز رہے ایک روایت میں ہے کہ مذکورہ قبہ کمال ابن احمد عبدالقوی ربعی نے بہ نیت ثواب بنایا۔ (وفاء الوفاء للسمہودی رحمہ اللہ ص ۶۷۸، ۶۰۹ ج ۲۔

۸۸۶ھ میں دوسری آگ کے بعد قبہ ثانی کی تعمیر ہوئی۔ اس وقت قبہ کا رنگ سفید تھا۔ اسکے بعد بادشاہ سلطان محمود ترکی نے ۲۵۵ھ میں اسے سبز رنگ کرایا پھر ۱۲۶۵ھ سے ۱۲۷۷ھ کے دوران سلطان عبدالمجید ثانی نے حجرہ مقدسہ

Marfat.com

کی تعمیر و آرائش میں نمایاں حصّہ لیا۔

۱۳۷۰ھ میں سعودی حکومت مسجد نبوی کی توسیع کا کام شروع ہوا وہ ترکی آرائش وزیبائش جیسے تھی ویسے رہی تاحال گنبد خضریٰ اور مزارات کے سبز پردے جوں کے توں ہیں۔

حضرت علامہ تقی الدین الفارسی شفاء الغرام ص ۵۸۴ میں لکھتے ہیں کہ ۷۰۸ھ میں قلاؤوں (بادشاہ) نے مصر میں مسلمانوں کے بیت المال سے ایک آبادی خرید کر غلاف کعبہ کے اخراجات حجرۂ منبر کو پانچ سال پر غلاف و چادر سے مزین کیے جانے کے لیے یہ وقف تھا۔

علامہ فرماتے ہیں کہ :

سَتْرُ الْكَعْبَةِ بِالدِّيبَاجِ قَامَ عَلَيْهِ الْاِجْمَاعُ

کعبہ پر غلاف ریشمی پر اجماع ہے

وَ اما الْحُجْرَةُ الشَّرِيْفَةُ فَتَعْلِيْقُ الْقَنَادِيْلِ اَمَرَ مُتَاَخِّرٍ مِنْ زَمَانٍ وَلَا شَكَّ اَنَّهَا اَوْلٰى بِذٰلِكَ مِنْ غَيْرِهَا وَالَّذِيْنَ ذَكَرُوْا الْخِلَافَ فِى الْمَسَاجِدِ كُلِّهِمْ يَذْكُرُوْهَا وَكَمْ مِنْ عَالِمٍ وَصَالِحٍ قَلَاتِى لِلزِّيَارَةِ وَكَمْ يَحْصُلُ مِنْ اَحَدٍ اِنْكَارٌ لِذٰلِكَ

اور حجرہ شریفہ پر قنادیل امر بہت سے پہلے سے چلا آرہا ہے جنہوں نے مساجد میں آگے غلاف کا بیان کیا اسکا ذکر نہیں کیا اور عرصۂ دراز سے علماء صالحین زیارت کے لیے آئے اسکا انکار کسی سے منقول نہیں۔

(شفاء الغرام ص ۵۹۴)

Marfat.com

واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا
۸- یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو

حل لغات | مطیعوں۔ مطیع کی جمع فرمانبردار سیہ کاروں۔ گنہگار لوگ۔ مچلنا۔ ضد کرنا۔ ڈھٹائی کرنا۔ ٹال مٹول کرنا۔ پانی ہونا۔ شرمندہ ہونا۔

۷۔ تشریح | کعبہ معظمہ میں دیکھا کہ یہاں فرمانبردار بندوں کے بھی جگر شرمندہ ہو رہے ہیں لیکن یہاں گنہگار لوگ دامن مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو لپٹ پر بخشش کے لیے دامن نہ چھوڑنے پر بضد ہیں۔ یعنی شرمساری کے بجائے امید مغفرت میں شاداں و فرحاں ہیں۔

اولین خانۂ حق کی توضیائیں دیکھیں
۹- صلی اللہ علیہ وسلم
آخریں بیت نبی کا بھی تجلّا دیکھو

حل لغات | اولین۔ اوّل کی جمع پہلا۔ ضیائیں۔ ضیاء کی جمع۔ چمک۔ نور روشنی۔ آخرین۔ آخری۔ تجلا۔ روشنی، چمک۔ جھلک

Marfat.com

۸۔ شرح پہلا خانۂ خدا کی روشنی دیکھ لی ہیں۔ اب مدینہ پاک چل کر نبی علیہ السلام کا آخری گھر کی جھلک بھی دیکھو۔

زینت کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا تناؤ
۹۔ جلوہ فرما یہاں کونین کا دولہا دیکھو

حل لغات:۔ تناؤ۔ شان وشوکت

۹۔ شرح کعبہ معظمہ میں کی زینت بیشک بیشمار عروسوں کی دھج سج تھی۔ لیکن مدینہ میں تو پوری کائنات کا دولہا جلوہ افروز ہے۔

ایمن طور کا تھا رکن یمانی میں فروغ
۱۰۔ شعلۂ طور یہاں انجمن آراد یکھو

حل لغات ایمن:۔ دائیں جانب رکن یمانی۔ شعلہ لپٹ۔ آنچ۔ بھڑک انجمن آرا مجلس سنگارنے والا۔

۱۰۔ شرح رکن یمانی میں واقعی طور ایمن کا فروغ تھا لیکن یہاں خود شعلہ طور انجمن آرا ہے چلئے جاکر مدینہ میں یہ نظارہ دیکھئے۔

Marfat.com

مہرِ مادر کا مزہ دیتی ہیں آغوشِ حطیم
جن پہ ماں باپ فدا یاں کرم انکا دیکھو

حل لغت مہر۔ مہربانی۔ محبت مادر ماں آغوش۔ گود۔ بغل۔ کونی حطیم۔ کعبہ کے شمالی جانب بیت اللہ سے متصل قدآدم بیضوی دیوار سے زمین کا کچھ حصہ گھرا ہوا ہے اسکو حطیم، حجر اور حظیرہ کہتے ہیں یہ جگہ دراصل بیت اللہ کا حصہ تھی جو قریش مکہ نے تعمیر بیت اللہ کے وقت اس لیے چھوڑ دی تھی کہ حلال کی کمائی جس سے وہ بیت اللہ کی تعمیر کرر ہے تھے ختم ہوگئی یہ چھٹی ہوئی جگہ حطیم کہلاتی ہے جو چھ سات ہاتھ کے قریب ہے موجودہ احاطہ کچھ زائد زمین پر بنا ہوا ہے۔

۱۲۔ شرح حطیم کی بغل ماں کی بغل کا مزہ دیتی ہے لیکن جس ذات پر ماں باپ قربان خود حطیم نثار انکے دربار اقدس میں حاضری دو پھر دیکھو ان کا لطف وکرم جتنا بے حد و عد ہے۔

لطیفہ:۔ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے حطیم کو آغوش مادر سے لفظاً تو تشبیہ دی ہے لیکن میرے نزدیک اور ایک لطیفہ کی طرف اشارہ ملتا ہے وہ یہ کہ طواف کے بالخصوص حج کے دوران طواف کعبہ کا ہجوم جان لبوں پر لاتا ہے لیکن فقیر کے بارہا تجربہ کیا کہ جو حطیم کعبہ کے متصل طواف کر رہے ہوتے ہیں انہیں

Marfat.com

کسی قسم کا خطرہ تو بجائے مانند نہایت سکون سے طواف میں مست ہوتے ہیں محسوس ہوتا ہے گویا ماں کی آغوش میں جگہ مل گئی ہے لیکن اس دوران حطیم تک پہنچنا بھی جگر گردہ کا کام ہے۔

عرضِ حاجت میں رہا کعبہ کفیلِ الحاج

۱۳- آؤ اب دادرسی شہ طیبہ دیکھو

حل لغت

عرض (عربی۔مؤنث) گزارش۔ بیان کفیل۔ ذمہ دار۔ ضمانت دینے والا۔ الحجاج۔ حاجی یہاں جمع کا معنیٰ بوجہ الف لام کے

دادرسی۔ انصاف۔ پناہ

۱۳- شرح

کعبہ معظمہ حاجیوں کی عرض حاجات کا ضامن تھا اور اس نے اپنی ضمانت نبھائی بہت خوب لیکن اب چلئے مدینہ پاک وہاں دیکھتے کہ طیبہ کے شہنشاہ کس طرح نہ صرف حجاج وزائرین کی دادرسی فرما رہے ہیں بلکہ جملہ عالم کی فریاد رسی فرماتے ہیں۔

کعبہ کی کفالت

کعبہ معظمہ میں جو آیا بخشا گیا کعبہ معظمہ کی حاضری کے فضائل اور اجر وثواب مشہور ومعروف ہیں اور حجاج کی کفالت کی حکایات واقعات بھی ان گنت ہیں۔

Marfat.com

دھو چکا ظلمتِ دل بوسۂ سنگِ اسود
۱۱- خاک بوسی مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو

حل لغت | ظلمت تاریکی۔ سیاہی۔ سنگ اسود وہ سیاہ پتھر جسے کعبہ معظمہ میں جاکر مسلمان چومتے ہیں یا صرف ہاتھ کا اشارہ دیتے ہیں۔

۱۱۔ شرح | اے حاجی تو نے حجر اسود کے بوسے سے دل کی تاریکی دھو چکا بہت اچھا کیا لیکن اب مدینہ طیبہ چل کر وہاں کی خاک بوسی کا مرتبہ بھی دیکھئے۔

فضائل حجر اسود

یہ جنت کا پتھر ہے، جنت سے آنے کے وقت اسکا رنگ مثل دودھ سفید تھا، پہلے تو یہ سالم پتھر تھا۔ مگر اب اس کے صرف پانچ ٹکڑے کبوتر کے انڈے کے برابر یا اس سے کچھ بڑے باقی رہ گئے ہیں جو بیت اللہ کے مشرقی کونہ میں قدآدم کے قریب اونچائی پر لاکھ کے اندر جڑے ہوئے ہیں اور اس کے چاروں طرف چاندی کا حلقہ لگا ہوا ہے۔

فقیر اویسی غفرلہ نے حجر اسود کے متعلق دو رسالے لکھے۔

۱۔ التحریر العسجد فی الحجر الاسود
۲۔ حجر اسود غلام احمد ہے۔

Marfat.com

احادیث مبارکہ

۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ مِنَ الْجَنَّۃِ وَھُوَ اَشَدُّ بَیَاضاً مِنَ اللَّبَنِ۔

حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجر اسود بہشت سے آیا ہے جو دودھ سے زیادہ سفید تھا۔ بنو آدم کے خطاؤں نے اسے سیاہ بنا دیا ہے۔

(رواہ احمد و ترمذی وقال ہذا حسن صحیح)

۲۔ ورواہ احمد عن انس

۳۔ و النسائی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّۃِ

۴۔ وَفِی رِوَایَۃٍ مَیْمُوْنَۃَ عَنْ اَنَسٍ اَلْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنْ حِجَارَۃِ الْجَنَّۃِ۔

۵۔ وَفِی رِوَایَۃِ اَحْمَدَ وَ ابْنِ الْبَیْہَقِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّۃِ کَانَ اَشَدَّ بَیَاضٍ مِنَ اللَّبَنِ حَتّٰی سَوَّرَتْہُ خَطَایَا اَھْلُ الشِّرْکِ

۶۔ وَفِیْ رِوَایَۃِ الطَّبْرَانِیِّ عِنْدَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ مِنْ حِجَارَۃِ الْجَنَّۃِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مِنَ الْجَنَّۃِ غَیْرُہٗ وَکَانَ اَبْیَضَ کَالثَّلْجِ وَلَوْلَا مَسَّتْہُ مِنْ رِجْسِ اَھْلِ الْجَاھِلِیَّۃِ مَاسَّہٗ ذُوْ عَاھَۃٍ اِلَّا بَرَءَ۔

Marfat.com

۷۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اِنَّ الرُّکْنَ وَالْمَقَامَ یَاْتُوْتَتَانِ مِنْ یَاقُوْتِ الْجَنَّۃِ طَمَسَ اللّٰہُ نُوْرَھُمَا لَاَضَاءَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رواہ الترمذی

حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حجر اسود اور مقام ابراہیم علیہما بہشت کے یاقوتی پتھر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انکے نور کو چھپا لیا ہے ورنہ ان کے نور سے مشرق و مغرب تاباں ہوتے ہیں۔

۸۔ جب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیکر فرمایا انی لَاَعْلَمُ اِنَّکَ حَجَرٌ لَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یُقَبِّلُکَ مَا قَبَّلْتُکَ یہ جملہ سن کر سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بَلٰی یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَضُرُّ وَیَنْفَعُ وَلَوْ عَلِمْتَ تَاْوِیْلَ ذٰلِکَ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ لَعَلِمْتَ کَمَا اَقُوْلُ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مِنْ ظُھُوْرِھِمْ وَذُرِّیَّتِھِمْ وَاَشْھَدَھُمْ عَلٰی اَنْفُسِھِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی فَلَمَّا اَقَرُّوْا اِنَّ الرَّبَّ عزوجل رَاَسَھُمُ الْعَھْدَ کَتَبَ مِیْثَاقَھُمْ فِیْ رَقِّ الْقَمِیْصِ فِیْ ھٰذَا الْحَجَرِ وَاَنَّہٗ یُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَہٗ عَیْنَانِ وَلِسَانٌ وَشَفَتَانِ شَھِدَ مَنْ وَافَاہُ فَھُوَ اَمِیْنُ اللّٰہِ فِیْ ھٰذَا الْکِتَابِ وَقَالَ لَہٗ عُمَرُ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لَا اَبْقَانِیَ اللّٰہُ بِاَرْضٍ لَسْتُ اَنْتَ بِھَا یَا اِمَامَ الْحَسَنِ (رواہ الحاکم)

Marfat.com

اے امیر المومنین یہ نفع ونقصان دیتا ہے اگر میری طرح آیتہ کریمہ و اذ ا اخذ ربک الخ کی تفسیر آپ کو معلوم ہوتی تو آپ میری طرح فرماتے کہ یہ نفع ونقصان دیتا ہے اس لیے کہ روز میثاق جب اللہ تعالیٰ نے بندوں سے میثاق لیا تو اس عہد نامہ کو اس پتھر (حجر اسود) کے منہ میں ڈالا۔ جب یہ قیامت میں اٹھایا جائیگا تو اس کی دو آنکھیں اور زبان اور دو ہونٹ ہوں گے۔ ان لوگوں کے لیے گواہی دیگا جو اپنے عہد پر قائم رہے یہ حجر اسود اپنے اس عہد نامہ میں اللہ تعالیٰ کا امین ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے علی مجھے اللہ اس سرزمین میں باقی نہ رکھے جہاں تم موجود نہ ہو۔

۹- اِبْنِ خُزَیْمَۃَ عَنْ فِیْ صَحِیْحِہٖ نُزُوْلُ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْجَنَّۃِ الخ اَلَا اَنَّہٗ قَالَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ الثَّلْجِ (ترغیب منذری) ص ۱۹۴ ج ۱۲

۱۰- وَرَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَ الْکَبِیْرِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَ لَفْظُہٗ قَالَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنْ حِجَارَۃِ الْجَنَّۃِ وَ ھَا فِی الْاَرْضِ مِنَ الْجَنَّۃِ غَیْرَ الخ

۱۱- فِیْ رِوَایَۃٍ لِاِبْنِ خُزَیْمَۃَ قَالَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ یَاقُوْتَۃٌ بَیْضَاءُ مِنْ یَوَاقِیْتِ الْجَنَّۃِ الخ

وَ کَانَ اَبْیَضَ مِنَ الثَّلْجِ وَ لَوْ لَا مَا مَسَّہٗ مِنْ رِجْسِ اَھْلِ الْجَاھِلِیَّۃِ نَاَمَسَّہٗ ذُوْعَاھَۃٍ اِلَّا بَرَءَ۔

۱۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قَالَ نَزَلَ کُنْ الْاَسْوَدُ

Marfat.com

مِنَ السَّمَاءِ فَوُضِعَ عَلٰی رَابِی جَبَلٍ کَاَنَّهٗ
مَلَاءٌ بَیْضَاءُ فَمَکَثَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً ثُمَّ
وُضِعَ عَلٰی قَوَاعِدِ اِبْرَاهِیْمَ رواہ الطبرانی
فی الکبیر موقوفًا باسناد (صحیح) رکن اسود
یعنی حجر اسود آسمان سے نازل ہوا وہ گویا سفید بلور تھا اسے چالیس ابوقبیس
پہاڑی پر رکھا گیا۔ پھر اسے اتار کر قواعد ابراہیم پر رکھا گیا۔

۱۳۔ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ علیہ وسلم اَلرُّکْنُ
وَ الْمَقَامُ یَاقُوْتَتَانِ مِنْ یَوَاقِیْتِ الْجَنَّةِ قَالَ
الْحَاکِمُ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ۔

۱۴۔ وَاَخْرَجَ بِهِ الْبَیْهَقِیُّ بِسَنَدٍ عَلٰی شَرْطِ
مُسْلِمٍ۔

۱۵۔ وَالطَّبْرَانِیُّ مِنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اِسْتَمْتِعُوْا
مِنْ هٰذَا الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ قَبْلَ اَنْ یُّرْفَعَ فَاِنَّهٗ
خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ اَنْ لَا یَرْجِعُ اِلَیْهَا قَبْلَ
یَوْمِ الْقِیَامَةِ۔

۱۶۔ فِیْ رِوَایَةٍ اَلْجُنْدَةُ عَنْ مَجَانِیْ الْجَنَّةِ
وَلَوْلَا یَکُنْ مِّنْهَا لَفَنَّ۔

۱۷۔ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَلرُّکْنُ وَالْمَقَامُ حَجَرَانِ
مِنْ حِجَارَةِ الْجَنَّةِ (عینی شرح بخاری ص۲۴۲ ج۹)

Marfat.com

اسی طرح متعدد روایات میں ثابت ہے کہ حجر اسود بہشتی پتھر ہے۔
جب روایات صحیحہ میں یہ مسئلہ موجود ہے پھر تفاصیل کی نقل کی کیا ضرورت ہے نیز جب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات گرامی کی تصریحات موجود ہیں تو پھر عقیدت کی طلب کیوں۔ باوجود ایں ہمہ حجر اسود کے بہشتی پتھر ہونے کے متعلق دور سابق میں ایک واقعہ گزرا ہے۔ چنانچہ سلطان ملا علی قاری حنفی قدس سرہ صفحہ ۱۰ ج ۳ میں لکھتے ہیں کہ۔ وَمِمَّا يُؤَيِّدُ كَوْنَ الرُّكْنِ مِنَ الْمَرْقَاةِ اَنَّهٗ لَمَّا اَخَذَتْهُ الْكُفْرَةُ الْقَرَامِطَةُ بَعْدَ اَنْ غَيَّرَ الْمَكَّةَ حَتّٰى مَلَؤُ الْمَسْجِدَ وَزَمْزَمَ مِنَ الْقَتْلِ وَضَرَبَ الْحَجَرَ بِرَبُوْشٍ قَالَ اِلَيْكُمْ تَعِيْلُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ثُمَّ زَهَبَا بِهٖ اِلٰى بِلَادِهِمْ نِكَايَةً لِلْمُسْلِمِيْنَ مَكَثَتْ عِنْدَهُمْ بِضْعًا وَّعِشْرِيْنَ سَنَةً ثُمَّ لَمَّا مَرَّ لِحَرِّ اِيْمَالٍ كَثِيْرٍ عَلٰى رَدِّهٖ قَالُوْا اِنَّهٗ اِخْتَلَطَ بَيْنَ حِجَارَةٍ عِنْدَنَا وَلَمْ عَنِيْنَهٗ الْاٰنَ مِنْ غَيْرِهٖ فَاِنْ كَانَتْ لَكُمْ عَلَامَةٌ تَمِيْزُهٗ فَاَتُوْا الْجَصَّاصَ مُنَيِّرَهٗ فَسُئِلَ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ عَلَامَةِ تَمِيْزِهٖ فَقَالُوْا اِنَّ النَّارَ لَا تَؤْثِرُ فِيْهِ لِاَنَّهٗ مِنَ الْجَنَّةِ فَذَكَرَ اللّٰهُمَّ ذَالِكَ مَا مِنْحَرًا وَصَارَ كُلُّ حَجَرٍ يَلْقَوْنَهٗ فِى النَّارِ حَتّٰى جَاؤُا فَلَمْ تَقْدِرِ النَّارُ عَلٰى اَوْ مِنْهُ تَاثِيْرٌ فِيْهِ فَعَلِمُوْا اَنَّهٗ هُوَ فَرَدُّوْهُ۔

Marfat.com

وَكَذَا فِی الْعَینی شرح بخاری صـ۲ مطبوعہ مصر

ترجمہ:- حجر اسود کے بہشتی ہونے کے عقلی دلائل میں ہے ایک دلیل یہ ہے کہ قرامطہ (کفار) جب مکہ معظمہ پر غلبہ پا گئے تو انہوں نے مسجد حرام میں شہیدوں کا ڈھیر لگا دیا اور ساتھ ہی آب زمزم خون سے بھر گیا۔ ایک بدبخت نے حجر اسود کو کدال سے مار کر کہا کہ کب تک تو اللہ تعالیٰ کے ماسوا پرستش کیا جائیگا پھر اسی حجر اسود کو مسلمانوں کو رسوا کرنے کی غرض سے اکھیڑ کر ساتھ لے گئے۔ کافی عرصہ وہ حجر اسود کو اپنے ساتھ رکھے رہے (یعنی بیس تیس سال کے درمیان عرصہ تک) اسکے بعد اہل اسلام سے ان کی مصالحت ہوگئی۔ تو مسلمانوں نے حجر اسود کو واپس لیجانے کا مطالبہ کیا اور اسکے عوض زر کثیر بھی دینا قبول کیا لیکن انہوں نے یہ عذر کیا کہ اب وہ پتھر ہمارے عام پتھروں میں محفوظ ہو گیا ہے ہمیں پتہ نہیں چلتا کہ تمہارا حجر اسود کونسا ہے اگر تمہیں اس کی کوئی نشانی معلوم ہے تو چل کر اسے ہمارے پتھروں سے اٹھالو۔ عوام اہل اسلام نے علماء کرام سے سوال کیا تو علمائے کرام رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ چونکہ حجر اسود بہشتی پتھر ہے اس لیے اس پر آگ کا اثر نہیں ہوگا لہذا ان تمام پتھروں کو آگ میں پھینک دو وہ تمام پتھر جل جائیں گے۔ حجر اسود باقی رہ جائیگا۔ کفار بھی اس بات کو مان گئے چنانچہ ان سب کو آگ میں پھینکا گیا جونہی انکا کوئی پتھر آگ میں جاتا۔ فوراً ٹکڑے ہو جاتا۔ لیکن حجر اسود کو آگ میں پھینکا گیا تو اس پر معمولی طور پر بھی آگ کا اثر نہ ہوا اسے مسلمانوں نے اٹھا لیا اور واپس مکہ معظمہ میں لے آئے اسکے بعد ملا علی قاری رح فرماتے ہیں کہ بہشتی ہونے کی دوسری عقلی دلیل یہ ہے۔

۴۔ وَ مِنَ الْعَجَبِ اَنَّهُ الذِّهَابُ فَاَتَتْ تَحْتَهُ مِنْ شِدَّةِ ثِقْلِهٖ اِهْلُ كَثِيْرَةٍ وَ فِی الْعُوْدِ حَمَلَهُ جَمَلٌ اَجْوَبُ

Marfat.com

اِلٰی مَکَّۃَ وَلَمْ یَتَأَثَّرْ بِہٖ۔ (مرقاۃ صفحہ ۲۱۱ ج ۳)

یعنی بہت بڑی تعجب خیز بات یہ ہے کہ جب کفار (قرامطہ) حجر اسود کو اٹھا کر لیجانے لگے تو ان کے منزل مقصود تک کئی اونٹ حجر اسود کے بوجھ کی تاب نہ لا کر مر گئے لیکن جب مسلمان اسے واپس مکہ کو لائے تو اسے ایک معمولی اونٹ پر رکھا گیا جسے معمولی سے معمولی تکلیف بھی نہ ہوئی۔ اور حضرت امام بدرالدین عینی روایات شرح بخاری صفحہ ۲۴۲ میں لکھتے ہیں کہ کان اَبُوْ طَاہِرِ الْقَرْمَطِیّ مِنَ الْبَاطِنِیَّۃِ وَ قَالَ سُبُّوْرا بِہٖ ھٰذَا الْحَجَرِ مِقْنَطِیْسُ بَنِیْ اٰدَمَ فَجَاءَ اِلٰی مَکَّۃَ وَ قَلَعَ الْبَابَ وَ اَصْعَدَ رَجُلاً مِنْ اَصْحَابِہٖ یَقْطَعُ الْمِیْزَابَ فَتَرَدّٰی عَلٰی رَاْسِہٖ جَہَنَّمَ وَ بِئْسَ الْمَآبِ وَاَخَذَ اِسْلَابُ مَکَّۃَ وَالْحَاجُ وَ اَلْقَی الْقَتْلٰی فِی زَمْ زَمْ فَھَلَکَ تَحْتَ الْجُبَرِ مِنْ مِکَّۃَ اِلَی الْکُوْفَۃِ اَرْبَعُوْنَ جَمَلاً فَلَہٗ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ عَلَی الْاُسْطُوَ انَۃِ السَابِقَۃِ مِنْ جَامِعِ الْکُوْفَۃِ مِنَ الْجَانِبِ الْغَزْلِ ظَنَامُہٗ اَنَ الْحَجَّ مُنْتَقِلٌ اِلَی الْکُوْفَۃِ قَالَ ابْنُ دَحْیَۃَ ثُمَّ حَمَلَ الْحَجَرُ اِلٰی ھَجَرِ سَنَۃِ سَبْعَ عَشَرَۃَ وَ ثَلَاثَمِاءَۃِ وَ بَقِیَ عِنْدَ الْقَرَامِطَۃِ اِثْنَیْنِ وَ عِشْرِیْنَ سَنَۃً اِلَی الْاَشْھُرِ ثُمَّ رَدَّ الْخَمْسُ خَلَوْنَ مِنْ ذُوالْحَجَّۃِ مِنَّا فَعَلُوْا وَ قَالُوْا اخذناہ بامرہ ولا نردوہ الا بامر و قیل ان القرامطی باع الحجر من الخلیفۃ المقتدی بثلاثین الف دینا ثم ارسل الحجر الی مکۃ علی قعود اعجف

Marfat.com

فمن تحتہٗ وزاد حسنہ الی مکتہ شی فہا اللہ تعالیٰ۔

ترجمہ:- ابو طاہر قرامطی کو بدگمانی تھی کہ حجر اسود بنی آدم کا مقناطیس ہے اسی لیے عالم دنیا سے اسکی طرف آئے ہیں اس نے مکہ شریف پر حملہ کر دیا اور دروازہ توڑ کر اپنے ایک ساتھی کو بیت اللہ کی چھت پر چڑھایا تاکہ میزاب اقدس توڑ ڈالے لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے وہیں ہلاک کر دیا کہ سر کے بل گرا اور سیدھا جہنم میں پہنچا اسکے بعد اس کے مکہ معظمہ کا تمام سامان اٹھایا اور حاجیوں کو قتل کر کے زمزم میں پھینک دیا جب حجر اسود کو اٹھا کر کوفہ کو لیجانے لگا تو کوفہ تک پہنچنے تک حجرِ اسود کے بوجھ سے چالیس آدمی فنا ہوئے اس بدبخت نے جامع مسجد کوفہ کے ساتویں ستون پر غربی جانب حجر اسود کو لٹکایا اس گمان پر کہ اب حج یہاں ادا ہوگا۔ لیکن اسکا خیال غلط ثابت ہوا۔ ابن ماجہ فرماتے ہیں کہ یہ پتھر حجر اسود ۳۱۷ھ میں مکہ معظمہ سے اٹھایا گیا۔ گویا کرامتہ کے ہاں بتیس سال ایک ماہ کم پھر ۵ ذوالحجہ ۳۳۹ھ کو واپس لوٹا گیا یہ ترکی بادشاہ کے حکم سے واپس ہوا جس نے اسکے لوٹانے پر قرامطہ کو پچاس ہزار دینار پیش کیا۔ باوجود اسکے انہیں واپس لوٹانا پڑا کہتے ہیں کہ یہ قرامطہ نے خلیفہ باللہ کے ہاں تیس ہزار دینار میں بیچ ڈالا تھا۔ اسے جب مکہ معظمہ لوٹایا تو ایک کمزور اونٹ پر رکھا گیا وہ حجر اسود کی برکت سے مکہ معظمہ تک نہایت حسین و جمیل اور موٹا ہو گیا۔ (دلیل نمبر ۱)

نیز حجر اسود کا بہشت سے دنیا میں آنا نئی بات نہیں۔ بہت سی اشیاء اللہ تعالیٰ نے بہشت سے دنیا میں بھیجیں۔

۱۔ کعبہ معظمہ کے ابواب۔

Marfat.com

۲- عصا کلیم۔
۳- اسماعیل علیہ السلام کا دنبہ۔
۴- ابراہیم علیہ السلام کا جُبّہ۔
۵- سکینۂ تابوتی کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْہِ سَکِیْنَۃٌ مِنْ رَّبِّکُمْ۔ (پ۲)
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی طَشْتٌ مِنْ ذَھَبٍ مِنَ الْجَنَّۃِ کَانَ یَغْسِلُ فِیْہِ قُلُوْبُ الْاَنْبِیَاءِ مظہری ص۳۲۲
۶- من و کما قال اللّٰہ تعالیٰ وَ اَنْزَلْنَا عَلَیْھِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی۔
۷- بعض روایات میں بیت المعمور بیت اللہ کے مقام پر رکھا گیا۔ جبکہ آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے پھر وہ عمارت طوفان نوح کے وقت اٹھا لی گئی۔
۸- مقام ابراہیم جس کی تصریحات ہماری بیان کردہ احادیث میں گزری ہیں۔
۹- نزول مائدہ لعیسیٰ علیہ السلام قال تعالیٰ حِکَایَۃً مِنْہُ اَنْزَلَ عَلَیْنَا مَائِدَۃً مِنَ السَّمَاءِ تفسیر روح البیان میں ہے مُنِنْ لَتْ سَفْرَۃٌ حُمْرٌ بَیْنَ غَمَامَتَیْنِ وَھُمْ یَنْظُرُوْنَ حَتّٰی سَقَطَتْ بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ۔ الخ ص۶۰۹۔
۱۰- تَابُوْتُ سَکِیْنَۃ کَمَامَرَّ وَ قَالَ سَیِّدُ الْعَلَّامَۃِ مَحْمُوْدُ اللّٰہِ لُوْسِیْ فِیْ تَفْسِیْرِ رُوْحِ الْمَعَانِیْ فَقَالَ بَابُ اَخْبَارٍ ھُوَ صَنْدُوْقٌ اَنْزَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی اٰدَمَ فِیْہِ تَمَاثِیْلُ الْاَنْبِیَاءِ جَمِیْعِھِمْ الخ ص۱۷۵
پ۲ اس میں ایک لاکھ یا دو لاکھ (علی اختلاف الروائتیں) چوبیس ہزار پیغمبران علیہم السلام کی تصویریں علیحدہ علیحدہ شمار کی جائیں تو گنتی حساب بہت زیادہ

Marfat.com

ہوجائیگا۔

۱۱۔ تورات مع ضدوق از آسمان الخ و قال العلامۃ المذکور مرحوم مغفوی، وَ اَقْرَبُ الْاَقْوَالِ الَّتِیْ رَاَیْتُھَا اَنَّہٗ ضَلَّتْ التَّوْرَاۃِ الخ ص ۱۲۶ پ۲ ان سب کو جمع کردوں تو علیحدہ ایک رسالہ تیار ہوتا ہے۔ مشتے نمونہ چند ایک عرض کر دیئے ہیں صاحب عقل لودر ذی ہوش کے لیے اتنا کافی ہے۔ ضدی ہٹ دھرم کے سامنے دفتروں کے دفتر بھی ناوافی۔ حجر اسود کے متعلق اور احادیث بھی ہیں جو تفسیر اویسی فقیر اویسی غفرلہ نے جمع کر دیئے ہیں۔ یہاں بقدر کفایت لکھے ہیں۔ مولا عزوجل بطفیل نبی پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم قبول فرمائے۔

کر چکی رفعتِ کعبہ پہ نظر پرواز یں

۱۴۔ ٹوپی اب تھام کے خاک در والا دیکھو

حل لغت رفعت، برتری۔ بلندی۔ اوج۔ پروازیں۔ پرواز جمع بمعنی اڑان۔ ٹوپی (اردو) مؤنث کلاہ تھام آواز تھامنا پکڑنا والا (اردو) بلند۔ اونچا

۱۴۔ شرح اب کعبہ معظمہ کی بلندی پر نظروں نے پروازوں سے فراغت پائی ہے تو مدینہ پاک چلئے یہاں یہ کیفیت ہے کہ آنکھوں

Marfat.com

کی رسائی ناممکن ہے یہاں گردن کو سیدھا کر کے سر کو اٹھا کر پھر نظر کو اونچا کرنا ہوگا اس وقت سر کے پیچھے سے نیچا کرنے کی وجہ سے ٹوپی۔ عمامہ کے گرنے کا خطرہ ہوگا فلہذا اسے پکڑ دروازہ رحمت کی بلندی کو خدا تعالےٰ جانے جہاں اس کی گرد مبارک اڑ رہی ہے اسے دیکھیں کہ کتنا بلند ہے۔

کعبہ معظمہ کی شان کی رفعت و بلندی سبحان اللہ احادیث مبارکہ میں اسکے فضائل و کمالات بیشمار بیان کیے گئے ہیں لیکن گنبد خضریٰ کا کیا کہنا۔

بے نیازی سے وہاں کانپتی پائی طاعت
۱۶- جوش رحمت پہ یہاں نازِ گنہ کا دیکھو

۱۶- شرح کعبہ مکرمہ میں عابد بڑی عبادت و طاعت کی ادائیگی کے بعد بھی کانپ رہا ہے کہ نامعلوم عبادت و طاعت قبول ہوئی یا کیونکر۔ لیکن یہاں مدینہ طیبہ میں رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں شفاعت کے سہارا پر گنہ کو ناز ہے کہ جتنا بڑا ہوگا اتنا ہی شفاعت والے رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت جوش زن ہوگی۔

بے نیازی کی داستانیں حضرت ابو عبداللہ جوہری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک سال میں عرفات کے میدان میں

Marfat.com

تھا۔ میری ذرا سی آنکھ لگی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے آسمان سے اترے ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس سال کتنے آدمیوں نے حج کیا ہے؟

اس نے جواب دیا کہ چھ لاکھ آدمیوں نے۔ مگر ان میں قبول صرف چھ ہی آدمیوں کا ہوا ہے یہ بات سُن کر مجھے بہت رنج ہوا۔ دل چاہا کہ اپنے منہ پر طمانچے ماروں اور اپنی حالت پر خوب روؤں اتنے میں۔

فَقَالَ لَهُ الْاٰخَرُ مَا	پہلے فرشتے نے دوسرے سے
فَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْجَمِيْعِ	پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں
قَالَ نَظَرَ الْكَرِيْمُ	کے ساتھ جنکا حج قبول نہیں ہوا
اِلَيْهِمْ بِعَيْنِ الْكَرَمِ	کیا معاملہ فرمایا؟ دوسرے فرشتے
فَوَهَبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ	نے کہا کہ کریم نے نظر کرم فرمائی
مِّنْهُمْ مِائَةَ اَلْفٍ	اور چھ مقبولین کے طفیل چھ لاکھ
وَغَفَرَ لِسِتِّمِائَةِ اَلْفٍ	کا حج بھی قبول فرما لیا ہے اور یہ
بِسِتَّةِ اَنْفُسٍ وَذٰلِكَ	اللہ کا فضل اور وہ اپنا فضل جسے
فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ	چاہے عطا فرمائے وہ بڑے فضل
مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ	و کرم والا ہے۔
ذُوالْفَضْلِ عَظِيْمِ۔	(روض الریا ص ۵۳)۔

۲۔ ایک بزرگ کئی سالوں سے حج کے لیے آرہے تھے ہر سال طواف کعبہ کے وقت ایک شخص طواف کرتے وقت لبیک کہتے سنتا لیکن غیب سے لا لبیک کی آواز آتی بزرگ نے اس شخص سے فرمایا کہ جب تیری لبیک قبول ہی نہیں ہوتی تو پھر بار بار حاضری کا کیا معنی، جواب دیا کہ اگر وہ قبول نہیں فرماتا تو پھر کہاں جاؤں۔ یہی دروازہ ہے جو میرا ماویٰ و ملجا ہے اسی وقت آواز آئی کہ ہم نے اس کے تمام

Marfat.com

حج قبول کیے۔

۳- جب شیخ شبلی رحمہ اللہ عرفات میں پہنچے تو بالکل چپ رہے سورج غروب ہونے تک کوئی لفظ بھی منہ سے نہ نکالا۔ جب وہاں سے منیٰ کی طرف چلے اور حدود حرم کے نشانات سے آگے بڑھے تو آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ روتے ہوئے انہوں نے یہ اشعار پڑھے۔ ؎

اَرُوْحُ وَ قَدْ خَتَمْتُ عَلٰی فُؤَادِیْ
بِحُبِّكَ اَنْ یَّحِلَّ بِهٖ سِوَاكَا

میں چل رہا ہوں اس حال میں کہ میں نے اپنے دل پر تیری جنت کی مہر لگا دی تاکہ اس دل پر تیرے سوا کسی کا گزر نہ ہو۔

فَلَوْ اَنِّیْ اِستَطَعْتُ غَمَضْتُ طَرْفِیْ
فَلَمْ اَنْظُرْ بِهٖ حَتّٰی اَرَاكَا

اے کاش مجھ میں استطاعت ہوتی کہ میں انہی آنکھوں کو بند رکھتا اور اس وقت تک کسی کو نہ دیکھتا جب تک تجھے نہ دیکھ لیتا۔

وَفِی الْاَحْبَابِ مُخْتَصٌّ بِوَحْدِیْ
وَاٰخَرُ یَدَّعِیْ مَعَهٗ اِشْتِرَاكَا

اہل محبت میں بعض تو ایسے ہوتے ہیں جن میں دوسرے کی بھی شرکت ہوتی ہے۔

اِذَا اَنْسَكَبَتْ دُمُوْعٌ فِیْ خُدُوْدٍ
تَبَیَّنَ مَنْ بَكٰی مِمَّا تَبَاكَا

جب آنکھوں سے آنسو نکل کر رخساروں پر بہنے لگتے ہیں تو ظاہر ہو جاتا ہے کہ کون واقعی رو رہا ہے اور کون بناوٹی رو رہا ہے۔ (روض ص ۴۹)

Marfat.com

دربار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیار

یہاں کے پیار کا انداز ہی نرالا ہے کہ یہاں جو بھی آیا ناز کا پالا بن گیا خواہ وہ کیسا ہے نیک ہے یا بُرا۔ یہاں بن مانگے ہر شے ملتی ہے اور جرائم کی بخشش کا تو حساب ہی کیا۔ خیر القرون کے چند خوش قسمتوں کے واقعات ہم پہلے لکھ آئے ہیں کہ جونہی دربار میں بخشش کے لیے فریاد فوراً جواب مغفرت پایا یہاں دیگر قسم کے واقعات ملاحظہ ہوں۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں اپنے ملک یمن کے شہر صنعاؑ سے بہ ارادہ حج نکلا تو شہر کے بہت سے لوگ مجھے رخصت کرنے کے لیے شہر سے باہر تک آئے ان میں سے ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ جب تم مدینہ منورہ پہنچو تو میری طرف سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خدمت میں سلام عرض کر دینا۔

جب میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو اس آدمی کا سلام پہنچانا بھول گیا جب مدینہ منورہ سے رخصت ہو کر ذوالحلیفہ پہنچا اور احرام باندھنے کا ارادہ کیا تو مجھے اس آدمی کا سلام پہنچانا یاد آیا۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میرے واپس آنے تک میرے اونٹ کا خیال رکھنا۔ مجھے مدینہ طیبہ ایک ضروری کام کے لیے جانا پڑ گیا ہے۔ ساتھیوں نے کہا کہ اب قافلہ کی روانگی کا وقت ہے اور ہمیں اندیشہ ہے کہ اگر تم قافلہ سے جدا ہو گئے تو پھر اسکو مکہ تک بھی نہ پا سکو گے۔ میں نے کہا تو پھر میری سواری کو بھی اپنے ساتھ لیتے جانا۔

چنانچہ میں واپس مدینہ منورہ آیا اور روضہ انور پر حاضر ہو کر اس شخص کا سلام حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام کی خدمت میں پیش کیا۔

Marfat.com

رات ہو چکی تھی۔ میں مسجد سے باہر نکلا تو ایک شخص ذوالحلیفہ کی طرف سے آتا ہوا ملا۔ میں نے اس سے قافلہ کے متعلق پوچھا اس نے کہا کہ قافلہ روانہ ہو چکا میں مسجد میں لوٹ آیا اور خیال کیا کہ کسی دوسرے قافلہ کے ساتھ چلا جاؤں گا اور سو گیا۔

آخر شب میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی زیارت کی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! یہ شخص ہے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے میری طرف دیکھا اور فرمایا۔ ابوالوفا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری کنیت تو ابوالعباس ہے۔ فرمایا تم ابوالوفاء (یعنی وفادار ہو۔

وَ اَخَذَ بِیَدِیْ	اور آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور
فَوَضَعَنِیْ فِی الْمَسْجِدِ	مجھے مسجد حرام (یعنی مکہ مکرمہ میں)
الْحَرَامِ فَاَقَمْتُ بِمَکَّۃَ	رکھ دیا۔ میں نے مکہ مکرمہ میں آٹھ
ثَمَانِیَۃَ اَیَّامٍ حَتّٰی	دن تک قیام کیا اس کے بعد میرے
وَرَدَتِ الرُّفْقَۃُ۔	ساتھیوں کا قافلہ مکہ مکرمہ پہنچا

(روض الریاحین ص ۱۸۲)

جمعۂ مکہ تھا عید اہل عبادت کے لیے

۱۷-

مجرمو آؤ یہاں عید دو شنبہ دیکھو

Marfat.com

۱۷۔ شرح جمعہ کے فضائل میں کتب احادیث و فقہ بھری پڑی ہیں، اور یہ حقیقت بھی ہے بالخصوص مکہ مکرمہ کا جمعہ کے اہل مکہ عبادت کے اعتبار سے اسے عید سمجھتے ہیں اسی لیے مکہ معظمہ میں جمعہ کے دن کا سا سماں بڑا عجیب ہوتا ہے لیکن مدینہ طیبہ آکر دیکھو سوموار کی شب میں میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی مجالس و محافل عید سے کم نہیں ہوتیں۔ مکہ معظمہ میں تو صرف حرم کے اندر کعبہ مکرمہ کے سامنے عید منائی جارہی ہے لیکن یہاں ہر گلی کوچہ عید گاہ بنا ہوا ہے۔ یہ امام اہلسنت محدث بریلوی قدس سرہ کا دور تھا کہ حرمین طیبین میں میلاد النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خوب چرچے تھے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ میں مکہ معظمہ میں میلاد کے دن حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے مولد شریف میں حاضر ہوا لوگ آپ پر درود پڑھتے اور آپکی ولادت کا ذکر کرتے تھے اور ان معجزات کا ذکر کرتے تھے جو آپ کی ولادت کے وقت ظاہر ہوئے میں نے دیکھا کہ یکبارگی کچھ انوار اس مجلس سے بلند ہوئے میں نے ان انوار میں تائل کیا تو معلوم ہوا کہ ان ملائکہ کے انوار ہیں جو ایسی متبرک محافل میں حاضر ہونے پر مقرر ہیں میں نے دیکھا کہ انوارِ ملائکہ اور انوارِ رحمت آپس میں ملے۔ (فیوض الحرمین)

(فائدہ) ہم نے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کے دور سے آغاز کیا کہ اس دوران نجدی محمد بن عبدالوہاب نجدی نجد تک محدود تھا۔ اسکے زہریلے اثرات حرمین طیبین تک نہیں پہنچے ورنہ اس سے قبل تو ہر دور میں محافل میلاد میں عید کا سماں ہوتا۔ تفصیل دیکھئے فقیر کی کتاب میلاد النبی نگر نگر۔

شاہ احمد سعید مجددی نے امام ابو محمد عبدالرحمٰن بن اسمٰعیل رح کا ارشادِ گرامی نقل کیا ہے کہ ہمارے زمانے کا بہترین نیا کام ہر سال نبی اکرم صلے اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم کی ولادتِ باسعادت کے دن صدقات، خیرات کرنا، زیب و زینت اور مسرت کا اظہار ہے کیونکہ اس میں فقراء پر احسان بھی ہے اور محفلِ میلاد کرنے والے کے دل میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تعظیم و تکریم کی علامت بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کے احسان کا شکر ہے کہ اس نے تمام جہانوں کے لیے باعث رحمت اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا۔

(اثبات المولد والقیام ص ۲۵)

شیخ احمد بن خطیب قسطلانی "و مواہب اللدنیہ" میں فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جمعہ میں ایک ایسی گھڑی صرف اس لیے رکھی ہے کہ اس میں ہر دعا قبول ہوتی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام جمعہ کو پیدا ہوئے اور پیر جو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یوم ولادت ہے اس کی شان کیا ہوگی۔" ۲۳

ملتزم سے تو گلے لگ کے نکالے ارمان

۱۸-

ادب و شوق کا یاں باہم الجھنا دیکھو

حل لغات | ملتزم۔ حجرِ اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے مابین دیوار جس پر لپٹ کر دعا مانگنا مسنون ہے۔

یاں۔ یہاں کا مخفف۔ الجھنا۔ بحث کرنا۔ الجھنا۔ جھگڑنا۔

Marfat.com

۱۸-شرح مکہ معظمہ میں حجاج ملتزم سے چمٹے پڑے نہایت عجز و نیاز سے آہ وزاری میں مشغول ہوتے ہیں بہت بھلے معلوم ہوتے ہیں لیکن یہاں مدینہ طیبہ میں ادب و عجز اور شوق دونوں کی یکجائی اگرچہ مشکل ہے کہ ادب کے تقاضے کچھ ہیں لیکن شوق کے تقاضے اسکے برعکس ہیں۔ شوق چاہتا ہے یہاں سجدہ ریز ہو جانا چاہیئے ادب روکتا ہے کہ آقا کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ سے روکا ہے اسی لیے سجدہ تو دور کی بات ہے یہاں جالی سے بھی دور ہٹ کر کھڑا ہو کر کہیں محبوب کی طبع نازک پر بار گراں نہ ہو۔ ان دونوں کی کشمکش اور بحث اور مباحثہ بھی قابلدید و شنید ہے۔

خوب مسعیٰ میں بامیدِ صفا دوڑ لیے
۱۹-
رہِ جاناں کی صفا کا بھی تماشا دیکھو

حل لغات مسعیٰ اسم ظرف دوڑنے کی جگہ صفاؤ مروہ کے دونوں طرف سات چکر لگانے کی جگہ کو اصطلاح شرح میں سعی کہا جاتا ہے

۱۹-شرح دونوں راستوں صفا و مروہ کے دوڑنے سے حاجی کا مقصد یہی ہے کہ تمام گناہ دھل جائیں۔
سعی صفا و مروہ طواف القدوم یا طواف العمرہ سے فارغ ہونے کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی جاتی ہے۔

Marfat.com

اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کے لڑکے اسمعیل کے ساتھ جبکہ وہ ابھی دودھ پیتے بچہ تھے۔ اللہ کے حکم سے اس جگہ چھوڑ گئے۔ جہاں اب مکہ معظمہ ہے۔ جب حضرت حاجرہ رضی اللہ عنہا کے پاس کھانے پینے کا کوئی سامان نہ رہا اور ان کی چھاتی سے دودھ بھی ختم ہو گیا تو بچہ بھوک کے مارے زمین پر ایڑیاں مارنے لگا تو آپ پانی کی تلاش میں نزدیک پہاڑی صفا پر چڑھ گئیں۔ اوپر جا کر نظر ماری تو نہ پانی نظر آیا اور نہ کوئی انسان۔ پھر دوسری پہاڑی مروہ پر چڑھ گئیں۔ وہاں بھی کچھ نظر نہ آیا اسی طرح سات مرتبہ ان پہاڑوں پر چکر کاٹے۔ کبھی آہستہ چلتیں کبھی دوڑ پڑتیں آخر اللہ نے کرم کیا تو حضرتِ اسماعیل کی ایڑی رگڑنے سے چشمہ پھوٹ نکلا چونکہ یہ سب کچھ اللہ کے راستہ میں اللہ کی خوشنودی کے لیے ہوا۔ اللہ کو یہ ادا پسند آئی لہٰذا سعی صفا و مروہ حج کا رکن قرار پائی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب صفا مروہ کی سعی کا رُخ کرتے تو مندرجہ ذیل آیت تلاوت فرماتے۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ۔

"بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔"

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ

بیشک اللہ نے تم پر سعی کو ضروری قرار دیا۔

(ابن ماجہ)

صفا پر اساف اور مروہ پر نائلہ دو بُت رکھے تھے جن کی مشرکین پوجا کرتے تھے اسلام کے بعد لوگوں کو اس وجہ سے صفا و مروہ کے مابین دوڑنے میں تامل

Marfat.com

ہوا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ الخ نازل فرمائی کہ صفا و مروہ تو اللہ کی نشانیوں میں سے ہے لہذا جو حج یا عمرہ کرے اس پر حرج نہیں کہ وہ انکا طواف کرے۔

رہ جاناں کا تماشہ :۔ جو حضرات مدینہ طیبہ راستہ طے کرتے جونہی مدینہ پاک کے نزدیک ہوتے ہیں۔ ان کی عاشقانہ منظر قابل دید ہوتا ہے۔ ؎

چوں شود وعدۂ وصل نزدیک آتش عشق تیز تر گردد

جب وعدہ وصال نزدیک ہوتا ہے تو عشق کی آگ اور تیز ہو جاتی ہے۔

حکایت :۔ حضرت ابراہیم الخواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں شدت پیاس سے نہایت بے تاب ہو کر گر پڑا تو کسی نے میرے منہ پر پانی چھڑکا میں نے آنکھیں کھولیں تو کیا دیکھا کہ ایک حسین شخص خوبصورت گھوڑے پر سوار کھڑا ہے اس نے مجھے پانی پلایا اور کہا میرے ساتھ سوار ہو جاؤ۔ ابھی چند قدم ہی چلے تھے کہ انہوں نے کہا دیکھو کیا دیکھتے ہو؟ میں نے کہا یہ تو مدینہ منورہ ہے۔

فَقَالَ اَنْزِلْ فَاقْرَءْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ وَ قُلْ لَہٗ اَخُوْکَ الْخَضِرُ یُقْرِئُکَ السَّلَامَ	تو انہوں نے فرمایا اترو اور جاؤ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں سلام عرض کرو اور یہ بھی عرض کرنا کہ آپکے بھائی خضر نے بھی آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے۔

(روض الریاحین ص۶۳)

حضرت شیخ ابو عمران الواسطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ سے بہ ارادۂ زیارت روضۂ انور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم چلا۔ راستہ میں مجھے اتنی

Marfat.com

سخت پیاس لگی کہ میں اپنی زندگی سے مایوس ہوگیا اور اسی مایوسی کی حالت میں ایک کیکر کے درخت کے نیچے بیٹھ گیا۔ دفعتہً ایک شہ سوار سبز گھوڑے پر نمودار ہوئے اور میرے پاس آئے ان کے گھوڑے کا لگام بھی اور زین بھی اور ان کا لباس بھی سبز تھا۔ ان کے ہاتھ میں پیالہ بھی سبز اور اس میں شربت بھی سبز ہی رنگ کا تھا۔ وہ انہوں نے مجھے دیا اور فرمایا پیو! میں نے تین مرتبہ پیا مگر اس پیالہ میں سے کچھ بھی کم نہ ہوا۔ پھر انہوں نے مجھ سے فرمایا کہاں جارہے ہو؟ میں نے کہا مدینہ منورہ تاکہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے دونوں ساتھیوں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما پر سلام عرض کروں

فَقَالَ اِذَا وَصَلْتَ وَ سَلَّمْتَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلَيْهِمَا فَقُلْ لَهُمْ رِضْوَانُ يُقْرِئُكُمُ السَّلَامَ

تو فرمایا جب تم وہاں پہنچو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر سلام عرض کرلو تو ان دونوں سے کہنا رضوان آپکی خدمت میں سلام عرض کرتا ہے۔

(روض الریاحین ص ۱۸۶)

رقص سمبل کی بہاریں تو منیٰ میں دیکھیں
دل خونابہ فشاں کا بھی تڑپنا دیکھو

Marfat.com

حل لغات رقص۔ ناچنا۔ اچھلنا کودنا۔ بسمل گھائل زخمی ۔ بہاریں۔ بہار کی جمع۔ بہار خونبار خون کے آنسو۔ خالص خون۔ فشان اسم فاعل خونبانہ کے ساتھ مرکب ہو کر۔

۲۰۔ شرح منی میں عشاق کے رقص کی بہاریں دیکھیں تو اب ان عاشقوں کے خالص خون بہانے والے دلوں کا تڑپنا بھی مدینہ طیبہ میں جا کر دیکھیں۔

عاشقان حج کے تڑپنے اور رقص کے متعلق ہزاروں واقعات تاریخ کے اوراق میں ہیں۔

عاشقان حرم مکہ

حضرت شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ۱۴۹ھ میں حج کو جاتے ہوئے راستہ میں قادسیہ شہر میں اترا۔ وہاں میں لوگوں کی زیب و زینت اور کثرت کو دیکھ رہا تھا کہ میری نظر ایک خوبصورت نوجوان پر پڑی جس نے کپڑوں کے اوپر ایک صوف کا کپڑا پہنا ہوا تھا اور پاؤں میں جوتا تھا۔ وہ لوگوں سے الگ بیٹھا تھا میں نے دل میں کہا کہ یہ نوجوان صوفی قسم کے لوگوں میں سے معلوم ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ راستہ میں لوگوں پر بوجھ بنے۔ واللہ میں اسکو ضرور سمجھاؤنگا۔ میں اس خیال سے اسکے قریب گیا جب اس نے مجھے اپنی طرف آتے دیکھا تو کہا کہ اے شقیق!

اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ۔	بدگمانی سے بہت بچو بے شک بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔

اور مجھے چھوڑ کر چل دیا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ تو بہت بڑی بات

Marfat.com

ہے کہ اس نے میرا نام لیکر میرے دل کی بات بتادی ہے (حالانکہ مجھ کو بالکل نہیں جانتا) یہ تو یقیناً کوئی بزرگ آدمی ہے تو میں اس کے پیچھے جاؤں اور اس سے مل کر اپنے گمان کی معافی کراؤں میں جلدی جلدی اسکے پیچھے چلا مگر وہ میری نظروں سے غائب ہوگیا اور میں اسکو نہ مِل سکا۔ جب ہم لوگ واقصہ پہنچے تو کیا دیکھا وہ ایک جگہ نماز پڑھ رہا ہے اور اسکا بدن کانپ رہا ہے اور آنسو بہہ رہے ہیں۔ میں پھر اس کی طرف بڑھا تاکہ اپنے اس گمان کی معافی کراؤں اس نے سلام پھیر کر مجھے دیکھا تو فرمایا اے شقیق پڑھو!

وَ اِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ	اور بے شک میں بہت بخشنے
تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ	والا ہوں اسکو جو توبہ کرے اور ایمان
صَالِحًا ثُمَّ اِهْتَدٰی	لے آئے اور نیک عمل کرے
	اور پھر ہدایت پر قائم رہے۔

یہ آیت پڑھی اور مجھے چھوڑ کر چلدیا میں نے کہا یہ نوجوان تو ابدال میں سے معلوم ہوتا ہے دو مرتبہ اس نے میرے دل کی بات مجھ پر ظاہر کی ہے۔

جب ہم منیٰ میں پہنچے تو پھر میں نے اسکو دیکھا کہ وہ ایک کنوئیں پر ہاتھ میں ایک بڑا پیالہ لیے کھڑا کنوئیں سے پانی لینے کا ارادہ کر رہا تھا کہ اچانک وہ پیالہ اس کے ہاتھ سے کنوئیں میں گر گیا اس نے آسمان کی طرف دیکھا اور یہ شعر پڑھا۔

اَنْتَ رَبِّیْ اِذَا ظَمِئْتُ مِنَ الْمَاءِ
وَ قُوَّتِیْ اِذَا اَرَدْتُ الطَّعَامَا

ترجمہ: تو ہی میرا پالنے والا ہے کہ میں پانی سے پیاسا ہو جاؤں اور تو ہی میری قوت ہے جب کہ میں کھانے کا ارادہ کروں۔

پھر اس نے کہا اے اللہ! اے میرے معبود اے میرے آقا! تو جانتا ہے کہ

Marfat.com

اس پیالہ کے سوا میرے پاس کچھ نہیں ہے پس مجھے اس پیالہ سے محروم نہ کیجو۔ ۔ ۔ خُدا کی قسم! میں نے دیکھا کہ کنوئیں کا پانی اوپر کناروں تک آگیا اور اس نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور پیالہ پانی سے بھر کر نکال لیا اور وضو کیا اور چار رکعت نماز پڑھی اس کے بعد ریت مٹی اکٹھی کر کے پیالہ میں ڈالتا جارہا تھا اور ہلا کر پیئے جارہا تھا۔ میں نے اسکے قریب جا کر سلام کیا۔ اس نے سلام کا جواب دیا میں نے کہا اللہ کے دیئے ہوئے اس انعام سے کچھ بچا کھچا مجھے بھی عنایت فرمایئے؟ فرمایا اے شقیق ہم پر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ظاہری اور باطنی نعمتیں رہی ہیں پس تم اپنے رب کے ساتھ نیک گمان رکھو۔ پھر وہ پیالہ مجھے عنایت فرما دیا۔ اور خود چل دیئے۔ میں نے جو اسکو پیا تو خُدا کی قسم! وہ نہایت لذیز خوشبودار اور میٹھے ستّو تھے کہ ایسے میں نے عمر بھر کبھی نہ پیئے تھے۔ میں نے خوب سیر ہو کر پیئے۔ چنانچہ ان کی برکت و تاثیر سے کئی دن تک نہ مجھے بھوک لگی اور نہ پیاس اسکے بعد مکہ مکرمہ میں داخل ہونے تک میں نے اسکو نہ دیکھا جب ہم لوگ مکہ مکرمہ پہنچے تو ایک مرتبہ آدھی رات کے وقت پھر قبۂ زم زم کے پاس بڑے خشوع سے نماز پڑھتے اور خوب روتے ہوئے دیکھا۔ صبح صادق تک اسی طرح نماز پڑھتا رہا۔ پھر وہیں بیٹھ کر تسبیح پڑھتا رہا۔ پھر فجر کی نماز پڑھ کر بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ طواف کے بعد باہر جانے لگا تو میں بھی پیچھے چل پڑا۔ باہر جا کر دیکھا تو راستہ میں جس حالت میں دیکھتا آیا تھا اسکے بالکل خلاف اسکے ساتھ اسکے دوست خُدام اور غلام موجود تھے جنہوں نے اسکو آتے ہی چاروں طرف سے گھیر لیا اور ان کی خدمت میں سلام پیش کر رہے تھے میں نے ان میں سے ایک شخص سے پوچھا کہ مَنْ هٰذَا الْفَتٰی یہ نوجوان کون ہے؟ تو اس نے کہا۔

هٰذَا مُوْسٰی بْنُ جَعْفَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ — یہ حضرت امام موسیٰ (الکاظم) بن امام جعفر (الصادق) بن امام

Marfat.com

عَلِی بْنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِی بْنِ اَبِی طَالِبٍ۔

محمد (الباقر) بن امام علی (زین العابدین) بن امام حسین بن امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب ہیں۔

(روض الریاحین ص ۵۷)

(۲) حضرت لیث بن سعد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ۱۱۳ھ میں حج کے لیے پیدل چلتا ہوا مکہ مکرمہ پہنچا۔ عصر کی نماز کے وقت جبلِ ابوقبیس پر گیا تو وہاں ایک بزرگ کو دیکھا کہ بیٹھے دعا مانگ رہے ہیں اور یَارَبُّ یَا رَبُّ اتنی مرتبہ کہا کہ دم گھٹنے لگا پھر اسی طرح یا حَیُّ یا حَیُّ پھر اسی طرح یا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ کہتے رہے اس کے بعد کہا یا اللہ! میرا انگوروں کو دل چاہتا ہے وہ عطا فرما اور میری چادریں پرانی ہو گئیں ہیں۔

لیث رح فرماتے ہیں خدا کی قسم! اسی وقت میں نے ان کے پاس ایک ٹوکری انگوروں سے بھری ہوئی رکھی دیکھی۔ حالانکہ اس وقت روئے زمین پر کہیں انگور نہیں تھے اور ساتھ ہی دو نئی چادریں رکھی ہوئی دیکھیں۔ جب وہ کھانے لگے تو میں نے کہا میں بھی آپ کے ساتھ کھاؤنگا فرمایا کیوں؟ میں نے کہا اس لیے کہ جب آپ دعا فرما رہے تھے تو میں آمین آمین کہہ رہا تھا فرمایا اچھا آؤ اور کھاؤ لیکن کچھ ساتھ نہ لیجانا میں نے آگے بڑھ کر ان کے ساتھ کھانے شروع کر دیئے وہ انگور ایسے عجیب و لذیز تھے کہ میں نے ان جیسے انگور ہرگز کبھی نہیں کھائے تھے ان میں دانہ بھی نہ تھا۔ میں نے خوب پیٹ بھر کر کھائے مگر لطف یہ کہ ٹوکری میں کچھ کمی نہ ہوئی۔ پھر وہ فرمانے لگے کہ ان دونوں چادروں میں ایک پسند کر لے میں نے کہا کہ چادر کی مجھے ضرورت نہیں ہے پھر فرمایا ذرا سامنے سے ہٹ جاؤ تاکہ میں انکو پہن لوں۔ میں ایک طرف ہٹ گیا تو انہوں نے ایک تو تہجد کے طور پر باندھ لی اور دوسری اوڑھ لی۔ اور جو چادریں پہلے سے

Marfat.com

پہنے ہوئے تھے انکو ہاتھ میں لیکر پہاڑ کے نیچے اترے میں بھی پیچھے ہو لیا جب صفا و مروہ کے درمیان پہنچے تو ایک سائل نے کہا

اَکْسِنِیْ کَسَاکَ	اے رسول اللہ کے بیٹے! یہ
اللّٰہُ یَا ابْنَ رَسُوْلِ	کپڑ مجھے پہنا دیجئے اللہ تعالےٰ
اللّٰہِ حُلَّۃً مِّنْ	آپکو جنت کا حلہ پہنائے تو انہوں
حُلَلِ الْجَنَّۃِ فَدَفَعَھُمَا	نے وہ دونوں چادریں اسکو دیدیں
اِلَیْہِ فَلَحِقْتُ الرَّجُلَ	میں نے اس سائل کے پاس جاکر
فَقُلْتُ لَہٗ مَنْ ھٰذَا	اس سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ اس
فَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ	نے کہا امام جعفر الصادق بن محمد
فَطَلَبْتُہٗ لِاَسْمَعَ	ہیں میں نے پھر انکو ڈھونڈا تاکہ
مِنْہُ شَیْئًا لِاَنْتَفَعَ	ان سے کچھ سنوں اور نفع حاصل کروں
بِہٖ فَلَمْ اَجِدْہُ	مگر میں انکو نہ پا سکا۔ رضی
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔	اللہ عنہ۔

(روض الریاحین) صـ۵۷

(۳) حضرت ابو جعفر امام محمد الباقر بن علی زین العابدین رضی اللہ عنہم جب حج کے لیے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور مسجد حرام میں داخل ہوئے تو بیت اللہ شریف کو دیکھتے ہی اتنے زور سے روئے کہ چیخیں نکل گئیں کسی نے کہا کہ سب لوگوں کی نظریں آپکی طرف لگ گئیں آپ اس قدر زور سے نہ چیخیں۔

فَقَالَ لِمَا لَا اَبْکِیْ	تو فرمایا کیوں نہ روؤں؟ شاید
لَعَلَّ اللّٰہَ تَعَالٰی	اللہ تعالیٰ میرے رونے کی وجہ
یَنْظُرُ اِلَیَّ بِرَحْمَتِہٖ	سے مجھ پر رحمت کی نظر فرمالے

Marfat.com

فَاَفُوْزُ بِهَا عِنْدَهٗ غَدًا ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلّٰى خَلْفَ الْاِمَامِ وَرَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ فَاِذَا مَوْضَعُ سُجُوْدِهٖ مُبْتَلٌّ بِدَمُوْعِ عَيْنِهٖ

اور میں کل قیامت کے دن اس کے نزدیک کامیاب ہو جاؤں۔ پھر آپ نے طواف کیا اور مقامِ ابراہیم پر نماز پڑھی جب سجدہ کر کے سر اٹھایا تو سجدہ کی جگہ آنسوؤں سے بھیگی ہوئی تھی

(روض الریاحین ص ۵۶)

(۴) حضرت امام زین العابدین بن امام حسین شہید کو بلا رضی اللہ عنہما تقویٰ و پرہیزگاری اتباع و اطاعت شعاری، صبر و شکر گزاری، سخاوت و بردباری، علم و عرفان اور فقہ و کلام میں اپنی مثال آپ تھے۔ اہلبیت نبوت میں آپ افضل ترین شخصیت تھے آپکے فضائل و کمالات بے شمار ہیں بایں ہمہ جب آپ حج کے لیے تشریف لے گئے اور احرام باندھا تو چہرہ زرد ہو گیا اور لبیک نہ کہہ سکے۔ لوگوں نے کہا آپ لَبَّیْكَ نہیں پڑھتے فرمایا مجھے ڈر ہے کہ کہیں جواب میں لَا لَبَّیْكَ نہ کہہ دیا جائے لوگوں نے کہا احرام باندھ کر لبیک کہنا ضروری ہے آپ نے لبیک پڑھا تو بے ہوش ہو کر سواری پر سے گر پڑے اور اختتام حج تک یہی صورت رہی کہ جب بھی لبیک کہتے بے ہوش ہو جاتے۔ (تہذیب التہذیب ص ۳۰۶ ج ۷)

اسی طرح جب آپ وضو کرتے تو آپکا چہرہ زرد ہو جاتا اور جب نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے تو بدن کانپنے لگ جاتا آپ سے کہا گیا کہ آپکو کیا ہوتا ہے؟ تو فرمایا۔

هَا تَدْرُوْنَ بَيْنَ يَدَيْ مَنْ اَقُوْمُ؟ (روض الریاحین ص ۵۵)

تمہیں معلوم نہیں کہ کس ذات پاک کے سامنے کھڑا ہوتا ہوں؟

Marfat.com

ہمارے بعض دوستوں نے ہمیں بتایا کہ مکہ مکرمہ میں ایک بزرگ جو ابن ثابت کے نام سے مشہور تھے رہتے تھے۔ متواتر ساٹھ سال تک وہ ہر سال فقط حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں سلام عرض کرنے کی غرض سے مدینہ منورہ حاضر ہوتے رہے۔ ایک سال کسی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے۔ تو ایک دن انہوں نے اپنے حجرہ میں بیٹھے ہوتے کچھ غنودگی کی حالت میں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔

وَهُوَ يَقُوْلُ يَا بْنَ ثَابِتٍ لَمْ تَزُرْنَا فَزُرْنَاكَ۔

کہ آپ فرما رہے تھے ابن ثابت تم ہماری زیارت کو نہ آئے تو ہم تمہاری زیارت کو آ گئے۔

(الحاوی للفتاویٰ ص ۴۸۳ ج ۲)

(۵) ایک عورت نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی کہ مجھے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کی زیارت کرا دو۔

فَكَشَفَتْ لَهَا فَبَكَتْ حَتّٰى مَاتَتْ

تو اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اسکے لیے پردہ اٹھا دیا وہ عورت (زیارت) کر کے اسقدر روئی کہ وہیں اسکا انتقال ہو گیا۔

(سفاء شریف ص ۱۸ ج ۲)

۶۔ حضرت داؤد بن ابی صالح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن مروان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ انور پر حاضر ہوا۔

Marfat.com

فَوَجَدَ رَجُلاً وَاضِعًا وَجْهَهٗ عَلَى الْقَبْرِ فَاَخَذَ بِرَقَبَتِهٖ وَ قَالَ اَتَدْرِیْ مَاتَصْنَعُ قَالَ نَعَمْ ! فَاَقْبَلَ عَلَیْهِ فَاِذَا هُوَ اَبُوْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔ فَقَالَ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلم وَلَمْ اٰتِ الْحَجَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ لَاتَبْکُوْا وَلٰکِنْ اِبْکُوْا عَلَیْهِ اِذَا وَلِیَهٗ غَیْرُ اَهْلِهٖ۔

تو اس نے ایک شخص کو قبر انور پر منہ رکھے ہوئے دیکھا تو اس کی گردن پر ہاتھ رکھ کر کہا جانتے ہو کیا کر رہے ہو۔؟ وہ "ہاں جانتا ہوں" کہہ کر اس کی طرف متوجہ ہوئے تو وہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے! فرمایا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا ہوں کسی پتھر کے پاس نہیں آیا اور میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ دین پر اس وقت نہ روؤ جبکہ اس کا والی اہل ہو۔ لیکن اس وقت ضرور روؤ جبکہ اس کا والی نااہل ہو۔

(المستدرک حاکم ص ۵۱۵ ج ۴)

Marfat.com

غور سے سُن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
۲۱- میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

حل لغات

غور (عربی) گہراؤ۔ عمیق۔ زمین پست۔ نیچے جانا۔ یہاں پہلے معنیٰ مراد ہے۔ صدا (عربی) آواز۔ گونج۔

۲۱۔ شرح

اے (امام احمد) رضا (قدس سرہٗ) غور سے سن کعبہ سے آواز گونج رہی ہے کہ لوگو میری آنکھوں سے میرے پیارے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم روضہ دیکھو۔

تشریح

اس شعر میں تین مسئلے ہیں (۱) کعبہ معظمہ میں انسان کی طرح مشاعر و معالم ہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر (۲) کعبہ معظمہ کا کلام وغیرہ محبوبانِ خُدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سنتے جانتے بلکہ اس سے باہم گفتگو ہوتے اور ایک دوسرے سے راز و نیاز کی باتیں کرتے ہیں۔ (۳) کعبہ معظمہ بھی ہمارے نبی پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نیاز مند غلام اور عاشق ہے۔

Marfat.com

نعت شریف

پل سے اتارو راہ گذر کو خبر نہ ہو
جبرئیل پَر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو

حل لغات

پُل سے پلصراط اور راہ گزر سے پلصراط پر گزرنے والے۔

۱۔ شرح

اے حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پلصراط باسلامت گزار دو۔ کہ خود راہ گذار کو بھی پتہ نہ چلے کہ کیسے جلدی پلصراط کا سخت سفر طے ہو گیا بلکہ جبرائیل علیہ السلام بھی پَر بچھائے کھڑے دیکھتے رہ جائیں۔ ان کے پروں کی محتاجی بھی نہ ہو ہم آپکے لطف وکرم کے صدقے آرام سے گذر جائیں تو جبرائیل علیہ السلام کے پروں کو بھی خبر نہ ہو کہ یہاں سے کوئی گزرا ہے۔

پلصراط

پلصراط پر گزرنا حق ہے اللہ فرماتا ہے۔
قرآن مجید!

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۝ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ۝ اور تم میں کوئی ایسا نہیں جسکا گزر دوزخ پر نہ ہو تمہارے رب کے

Marfat.com

ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے پھر ہم ڈروالوں کو بچالیں گے اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دیں گے. گھٹنوں کے بل گرے۔

فائدہ نیک ہو یا بد مگر نیک سلامت رہیں گے اور جب انکا گزر دوزخ پر ہوگا تو دوزخ سے صدا اٹھے گی کہ اے مومن گزر جا کہ تیرے نور نے میری لپٹ سرد کردی حسن وقتادہ سے مروی ہے کہ دوزخ پر گزرنے سے پلصراط پر گزرنا مراد ہے جو دوزخ پر ہے۔ (روح البیان)

یاد رہے کہ بہشت میں پہونچنے کے لیے پلصراط پر سے گزرنے کے اور کوئی راستہ نہیں ہوگا اور سب سے پہلے خود حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو لیکر پلصراط کو عبور فرمائیں گے آپکے بعد باقی انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی امت کو لیکر گزریں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجد آفرین صدا رب سلم رب سلم ہے آپکے وفادار امتی ایسے پل کو عبور کریں گے کہ گویا نہ پل کو محسوس ہوگا کہ کوئی گزرا ہے اور نہ ہی گزرنے والے کو۔ امام اعلحضرت قدس سرہ اسی وفادار امتی ہونے کی آرزو کر رہے ہیں اور انشاء اللہ ایسے ہی ہوگا ادھر جبریل علیہ السلام حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لیے پر بچھا دیں گے تاکہ امت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ان کے پروں پر بیٹھ کر پلصراط کو عبور کرے لیکن امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ اپنے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرتے ہیں کہ اس وقت ہم تو صرف آپ سے ہی وابستہ ہیں۔ کیونکہ زندگی بھر کہتا رہا۔ ع

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام

اسی لیے اے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پلصراط کو عبور کر رہا ہوں تو اپنے دامن رحمت سے ہی وابستہ رکھیں جبرئیل علیہ السلام کے پروں کا محتاج نہ بنائیں۔

Marfat.com

جبریل علیہ السلام کے پر

یہ حدیث شریف فقیر نے شرح ہذا میں متعدد مقامات پر درج کی ہے۔ مضمون کی مناسبت سے عرض کرتا ہوں۔

عمدۃ المفسرین علامہ اسمٰعیل حقی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب سدرۃ سے آگے بڑھے تو حضور علیہ السلام نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا۔

یَا جِبْرَائِیْلُ هَلْ لَكَ مِنْ حَاجَةٍ اِلٰی رَبِّكَ اے جبرائیل رب کی طرف کوئی حاجت ہو تو بتاؤ) جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یَا مُحَمَّدُ سَلِ اللّٰهَ اَنْ اَبْسُطَ جَنَاحِیَّ عَلَی الصِّرَاطِ لِاُمَّتِكَ حَتّٰی یَمُرُّوْا عَلَیْهِ" (اے آقا محمد مصطفٰے آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے یہ سوال کریں کہ قیامت کے دن آپ کی امت جب پلصراط سے گزرے تو میں ان کے قدموں کے نیچے اپنے پر بچھا دوں تاکہ وہ آسانی سے گزر جائیں۔

(روح البیان جلد خامس ص ۲۲۱)

کانٹا میرے جگر سے غم روزگار کا

۲۔ یوں کھینچ لیجئے کہ جگر کو خبر نہ ہو

۲۔ شرح

غم روزگار کا کانٹا میرے جگر کو کھا رہا ہے براہ کرم اے حبیب کریم اسے جگر سے ایسے نکال لیجئے کہ جگر کو بھی پتہ نہ چلے اس شعر میں حسب عادت اپنے دکھ داستان اپنے کریم صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہٖ وسلم کے حضور میں پیش کی ہے اور غم روزگار کا ازالہ چاہا ہے اسی طرح ہمیشہ سے غلامان مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا طریقہ چلا آرہا ہے۔

۱۔ حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں

چہ کم گردد اے صدر فرخندہ پے
ترجمہ:۔ خداوند قدوس کی بارگاہ رفیع میں آپکی جو
زقدر رفیعت بدر گاہ حے
ترجمہ:۔ قدر و منزلت ہے اس میں سے اے میرے سردار کیا
کہ باشند مشتے گدایان خیل
ترجمہ:۔ کمی ہوگی (کچھ نہ ہوگی) اگر تھوڑے سے آپکی جماعت
بمہان دارالسلام از طفیل
ترجمہ:۔ کے بھکاری آپکے طفیل میں آپکے مہمان خانہ
چہ وصفت کند سعدیٔ ناتمام
ترجمہ:۔ جنت میں داخل ہوجائیں آپکی تعریف سعدی جو
علیک الصلوٰۃ ای نبی والسلام
ترجمہ:۔ ناقص ہے کیا کرسکتا ہے پس آپ پر بے شمار درود
(بوستان سعدی) ہوں اے نبی اور سلام ہو۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنے قصیدہ ہمزیہ میں فرماتے ہیں

يُنَادِي صَادِعٌ بِخُضُوعِ قَلْبٍ
وَذَلَ وَالْبِتْهَانِ وَالْتِجَاءِ
ایک مصیبت زدہ فریادی آپکو ولی فرمایگی
کے ساتھ پکار رہا ہے اور گڑگڑا کر التجا کر رہا ہے۔

Marfat.com

رَسُوْلَ اللّٰہِ یَاخَیْرَ الْبَرَایَا۔ اے اللہ کے رسول اے سب مخلوق سے افضل
نَوَالِكَ اَبْتَغِی یَوْمَ الْقَضَاءِ میں آپکا انعام اور نوازش قیامت کے دن چاہتا ہوں

عقیدہ

اس شعر میں اس عقیدہ کا اظہار ہے کہ امتی اپنے نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے جان سے بھی زیادہ قریب سمجھے اور یہی عقیدہ ہو کہ دکھوں کو جانتے بھی ہیں اور انہیں ایسا ٹالتے ہیں کہ خود صاحب درد کو بھی علم نہیں ہوتا۔

قرآن مجید:۔

۱۔ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔ نبی ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہے۔

۲۔ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔ بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان۔

(پ ۱۱ التوبہ آخری رکوع)

اس عقیدہ کی تفصیل حاضر و ناظر کی تحقیق میں ملاحظہ ہو۔

اسلاف کا عقیدہ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے اپنے عقیدہ کی کڑی اسلاف صالحین رحمہم اللہ سے ملائی ہے چنانچہ امام محمد ابن الحاج مکی اور امام قسطلانی اور علامہ زرقانی فرماتے ہیں۔

لَا فَرْقَ بَیْنَ مَوْتِهٖ وَحَیَاتِهٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ شَاهِدَتِهٖ لِاُمَّتِهٖ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی اور وفات میں کوئی فرق نہیں اس بارہ میں کہ آپ امت کو دیکھتے

Marfat.com

وَمَعْرِفَتِهٖ بِاَحْوَالِهِمْ وَ نِيَّاتِهِمْ وَ عَزَائِمِهِمْ وَ خَوَاطِرِهِمْ وَذٰلِكَ عِنْدَهٗ جَلِيٌّ لَاخَفَاءَ بِهٖ

ہیں اور انکے حالات ونیات اور ارادے اور دل کی باتوں کو جانتے ہیں۔ یہ سب چیزیں آپ پہ ظاہر ہیں ان میں پوشیدگی نہیں۔

فَاِنْ قُلْتَ هٰذِهِ الصِّفَاتُ مُخْتَصَّةٌ بِاللّٰهِ تَعَالٰى فَالْجَوَابُ اِنَّ مَنِ انْتَقَلَ اِلٰى عَالَمِ الْبَرْزَخِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الْكَامِلِيْنَ يَعْلَمُ اَحْوَالَ الْاَحْيَاءِ غَالِبًا

اگر تم سوال کرو کہ یہ صفات خاص اللہ کے ہیں اسکا جواب یہ ہے جب اہل ایمان کاملین برزخ میں منتقل ہوتے ہیں تو وہ زندوں کے اکثر حالات جانتے ہیں۔

فریاد امتی جو کرے حالِ زار میں
۳۔ ممکن نہیں کہ خیر البشر کو خبر نہ ہو!

۳۔ شرح جو امتی حال زار کے وقت اگر اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نجات کی درخواست کرے تو ممکن ہی نہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر نہ ہو۔

ہزاروں واقعات احادیث و تواریخ میں ثبت ہیں کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فریادی کی ہر وقت فریاد سنتے ہیں اور اسکی فریاد کے مطابق بارگاہ حق سے اسکا مدعا بھی

Marfat.com

پورا کراتے ہیں۔
یہ شعر گویا سابقہ دو شعروں کی دلیل ہے۔

فریادیوں کی فریاد کے واقعات

۱۔ راجز اسلمی صحابی رضی اللہ عنہ کا واقعہ طبرانی شریف و دیگر حوالہ جات کے ساتھ اسی شرح حدائق میں تفصیل سے فقیر نے عرض کیا ہے اسکے علاوہ اور بھی بیشمار احادیث میں ایسی روایات ہیں (فقیر کی کتاب ندائے یارسول میں پڑھیئے)

۲۔ فریادامت :۔ اس شعر میں تین مسائل کی تحقیق فقیر حاضر کرتا ہے۔
غمخوارامت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فریاد کو براہ راست سننا۔

۳۔ فریادی کی مدد کرنا

یہ تینوں اوران جیسے کئی مسائل خیرالقرون سے صدیوں تک متفق علیہ رہے ۔ خوارج ومعتزلہ وابن تیمیہ وغیرہا مرمٹے ان سے اختلاف کی بو اٹھی تھی جسے قدمائے اہلسنت نے انکی تمام کارروائیوں کو ملیامیٹ کر کے رکھ دیا۔ وہابی تحریک میں انگریز نامراد کے بل بوتے محمد بن عبدالوہاب نے ان مردہ عقیدوں کو نئے رنگ وڈھنگ میں منظر عام پر لایا۔ نہ صرف منظر عام پر لایا بلکہ ساتھ ہی شرک وبدعت کا فتوی بھی دیا۔ ہمارے دور میں شرک وبدعت کی وعید سنانے والے وہی ہیں جو نجدی سے متاثر ہیں۔ ورنہ جو اہلِ حق ہیں انہیں ان کے فتوائے شرک وبدعت سے کوئی خطرہ نہیں

فریادامت

یہ تو مسلم ہے کہ مسلمانوں کو حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات سے جو شغف اور تعلق روحانی ہے دنیا میں اس کی کوئی نظیر نہیں۔
عہد صحابہ رضی اللہ علیہم سے آج تک مسلمان اپنے اس خصوصی کردار میں ممتاز رہے ہیں کہ دنیا کی کوئی قوم اپنے رہنما سے وہ عشق اور شیفتگی نہیں رکھتی جو اہل اسلام

Marfat.com

کو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ سارے مسلمان دل وجان سے ان پر شیدا اور مجازی معنی میں نہیں حقیقی معنی ہیں۔ انکا کلمہ پڑھتے ہیں انکو اپنے روحانی کرب واضطراب کا مسیحا تصور کرتے ہیں اور جسمانی درد والم کا مرہم سمجھتے ہیں خلوت وتنہائی ہو یا جلوۃ وانجمن جوش ومسرت ہو یا رنج ومحن ہر عالم میں انکو پکارتے ہیں اور ان کے نام کا نعرہ لگاتے ہیں، انہیں تصور میں اپنے پاس پاتے ہیں تو انہیں خطاب کرتے ہیں اور ان سے التجا اور فریاد کرتے ہیں۔

اور اس عالم میں چودہ صدیوں کے دبیز پردے، ہزاروں میل کی مسافتیں، شجر وحجر بحر وبر، موت وحیات اور شہود وغیاب کے حجاب، بیچ اور درمانده ہوتے ہیں

بعد منزل نہ بود در سفر روحانی
نہیں سفر روحانی بعد منزل کچھ
اے غائب از نظر کہ شدی ہم نشین دل
می بینمت عیاں ودعاء می فرستمت

ترجمہ:۔ نگاہوں سے غائب اور دل میں پوشیدہ۔
میں تجھکو علی الاعلان دیکھ رہا ہوں دعا بھیج رہا ہوں

اس خطاب ندا، استغاثہ وفریاد سے سخت وحشت ہوتی ہے وہ اسکو اسلام کی تعلیمات کے سخت خلاف بلکہ شرک وکفر تک کہا کرتے ہیں۔

اس غلط فہمی کی اصل وجہ یہ ہے کہ خطاب کے سلسلہ میں عام گمان یہ ہے کہ جو سامنے ہو اسی کو ہم پکاریں اور جس کو دیکھ رہے ہوں اسی کو خطاب کریں اور آواز دیں حالانکہ یہ کلیہ نہ عقلاً درست ہے اور نہ نقلاً۔ اس لیے کہ جس شخص کو یہ بھروسہ ہو کہ میرا مخاطب میرے خطاب وندا کو سنتا ہے یا اس سے مطلع ہو جائیگا وہ بلا جھجک اسکو قریب

Marfat.com

اور دور اور غیبت وحضور سے پکار یگا۔ خواہ اس طرح کہ اس کی آواز میں اتنی طاقت ہو کہ وہ اپنی آواز دور دراز پہنچا سکے۔ خواہ اس طرح کہ سننے والے کے کان میں اتنی طاقت ہو کہ وہ دور دراز کی آواز سن سکتا ہو۔ خواہ اس طرح کہ اسکا پیغام کوئی لیجا کر مخاطب تک پہنچا دے ان تمام صورتوں کی دلیلیں اور مثالیں فقیر نے "ندائے یارسول اللہ" میں عرض کر دی ہیں یہاں صرف ایک مثال پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

ریڈیو وغیرہ

جب انہیں لہروں کو "ریڈیو اسٹیشن" برقی اور ریڈیائی لہروں میں تبدیل کر دیتا ہے تو ان میں اتنی طاقت آجاتی ہے کہ وہ ہوا کے دوش پر سوار سارے عالم میں گردش کرتی رہتی ہیں اور پوری فضا ان سے معمور رہتی ہے لیکن پھر انہیں لہروں کو ہوا کی لہروں میں تبدیل ہو کر ہمارے کانوں کی سماعت کے لائق ہونے کے لیے "ریڈیو سیٹ" کی مقناطیسی طاقت درکار ہوتی ہے جس سے ہم ان بکھری ہوئی آوازوں کو سنتے ہیں۔

اس انتظام کے بعد ایک آدمی دنیا کے انتہائی کناروں سے دوسرے کنارے کے انسانوں کو خطاب کرتا ہے بلکہ سارے عالم کے انسانوں کو پکارتا ہے اور انہیں اپنا پیغام سناتا ہے جیسے وہ قریب بیٹھ کر اسکا ایک ایک لفظ سن رہے ہیں اس مثال کو اگر ریڈیو اسٹیشن کی طرف دیکھئے تو ہماری بیان کی ہوئی صورتوں میں پہلی صورت کی مثال ہے کہ ایک شخص نے اپنی آواز اتنی طاقتور بنالی ہے کہ ایک جگہ سے بیٹھ کر سارے عالم کو اپنی آواز پہنچا سکے اور اگر "ریڈیو سیٹ" کی طرف سے مشاہدہ کیا جائے تو یہ اس امر کی مثال ہے کہ ایک شخص نے "مقناطیسی" طاقت کی مدد سے اپنے کان اتنے طاقتور بنالیے ہیں کہ دنیا کے کسی گوشہ میں رہ کر پوری دنیا کی آواز سن سکے اسی لیے "ریڈیو اسٹیشن" سے بولنے والے کو اس امر کا کوئی استعجاب نہیں کہ میں اتنی دور دراز کے لوگوں کو خطاب کر رہا ہوں نہ سننے والے ہی حیرت وانکار کرتے ہیں

Marfat.com

کہ یہ ہمیں اتنی دور سے آواز کیوں دے رہا ہے۔

فائدہ | یہ باذیات کی مثال ہے اور شرعاً روحانیات کی بیشمار مثالیں ان میں ایک سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے۔

واقعۂ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ | حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا وہ واقعہ ہے جس میں آپ نے مسجد نبوی کے ممبر سے سینکڑوں میل دور لڑتے ہوئے حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کو مقام "نہاوند" میں خطاب کیا جسے امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے حسب ذیل الفاظ میں نقل فرمایا ہے۔

اَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ وَ اَبُوْ	بیہقی اور ابونعیم نے دلائل النبوۃ اور
نُعَیْمٍ کِلَاھُمَا فِیْ دَلَائِلِ	الکائی نے شرح السنہ ابن
النُّبُوَّۃِ وَالْلَّکَائِیُّ فِیْ	عربی نے کرامات
شَرْحِ السُّنَّۃِ وَابْنُ	اولیاء میں اور خطیب
الْعَرَبِیِّ فِیْ کَرَامَاتِ	نے مالک انہوں نے
الْاَوْلِیَاءِ وَالْخَطِیْبُ رَوَاہُ	نافع انہوں نے حضرت ابن
مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ	عمر سے روایت کیا کہ حضرت
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ	فاروق رضی اللہ عنہ، ایک
وَجَّہَ عُمَرُ جَیْشًا دَلَاسٍ	لشکر پر ساریہ کو امیر بنا کر
عَلَیْہِ رَجُلًا یُدْعٰی	روانہ کیا تو ایک دفعہ حضرت
سَارِیَۃُ فَبَیْنَا عُمَرُ	عمرؓ خطبہ دے رہے
یَخْطُبُ جَعَلَ یُنَادِیْ	تھے کہ پکارنے لگے "اے
یَا سَارِیَۃُ الْجَبَلَ	ساریہ پہاڑ" تین بار پکارا
ثَلَاثًا ثُمَّ قَدِمَ	کچھ دنوں کے بعد ساریہ کے

Marfat.com

رَسُوْلُ الْجَيْشِ سَأَلَهٗ عُمَرُ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذَ سَمِعْنَا صَوْتِيْ يُنَادِيْ يَا سَارِيَةُ الْجَبَلَ ثَلَاثًا فَاسْنَدْنَا ظُهُوْرَنَا اِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَ اللّٰهُ قَالَ قِيْلَ لِعُمَرَ اِنَّكَ كُنْتَ بِفَتْحِ بِلَادِكَ وَ ذَالِكَ الْجَبَلُ الَّذِيْ كَانَ سَارِيَةُ عِنْدَهٗ بِنَهَاوَنْدَ مِنْ اَرْضِ الْعَجَمِ قَالَ ابْنُ حَجَرٍ فِي الْاِصَابَةِ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۵)

پاس سے قاصد آیا اور اس نے بیان کیا کہ ہم نے پہاڑ کو اپنی پشت کے پیچھے کر لیا اور اللہ نے دشمنوں کو شکست دے دی تب لوگوں نے حضرت عمر سے کہا اسی لیے اس روز آپ ساریہ کو چیخ چیخ کر بلا رہے تھے اور وہ پہاڑ تو بہت دور عجم کے شہروں میں تھا۔ ابن حجر نے اپنی کتاب اصابہ میں اس حدیث کی سند کو حسن کہا ہے۔

فریادی کی مدد کرنا

تَعَدُّ تَشْكُوْ اِلٰى جَدِّيْ فَاِنَّهٗ يَعِنُّ عَلَيْهِ ذٰلِكَ وَ مِنَ السَّاعَةِ

میرے دادے ابا سے شکایت نہ کرنا کیونکہ اس سے ان کو تکلیف ہوتی ہے اور جب

Marfat.com

مَتٰی جِئْتَ یَأْتِیْکَ	تک تمہارے جانے کی کوئی
رِزْقُکَ حَتّٰی یُسَبِّبَ	صورت پیدا نہ ہو اس وقت
اللّٰہُ لَکَ مَنْ یَّمْخُرِجُکَ	تک کھانا تمہارے پاس
	پہنچ جایا کریگا۔

یہ کہکر انہوں نے اپنے غلام سے فرمایا جاؤ انکو مع اس زنبیل کے حجرۂ شریفہ تک پہنچا کر آؤ۔ میں غلام کے ساتھ چلا۔ بقیع پہنچ کر میں نے غلام سے کہا تم جاؤ اب میں چلا جاؤں گا۔ غلام نے کہا اللہ واحد مجھ کو یہ طاقت و قدرت نہیں کہ آپ کو حجرۂ شریفہ تک پہنچانے سے پہلے واپس ہو جاؤں کبھی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم میرے سردار کو اس کی خبر نہ کر دیں۔ اس غلام نے مجھے حجرۂ شریفہ تک پہنچایا میں چار روز تک اس زنبیل سے کھاتا رہا۔ جب کھانا ختم ہو گیا وہی غلام مجھے اور دے گیا اور اسی طرح ہوتا رہا۔ (وفاء الوفاء شریف ص ۱۳۸۴ ج ۲)

حضرت شیخ یوسف بن علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ایک ہاشمیہ عورت روضہ انور پر مجاورہ تھی بعض خدام اسکو ستایا کرتے تھے وہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں فریاد لیکر حاضر ہوئی تو روضہ انور سے آواز آئی۔

اَنْ لَکِ فِیَّ اُسْوَۃٌ	کیا تیرے لیے میری سیرت کی
فَاصْبِرِیْ کَمَا صَبَرْتُ	پیروی میں رغبت نہیں؟ صبر
اَوْ نَحْوُ ھٰذَا قَالَتْ	کر جس طرح میں نے صبر کیا تھا وہ
فَزَالَ عَنِّیْ مَا کُنْتُ	عورت کہتی ہیں کہ اس آواز سے
فِیْہِ وَمَاتَ الْخُدَّامُ	میری ساری کوفت جاتی رہی
الثَّلَاثَۃُ الَّذِیْنَ کَانُوْا	اور وہ تینوں خدام جو مجھے ستایا
یُؤْذُوْنَنِیْ۔	کرتے تھے مر گئے۔

(الحاوی للفتاوی ص ۴۸۱ ج ۲)

Marfat.com

حضرت ثابت بن احمد ابوالقاسم بغدادی فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ مسجد نبوی میں ایک موذن صبح کی اذان دے رہے تھے جب انہوں نے اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم۔ کہا تو ایک خادم نے آکر انکو ایک تھپڑ مار دیا وہ موذن رو پڑا۔

وَ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ	اور کہا یارسول اللہ! آپ کی بارگاہ
فِی حَضْرَتِکَ یُفْعَلُ بِیْ	میں میرے ساتھ یہ کچھ ہو رہا ہے؟
ھٰذَا الْفِعْلُ فَفَلَجَ	اس خادم پر فالج گر گیا لوگ اس
الْخَادِمَ وَحَمَلَ اِلٰی دَارِہٖ	کو اٹھا کر اس کے
فَمَکَثَ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ	گھر لے گئے وہ تین کے بعد
وَمَاتَ۔	مر گیا۔

ابو محمد اشبیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ غرناطہ کا ایک شخص اس قدر بیمار ہوا کہ اطباء اسکے علاج سے عاجز ہو گئے اور زندگی سے بالکل مایوسی ہو گئی۔ وزیر ابو عبداللہ محمد بن ابی ضنال نے ایک خط حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لکھا اس میں چند شعر بھی لکھے اور بیماری کے متعلق درخواست شفا و دعا بھی کی اور حجاج کے قافلہ میں ایک شخص کو دے دیا۔ قافلہ مدینہ منورہ پہنچا اور وہ خط قبر شریف پر پڑھا گیا۔ اسی وقت وہ بیمار اچھا ہو گیا جب وہ شخص واپس آیا تو اس نے آکر ایک قصیدہ لکھا۔

وَلَنْ یَّفُوْتُ الْغِنٰی مِنْہُ یَدًا تَرِبَتْ

اِنَّ الْحَیَا یُنْبِتُ الْاَزْھَارَ فِی الْاَکَمِ

اور آپکی فیاضی کسی محتاج کے ہاتھ کو خالی نہیں چھوڑے گی کیونکہ آپ کا فیض مثل عام باران کے ہے اور بارش ٹیلوں پر بھی شگوفے اُگا دیتی ہے۔

غرض کہ نہایت عجیب و غریب قصیدہ لکھا اور اسکو بار بار پڑھا۔ رات کو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نورانی

Marfat.com

مجلس میں قصیدہ پڑھنے کا حکم ہوا۔ امام صاحب نے قصیدہ پڑھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے مفلوج بدن پر دست مبارک پھیرا اور اپنی چادر مبارک انکے اوپر تھی۔ صبح گھر سے باہر نکلے تو ایک درویش فقیر ملے اور کہا اے میرے سردار وہ قصیدہ مجھے عنایت فرما دیجئے جو آپ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں لکھا ہے۔ امام صاحب نے فرمایا میں نے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں بہت سے قصیدے لکھے ہیں۔ آپکو کون سے قصیدہ کی طلب ہے؟ وہ بولے جسکا پہلا شعر یہ ہے۔

اَمِن تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٍ

امام صاحب بہت متعجب ہوئے کیونکہ ابھی انہوں نے اس قصیدہ کا کسی سے ذکر نہیں کیا تھا۔ تو وہ درویش کہنے لگے حضرت آپ تعجب نہ کریں رات جب آپ اس قصیدۂ مبارک کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں پڑھ رہے تھے اور حضور سن کر جھوم رہے تھے اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکے مفلوج جسم پر ہاتھ پھیرا اور اپنی چادر مبارک اڑھائی تھی یہ فقیر بھی اس مجلس میں حاضر تھا۔ امام صاحب نے انکو لکھوایا اس طرح اس قصیدہ کو شہرت ہوگئی۔

(فوات الوفیات وعطر الوردہ ص ۲ وغیرہ)

مزید تفصیل فقیر کی کتاب "مسک الوردہ فی شرح قصیدۃ البردہ" میں پڑھئے)

خیر القرون میں فریاد کا واقعہ

امام ابن جوزیؒ نے کتاب عیون الحکایات میں تین اولیاء عظام کا عظیم الشان واقعہ بسند مسلسل روایت کیا کہ وہ تین بھائی سوارانِ دلاور ساکنانِ شام تھے کہ ہمیشہ راہِ خدا میں جہاد کرتے۔

فَاَسَرَہُ الرُّوْمُ مَرَّۃً	یعنی ایک بار نصاریٰ روم انہیں قید
فَقَالَ لَہُمُ الْمَلِکُ	کرکے لے گئے، بادشاہ نے

Marfat.com

اِنِّیْ اَجْعَلُ فِیْکُمُ	کہا میں تمہیں سلطنت
الْمُلْکَ وَ اُزَوِّجُکُمُ	دوں گا۔ اور اپنی بیٹیاں
بَنَاتِیْ وَ تَدْخُلُوْنَ فِیْ	تمہیں بیاہ دونگا، تم نصرانی
النَّصْرَانِیَّۃِ فَاَبَوْا وَ	ہو جاؤ۔ انہوں نے نہ مانا اور
قَالُوْا یَا مُحَمَّدَاہُ۔	ندا کی یا محمداہ۔"

بادشاہ نے دیگوں میں تیل گرم کرا کر دو صاحبوں کو اس میں ڈال دیا تیسرے کو اللہ نے ایک سبب پیدا فرما کر بچا لیا وہ دونوں چھ مہینے کے بعد مع ایک جماعت ملائکہ کے بیداری میں انکے پاس آئے اور فرمایا اللہ تعالےٰ نے ہمیں تمہاری شادی میں شریک ہونیکو بھیجا ہے انہوں نے حال پوچھا، فرمایا۔

مَا کَانَتْ اِلَّا الْغَطْسَۃَ	"بس وہی تیل کا ایک غوطہ
الَّتِیْ رَاَیْتَ حَتّٰی	تھا جو تم نے دیکھا اس کے
خَرَجْنَا فِی الْفِرْدَوْسِ۔	بعد ہم جنت اعلیٰ میں تھے۔

واقعہ کا بقیہ حصہ اس طرح ہے کہ تیسرے کی سفارش ایک درباری نے کی کہ میں اس کو راہِ راست پر لاؤنگا۔ اس نے یہ کام اپنی ایک حسین وجمیل ناکتخدا لڑکی کے سپرد کیا مگر وہ اس نوجوان کی عبادت وریاضت اور اس لڑکی کی طرف عدم توجہ سے متاثر ہوئی اور مسلمان ہو کر اسکے ساتھ فرار کا منصوبہ بنایا اور دونوں اس میں کامیاب ہو گئے دو دن چھ مہینہ کے بعد ایک روز عالم بیداری میں وہ دونوں شہید بھائی فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ آئے اور اس لڑکی کا نکاح اس چھوٹے بھائی سے کر دیا۔

فائدہ اعلحضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمہ اللہ بریلوی ارشاد فرماتے ہیں۔

یہ واقعہ شہر طرطوس کی آبادی سے پہلے کا ہے کَمَا ذَکَرَہٗ فِی الزَّوَایَاتِ

Marfat.com

نَفْسِہَا اور طرطوس ایک سرحدی شہر ہے جسے خلیفہ ہارون الرشید نے آباد کیا کَمَا ذَکَرَہُ السُّیُوْطِیُّ فِی تَارِیْخِ الْخُلَفَاءِ۔ ہارون الرشید کا زمانہ تابعین اور تبع تابعین کا ہے تو یہ تینوں شہد لئے کرام لااقل تبع تابعین سے تھے واللہ الہادی (انوار الانتباہ صـ۳۷)

کہتی تھی یہ براق سے اس کی سبک روی
یوں جائیے کہ گرد سفر کو خبر نہ ہو

حل لغات

براق۔ (عربی مذکر) وہ خوبصورت گھوڑا جس پر معراج کی رات حضور علیہ السلام سوار رہے۔ سُبک روی۔ مرکب تیز رفتاری گرد و غبار۔ دھول۔

شرح

شب معراج براق سے اس کی تیز رفتاری یہ کہتی تھی کہ ایسی تیزی سے چلنا چاہیئے کہ سفر کی گرد و غبار کو خبر تک نہ ہو۔

رفتار براق

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بالاسناد مرفوعاً مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ (شب معراج) میرے پاس براق لایا گیا جو ایک پایہ سفید رنگ نسبتاً گدھے سے اونچا خچر سے پست ہے وہ اپنے قدم وہاں رکھتا تھا جہاں نظر کی انتہا ہے (الحدیث) شفا شریف

Marfat.com

اوصاف براق

یہ بھی حضور علیہ السلام کا معجزہ تھا باوجودیکہ یہ سواری اتنی تیز رفتار بھی نہیں لیکن اللہ تعالےٰ نے اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اسے تیز رفتار بنایا کہ عقل والے دنگ اور حیران رہ گئے اور براق کی تیز رفتاری کا یہ عالم تھا کہ تاحدِ نگاہ براق کے قدم پہنچے تھے زمین سے آسمان تک اسکا ایک قدم ہوا اس لیے کہ ہم جب نگاہ اٹھاتے ہیں تو ہماری نگاہ آسمان پر پڑتی ہے تو اس معنے پر اسکا ایک قدم زمین پر تھا تو آنکھ جھپکتے ہی اسکا دوسرا قدم آسمان پر پہنچ گیا گویا اسنے ساتوں آسمانوں کو ساتوں قدموں سے طے کر لیا۔

ردِّ وہابیہ جو لوگ اولیاء کرام کے طے الارض (طے المسافۃ) کی کرامات کے منکر ہوتے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ انکے بڑوں (معتزلہ) نے آصف بن برخیا کی کرامت کا انکار کر دیا اور دلیل یہ بتائی کہ آنکھ جھپکنے سے پہلے بلقیس کا تخت کسی طرح لایا جانا محال ہے۔

(صاحب روح البیان انکے رد میں لکھتے ہیں کہ)

وَ بِہٖ یُرَدُّ عَلٰی مَنْ	اس سے اسکا رد ہوا جو بعض
اِسْتَبْعَدَ مِنَ الْمُتَکَلِّمِیْنَ	متکلمین کہتے ہیں کہ بلقیس کا
اِحْضَارِ عَرْشِ بِلْقِیْسَ	تخت ایک لحظہ میں لانا جانا
فِیْ لَحْظَۃٍ وَاحِدَۃٍ	محال ہے۔

ف: ربیع الابرار میں ہے کہ براق کا چہرہ انسان کے چہرے کی طرح تھا اور اسکے پاؤں اونٹ کے پاؤں کی طرح گھوڑے کی طرح اور اسکی زین سفید موتیوں کی اور دونوں رکاب سبز زبرجد اور لگام سرخ یاقوت کی

حدیث شریف

حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اس جیسا جانور نہ میں نے پہلے دیکھا نہ بعد میں اور میں اسکے دیدار کا اشتیاق رکھتا ہوں۔ اور میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ

Marfat.com

کیسا جانور ہے جبریل علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ براق ہے آپ اس پر سوار ہوکر اللہ تعالیٰ کے ہاں تشریف لے چلیے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو دعوت دی ہے جبرئیل علیہ السلام نے لگام سے پکڑا، میکائیل علیہ السلام نے اسکے رکاب اور اسرافیل اس کے پیچھے۔ میں نے جب اس پر سوار ہونے کا ارادہ کیا تو براق بدکنے لگا۔ جبریل علیہ السلام نے اس کی ران پر ہاتھ رکھا اور اسے فرمایا یہ کیا؟ اللہ تعالیٰ کی قسم اس جیسا تیرے نہ پہلے کوئی سوار ہوا اور نہ بعد میں، امید رکھی جاسکتی ہے یہی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ براق جبرئیل علیہ السلام کی بات سن کر پسینہ پسینہ ہوگیا۔

ف:۔ ابن دحیہ نے فرمایا کہ اس براق پر حضور علیہ السلام سے پہلے کوئی بھی سوار نہ ہوا تھا۔ امام نووی اسی کے موافق فرماتے ہیں۔

ازالۂ وہم جبرائیل علیہ السلام کا فرمانا کہ اے براق! ان سے پہلے تیرے اوپر نہ سوار ہوا نہ ہوگا اس سے یہ بھی مراد ہے کہ براق پر کوئی سوار نہیں ہوا اسکا یہ معنیٰ نہیں کہ اور سوار ہوتے تھے لیکن ان جیسے نہیں تھے۔ وغیرہ وغیرہ۔

براق کی دانشمندی براق کو جب جبرائیل علیہ السلام نے جھڑکا تو براق نے کہا، اے جبریل علیہ السلام میں اس لیے نہیں بدکتا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ اٹھاؤں بلکہ اس لیے بدکتا ہوں کہ آپ سے ضمانت لوں کہ آپ قیامت میں میری شفاعت کی ذمہ داری لیں اور ابھی سے میرے ساتھ وعدہ فرمائیں اس لیے کہ مجھے معلوم ہے حضور علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندے ہیں حضور علیہ السلام نے براق سے شفاعت کا وعدہ فرمالیا۔

Marfat.com

فرماتے ہیں یہ دونوں ہیں سردار دو جہاں
۵- اے مرتضٰی عتیق و عمر کو خبر نہ ہو

حل لغات مرتضٰی پسندیدہ لقب سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ۔ عتیق آزاد شدہ لقب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔

۵۔ شرح حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اے علی رضی اللہ عنہ یہ دونوں (عمر و ابوبکر رضی اللہ عنہما) دونوں جہانوں کے سردار ہیں لیکن اے علی رضی اللہ عنہ یہ راز میرے اور تمہارے درمیان ہے اسکی ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما تک بھی خبر نہ ہو۔

ردّ شیعہ اس شعر میں شیعوں کے اس زعم فاسد کا ردّ ہے کہ معاذ اللہ شیخین اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو آپس میں بغض و کینہ تھا۔ اعلٰحضرت رضی اللہ عنہ نے دلیل سے سمجھایا کہ وہ راز جو خصوصیت سے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو بتایا کیا کسی کا ضمیر اجازت دیتا ہے کہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے اس راز کے خلاف کیا ہوگا ہرگز نہیں۔ یہ شیعہ کا خانہ ساز عقیدہ ہے کہ انکو آپس میں گلہ شکوہ تھا (معاذ اللہ)

حالانکہ کتب شیعہ شاہد ہیں کہ حضرت علی المرتضٰی شیخین رضی اللہ عنہما سے کتنا پیار و عقیدت رکھتے تھے۔

Marfat.com

ایسا گما دے ان کی وِلا میں خُدا ہمیں
٦- ڈھونڈھا کرے پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو

حل لغت گما دے۔ گم کر دے۔ وِلا۔ محبت دوستی پر حرف استثناء۔ مگر۔ لیکن

شرح اے اللہ کریم (جل شانہ) انکی محبّت میں ہمیں ایسا گم مستغرق فرما کہ لوگ تلاش کرتے کرتے تھک جائیں۔ بلکہ خود اپنی خبر کو بھی خبر نہ ہو۔

فنا فی الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس شعر میں امام احمد رضا محدث بریلوی (رحمہ اللہ) نے فنائیت فی الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا مانگی ہے اور بحمدہ تعالیٰ ایسی قبول ہوئی کہ خود مخالفین کو بھی اعتراف کرنا پڑا چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

۱- مولوی اشرف علی تھانوی نے کہا کہ

میرے دل میں احمد رضا کے لیے بے حد احترام ہے وہ ہمیں کافر کہتا ہے۔ لیکن عشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بناء پر کہتا ہے کسی اور غرض سے تو نہیں کہتا۔

(چٹان لاہور ۲۳ اپریل ۱۹۶۲)

۲- ابوالکلام آزاد نے کہا کہ مولانا احمد رضا خان سچے عاشق رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) گزرے ہیں۔ (معارف رضا کراچی سنہ ۱۹۹۱ء صہ ۲۵۴)

۳- مولوی عطاء اللہ بخاری نے کہا بھائی بات یہ ہے کہ مولانا احمد رضا خان صاحب کا دماغ عشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے معطر تھا۔ (ایضاً

Marfat.com

۶۔ مولوی محمد الیاس بانی تبلیغی جماعت نے کہا کہ محبت رسول علیہ التحیۃ والتسلیم سیکھنی ہو تو مولانا بریلوی سے سیکھئے (ایضاً)

۷۔
آ دل حرم کو روکنے والوں سے چھپکے آج
یوں اُٹھ چلیں کہ پہلوئے بر کو خبر نہ ہو

حل لغات

پہلو۔ پسلی۔ کوکھ۔ طرف۔ بغل۔ گود۔ پڑوس۔ موقع
بر (فارسی) پھل۔ سینہ آغوش عرض چوڑیاں۔

شرح

اے دل آجا حرم سے روکنے والوں سے آج ایسے چھپکر نکل چلیں کہ گود و بغل تک خبر نہ ہو۔ یعنی اگرچہ ظاہری اعتبار سے رکاوٹیں سہی لیکن دل کے تصورات کو کس نے روکا ہے۔ بس تنہائی میں بیٹھ جائیے اور مدینہ پاک کا ایسا تصور باندھیئے کہ گویا مدینہ پاک میں ہیں۔

عشق احمد جس کے سینے میں ہے
جہاں بھی ہو وہ مدینے میں ہے

۸۔
طیر حرم ہیں یہ کہیں رشتہ بپا نہ ہوں
یوں دیکھئے کہ تار نظر کو خبر نہ ہو

Marfat.com

حل لغات طیر عربی مذکر (پرندہ) رشتہ۔ تاگہ۔ لڑی۔ اپنا پت۔ خاندان تار۔ تاگہ۔ کسی دھات کا لمبا ڈورا۔ سلسلہ

۸۔ شرح حرم معلی کے پرندے حرم میں پھر رہے ہیں یہ ہمیں دیکھ لیں گے تو پھر انکا اور ہمارا رشتہ نہ جڑ جائے لیکن یہ رقابت ہے اسی لیے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے طور دیکھنا چاہیئے۔ کہ سرے سے آنکھ کی تار کو بھی خبر نہ ہو۔

انہی اشعار کا ترجمہ ہے جو کسی شاعر نے فارسی میں لکھے کہ ؎

غیرت از چشم برم روئے تو دیدم ندہم
گوش را نیز حدیث تو شنیدم ندہم

ترجمہ:۔ اپنی آنکھ سے بھی مجھے غیرت ہے کہ اسے بھی آپکا چہرہ دیکھنے نہ دوں اور نہ ہی اپنے کان کو آپکی گفتگو سننے نہ دوں۔

اے خار طیبہ دیکھ کہ دامن نہ بھیگ جائے
۹۔ یوں دل میں آ کہ دیدۂ تر کو خبر نہ ہو

۹۔ شرح اے طیبہ پاک کے کانٹا اقدس میری آنکھ آپ کو دیکھ رہی ہے لیکن آنسو بہا کر اس سے دامن بچا لیے کہ کہیں آپ کا دامن تر نہ ہو جائے ہاں میرے دل میں ایسے طریقہ سے تشریف لائیے کہ میری آنسو بہانے والی آنکھ کو خبر بھی نہ ہو۔

Marfat.com

شوقِ دل پر سجدہ گر انکو روا نہیں

۱۰- اچھا وہ سجدہ کیجئے کہ سر کو خبر نہ ہو

حل لغات اچھا (مونث) بھلا۔ ہاں۔ مناسب

۱۰۔ شرح اے شوق دل اگر حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ تحیہ جائز نہیں تو کیا ہوا۔ ہاں آپکو وہ سجدہ کیجئے کہ سر کو بھی خبر نہ ہو یعنی دل کا سجدہ اس شعر میں پاس شرع کے ساتھ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہترین مثال قائم فرمائی ہے کہ شرعاً اگرچہ سجدہ تحیہ (تعظیم) جائز نہیں تو ہم بھی سر تسلیم خم کرتے ہیں کہ سر کا سجدہ ناجائز ہے تو دل کو تو کوئی نہیں روک سکتا اسی لیے ہم وہ سجدہ کرتے ہیں کہ سر کو خبر تک نہ ہو اور یہی تقویٰ القلوب ہے جیسے اللہ نے قرآن مجید میں بیان فرمایا کہ۔

وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ — اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے

فائدہ:۔ حضرت علامہ مفتی احمد یار خان صاحب گجراتی رحمتہ اللہ فرماتے ہیں کہ معلوم ہوا کہ عبادات ظاہری تو ظاہر جسم کا تقویٰ ہیں اور دل میں بزرگوں اور ان کے تبرکات کی تعظیم ہونا دلی تقویٰ ہے اللہ نصیب کرے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس جانور یا پتھر کو عظمت والے سے نسبت ہو جائے وہ شعائر اللہ بن جاتا ہے قرآن نے ہدی کے جانور کو کعبہ کی نسبت سے اور صفا مروہ ہاجرہ کی برکت سے شعائر اللہ فرمایا۔ تفسیر روح البیان میں فرمایا کہ بزرگوں کی قبریں بھی شعائر اللہ ہیں اور جن لوگوں کو اللہ کے پیاروں

Marfat.com

سے نسبت ہو جائے وہ سب شعائر اللہ ہیں۔ (نور العرفان)

سجدۂ تحیہ (تعظیمی)

سجدۂ تعظیمی کی حرمت پر امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کی مشہور تصنیف۔ (الزبدۃ الزکیہ) کا مطالعہ کیجئے۔

آپ سجدۂ تحیہ (تعظیمی) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

جان اور یقین جان کہ سجدہ حضرتِ عزت (اللہ) جل جلالہٗ کے سوا کسی کے لیے نہیں غیر اللہ کو سجدۂ عبادت تو یقیناً اجماعاً شرکِ مبین و کفر مبین ہے اور سجدۂ تحیہ حرام اور گناہِ کبیرہ بالیقین ہے۔

شوق دل

یہ کیفیتِ شوق اسی کے قلب میں پیدا ہو سکتی ہے جو مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کے مرتبۂ کمال و جلال سے اچھی طرح آشنا ہو اور جس کا دل انکی محبت و عظمت کے نور سے لبریز ہو، وہ دل جس میں آقا کے اکرام و تعظیم کی ایسی تڑپ پیدا ہو چکی ہو جو صحابۂ کرام میں پائی جاتی تھی اور وہ دارفتگیٔ شوق جسکے نتیجہ میں صحابۂ کرام رسول خدا کی ہر تعظیم و تکریم بجالاتے یہاں تک کہ انکے تعظیم کے لیے سجدہ کی اجازت طلب کرتے اور اگر حضرت یوسف و یعقوب علیہما السلام کی شریعت کیطرح شریعت مصطفیٰ میں بھی سجدۂ تعظیمی کا جواز ہوتا تو یقیناً صحابہ کرام یہ تعظیم بھی عملاً کرنے کے بعد ہی سکون پاتے جو دل عظمتِ سرکار سے بالکل خالی ہو وہ تو اس قسم کے تصورات کو بھی شرک سمجھے گا اور جس دل میں عظمت اس کمال پر نہ پہنچی ہو ہرگز اس میں تعظیم کی وہ تڑپ نہ ہوگی جو خاص اہل عشق و عرفان کا حصہ ہے۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ کی بیتابی دل انکے مقام عشق کا پتہ دیتی ہے اور ان کے جذبہ تعظیم کی عظمت سے آگاہ کرتی ہے۔ عرفان و تصوف میں مرتبہ کمال کے بغیر حبیب خدا سے اس درجہ تعلق خاطر ممکن نہیں۔

Marfat.com

اتباع صحابہ رضی اللہ عنہم

یہ شوق و جذبہ امام احمد رضا کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نصیب ہوا احادیث صحیحہ گواہ ہیں کہ صحابۂ کرام کے پاک و صاف عرفانی و ایمانی دلوں میں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس درجہ محبت و عظمت تھی کہ جانور کو حضور کا سجدہ کرتے دیکھ کر بے قرار ہو گئے عرض کیا۔ سرکار جانور تو آپکو سجدہ کریں اور ہم محروم رہیں کیا ہمیں اجازت نہ ہو گی؟ ارشاد ہوا۔ میری شریعت میں غیر خدا کا سجدہ روا نہیں اگر ہوتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کا سجدہ کرے (ملخصاً مفہوماً)

کبھی کبھی امام احمد رضا پر بھی صحابۂ کرام جیسی کیفیتِ شوق طاری ہوتی ہے لیکن پاس شریعت و طریقت اور افشائے ذوق و حقیقت دونوں کو جس حسن و خوبی سے نبھاتے ہیں وہ اہلِ کمال ہی کا حصہ ہے۔ فرماتے ہیں

پیشِ نظر وہ نو بہار سجدہ کو دل ہے بیقرار۔
روکئے سر کو روکئے، ہاں یہی امتحان ہے

دوسری جگہ فرماتے ہیں ؎

نہ ہو آقا کو سجدہ آدم و یوسف کو سجدہ ہو
مگر سدِ ذرائع دب رہے اپنی شریعت کا

دل کا تقاضا اور بڑھتا ہے تو یوں تسلی دیتے ہیں کہ اے شوق دل یہ سجدہ گرانکو روا نہیں۔ اچھا وہ سجدہ کیجئے کہ سر کو خبر نہ ہو۔

Marfat.com

اُن کے سوا رضا کوئی حامی نہیں جہاں
۱۱- گزرا کرے پسر پہ پدر کو خبر نہ ہو

حل لغات | حامی۔ مددگار۔ پسر (بیٹا۔ پدر۔ باپ

۱۱۔ شرح | اے (امام احمد) رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ جہاں نبی کریم کے سوا کوئی یار و مددگار نہیں (یعنی قیامت میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے آڑے وقت کسی کو دوزخ سے چھڑا کر شفاعت کر کے بہشت میں لیجائیں تو اسکے باپ کو خبر نہ ہو یہ کریمی نہیں اور کیا ہے۔

قیامت کا منظر | اس شعر میں امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ قیامت کا منظر آیتہ قرانی کے مطابق بیان فرمایا۔ اللہ نے فرمایا۔

یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ	اس دن آدمی بھاگیگا اپنے
اَخِیْہِ وَ اُمِّہٖ وَاَبِیْہِ	بھائی اور ماں باپ اور جورو
وَصَاحِبَتِہٖ وَ بَنِیْہِ	اور بیٹیوں سے۔
لِکُلِّ امْرِئٍ مِّنْھُمْ	
یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْہِ	(پ ۳۰ عبس ۳۷)

ایسے آڑے وقت میں سوائے حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دا کوئی حامی و مددگار نہ ہو گا۔ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ اس شعر کے مطابق اپنی تصنیف حسام الحرمین شریف میں ایک جگہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی رحمت و رافت کا نقشہ کھینچتے ہوئے لکھتے ہیں۔

Marfat.com

"ارے وہ، وہ ہیں کہ تم چادر تان کر، شام سے خراٹے لیتے صبح کی خبر لاتے ہو۔ تمہارے درد ہو، کرب ہو، بے چینی ہو، کروٹیں بدل رہے ہو۔

ماں، باپ، بھائی، بیٹا، بی بی، اقربا، دوست، آشنا دو چار راتیں کچھ جاگے ہوئے آخر تھک تھک جا پڑے اور جو نہ اٹھے وہ بیٹھے بیٹھے اونگھ رہے ہیں نیند کے جھونکے آرہے ہیں۔ اور وہ پیارا، بے گناہ بے خطا ہے کہ تمہارے لیے راتوں جاگا کیا، تم سوتے اور وہ زار زار رو رہا ہے، روتے روتے صبح کر دی ہے کہ رب امتی، اے میرے رب میری امت میری امت۔

شفقت برامت

نہ صرف قیامت میں بلکہ آپکی شفقت برامت ولادت مبارکہ سے لیکر وصال اقدس تک امت ہی امت یاد رہی اور نہ صرف یاد بلکہ اس کی مغفرت کے لیے رو رو کے مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریا بہا دیئے۔

حدیث شریف:۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب شکم مادر سے جدا ہوئے تو نرم و نازک حزیں آواز میں رَبِّ اُمَّتِی رَبِّ. امتی کی صدا بلند کی اور جب مرقدِ انور میں اتارے جا رہے تھے جب بھی لب ہائے مبارکہ جنبش کر رہے تھے حضرت قثم بن عباس نے کان لگا کر سنا تو اس وقت بھی رَبِّ اُمَّتِی رَبِّ اُمَّتِی سنائی دے رہا تھا

اللہ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کتنی پیاری ہے کہ جلوہ نمائی کے لمحات میں کفن پوشی کے اوقات میں بھی گنہگار امت کی بخشش کے لیے اس قدر بے قراری ہے نہیں معلوم کہ پوری عمر انہوں نے کس کس طرح گزاری ہے۔

؎ اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہو گا
رو رو کے مصطفےٰ نے دریا بہا دیئے ہیں

Marfat.com

نعت شریف ۵۰

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
۱۔ جب پڑے مشکل شہ مشکل کشا کا ساتھ ہو

حل لغات

الٰہی یہ لفظ مرکب الٰہ اور یائے متکلم بمعنی میرے خدا کبھی یہ یائے نسبت کی ہو کر مضموم ہوتی ہے مثلاً کہا جاتا۔ حکم الٰہی یونہی ہے جو صاحب اس یار کو کلمہ کا جزو سمجھتے ہیں غلطی پر ہیں مزید تحقیق کے لیے غیاث اللغات۔ ساتھ۔ ہمراہی۔ شمولیت۔ سنگت

۱۔ شرح

امام اہلسنت محدث بریلوی قدس سرہٗ بارگاہ الٰہی سے دعا مانگتے ہیں اور ہر مقصد وسیلۂ حبیب اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پیش کرتے ہیں۔ کیونکہ وسیلہ سے بالخصوص امام الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ دعا کی استجابت کے لیے تریاق اعظم ہے اس پر متعدد بار شرح ہذا شرح حدائق میں دلائل لکھے جا چکے ہیں۔

۱۔ سیدنا آدم علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی تو حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے دعا قبول ہوئی ایسے ہی دیگر انبیا علیہم السلام کی مشکلات بھی حل ہوئیں تو حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل حضرت عارف جامی قدس سرہٗ

Marfat.com

فرماتے ہیں.

اگر نامِ محمد را نیا وردے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا
نہ ایوب از بلا راحت نہ یوسف حشمت وجاہت
نہ عیسٰی اک دم عیسٰی نہ موسٰی اک ید بیضا
(کلیات جامی)

حضرت آدم علیہ السلام اگر نام محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ و شفیع نہ بناتے تو نہ ان کی توبہ قبول ہوئی اور نہ نوح علیہ السلام غرق ہونے سے بچتے نہ ایوب علیہ السلام بلا و مصیبت سے راحت پاتے، نہ یوسف علیہ السلام حشمت و جاہ پاتے، نہ عیسٰی علیہ السلام وہ تاثیر دم پاتے اور نہ موسٰی علیہ السلام وہ ید بیضا پاتے۔

سنت نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔ دعا میں انبیاء و اولیاء یعنی محبوبان خدا علی نبینا وعلیہم السلام کا وسیلہ پیش کرنا سنت حبیب کبریا ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کی قبر میں لیٹ کر یوں فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمِّیْ	اے اللہ! میری ماں فاطمہ بنت
فَاطِمَۃَ بِنْتَ اَسَدٍ	اسد کو بخش دے اور اس پر
وَوَسِّعْ عَلَیْھَا مَدْخَلَھَا	اس کی قبر کو وسیع کر دے
بِحَقِّ نَبِیِّکَ وَالْاَنْبِیَاءِ	بطفیل اپنے نبی کے اور ان انبیاء
الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِیْ فَاِنَّکَ	کے جو مجھ سے پہلے ہوئے ہیں۔
اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔ (حلیۃ الاولیاء ص ۱۲۱ ج ۳ جذب القلوب ص ۱۷۲)	

Marfat.com

اس حدیث سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا خود اپنے وسیلہ اور پہلے وفات یافتہ انبیاء کرام کے وسیلہ سے دعا مانگنا ثابت ہے۔

فائدہ:۔ مولوی محمد زکریا صاحب دیوبندی نے بھی اس دعا کو اپنی کتاب "فضائل حج" کی نویں فصل میں لکھا ہے اور ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ اس حدیث کی سند عمدہ ہے۔

شہ مشکلکشا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

منکرین کمالات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کلمہ (مشکلکشا) غیر اللہ کے لیے بالخصوص انبیاء اولیاء اور حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر شرک کا فتویٰ جڑ دیتے ہیں اس وقت فقیر نے شعر کی مناسبت سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے عرض کرنا ہے۔

خلیفہ اکبر و نائب اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

اس شرح حدائق جلد اوّل میں فقیر تفصیل سے لکھ چکا ہے کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے خلیفہ اکبر اور نائب اعظم ہیں۔ چند حوالے یہاں ملاحظہ ہوں۔

۱۔ حضرت سلطان العلماء علامہ ملا علی قاری شرح مرقات میں لکھتے ہیں۔

هُوَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِيْفَةَ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ جَعَلَ خَزَائِنَ كَرَمِهٖ وَ مَوَائِدَ نِعَمِهٖ طَوْعَ يَدَيْهِ وَ اِرَادَتِهٖ يُعْطِيْ مَنْ يَّشَاءُ

(جوہر منظم)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے سب سے بڑے نائب ہیں اللہ نے اپنے کرم کے سب خزانے اور اپنی نعمت کے کل دسترخوان حضور کے اختیار میں کر دیا ہے جسے جو چاہیں عطا فرمائیں۔

Marfat.com

۲- مسند امام احمد بخاری، مسلم، نسائی ابن ماجہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ میں مسلمانوں کا ان کی جانوں سے زیادہ والی ہوں اس کی شرح میں علامہ عبدالرؤف مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرمایا۔

۳- لِاَنِّیْ خَلِیْفَۃُ الْاَکْبَرِ نَمُدُّ لِکُلِّ مَوْجُوْدٍ — اس لیے کہ میں اللہ عزوجل کا نائب اعظم ہوں ہر موجود کی مدد کرتا ہوں۔

۴- امام اجل عارف باللہ سہل بن عبداللہ تستری نے فرمایا جسے امام قاضی عیاض نے شفا شریف میں پھر امام احمد خطیب قسطلانی شارح بخاری نے مواہب اللدنیہ میں پھر علامہ ملا علی قاری علامہ شہاب الدین خفاجی نے شروح شفا میں پھر علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی نے شرح مواہب میں نقل فرما کر اس کی شرح تصنیف فرما کر اسے برقرار رکھا جو اس بات کی دلیل ہے کہ ان حضرات کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ فرمایا۔

مَنْ لَمْ یُرَ وِلَایَۃُ الرَّسُوْلِ عَلَیْہِ فِیْ جَمِیْعِ اَحْوَالِہٖ وَلَمْ یُرَ نَفْسُہٗ فِیْ مِلْکِہٖ لَا یَذُوْقُ حَلَاوَۃَ سُنَّتِہٖ — جو ہر حال میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا والی اور اپنے آپ کو حضور کی ملک نہ جانے وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سنت کی حلاوت سے آشنا نہ ہوگا۔

۵- امام عبدالوہاب شعرانی میزان الشریعۃ الکبری باب الوضو میں حضرت سید علی خواص رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں۔

خَیَّرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْ یُوْجِبَ مَاشَاءَ اَوْلَا — اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ اختیار دیا ہے

Marfat.com

يُوْجِبُ	کہ جو چاہیں واجب کردیں اور جو چاہیں نہ کریں۔

۶- خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی نے خصائص الکبریٰ شریف میں ایک باب وضع فرمایا۔ باب اختصاص صلی اللہ علیہ وسلم

بِاَنَّهٗ يَخُصُّ بِمَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْكَامِ	اس بات کا بیان کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ منصب خاص حاصل ہے کہ جسے چاہیں جس سے چاہیں مستثنا فرمادیں۔

علامہ قسطلانی نے اس کی تائید میں احادیث سے ۵ واقعے تحریر فرمائے اور مجدد اعظم اعلیٰ حضرت نے اس قسم کے ۲۲ واقعات ذکر فرمائے امام احمد خطیب قسطلانی شارح بخاری مواہب اللدنیہ میں اور علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی نے اس کی شرح میں فرمایا۔

اَلَا بِاَبِیْ مَنْ كَانَ مَلَكًا وَّ سَيِّدًا وَّ آدَمَ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ وَاقِفٌ اِذَا آدَمَ اَمْرًا لَا يَكُوْنُ خِلَافُهٗ وَ لَيْسَ لِذَاكَ الْاَمْرِ فِی الْكَوْنِ صَارِفٌ	سنو! میرے باپ اس ذات پر قربان جو بادشاہ اور سردار تھے اس وقت بھی کہ ابھی آدم علیہ السلام کا خمیر بھی تیار نہیں ہوا تھا جب وہ کسی چیز کا ارادہ فرمادیں تو اسکے خلاف نہیں ہوگا اور دنیا میں کوئی اسے پھیرنے والا نہیں۔

ایسے وہ خود موج پہ آجائیں تو مولویوں کو وہ القاب عطا فرمادیں کہ جن پر خود ڈبل شرک کا فتویٰ جڑ چکے مثلاً مولوی قاسم نانوتوی کو لکھتے ہیں۔ قاسم العلوم والخیرات اور دیوبندیوں

Marfat.com

کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن اپنے پیر رشید احمد گنگوہی کے مرنے پر ایک مرثیہ لکھا ہے جس میں لکھا ہے

۱۔ حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب
اٹھا وہ قبلۂ حاجات روحانی و جسمانی

۲۔ خدا ان کا مربی وہ مربی تھے خلائق کے ع

۳۔ نہ رُکا پر نہ رُکا پر نہ رُکا ان کا جو حکم تھا تھا سیف قضا مبرم

۴۔ مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا اس مسیحائی کو دیکھیں ذرا ابن مریم

انتباہ بتایئے ان اشعار میں گنگوہی کو جو القاب دیئے یہ اگر ہم نبی علیہ السلام اور اولیاء اللہ کو لکھیں تو مشرک اور وہ لکھیں تو موحّد۔

یاالٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
۲۔ شادیٔ دیدارِ حسنِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

حل لغات نزع (عربی) جان کنی دم توڑنا۔

۲۔ شرح یا بعد نزع کی تکلیف (جسے سکرات کہا جاتا ہے کی سختی احادیث میں ہے) کو بھول جاؤں یا الٰہی کرم فرمانا کہ تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن مبارک کا جلوہ نصیب ہو تو پھر خوشی ہی خوشی ہو گی۔

امام احمد رضا قدس سرہٗ کی یہ دعا مستجاب ہوئی جیسا کہ آپکے وصایا شریف میں ہے آپ نے وصیّت نامہ تحریر کرایا پھر خود ہی اس پر عمل کرایا۔ وصال شریف کے

Marfat.com

تمام کام ارشاد کے مطابق گھڑی دیکھ کر انجام دیئے جاتے رہے آپ نے ایک بج کر ۵۶ منٹ پر وقت معلوم کیا اور ارشاد فرمایا گھڑی کھلی ہوئی سامنے رکھ دو پھر یکایک ارشاد فرمایا تصاویر ہٹا دو، حاضرین کو خیال ہوا یہاں تصاویر کا کیا کام پھر ارشاد فرمایا یہی کارڈ لفافہ روپیہ پیسے پھر اپنے صاحبزادے مولانا حامد رضا خاں صاحب سے ارشاد فرمایا وضو کر آؤ قرآن عظیم لاؤ۔ ابھی وہ تشریف نہ لائے تھے کہ اپنے دوسرے صاحبزادے مولانا شاہ محمد مصطفےٰ رضا خاں صاحب سے پھر ارشاد فرمایا اب بیٹھے کیا کر رہے ہو۔ سورۂ یٰسین شریف اور سورۂ رعد شریف کی تلاوت کرو آپ نے دونوں سورتیں پوری توجہ سے سنیں جس آیت میں اشتباہ ہوا یا سننے میں پوری نہ آئی یا سبقت زبان سے زیر و زبر میں اس وقت فرق ہوا۔ خود تلاوت فرما کر بتا دی۔ سفر کی دعائیں جنکا چلتے وقت پڑھنا مسنون ہے تمام و کمال بلکہ معمول شریف سے زائد پڑھیں پھر کلمہ طیبہ پورا پڑھا جب اس کی طاقت نہ رہی اور سینے پر دم آیا ادھر ہونٹوں کی حرکت و ذکر پاس انفاس کا ختم ہونا تھا کہ چہرہ مبارک پر ایک لمحہ نور کا چمکا جس میں جنبش تھی جس طرح آئینہ میں لمعان خورشید جنبش کرتا ہے اور وہ جان نور۔ جسم اطہر حضور سے ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ دو بج کر اڑتیس منٹ پہ ٹھیک نماز جمعہ کے وقت پرواز کر گئی (وصایا شریف ص ۲۶، ۲۷)

بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں مقبولیت

مولانا عبدالعزیز محدث مرادآبادی (استاذ دارالعلوم اشرفیہ اعظم گڑھ) درگاہ اجمیر شریف کے سجادہ نشین دیوان سید آل رسول صاحب کے عم محترم رحمتہ اللہ علیہ جو ایک بلند پایہ بزرگ تھے) کی زبانی ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں جس سے اعلیٰحضرت رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں مقبولیت کا حال معلوم ہوتا ہے۔ راوی معتبر اور بات خواب کی ہے جن لوگوں کو ربِ کریم

Marfat.com

نے بصیرت قلبی عطار فرمائی ہے وہ اس واقعہ سے ضرور روشنی حاصل کریں گے.

واقعہ:۔ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۴۰ھ میں ایک شامی بزرگ دہلی تشریف لائے۔ان کی آمد کا سن کر ملاقات کی، بڑی شان وشوکت کے بزرگ تھے۔طبیعت میں استغناء بہت زیادہ تھا مسلمان جس طرح عربوں کی خدمت کرتے تھے، ان کی خدمت میں بھی نذرانہ پیش کرتے لیکن وہ قبول نہ کرتے اور فرماتے تھے کہ بفضلہ تعالےٰ میں فارغ البال ہوں، مجھے ضرورت نہیں۔ان کے اس استغناء اور طویل سفر سے سخت تعجب ہوا۔عرض کیا حضرت! یہاں تشریف لانے کا سبب کیا ہے؟ فرمایا۔مقصد تو بڑا زریں تھا لیکن حاصل نہ ہوا۔افسوس۔

واقعہ یہ ہے کہ ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ کو میرے نصیب جاگے۔خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حاضر دربار ہیں لیکن مجلس پر سکوت طاری ہے۔ لگتا تھا کسی کا انتظار ہے میں نے بارگاہ رسالت صلے اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا۔

میرے ماں باپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کس کا انتظار ہے" ارشاد فرمایا اُحمد رضا کا انتظار ہے میں نے عرض کیا احمد رضا کون ہے؟ فرمایا" ہندوستان میں بریلی کے باشندے ہیں۔بیداری کے بعد میں نے تحقیق کی معلوم ہوا مولانا احمد رضا خان صاحب بڑے ہی جلیل القدر عالم ہیں اور بقید حیات ہیں۔ملاقات کے شوق میں بریلی (ہندوستان) پہنچا۔معلوم ہوا کہ انکا انتقال ہو گیا ہے اور وہی ۲۵ صفر ان کی تاریخ وصال تھی۔ان سے شوق ملاقات میں طویل سفر کیا لیکن افسوس ملاقات نہ ہو سکی۔

Marfat.com

یاالٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
۳۔ ان کے پیارے منہ کی صبح جانفزا کا ساتھ

حل لغات گورِ تیرہ قبر کی سیاہ رات۔

۳۔ شرح یاالٰہی قبر کی کالی رات میں جب ہم پہنچیں تو تیرے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس کی صبح روشنی جانفزا کا ساتھ ہو۔

قبر میں زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس مسئلہ کو تحریک وہابیت کے بعد مختلف فیہ بنایا گیا۔ ورنہ اسلاف صالحین رحمہم اللہ قائل تھے کہ ہر قبر میں حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری ہوتی ہے خوش قسمت ہیں وہ جنہیں شرف زیارت کے بعد حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان نصیب ہوتی ہے ورنہ بدقسمت تو کہ اٹھیں گے۔ ہا۔ ہا لا ادری۔

حوالہ جات بخاری و دیگر کتب صحاح میں بھی جسکو صاحب مشکوٰۃ نے اپنی کتاب باب اثبات عذاب القبر میں فرماتے ہیں۔ کہ جب مردہ کو دفن کیا جاتا ہے۔ اور لوگ واپس لوٹتے ہیں تو مُردہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے بعدازاں دو فرشتے منکر نکیر تشریف لاتے ہیں۔ اس سے مَنْ رَبُّکَ وَمَا دِینُکَ کے سوال کے بعد پوچھتے ہیں مَاکُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ حَقِّ ھٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی اے بندۂ خدا تو کیا کہتا ہے اس رجل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اسکے بعد مضمونِ حدیث طویل ہے مقصود اتنا تھا عرض

Marfat.com

کر دیا۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگرچہ تمام روئے زمین میں کروڑوں لوگ مرتے ہیں تو کروڑوں جگہ ایک ہی وقت میں تمام اہل قبور کو زیارت ہوتی ہے۔

ردِّ منکرین

منکرین کے پاس حدیث مذکور کا جواب تو کوئی نہیں صرف عقلی گھوڑے دوڑاتے ہیں انکے جواب میں اتنا کافی ہے کہ عقل سلیم ہے تو بھی عقلاً بھی حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا ہر قبر میں زیارت سے مشرف فرمانا مشکل نہیں اس لیے کہ منکرین کو مسلم ہے کہ

۱۔ ہر قبر میں نکیرین سوالات کے لیے پہنچنا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور نکیرین حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ خدام میں سے ہیں۔

۲۔ ہر صاحب قبر کو سورج غروب کرتا نظر آتا ہے حالانکہ وہ اپنے مرکز میں بھی ہوتا ہے جبکہ قبور میں دفن ہونے والوں کا ایک سیکنڈ خالی نہیں جا رہا بلکہ ایک سیکنڈ میں عالم دنیا میں درجنوں دفنائے جاتے ہیں اور سورج حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار و تجلیات کی ایک معمولی سی جھلک ہے۔

۳۔ مخالفین مانتے ہیں کہ قبر میں جاتے وقت شیطان بہکاتا ہے اسی لیے حضور سرور عالم صلی اللہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت میت کے لیے شیطان سے پناہ مانگو شیطان مجسم شر ہے اور حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سراپا خیر بلکہ قاسم خیر ہیں مخالفین پر تعجب ہے کہ شر کو عین توحید سمجھتے ہیں اور خیر پر شرک کا فتویٰ۔

ہر قبر میں منکرین سے استدلال

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ ہر قدم اسلاف صالحین رحمہم اللہ کے نقش قدم پر ہے۔ ہر قبر میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عقیدہ اسلاف صالحین سے بھی منقول ہے اور انہوں نے بھی حدیث مذکور سے استدلال فرمایا ہے۔

Marfat.com

مشکوٰۃ باب اثبات عذاب القبر میں ہے۔

حدیث شریف ۱۔ فَیَقُوْلَانِ مَاکُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَ الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ۔ نکیرین میّت سے پوچھتے ہیں کہ تم اُن کے (محمد رسول) کے بارے میں کیا کہتے تھے۔

شارحین اشعۃ اللمعات میں اسی حدیث کے ماتحت ہے یعنی ہذالرجل کہ می گویند آنحضرت رامی خواہند۔ ہذالرجل سے مراد حضور علیہ السلام کی ذات ستودہ صفات ہے۔

اشعۃ اللمعات میں حدیث یا باحضار ذات شریف دے درعیانے بہ ایں طریق کہ در قبر مثالے دے علیہ السلام حاضر ساختہ باشند و دریں جا بشارتے است عظیم مر مشتاقانِ غمزدہ راکہ اگر برامید ایں شادی جاں دہند و زندہ در گور روند جائے دارد۔ یا قبر میں ظاہر ظہور آپ کی ذات شریف کو حاضر کرتے ہیں۔ اس طرح کہ قبر میں حضور علیہ السلام کی وجود مثالی موجود کر دیتے ہیں اور اس جگہ مشتاقانِ غمزدہ کو بڑی خوشخبری ہے کہ اگر اس شادی کی امید پر جان دے دیں اور زندہ قبروں میں چلے جائیں تو اسکا موقع ہے۔

۲۔ حاشیہ مشکوٰۃ میں یہ ہی حدیث قِیْلَ یُکْشَفُ لِلْمَیِّتِ حَتّٰی یَرَی النَّبِیَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَھِیَ بُشْرٰی عَظِیْمَۃٌ۔ کہا گیا ہے کہ میت سے حجاب اٹھا دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہے اور یہ بڑی ہی خوشخبری ہے۔

۳۔ قسطلانی شرح بخاری ص ۳۹۰ کتاب الجنائز میں ہے فَقِیْلَ یُکْشَفُ لِلْمَیِّتِ حَتّٰی یَرَی اگر ایسا ہوتا تو کافر میت سے یہ سوال نہ ہوتا کیونکہ وہ تو حضور علیہ السلام کے تصوّر سے خالی الذہن ہے نیز کافر اسکے جواب میں یہ نہ کہتا۔ میں نہیں جانتا بلکہ پوچھتا کہ تم کس کے بارے میں سوال کرتے ہو؟ اسکے لَا اَدْرِیْ کہنے سے معلوم ہوتا ہے

Marfat.com

کہ وہ حضور کو آنکھوں سے دیکھ تو رہا ہے مگر پہچانتا نہیں اور یہ اشارہ خارجی ہے۔

اس حدیث اور عبارتوں سے معلوم ہوا کہ قبر میں میّت کو حضور علیہ السلام کا دیدار کرا کر سوال ہوتا ہے کہ تو اس شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو جو تیرے سامنے جلوہ گر ہیں کیا کہتا تھا۔ ہذا اشارہ قریب ہے۔ معلوم ہوا کہ دیکھا کر قریب کر کے پھر پوچھتے ہیں اسی لیے حضرات صوفیائے کرام اور عشاق موت کی تمنا کرتے ہیں اور قبر کی پہلی رات کو دولہا کے دیدار کی رات کہتے ہیں اعلیٰحضرت فرماتے ہیں۔

جان تو جاتے ہی جائے گی قیامت یہ ہے
کہ یہاں مرنے پہ ٹھہرا ہے نظارہ تیرا

مولانا آسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ؎

آج پھولے نہ سمائیں گے کفن میں آسی
جس کے جویاں تھے ہے اس گُل کی ملاقات کی رات

حضرت مفتی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ اپنے دیوان میں عرض کیا ہے۔

مرقد کی پہلی شب ہے دولہا کی دید کی شب
اس شب کے عید صدقے اس کا جواب کیسا

اسی لیے بزرگانِ دین کے وصال کے دن کو روز عرس کہتے ہیں۔ عرس کے معنی میں شادی کیونکہ عروس یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دولہا کے دیدار کا دن ہے۔

اور ایک وقت میں ہزار ہا جگہ ہزاروں مُردے دفن ہوتے ہیں تو اگر حضور علیہ السلام حاضر و ناظر نہیں ہیں تو ہر جگہ جلوہ گری کیسی؟ ثابت ہوا کہ حجاب ہماری نگاہوں پر ہے ملائکہ اس حجاب کو اٹھا دیتے ہیں جیسے کہ دن میں کوئی خیمہ میں بیٹھا ہو اور آفتاب اس کی نگاہ سے غائب ہو کسی نے اس خیمہ کو اوپر سے ہٹا کر

Marfat.com

سورج نہ دکھایا۔

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شور دار و گیر
۴۔
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

۴۔ شرح اے پروردگار جب محشر میں پکڑ دھکڑ کا شور ہو تو اس وقت تیرے محبوب کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (جو امت کو امن دینے والے ہیں) کا ساتھ نصیب ہو۔

شفاعت طلبی اس دعائیہ شعر میں امام احمد رضا قدس سرہٗ نے قیامت میں رفاقت سرکار کی طلب میں دراصل شفاعت طلب فرمائی ہے اور یہی ہر مومن کا مدعا ہے کہ قیامت میں شفاعت سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہو۔

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
۵۔
صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

۵۔ شرح اے رب العلمین جب (قیامت میں) پیاس سے زبانیں باہر آئیں اس وقت صاحب کوثر شہ جود و سخا کا ساتھ نصیب ہو۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

Marfat.com

حدیث شریف

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وسلم اَتَانِیْ آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّیْ فَخَیَّرَنِیْ اَنْ یَّدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِیْ الْجَنَّۃَ وَ بَیْنَ الشَّفَاعَۃِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَۃَ وَھِیَ لِمَنْ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ آیا تو اس نے مجھے اختیار دیا کہ یا تو میری آدھی امت جنت میں داخل ہو یا میں شفاعت کو اختیار کروں تو میں نے شفاعت کو منظور کیا۔ میری شفاعت ہر اس شخص کے لیے ہوگی کہ جو اس حال میں مرے کہ اس نے کسی کو خدائے تعالیٰ کا شریک نہ مانا ہو۔

(رواہ الترمذی مشکوٰۃ)

قیامت کا قائم ہونا برحق اور اسکا انکار کرنے والا کافر ہے قیامت کے روز اپنی اپنی قبروں سے ننگے بدن اٹھیں گے۔ کوئی پیدل ہوگا اور کوئی سوار اور کافر منہ کے بل چلتے ہوئے میدان حشر کو جائیں گے۔ اس دن زمین تانبے کی ہوگی۔ سورج صرف ایک میل کے فاصلے پر ہوگا۔ گرمی اور تپش سے بھیجے کھولتے ہوں گے اور گرمی کی حالت میں کثرت سے پسینہ نکلے گا اور پیاس کی جو کیفیت ہوگی وہ محتاج بیان نہیں۔ زبانیں سوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی۔ ان مصیبتوں کے باوجود کسی کا کوئی پرسال حال نہ ہوگا۔ بھائی سے بھائی بھاگے گا ماں باپ اولاد سے پیچھا چھڑائیں گے۔ ہر ایک اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار ہوگا کوئی کسی کا مددگار نہ ہوگا۔ اس پریشانی کے عالم میں اہل محشر مشورہ کریں گے کہ اپنا کوئی سفارشی ڈھونڈنا چاہیئے جو ہم

Marfat.com

ہم کو قیامت کے پچاس ہزار سال کے دن میں ان مصیبتوں سے رہائی دلائے۔ لوگ گرتے پڑتے حضرت آدم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے جلیل القدر انبیاء السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر شفاعت فرمائیں گے مگر ہر جگہ سے یہی جواب ملے گا۔ یہ میرا مرتبہ نہیں تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے۔ ارشاد ہوگا۔ اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی اور جو مانگو گے ملے گا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت مقبول ہے اب شفاعت کا سلسلہ شروع ہو جائیگا۔ یہاں تک کہ جسکے دل میں رائی کے دانہ سے بھی کم ایمان ہوگا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی شفاعت فرمائیں گے اور اس دن رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے طفیل بے شمار گناہگار جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

یا الٰہی سر مہری پر ہو جب خورشید حشر
سید بے سایہ کے ظلِّ لوا کا ساتھ ہو

حل لغت سرد مہری۔ بے مروتی۔ سنگدلی

۶۔ شرح اے پروردگار جب آفتاب حشر سنگدلی پر ہو تو اس سردار کریم صلی اللہ علیہ وسلم جسکا سایہ نہیں اسکے لوائے الحمد کا سایہ ہمارے ساتھ ہو۔
(لوا الحمد)

قیامت کے روز حضرت آدم علیہ السلام اور تمام انبیاء علیہم السلامی اپنی امتوں سمیت۔

Marfat.com

حضور کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوں گے۔ اس مرتبہ اور مقام کا ذکر متعدد بار خود سرورِ عالم نے فرمایا۔

"لوائے حمد" میرے ہاتھ میں ہوگا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نبی کو کسی نہ کسی خصوصی دعا کا حق دیا گیا ہے جسکو اس نے اس دنیا میں ہی پورا کر لیا مگر میں نے اپنی امت کے لیے شفاعت کی دعا محفوظ رکھی ہوئی ہے قیامت کے دن میں بنی آدم کا سردار ہوگا مجھے اس پر فخر نہیں۔ میں پہلا شخص ہونگا جو زمین سے نمودار ہوگا

وَبِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ اٰدَمُ فَمَنْ دُوْنَهٗ تَحْتَ لِوَائِيْ وَلَا فَخْرَ

اور "حمد" کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا مگر اس پر مجھے فخر نہیں آدم اور ان کے بعد آنے والے تمام انبیاء میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور مجھے اس پر بھی فخر نہیں

(مسند احمد ۱: ۲۸۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی رحمت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمام انبیاء پر مجھے چھ ایسی چیزوں کے ساتھ فضیلت بخشی گئی ہے جو مجھ سے پہلے کسی اور نبی کو عطا نہیں کی گئیں۔ مجھے اگلے اور پچھلے لوگوں پر مغفرت کی بشارت دی گئی ہے مجھ پر مال غنیمت حلال کر دیا گیا۔ میری امت کو تمام امم سے بہتر اور تمام روئے زمین کو میری خاطر مسجد بنا دیا گیا اور پاک کر دیا گیا۔ مجھے حوض کوثر عطا کیا گیا۔ رعب و دبدبہ دیا گیا۔

وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اَنَّ صَاحِبَكُمْ لَصَاحِبُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ

قسم مجھے اس ذات کی جس کی قبضہ میں میری جان ہے روزِ قیامت تمہارے نبی کے ہاتھ

Marfat.com

الْقِيَامَةِ تَحْتَ آدَمَ فَمَنْ دُوْنَهٗ۔	میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور اس کے نیچے آدم سمیت تمام انبیاء ہوں گے۔
(مجمع الزوائد ۸ : ۲۶۹)	

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگوں کو اٹھایا جائے گا تو میں پہلا شخص ہوگا جب لوگ اکٹھے ہو کر آئیں گے تو میں ان کا خطیب بنوں گا جب لوگ مایوس ہو جائیں گے تو میں انہیں بشارت کے ذریعے سہارا دونگا۔

لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَ اَنَا اَكْرَمُ وُلْدِ آدَمَ عَلٰى رَبِّيْ وَلَا فَخْرَ۔	اس دن "حمد" کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں اپنے رب کی بارگاہ میں بنی آدم میں سب سے مکرم و معزز ہوں مگر مجھے اس پر فخر نہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے آپکا یہی ارشاد گرامی ان الفاظ میں مروی ہے۔

بِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِيْ	حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا مگر مجھے فخر نہیں اور حضرت ادم سمیت تمام انبیاء میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔
(الترمذی، کتاب المناقب)	

تمام اولاد آدم میرے جھنڈے تلے ہوگی

سابقہ روایات میں گزرا ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔ اب آپ وہ ارشاد

Marfat.com

سنیئے جس میں فرمایا، تمام اولاد آدم میرے جھنڈے تلے ہوگی۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ صحابہ نے آپ سے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو خلیل، حضرت عیسٰی کو اپنا کلمہ و روح اور حضرت موسیٰ کو کلیم بنایا یا رسول اللہ !

فَمَا خَا اُعْطِیْتَ اَنْتَ ؟ — آپ کو کون سا خصوصی درجہ دیا گیا ہے ؟

آپ نے فرمایا۔

وُلْدِ آدَمَ کُلُّھُمْ تَحْتَ رَأیَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تُفْتَحُ لَہُ اَبْوَابَ الْجَنَّۃِ۔

روز قیامت تمام اولاد آدم میرے جھنڈے تلے ہوگی اور میں ہی سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کی خاطر جنت کا دروازہ کھولا جائے گا۔

(الایماں بعوالم الاخرہ۔ ۱۶۵، بحوالہ ابن عساکر)

روز قیامت تمام اولاد آدم میرے جھنڈے تلے ہوگی اور میں ہی سب سے پہلا شخص ہونگا جس کی خاطر جنت کا دروازہ کھولا جائے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی دوسری روایت میں مومنین کا ذکر بھی ہے

وَتَحْتَہُ اٰدَمُ وَمَنْ دُوْنَہُ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

اس کے نیچے آدم و دیگر انبیاء اور تمام مؤمن ہونگے۔

(دلائل النبوہ لابی نعیم ۱: ۶۴)

اس سے بڑھ کر کسی شخصیت کو کیا مرتبہ مل سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء اس کے دامن رحمت کی پناہ میں ہونگے۔ "اعلیٰ حضرت" نے اسی مبارک منظر کا ذکر کرتے ہوئے آپکی رفاقت کی تمنا کردی۔ بلکہ دوسرے مقام پر تو اس سے بڑھ کر آرزو کی۔ ؎

Marfat.com

ے صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلیں کہ دن ہوں بھلے
نوا رکے تلے ثنا میں کھلے رضا کی زبان تمہارے لیے

یاالٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
۷۔ دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

حل لغات بھڑکیں ۔ بھڑکنا بمعنیٰ شعلہ زن ہونا غصہ آنا۔ سخت گرم ہونا یہاں یہی مراد ہے۔

۷۔ شرح الٰہ العالمین جب محشر میں بدن گرمی سے سخت گرم ہوں اس وقت تیرے محبوب کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دامن کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو۔

یاالٰہی اعمال نامہ جب کھلنے لگیں
۸۔ عیب پوشِ خلق ستّارِ خطا کا ساتھ ہو

۸۔ شرح اے پروردگار جب نامۂ اعمال کھلنے لگیں تو اس محبوب کا ساتھ ہو جب خلق کے عیب پوش اور خطاؤں کو چھپانے والے ہیں۔

Marfat.com

یاالٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں

۹- ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

۹- شرح: الہ العالمین جب حساب کے جرم سے آنکھیں آنسو بہائیں تیرے محبوب کے تبسم والے ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب حسابِ خندۂ بیجا رُلائے

۱۰- چشمِ گریانِ شفیع مرتجےٰ کا ساتھ ہو

حل لغت: انتہائی (ہمدرد) مرتجیٰ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی ہے

۹- شرح: اے اللہ تعالیٰ جب خندہ بیجا کا حساب ہمیں رلائے تو تیرے حبیب جو ہمارے شفیع اور تیری طرف سے انہیں ہزاروں امیدوں والے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چشم گریاں کا ساتھ ہو۔

Marfat.com

یاالٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں
۱۱-
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

حل لغات بے باکیاں، آزاد خیالیاں۔ غلط اعمال کو لاپرواہی میں خوب عمل میں لانا۔ بُرے اعمال

۱۱-شرح اے پروردگار جب میری بداعمالیاں رنگ لائیں تو تیرے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیچی نیچی نظر والی حیاء کا ساتھ ہو۔

حیاؤ شرم وہ نیک عادت ہے جس کے ذریعے انسان قبائح شرعیہ کے ارتکاب سے بچتا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس میں غایت درجہ کی حیا تھی۔ چنانچہ حضرت ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پردہ والی دوشیزہ سے بڑھ کر حیادار تھے جب آپ کسی امر کو ناپسند فرماتے تو ہم اسے آپکے چہرہ مبارک میں پہچان جاتے۔ یعنی غایت حیا کے سبب سے آپ اپنی کراہت کی تصریح نہ فرماتے تھے بلکہ ہم اسکے آثار چہرہ انور میں پاتے ۔ نیچی نظروں کی شرم وحیا پر درود ۔ اونچی بینی کی رفعت پر لاکھوں سلام

یاالٰہی جب چلوں تاریک راہِ پلصراط
۱۲-
آفتابِ ہاشمی نورالہدیٰ کا ساتھ ہو

Marfat.com

۱۲ بشرح یاالہ العالمین جب پلصراط کے تاریک راستہ پر چلوں تو اس وقت ہاشمی آفتاب ہدایت کے نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ ہو۔

یاالٰہی جب سرشمشیر پر چلنا پڑے
۱۳- رب سلم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو

حل لغت سرشمشیر۔ پلصراط۔ رب سلم اے سلامت رکھ۔ غم زدہ غمدیدہ۔ دکھی۔ مصیبت کا مارا۔ یہاں پہلا معنیٰ مراد ہے۔

۱۲ بشرح یااللہ جب (پلصراط جو تلوار سے باریک ہے تلوار کی دھار پر چلنا پڑے (رب سلم) اے پروردگار سلامت رکھ) کہنے والے غمزدہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ ہو۔

پُلصراط۔ حضرت علامہ صدرالشریعہ مولانا محمد امجد علی رحمہ اللہ نے بہار شریعت میں لکھا ہے کہ

عقیدہ۔ صراط حق ہے یہ ایک پُل ہے کہ پشتِ جہنم پر نصب کیا جائیگا۔ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا۔ جنت میں جانے کا یہی راستہ ہے سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزر فرمائیں گے۔ پھر اور انبیاء و مرسلین پھر یہ امت پھر اور امتیں گزریں گی اور حسب اختلاف اعمال پلصراط پر لوگ مختلف طرح سے گزریں گے بعض تو ایسے تیزی کے ساتھ ساتھ گزریں گے جیسے بجلی کا کوندا کہ ابھی چمکا اور ابھی غائب ہوگیا اور بعض تیز ہوا کی طرح، کوئی ایسے جیسے پرندہ اڑتا ہے اور بعض جیسے گھوڑا دوڑتا

Marfat.com

ہے اور بعض جیسے آدمی دوڑ تا ہے یہاں تک کہ بعض اشخاص سرین پر گھسٹتے ہوئے اور کوئی چیونٹی کی چال جائے گا۔ اور پلصراط کے دونوں جانب بڑے بڑے آنکڑے اللہ ہی جانے کہ وہ کتنے ہوں گے۔

لٹکنے ہوں گے جسکے بارے میں حکم ہوگا اسے پکڑ لیں گے مگر بعض تو زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے اور بعض کو جہنم کو گرا دیں گے اور یہ ہلاک ہوا۔ یہ تمام اہل محشر تو پل پر سے گزرنے میں مشغول مگر وہ بے گناہ گاروں کا شفیع پل کے کنارے کھڑا بہ کمال گریہ وزاری اپنی امتِ عاصی کی نجات کی فکر میں اپنے رب سے دعا کر رہا ہے رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ الٰہی ان گناہگاروں کو بچالے بچالے اور ایک اسی جگہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دن تمام مواطن میں دورہ فرماتے رہیں گے کبھی میزان پر تشریف لے جائیں گے اور فوراً ہی دیکھو تو حوضِ کوثر پر جلوہ فرما ہیں۔ پیاسوں کو سیراب فرما رہے ہیں اور وہاں سے پل پر رونق افروز ہوئے۔ اور گرتے ہوؤں کو بچایا۔ غرض ہر جگہ انہیں کی دہائی ہر شخص انہی کو پکارتا انہی سے فریاد کرتا ہے اور ان کے سوا کس کو پکارے کہ ہر ایک تو اپنی فکر میں ہے۔ دوسروں کو کیا پوچھے صرف ایک یہی ہیں جنہیں اپنی فکر نہیں اور تمام عالم کا بار ان کے ذمے صلے اللہ علیہ وسلم

اَللّٰھُمَّ نَجِّنَا مِنْ احوال المحشی بجاہِ ھذا النَّبِیِّ الکریم عَلَیْہِ وعَلٰی آلہٖ و اصحابہٖ افضل الصَّلٰوۃ والتسلیم۔ آمین

الٰہی ہمیں محشر کی ہولناکیوں سے نجات عطا فرما اس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے۔

Marfat.com

یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں
۱۴- قدسیوں کے لب سے آمین رہنا کا ساتھ ہو

۱۴- شرح اے خدا جو اچھی دعا میں تجھ سے مانگوں تو قدسیوں کے لب سے (اے ہمارے رب قبول فرما) کا ساتھ ہو۔

احادیث مبارکہ میں ہے کہ جس دعا میں ملائکہ کرام کسی کی دعا پر موافقت کریں اس کی استجابت یقینی ہے۔

یا الٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اٹھائے
۱۵- دولت بیدار عشق مصطفٰے کا ساتھ ہو

حل لغات گراں۔ بھاری۔ بوجھ۔ مہنگا۔ دوبھر مشکل۔ بیدار۔ ہوشیار جاگتا ہوا

۱۵- شرح اے اللہ جب رضا (امام اہلسنت رحمہ اللہ) خواب گراں سے سر اٹھائے تو عشق مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ خواب گراں اس سے قیامت میں اٹھنے سے پہلے کہ وہ مدت مراد ہے قرآن مجید ہے۔

قَالُوْا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا — کس نے ہمیں سونے جگا دیا۔
(پ ۲۳ سورہ یٰسٓ ۵۲)

Marfat.com

آیت سے معلوم ہوا کہ قیامت میں اٹھنا کفار کو غم کا باعث ہوگا صالحین کو خوشی کا جیسے موت غافل کے لیے چھوٹنے کا دن ہے عاقلوں کے لیے ملنے کا دن اس لیے ان کی موت کے دن کو عرس یعنی شادی کا دن کہا جاتا ہے فرشتے ان سے کہتے ہیں سو جاؤ دولہا کی طرح بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ کفار کا کلام ہوگا۔ اس چالیس سال کے عرصہ میں رب تعالیٰ عذاب قبر اٹھا دیگا جس سے یہ کفار آرام سے سوتے رہیں گے اب جب اٹھیں گے تو یہ کہیں گے۔ (تفسیر خازن وخزائن) ورنہ کفار اپنی قبروں میں سوتے کہاں تھے سخت عذاب میں تھے یا یہ مطلب ہے کہ کفار قیامت کی سختی دیکھ کر قبر کے عذاب کو ہلکا کہیں گے۔ (خزائن)

اس کی بہترین اور عجیب وغریب بحثیں فقیر کی تفسیر فیوض الرحمٰن ترجمہ روح البیان میں ہیں بہرحال اہل ایمان کو قبر میں جس نُمْ كَنَوْمَةِ الْعُرُوْسِ۔ کا حکم تھا اب وہ اس خواب گراں سے سر اٹھائیں گے تو حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جملہ اہل قبور سے پہلے مزار پاک سے باہر تشریف لاکر میدان حشر میں لیجانے کے لیے براق پر سوار ہوں گے تو عشاق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرب نصیب ہوگا اور وہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدولت قدسی فرشتوں سے ملکر دولہا کی سواری کے پیچھے پڑھتے چلیں گے

ع مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

نعت ۵۱

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ

۱- قرض لیتی ہے گنہ پرہیزگاری واہ واہ

حل لغت واہ۔ واہ کلمہ تحسینی۔ کیا بات، کیا کہنا وغیرہ۔

۱۔ شرح اے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آپکی شفاعت ذوق افزا کا کیا کہنا کہ الٹا پرہیزگاری گنہ سے قرض لیتی ہے جب پرہیزگاری آپ کی شفاعت کی شان و شوکت دیکھتی ہے تو پرہیزگاری کا گویا خیال ہوتا ہے کہ کسی گناہگار کو بطور قرض لے لوں تاکہ میں بھی ذوق افزار شفاعت سے بہرہ ور ہو جاؤں

ذوقِ افزار شفاعت

قرآن مجید اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا (پ ۱۵ ع ۹)

عنقریب آپکو آپ کا رب مقام محمود عطار فرمائے گا۔

Marfat.com

احادیث

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بالاسناد مروی ہے آپ فرماتے کہ بروز قیامت لوگ گروہ در گروہ ہو جائیں گے۔ ہر امت اپنے نبی کے تابع ہو گی اور عرض کریں گی اے فلاں نبی ہماری شفاعت کیجئے اے ہمارے نبی ہماری شفاعت کیجئے یہاں تک کہ وہ سب مجتمع ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر شفاعت چاہیں گے یہ وہ دن ہو گا جس میں اللہ آپکو مقام محمود عطار فرمائے گا۔

۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا یہ شفاعت ہے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ بروز قیامت لوگ اٹھائے جائیں گے پس میں اور میری امت ایک ٹیلہ پر ہوں گے اللہ تعالیٰ مجھ کو سبز جوڑا پہنائے گا پھر مجھے اذن شفاعت دیگا جو خدا چاہے گا کہوں گا! یہی مقام محمود ہے۔

۳- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے حدیث شفاعت بیان کرتے ہوئے فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وسلم چلیں گے یہاں تک جنت کے دروازہ کا حلقہ (زنجیر) پکڑیں گے پس اس دن اللہ تعالیٰ آپکو وہ مقام محمود عطار فرمائے گا جسکا آپ سے وعدہ کیا گیا۔

۴- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں عرش کی داہنی جانب ایسے مقام پہ کھڑا ہونگا جہاں میرے سوا کوئی اور کھڑا نہ ہو سکیگا اس وقت اگلے پچھلے رشک کریں گے ایک روایت میں ہے کہ وہ ایسا مقام ہے کہ جس میں اپنی امت کے لیے شفاعت کرونگا

(شفا شریف جلد اول)

Marfat.com

۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مقام محمود پر کھڑا ہونے والا ہونگا عرض کی گئی وہ کیا ہے فرمایا۔ وہ دن ہے کہ اللہ کرسی (عدالت) پر جلوہ گر ہوگا۔

۶۔ حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے اختیار دیا گیا کہ میں یا تو آدھی امت بلاحساب وکتاب جنت میں داخل کراؤں یا شفاعت کروں۔ میں نے شفاعت کو اختیار کیا کیونکہ وہ تمام سود مند ہے کیا اسکو تم متقیوں کے لیے خیال کرتے ہو۔ نہیں بلکہ یہ گنہگاروں اور خطا کاروں کے لیے ہے۔ (شفاء)

فائدہ:۔ اسی شفاعت کے لیے ؎

قرض لیتی ہے گنہ پرہیز گاری واہ ۔ واہ

۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی عنہ نے عرض کی یارسول اللہ آپ کو شفاعت کے بارے میں کیا اذن ملا۔ فرمایا میری شفاعت ہر اس شخص کے لیے ہے جو اخلاص سے گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کی زبان اور دل اس کی تصدیق کرے۔

۸۔ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے میری امت کا حال دکھایا گیا۔ جو میرے بعد کریگی اور ایک دوسرے کا خون بہائے گی۔ اور گزشتہ امتوں کا عذاب دکھایا گیا جو اُن سے پہلے ان پر سبقت کر چکا ہے تو میں نے اللہ تعالےٰ سے سوال کیا کہ مجھے ان کی شفاعت بروز قیامت دے۔ سو اللہ تعالےٰ نے عطار فرمایا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کریگا جہاں انکو منادی سنائے گا۔ اُن کی آنکھ دیکھتی ہوگی دراں حالیکہ

Marfat.com

وہ ننگے پاؤں اور ننگے بدن ہوں گے۔ جیسے کہ وہ پیدا ہوئے تھے خاموشی کا یہ عالم ہو گا کہ کوئی جان بغیر اذن بات تک نہ کر سکیگا اس وقت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ندا دی جائیگی حضور فرمائیں گے۔

لَبَّیْكَ وَ سَعْدَایْكَ حاضر ہوں نیک بختی اور بھلائی

وَ الْخَیْرُ فِی یَدَیْكَ تیرے آگے ہے۔)

اور بُرائی کی نسبت تیری طرف نہیں ہے تو ہی ہدایت دینے والا ہے جو تجھ سے ہدایت چاہے اور تیرا بندہ تیرے سامنے ہے ہر امر تیرا ہے اور تیری طرف سے کوئی پناہ نہیں دے سکتا کوئی بچا نہیں سکتا سوائے تیرے تو بابرکت اور بلند ہے تیری پاکی ہے اے ربّ کعبہ۔

حضرت حذیفہ کہتے ہیں کہ یہی وہ مقام محمود ہے جسکا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے اور جنتی جنت میں اور ایک گروہ جنتیوں کا ایک گروہ دوزخیوں کا باقی رہ جائے گا۔ تو اس وقت دوزخی گروہ جنتی گروہ سے کہے گا۔ تمہارے ایمان نے تمکو کیا نفع دیا پس وہ اپنے رب کو پکاریں گے اور چلائیں گے۔ جتنی اُنکی آواز سنیں گے پس وہ آدم علیہ السلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام سے اُن کے شفاعت کے لیے عرض کریں گے ہر ایک عذر کریگا یہاں تک کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے سو آپ اُن کی شفاعت فرمائیں گے۔ یہی مقام محمود ہے اسکے مثل حضرت ابن مسعود نیز مجاہد رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اور اسی کا ذکر کیا علی بن حسین نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور جابر بن عبداللہ نے یزید فقیر سے کہا۔ تم نے سنا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اس مقام کو جس میں آپکو اللہ تعالیٰ مبعوث فرمائیگا انہوں نے کہا ہاں۔ کیا یہ آپکا وہ مقام محمود ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکے ذریعے جہنمیوں کو نکالے گا۔ جہنمیوں کے اخراج کے سلسلے

Marfat.com

میں انہوں نے حدیث شفاعت بیان کی۔

فائدہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہی وہ مقام محمود ہے جسکا آپ سے وعدہ کیا ہے۔

۹۔ حضرت انس، حضرت ابوہریرہ اور ان دونوں کے سوا دوسروں کی حدیث ایک دوسرے میں داخل ہیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بروز قیامت اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو جمع فرمائے گا پھر وہ گھبرائیں گے۔ یا فرمایا انہیں الہام ہوگا پس وہ کہیں گے۔ کاش ہم اپنے رب کی طرف شفاعت لیجاتے۔

فائدہ:۔ دوسرے طریق سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ لوگ ایک دوسرے میں گھستے پھریں گے۔

۱۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لیے ممبر رکھے جائیں گے اُن پر وہ تشریف رکھیں گے میرا ممبر باقی رہے گا۔ میں اس پر نہیں بیٹھوں گا اور اپنے رب کی جناب میں برابر کھڑا رہوں گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا کیا چاہتے ہو کہ میں تمہاری امت کے ساتھ کروں۔ میں عرض کروں گا اے رب انکا حساب جلدی چکا دیا جائے۔ پس انکو بلایا جائیگا اور ان کا حساب کتاب ہوگا پس ان میں سے کچھ تو وہ ہونگے جن کو اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا اور کچھ وہ ہوں گے جن کو میری شفاعت کے ذریعہ جنت میں داخل کریگا میں برابر شفاعت کرتا رہوں گا۔ حتّٰی کہ ان لوگوں کو بھی بچالونگا جن کو جہنم میں جانے کا پروانہ مل چکا ہوگا یہاں تک کہ خازن جہنم کہے گا اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپنے تو اپنی امت سے کسی کو بھی خُدا کے غضب کا سزاوار نہیں رہنے دیا۔

۱۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

فرمایا۔ میں وہ پہلا شخص ہونگا جنکے سر زمین سے نکلیں گے اور یہ فخر نہیں۔ پس میں آؤنگا اور جنت کی زنجیر پکڑونگا۔ کہا جائیگا کون؟ میں کہوں گا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس میرے لیے کھولا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ میرا استقبال فرمائے گا تو اس وقت سجدہ کناں ہو جاؤں گا اور ذکر کیا جیسا گزرا حضرت انیس کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے سنا کہ میں بروز قیامت ضرور زمین کے پتھروں اور درختوں سے زیادہ لوگوں کی شفاعت کرونگا۔

Marfat.com

خامۂ قدرت کا حُسنِ دستکاری واہ واہ

۲- کیا ہی تصویر اپنی پیارے کی سنواری واہ واہ!

حل لغات خامہ (قلم) دستکاری، کاریگری۔ سنواری از سنوارنا۔ آراستہ کرنا۔ زینت دینا۔ سدھارنا۔

۲۔ شرح قدرت کے قلم کی حسین کاریگری اللہ۔ اللہ۔ کیا ہی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت سنواری کہ جسکا کوئی جواب نہیں۔

۱۔ سیدنا حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ؎

واحسن منک لم ترقط عینی، واجمل منک لم تلد النساء

خلقت مبرأ من کل عیب، کانک قد خلقت کما تشاء

۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جبریل علیہ السلام نے کہا اللہ فرماتا ہے کہ

کَسَوْتُ اَحْسَنَ یُوْسُفَ مِنْ نُوْرِ الْکُرْسِیِّ وَ کَسَوْتُ نُوْرَ وَجْهِکَ مِنْ نُوْرِ عَرْشِیِّ۔ میں نے یوسف کو نور کرسی سے لباس حسن پہنایا اور آپکے چہرۂ انور کو اپنے عرش کے نور سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ مَا رَاَیْتُ شَیْئاً اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْهِهٖ میں نے کسی شے کو زیادہ حسین وخوبصورت رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ وسلم سے نہ دیکھا گویا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور میں آفتاب سیر کر رہا ہے نکتہ اثر مذکور حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مَا رَاَیْتُ شَیْئًا فرمایا۔ مَا رَاَیْتُ رَجُلاً یَا اِنْسَانًا نہ فرمایا تاکہ غایت حسن وجمال محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ ہو جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن وجمال تمام دنیا کی چیزوں پر فائق تھا تمام اشیاء ان کے جمال کے روبرو ہیچ تھیں حضرت مولانا حشمت علی مرحوم لکھتے ہیں کہ روایت ہے کہ جب شب معراج حضور کی سواری قریب بطحا پہنچی بے شمار قدسی شمع کافوری ومشعل نوری اپنے اپنے ہاتھوں میں لیے حضور کی جلو میں تھے کہ حضرت احدیت سے خطاب آیا اے جبریل میرے حبیب کے روئے درخشاں پر جو ستر حجاب پڑے ہیں اُن میں سے ایک اٹھا دے چنانچہ جبریل نے بموجب فرمان خالق انس وجان حضور کے رُخ روشن سے ایک حجاب دور فرمایا کہ ناگاہ تمام حوالی بطحا چہرۂ انور کی روشنی سے روشن ومنور ہو گیا اور سب شمعوں اور مشعلوں کی روشنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رُخ تابان کی تابشوں کے آگے ماند ہو گئی

(نصرۃ الواعظین)

اشک شب بھر انتظارِ عفوِ اُمّت میں بہیں
۳- میں فدا چاند اور یوں اختر شماری واہ واہ

حل لغت اشک آنکھ سے رونے سے جو پانی نکلتا ہے۔ آنسو۔ بہیں از بہنا پانی یا کسی پتلی چیز کا جاری ہونا۔ اختر شماری۔ تارے گننا۔ انتظار میں جاگنا۔

Marfat.com

۳۔ شرح نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری رات آنسو بہائیں اس انتظار میں کہ کب امت کی بخشش کی نوید سنائی جائے گی میں محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان جاؤں کہ امت کے غم میں بخشش کے انتظار میں بیدار رہنا کیا بات ہے۔

اُنگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جُھوم کر
۴۔
ندیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

حل لغات ٹوٹے از ٹوٹنا ٹکڑے ہونا۔ پھوٹنا۔ کسی پر ہجوم کرنا۔ یہاں یہی مراد ہے۔ جھوم کر۔ لہرا کر۔ خوب زور سے یہاں یہی مراد ہے
ندیاں۔ ندی کی جمع۔ چھوٹا دریا۔ حل دھارا۔

۴۔ شرح انگلیاں فیض کا چشمہ ہیں ان پر پیاسے خوب زور شور سے ہجوم کیئے ہوئے ہیں۔ انگلیاں رحمت کے سمندر کی کیا خوب ندیاں ہیں۔ ندیاں پنجاب رحمت۔ اسی شرح حدائق بخشش جلد دوم میں اس موضوع پر بکثرت روایات نقل کر دی گئی ہیں تبرکاً یہاں عرض ہے۔

صلح حدیبیہ کے موقعہ پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پندرہ سو یا کم و بیش صحابہ کرام تھے۔ پانی ختم ہو گیا تھا۔ بارگاہ رسالت میں عرض کیا گیا۔ حضور علیہ السلام نے اپنا دست رحمت ایک برتن میں ڈالا۔ دیکھتے ہی دیکھتے آپکی پانچوں انگلیوں سے پانچ ندیاں پھوٹ پڑیں۔ ہر ایک نے اپنے اپنے برتنوں میں پانی بھر لیا خود پیا۔ اور اپنے جانوروں کو بھی پلایا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ہم ایک لاکھ افراد بھی ہوتے

Marfat.com

تو اس پانی سے سیر ہو جاتے اور پانی ختم نہ ہوتا۔

اعجوبہ | تھانوی اشرف علی دیوبندی نے انگلیوں سے پانی نکلنے کے معجزے کا انکار کیا ہے فقیر نے اسی شرح میں اسکے رد میں تفصیل سے لکھا ہے۔

انگشتہائے مبارک سے پانی بہنا اور آپکی برکت سے اس کا زیادہ ہونا

اس بارے میں احادیث بہت زیادہ مروی ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پانی کا بہنا صحابہ کی ایک جماعت نے بیان کیا ہے ان میں سے حضرت انس، جابر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی ہیں

حدیث ۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بالاسناد روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسے حال میں دیکھا کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا اور لوگ پانی تلاش کر رہے تھے مگر پانی نہ ملا۔ تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پانی منگایا اور اپنے دست مبارک کو اس برتن میں رکھدیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس سے وضو کریں راوی کہتے ہیں کہ میں نے آپ کی انگلیوں سے پانی ابلتے ہوئے دیکھا پس لوگوں نے وضو کیا یہاں تک کہ سب نے وضو کیا قتادہ نے حضرت انس سے بھی روایت کیا ہے اور کہا کہ ایک برتن جس میں پانی تھا اپنی انگلیوں کو اس میں ڈبو دیا اور برابر ڈبو رکھا بعد کو پوچھا تم کتنے تھے انہوں نے کہا کہ تین سو آدمی تھے نیز اسکو حمید، ثابت اور حسن نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حمید کی روایت میں ہے کہ میں نے کہا تم کتنے تھے انہوں نے کہا ہم اسی تھے۔ اسی

Marfat.com

کے مثل ثابت نے حضرت انس سے روایت کی۔ اور انہیں سے یہ بھی مروی ہے کہ وہ ستر آدمیوں کے قریب تھے لیکن حضرت ابن مسعود نے علقمہ کی صحیح روایت میں جو انہیں سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ہمارے پاس پانی نہ تھا تو ہم سے رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا کہ جس کے پاس بچا ہوا پانی ہو مانگ لو۔ پانی لایا گیا اور اسکو میں ڈال دیا تو آپ نے اس میں اپنا ہاتھ رکھ دیا تب پانی آپکی انگلیوں سے چشموں کی مانند ابلتا تھا اور سالم بن ابی جعدہ کی صحیح روایت میں ہے جو جابر سے مروی ہے۔ حدیبیہ کے دن لوگ پیاسے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چمڑے کا برتن تھا آپ نے اس سے وضو کیا اور لوگوں نے آگے ہو کر عرض کیا ہمارے پاس پانی نہیں صرف وہی پانی ہے جو آپکے برتن میں ہے تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک برتن میں رکھ دیا پس پانی آپکی انگلیوں سے چشمے کی مانند جوش مارنے لگا۔ اور اس حدیث میں ہے کہ میں نے کہا تم کتنے تھے ہم نے کہا اگر ایک لاکھ آدمی بھی ہوتے تو ہمیں وہ پانی کفایت کرتا۔ ہم صرف پندرہ سو آدمی تھے اسی کی حضرت انس نے حضرت جابر سے روایت کی اس میں یہ ہے کہ یہ واقعہ حدیبیہ کا ہے اُسید بن عبادہ بن صامت کی روایت میں جابر سے مسلم کی طویل حدیث میں غزوہ بواط میں مذکور ہے کہ کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر! وضو کے لیے آواز دو اور لمبی حدیث بیان کی۔ اس وقت حالت یہ تھی کہ سوائے چند قطروں کے مشکیزے میں پانی نہ تھا تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائی گئی۔ آپ نے اس پر ہاتھ رکھ کر کچھ پڑھا مجھے معلوم نہیں کیا پڑھا پھر فرمایا قافلہ کے ڈول کو لاؤ میں نے لاکر حضور کے سامنے رکھ دیا۔ راوی نے بیان کیا کہ آپ نے اپنا ہاتھ ڈول میں رکھا اور انگلیوں پھیلا دیں۔ اور حضرت جابر نے اس پر وہ پانی ڈالدیا۔ آپ نے فرمایا بسم اللہ۔ راوی نے

Marfat.com

کہاکہ میں نے دیکھا کہ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی جوش مار رہا تھا وہ ڈول کا پانی جوش مارنے لگا اور گھومنے لگا حتی کہ ڈول بھر گیا آپ نے لوگوں کو پانی پینے کا حکم دیا سب نے خوب پیا یہاں تک کہ سب سیراب ہو گئے میں نے کہا کیا کوئی باقی ہے جسکو پانی کی حاجت ہو اسکے بعد آپ نے اپنے ہاتھ کو ڈول سے نکال لیا وہ ویسا ہی بھرا ہوا تھا۔

شعبی سے مروی ہے کہ ایک سفر میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت برتن لایا گیا اور عرض کی گئی یا رسول اللہ ہمارے پاس نہیں بجز اسکے جو اس برتن میں ہے آپ نے اسے بڑے برتن میں ڈالدیا اور اپنی انگلی مبارک اس میں رکھدی یعنی پانی میں ڈبو دی پھر لوگ آتے تھے۔ وضو کر کے کھڑے ہوتے جاتے تھے۔

ترمذی نے کہا کہ اس باب میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے

انتباہ:۔ اسی فصل کے آخر میں حضرت قاضی عیاض رحمہ اللہ منکرین معجزہ ہذا کے رد میں لکھتے ہیں کہ ایسے بڑے جلسوں اور کثیر مجمعوں میں کسی راوی پر جھوٹ کی تہمت نہیں لگائی جاسکتی اس لیے کہ صحابہ کرام کی عادت تھی کہ ایسے لوگوں کو جو غلط خبر دیں بلا تاخیر جھوٹا کہدیا کرتے تھے کیونکہ ان کی فطرت میں یہ بات نہ تھی کہ غلط خبر سنیں اور اسکا رد نہ کریں۔ فلہذا یہ معجزہ (معاذ اللہ) اگر غلط ہوتا تو وہ کبھی خاموش نہ ہو سکتے تھے۔ پھر طرفہ یہ کہ اس معجزہ کو بیان کرنے والے اور پھر اس کی اشاعت کرنے والے خود صحابہ ہیں اور جم غفیر کے سامنے اس معجزہ کی نسبت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف کی ہے کسی نے بھی ان میں سے ان بیان کرنے والوں کا انکار نہ کیا بلکہ مشاہدہ کرنے والے بیان کرنے والوں کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور بڑے فخر و مباہات سے اس معجزہ کو بیان کرتے ہیں اگر آج کوئی منکر انکار کرے تو اسکا کیا اعتبار

Marfat.com

نُور کی خیرات لینے دوڑتے ہیں مہر و ماہ
۵- اُٹھتی ہے کس شان سے گردِ سواری واہ واہ

۵۔ شرح کس شان سے سواری پاک کی گرد اٹھتی ہے کہ اس اڑتی گرد سے سورج اور چاند نور کی خیرات حاصل کرنے کے لیے آپ کی سواری کی گرد کے پیچھے دوڑتے پھرتے ہیں۔

شبِ معراج حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی سواری مبارک جونہی مہر و ماہ سے گزری تو وہ آپ کی سواری کی گرد کے پیچھے دوڑتے رہے کہ ان پر بھی نظرِ کرم ہو جائے۔

Marfat.com

نفس یہ کیا ظلم ہے جب دیکھو تازہ جرم ہے
ناتواں کے سر پہ اتنا بوجھ بھاری واہ واہ ۷۔

۷۔ شرح اے ظالم نفس یہ کیا ظلم کر رہا ہے جب بھی دیکھو نت نئے جرم میں مبتلا ہو۔ ایک کمزور انسان کے سر پر اتنا گناہوں کا بڑا بھاری بوجھ لاد رہا ہے۔ عجیب بات ہے۔

نفس کی شرارت اور اس کی خرابی سے ہر بزرگ شاکی ہے اللہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کا مقولہ بیان فرمایا۔

وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ (پ ۱۳ ع ۱) اور حضرت امام بوصیری رحمہ اللہ نے اپنے قصیدہ شریف میں تو اسکا ایک مستقل فصل باندھا ہے بعنوان

الفصل الثانی فی التحذیر من ھوی النفس دوسری فصل خواہشات نفس سے بچنے کے بیان میں فقیر دو اشعار عربی مع ترجمہ تبرکاً یہاں عرض کرتا ہے۔

فَاِنَّ اَمَّارَتِیْ بِالسُّوْٓءِ مَا اتَّعَظَتْ
مِنْ جَھْلِھَا بِنَذِیْرِ الشَّیْبِ وَالْھَرَمِ

نفس امارہ نے لیکن جہل سے مانا نہیں گرچہ پیری کی نصیحت تھی نہایت محترم

وَلَا اَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِیْلِ قِرًی
ضَیْفِ اَلَمَّ بِرَاْسِیْ غَیْرَ مُحْتَشِمِ

اس کی مہمانی نہ کی کچھ میں نے کارِ خیر سے آئی جب مہمان پیری سر پہ میرے ایک دم

Marfat.com

مزید اشعار مع شرح فقیر اویسی کی شرح قصیدہ بردہ شریف میں پڑھیئے۔

محاسبہ نفس

تصوف میں محاسبہ نفس ایک اعلیٰ عملی جوہر ہے بلکہ تصوف کی بنیادی شرط یہ ہے کہ اپنے کو سب سے حقیر سمجھے نفس کے خیالات وحرکات کا برابر محاسبہ کرتا رہے اسی لیے ہم بڑے بڑے اولیار کاملین کو دیکھتے ہیں کہ وہ خوفِ خاتمہ سے کانپتے ہوئے نظر آتے ہیں اور برابر اپنے کو گنہگار ہی کہتے لکھتے ہیں۔ اور ان کا یہ کہنا نہ تو صرف زبانی ہوتا ہے اور نہ یہ کہ انکا گناہ ہمارے جیسا گناہ ہوتا ہے بات صرف یہ ہے کہ ان کا عرفان ہماری معرفت سے بدرجہا زائد ہوتا ہے اور ہمارے خوفِ خدا کو ان کی خشیتِ الٰہی سے کوئی نسبت نہیں ہم صریح گناہ کر کے بھی نہ خدا سے ڈریں نہ رسول اور خلق سے شرمائیں مگر ان کا حال ہی کچھ اور ہے اور وہ جتنی بھی عبادت کرتے ہیں اپنے رب کے حضور اسے کچھ نہیں سمجھتے اور یہی خیال رکھتے ہیں کہ ع

"حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا"

اولیار تو اولیار سید الانبیار علیہم التحیہ والثنا برابر استغفار کیا کرتے تھے جبکہ انبیار سے گناہ کا صدور محال ہے دوسری طرف اولیار کا حال یہ بھی ہے کہ اگر بارگاہ ذوالجلال کے ادب اور شریعت کے حکم اولیٰ واَحَب کے خلاف بھی ان سے کچھ ہو جاتا ہے تو اسے بہت بڑا گناہ سمجھتے رہتے ہیں۔ ہم نے صفتہ الصفوۃ لابن الجوزی میں اکابر اولیار کے اس طرح کے بہت سے واقعات پڑھے ایک بار بازار میں آگ لگی جس میں حضرت سَرِی سقطی کی بھی دوکان تھی انہیں خبر ہوئی اور دیکھنے گئے کسی نے بتایا آپ کی دکان محفوظ ہے زبان سے نکلا "الحمد للّٰہ" پھر فوراً اپنا محاسبہ کیا کہ اور مسلمانوں کی دوکانیں جل گئیں تیری بچ گئی تو یہ الحمد للّٰہ کہنے کا کیا موقع تھا۔ ایک موقع پر فرمایا اس الحمد للّٰہ پر تیس سال سے استغفار کی نوعیت کیا ہوتی ہے۔

امام احمد رضا قدس سرہٗ کی پاک زندگی میں صوفیہ کا یہ عملی جوہر بھی بڑی آب وتاب

Marfat.com

سے نظر آتا ہے ان کے اشعار سے اندازہ ہوتا ہے کہ نفس کا کیسا سخت محاسبہ رکھتے
تھے اور بعض عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے کو کیسا کچھ کہا کرتے تھے اور بلاشبہ
اس میں تصنع اور بناوٹ کو کچھ دخل نہ تھا کہ اس کا حکم تو عجب و کبر سے بھی سخت ہے
گا جو خدا کا خوف رکھتا ہو کبھی جھوٹے انکسار و تواضع کا مرتکب بلکہ اس جوہر میں مزید کما
یہ دکھایا کہ نفس کی سرکوبی کے ساتھ مایوسی کو بھی اپنے قریب بھٹکنے دیا اور عقیدۂ شفاع
کو بھی اظہار عصیان کے ساتھ واضح طور پر بیان فرمایا مثلاً ؎

دعویٰ ہے سب سے تیری شفاعت پہ پیشتر
دفتر میں عاصیوں کے شہا انتخاب ہوں

ایک جگہ نفس کو یوں سرزنش کرتے ہیں۔

خشک ہے خون کہ دشمن ظالم
سخت خونخوار ہے کیا ہونا ہے

ارے او مجرم بے پرواہ دیکھ
سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے

کام زنداں کے کیے اور ہمیں
شوقِ گلزار ہے کیا ہونا ہے

Marfat.com

مجرموں کو ڈھونڈھتی پھرتی ہے رحمت کی نگاہ
۸- طالعِ برگشتہ تیری سازگاری واہ واہ

حل لغات

طالع۔ نصیبہ۔ برگشتہ، باغی سرکش۔ سازگاری۔ نباہ۔ موافقت

۸۔ شرح

اے کریم نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپکی نگاہ رحمت مجرموں کی تلاش میں رہتی ہے اے برگشتہ نصیبہ تیری رحمت کریم کے تیرے ساتھ موافقت ہوئی کیا خوب ہے۔

طویل حدیث شفاعت میں ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام شفاعت کے طلبگاروں کو نفسی نفسی کہہ کر شفاعت کرنے سے انکار کردیں گے۔ آخر میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کہیں گے تم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جاؤ۔ وہی ایک ایسے بندے ہیں جنکے سبب اللہ تعالیٰ آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمائے گا۔ پس وہ میرے پاس حاضر آئیں گے میں فرماؤں گا۔ ہاں ہاں میں ہی اس قابل ہوں پھر میں جاؤں گا اور اپنے رب سے اذن حاضری چاہوں گا۔ وہ مجھے اجازت مرحمت فرمائے گا۔ جب میں اسکو دیکھوں گا تو سجدہ میں چلا جاؤں گا اور ایک روایت میں ہے کہ میں اس کی حمد کرونگا ایسے الفاظ کے ساتھ کہ اس وقت میں اس پر قادر نہیں ہوں اللہ تعالیٰ وہ مجھے الہام فرمائے گا اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی تعریفوں اور عمدہ ثنا کے وہ دروازہ کھولیگا۔ کہ مجھ سے پہلے وہ کسی پر نہ کھلا ہوگا۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ کہا جائے گا۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے سر کو اٹھائیے۔ سوال کیجئے وہ عطا فرمایا جائیگا۔ شفاعت کیجئے آپکی شفاعت قبول کی جائے گی۔ پس میں اپنے سر کو اٹھاؤں گا۔ اور عرض کرونگا اے رب

Marfat.com

میری امت اے رب میری امت، وہ فرمائے گا اپنی امت میں سے ان لوگوں کو جنت کے دروازہ میں سے داہنے دروازے سے داخل فرمائے۔ جن پر کوئی حساب نہیں ہے اور وہ اور لوگوں کے دوسرے دروازوں میں شریک ہیں۔

عرض بیگی ہے شفاعتِ عفو کی سرکار میں
چھنٹ رہی ہے مجرموں کی فرد ساری واہ واہ

حل لغات : عرض :۔ گذارش بیان یہاں پہلا معنے مراد ہے بیگی :۔ نفیس عفو معافی خطا بخشنا چھنٹ چھنٹنا الگ ہونا جدا ہونا انتخاب ہونا یعنی چھنٹ بمعنے الگ، جدا، انتخاب فرد :۔ حساب کی فہرست

شرح : معافی کی شفاعت کی گذارش نہایت مرغوب ہے اس لئے اب قیامت میں دیکھ لو کہ مجرموں کی تمام فہرست منتخب ہو رہی ہے کہ انہیں نیک لوگوں سے جدا کر کے عام معافی کا اعلان کر دیا جائے گا۔ قیامت میں مجرموں کو علیحدہ کرنے کا بیان قرآن مجید میں ہے،

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ (یٰسٓ) اور آج الگ چھٹ جاؤ اے مجرموں

علی الاطلاق یہاں پر المجرمون سے کفار مراد ہیں حضرت صدرالافاضل خزائن میں لکھتے ہیں کہ جس وقت مومن جنت کیطرف روانہ کئے جائیں گے اسوقت کفار سے کہا جائیگا کہ الگ چھٹ جاؤ اور مومنین سے علیحدہ ہو جاؤ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ حکم کفار کو ہوگا کہ الگ الگ جہنم میں اپنے اپنے مقام پر جائیں۔

صاحبِ روح البیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قیامت میں کفار و اہلِ ایمان اکھٹا اٹھیں گے اسکے بعد ایکدوسرے سے علیحدہ ہو جائیں گے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ویوم تقوم الساعۃ یومئذٍ یتفرقون اور قیامت قائم ہوگی تو اس دن لوگ متفرق ہوں گے۔

Marfat.com

شفاعت کے بعد مجرموں کا انتخاب

اس آیت کا عطف اہلِ جنۃ کے سابق مضمون پر ہے یعنی اہلِ جنت کو جنت میں لیجانے کے بعد اہلِ نار کو حکم ہوگا کہ آج تم ان سے الگ ہو جاؤ۔ اہلِ نار سے پہلے اہلِ جنۃ کو الگ کرنے کے طریقے۔

(۱) محض فضلِ الٰہی قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نافع العباد میں لکھتے ہیں

"بعد حساب اور وزن اعمال اگر حقوق اللہ میں سے کوئی چیز
اس کے ذمہ ہے حقیقتاً اگر چاہے تو عذاب کرے اگر چاہے
تو بخشدے اور بندے کی عیب پوشی فرمائے"

احادیث مبارکہ:۔ (۱) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت بندہ مسلم کو اپنے قریب کریگا اور فرمائے گا اپنا اعمالنامہ پڑھ وہ اپنی نیکی پڑھ کر خوش ہوگا حقتعالےٰ فرمائے گا میں نے تیری نیکی قبول کی وہ شکرانے میں سجدہ کریگا اور پھر جب گناہ پڑھیگا تو غمگین ہوگا۔ اور ڈرے گا اللہ تعالےٰ فرمائے گا میں نے تیرے گناہ کو بخشا پھر وہ بندہ سجدہ کرے گا اور لوگ اس کے سجدے کے سوا کچھ نہیں دیکھیں گے۔ آپس میں کہیں گے کیا اچھا آدمی ہے کہ اس نے کوئی گناہ نہیں کیا یہ نہ جانیں گے کہ اس کے اور اللہ تعالےٰ کے درمیان کیا معاملہ گذرا اس کو حسابِ آسان کہتے ہیں۔

(۲) حاکم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز میں فرمایا اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا اے خدا حساب کر میرے سے حسابِ آسان۔ جب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے کہا یا رسول اللہ حسابِ یسیر کیا ہے آپ نے فرمایا کہ حسابِ یسیر وہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نامۂ اعمال میں بندے کے گناہ دیکھے اور اسکو بخش دے۔

مَنْ نُوْقِشَ فِی الْحِسَابِ یَا عَائِشَۃُ ھَلَکَ ط

Marfat.com

جس شخص سے حساب میں جھگڑا کیا گیا اے عائشہ وہ ہلاک ہوا۔

اگر زیادہ مہربانی فرمائے گناہ کے عوض نیکی کا ثواب عطا فرمائے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا فَاُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ "یہی لوگ ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیتا ہے۔

حکایت مسلم نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی کو قیامت کے روز لایا جائیگا اور اس کے صغیرہ گناہ اسکے پیش کئے جائیں گے اور وہ ان کا اقرار کرے گا ڈرے گا اور کبیرہ گناہ سے ڈرتا ہوگا تو اس کیلئے حکم خدا ہوگا کہ اس کو ہر گناہ بے بدلہ ثواب نیکی کا عطا کردو اسوقت وہ آدمی ثواب کی طمع میں کہے گا کہ میرے دوسرے گناہ بھی ہیں جو گنے نہیں گئے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسے کہ آپکے دندانِ مبارک ظاہر ہوگئے۔

حکایت ابنِ ابی حاتم نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے ان کا قول روایت کیا کہ قیامت کے روز ایک شخص کو اسکا اعمال نامہ دیا جائیگا وہ صحیفہ کے اوپر برائیاں پڑھے گا اور ڈرے گا اور صحیفہ کے نیچے کے حصے میں نیکیاں پڑھے گا پھر جب بالائی حصہ پر نظر کرے گا تو بجائے برائیوں کے نیکیاں لکھی ہوئی دیکھے گا۔ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ بعض آدمی روزِ قیامت کو دوست رکھیں گے کہ ہم گناہ زیادہ کرتے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ط :: یعنی اللہ عزوجل ان کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیتا ہے فائدہ (۱)۔ اس مقام کی دو توجیہیں ہوسکتی ہیں جو اللہ تعالےٰ کے خاص بندے ہیں وہ گناہ ہوجانے کیوجہ سے اسقدر نادم ہوتے ہیں کہ جنابِ الٰہی میں تضرع والتجا کرتے ہیں ان کے وہ گناہ نیکیوں کا کام کرجاتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کی رحمت کا دروازہ کھلنے کا موجب ہوتے ہیں (۲) جو لوگ اللہ تعالےٰ کے عشق و محبت کے دریا میں غرق ہیں

Marfat.com

ان سے غلبۂ حال میں کبھی ایسے اعمال سرزد ہو جاتے ہیں جو شریعت کے خلاف ہیں مثلاً سماع یعنی گانا سننا، وجد یعنی بحالتِ شوق رقص کرنا اور رہبانیت یعنی ایسی درویشی و ترکِ دنیا کہ شریعت سے اس کا حکم نہیں متبعہ و ترکِ جمعہ و جماعات بوجہ چلہ کشی و کلماتِ شطحیہ یعنی مستی و ذوق کی حالت میں خلاف شرع کلام صادر ہونا۔

اللہ تعالےٰ ان کے ایسے اعمال کو ان کے عشق و محبت پر نظر کرتے ہوئے قابلِ مواخذہ نہیں گردانتا۔ بلکہ ان کے بدلے ثواب نیکیوں کا دیتا ہے جیسا کہ مولانا روم علیہ الرحمہ نے فرمایا ؎

ہر چہ گیرد علتی علت شود — کفر گیرد کاملے ملت شود

جو کچھ منافق کرتا ہے وہ کام بُرا ہوتا ہے — اور کامل اگر کفر بھی کرے دین ہوتا ہے

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر — گرچہ آید در نوشتن شیر و شیر

پاکوں کے کام کو اپنے پر مت قیاس کرو — اگرچہ شیر اور دودھ کے لکھنے میں حروف ایک جیسے ہیں۔

او بدل گشت و بدل شد کار او — لطف گشت و طور شد ہر نار او

اسکا دل کیسا تھ پھرا اور دل کیسا ہوا ہے کام اسکا — اور اسکی ہر آگ نور اور لطف ہو گئی۔

فائدہ :- ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آیا ہے کہ صغیرہ گناہ اس کے پیش کیے جائیں گے اور کبیرہ گناہ پوشیدہ رکھے جائیں گے اسکا مطلب یہ ہے کہ اس کے صغیرہ گناہوں کے عوض اس کو نیکیاں دی جائیں گی اگر اتفاقاً بروز تقدیر ایسے لوگوں سے کبیرہ گناہ سرزد ہو جائے تو اس کو اللہ تعالےٰ پوشیدہ رکھے گا اور بخش دے گا اور جو کچھ حقوق عباد سے کسی کے ذمہ ہوگا اس کو اللہ تعالےٰ ہرگز نہ بخشے گا بلکہ قرضدار کی نیکیاں قرض خواہ کو اور ظالم کی نیکیاں مظلوم کو دی جائیں گی اگر قرضدار اور ظالم کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی اور حقوق مردم ابھی باقی ہوں گے تو قرضخواہ اور مظلوم کے گناہ قرضدار اور ظالم پر رکھے جائیں گے اور ان کو دوزخ میں بھیجا جائے گا رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

Marfat.com

ایسا نہ ہو کہ تو مرے اور قرض کسی کا تیرے ذمہ ہو اور آخرت میں درود نیا نہ ہوں گے اور قرض کے عوض نیکیاں دیجائیں گی یا گناہ قرضخواہ کے اس کے ذمہ ڈالے جائیں گے فرمایا رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر کوئی شخص راہِ خدا میں قتل کیا جائے پھر زندہ کیا جائے اور پھر قتل کیا جائے تب بھی داخلِ بہشت نہ ہو گا جبتک قرض کو ادا نہ کرے اور فرمایا کہ نامۂ اعمال میں تین قسم کے گناہ ہوں گے ایک شرک یہ ہرگز بخشا نہ جائیگا دوسرے اللہ تعالےٰ کے حقوق اللہ تعالےٰ حق بخشنے میں خوف نہ کرے گا۔ تیسرے بندگانِ خدا پر ظلم اس میں بدلہ دلایا جائے گا۔

رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مفلس وہ شخص ہے کہ نماز روزہ وغیرہ نیکیاں رکھتا ہو۔ مگر ایک کو گالی دی ہوئی ہے اور دوسرے کا مال لیا گیا ہے اور کسی کو قتل کیا ہوا ہے کسی کو مارا ہوا ہے تو ہر ایک کو اسکی نیکیاں دیجائینگی اور جب اسکی نیکیاں ختم ہو جائیں گے تو مظلوموں کے گناہ اسپر ڈالے جائیں گے اور اس کو دوزخ میں لے جایا جائیگا لیکن اگر اللہ تعالےٰ چاہے اور فضل فرمائے اور خود قرضداروں کیطرف سے عوض دے کر قرضخواہوں سے رہائی دلائے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرضدار ہو اور اسکی نیت ادا کرنے کی ہو لیکن اسکو میسّر نہ ہو حق تعالےٰ اس کیطرف سے ادا کر دیگا اور اگر اس کی نیت ادا کرنے کی نہ ہو گی تو نیکیوں کا برائیوں سے تبادلہ کرے گا باوجود اس کے قرض اگر فضول خرچی کیلئے لیا گیا ہو گا تو البتہ ماخوذ ہو گا اور اگر بنابر ضرورت اور جہاد پر تقویت کیلئے اور پاکدامن رہنے کیلئے نکاح کرنے کی غرض سے یا فقیر مسلمان کی تکفین کیلئے قرضدار ہوا ہو اور قرض کی ادائیگی کی نیت بھی رکھتا ہو تو حق تعالےٰ اسکی طرف سے ادا کرے گا اور مزید مہربانی کرے گا مظلوموں کو انعامات سے خوش کرے گا۔ تاکہ وہ اپنا حق بخش دیں اور اس کو اپنے ساتھ بہشت میں لے جانے کا سبب بنیں۔

Marfat.com

۔۔۔۔۔۔ محض فضلِ الٰہی کا دوسرا طریقہ ۔۔۔۔۔۔۔

بعض مسلمانوں کو اللہ تعالےٰ بغیر حساب کے بہشت میں داخل کرے گا

احادیث مبارکہ

(۱) صحیفین میں ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ پر انبیاء سابقین کی امتیں پیش کی گئیں ۔ بعض پیغمبر پر ایک آدمی ایمان لایا اور بعض پر دو آدمی ایمان لائے اور بعض پر کوئی شخص ایمان نہ لایا اور بعض پیغمبر پر ایک جماعت ایمان لائی ۔ دیکھا میں نے بہت بڑی جماعت کو کہ اس نے افق کو پُر کر دیا اور ہر طرف اسی طرح بڑی جماعت کو دیکھا کہا گیا کہ یہ تیری امت ہے اور اس میں ستر ہزار آدمی ہوں گے ۔ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ ہیں جو بیمار ہو جائیں اور تعویز وغیرہ نہیں کرتے اور نہ علاج کرتے ہیں اور بد خالی بھی نہیں لیتے بلکہ خدا پر توکل کرتے ہیں حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میں اسی جماعت میں سے ہوں فرمایا ہاں تو انہیں میں سے ہے ایک دوسرے آدمی نے عرض کی حضور کیا میں بھی اسی جماعت میں سے ہوں فرمایا عکاشہ سبقت لے گیا ۔

(۲) بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور ابو امامہ کی حدیث میں ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ تیری اُمت سے ستر ہزار شخص بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے اور پروردگارِ عالم کے چلو میں سے تین چلو ہیں ۔

(۳) امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری اُمت میں سے ستر ہزار شخص بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے اور ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے تو میں نے اللہ تعالےٰ سے

Marfat.com

زیادتی طلب کی تو اللہ تعالےٰ نے زیادتی کی کہ ہر شخص کے ساتھ (ان ستر ہزار میں) ستر ہزار شخص ہوں گے ۔

(۴) حدیث شریف میں ہے کہ جو لوگ راحت و رنج میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتے ہیں وہ بغیر حساب بہشت میں داخل ہوں گے ۔

(۵) ایک حدیث شریف میں ہے کہ شہدائے فی سبیل اللہ بہشت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے اور ایک حدیث شریف میں ہے کہ رات کو اُٹھ کر عبادت کرنے والے فضیلت والے، صبر کرنے والے اور خدا کے واسطے دوستی کرنے والے بہشت میں بلاحساب داخل ہوں گے فضیلت والے وہ لوگ ہیں اگر کوئی ان پر ظلم کرے تو وہ صبر کریں اور جو ان سے بُرائی کرے وہ بخش دیں جو ان کے ساتھ جہالت برتے وہ تحمل کریں اہلِ صبر وہ لوگ ہیں جو خدا تعالےٰ کی اطاعت پر اور گناہوں سے بچنے پر صبر کریں ۔

خدا کے واسطے دوستی کرنے والے وہ لوگ جو محض رضائے خدا تعالےٰ پر دوستی اور محبت کریں اور محض اسکی خوشنودی پر ملاقات و زیارت کریں جیسے اہلسنّت کی عادت ہے کہ اولیاء اللہ سے محبّت و عقیدت رکھتے ہیں اور ان کی زیارت کرتے ہیں ۔ احادیث میں آیا ہے کہ یہ لوگ وہ ہوں گے جو رنج و مصیبت کے وقت صبر کریں حج و عمرہ میں مرجائیں اہلِ معرفت اہلِ احسان و تصوّف ، دینی اسلامی علم کے طالب شوہر کی فرمانبردار خواتین والدین کا فرمانبردار بوجہ فقر کے صرف ایک جوڑا کپڑے پر اکتفا کرنے والا بوجہ افلاس اس کے پاس پینے کی دو چیزیں نہ ہوں یعنی صرف سادے پانی پر اکتفا کرنے والا خوفِ خدا سے رونے والا ۔

حدیث شریف میں ہے کہ جب میزان قائم ہوگی اہل صلوٰۃ اور اہل صوم اور اہلِ حج کی نیکیاں تولی جائیں گی لیکن مصائب زدہ لوگوں کی نیکیاں تولی نہیں جائیں گی انہیں بے حساب ثواب سے نوازا جائے گا اسوقت دنیا میں تندرست رہنے والے

Marfat.com

تمنا کریں گے کہ کاش دنیا میں ان کے بدن قینچی سے کاٹے جاتے یعنی وہ بھی مصائب میں مُبتلا ہوتے ان کے بارے میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا،

انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب صبر کرنیوالوں کو بے حساب اجر ملے گا۔

فائدہ :- مذکورہ مضامین میں اگرچہ بعض کو اعمالِ صالحہ پر بہشت ملے گی لیکن اہلسنّت کے نزدیک اسے بھی فضلِ خدا پر محمول کیا یہ عقیدہ نہ ہو کہ اعمال کے بل بوتے اسے بخشا گیا۔ بہرحال اسکے بعد اہلِ جنّت جنّت میں اور اہلِ نار دوزخ میں چلے جائیں گے۔

دوسرا طریقہ :- بعض مجرموں کی بخشش شفاعت سے ہوگی۔ شفاعت کبریٰ کے بعد خود حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علاوہ تمام انبیاء و اولیاء صلحاء علماء و حُفّاظ اور نمازی اور شہداء عظام اور حجاج کرام شفاعت کریں گے چنانچہ۔ مشکوٰۃ شریف باب الشفاعت میں ہے کہ قیامت کے دن تین جماعتیں شفاعت کریں گی اوّل انبیاء پھر علماء پھر شُہداء

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا کہ حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو کی شفاعت کرے گا۔

انتباہ :- دورِ سابق میں خوارج و معتزلہ شفاعت کے کھُلے بندوں مُنکر تھے آج کے دور میں انکے وارثین لفظاً اقرار لیکن حقیقتہً انکار کرتے ہیں جو کہ زیادہ خطرناک ہیں اس کے باوجود نمازِ جنازہ اور اسکی دُعاؤں کے قائل ہیں۔ ان کے رد میں نمازِ جنازہ کا استدلال کافی ہے کہ اگر شفاعت کوئی چیز ہے بھی تو نمازِ جنازہ نہیں ہونی چاہیئے کہ وہ بھی شفاعت ہی ہے کہ مسلمان میّت کو سامنے رکھ کر اسکے لئے دُعا کرتے ہیں اونچے کو اپنا شفیع بناتے ہیں چنانچہ بچہ کے جنازہ پر پڑھا جاتا ہے اللھم اجعلہ لنا فرطا، اور آخر میں کہا جاتا ہے واجعلہ لنا شافعاً و مشفعا یعنی اے اللہ اس بچے کو ہمارا شفیع بنا، مزید تحقیق فقیر کی کتاب شفاعت کے منظر میں پڑھئے۔

Marfat.com

خود رہے پردے میں اور آئینہ عکس خاص کا

۱۱- بھیج کر انجانوں سے کی راہ داری واہ وا

۱۱- شرح یہ شعر حضرت علامہ شمس بریلوی (مدظلہ) کے مرتب حدائق بخشش میں نہیں ہے۔ اسکا مطلب ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ خود تو پردے میں رہا لیکن انجانوں اور بے خبروں کی رہبری کے لیے اپنے عکس خاص میں اپنے حبیب خاص سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو بھیجا واہ کیا خوب کیا۔

کیا مدینے سے صبا آئی کہ پھولوں میں ہے آج

۱۲- کچھ نئی بو بھینی بھینی پیاری پیاری واہ وا

۱۲- شرح مدینہ پاک سے کیا عجیب صبا تشریف لائی ہے کہ آج پھولوں میں کچھ نئی اور بھینی بھینی اور پیاری پیاری خوشبو مہک رہی ہے

اِس طرف روضہ کا نور اُس سمت منبر کی بہار

۱۳- بیچ میں جنت کی پیاری پیاری کیاری واہ وا

Marfat.com

۱۲۰۔ شرح مسجد نبوی شریف میں حاضر ہو کر یہ نظارہ دیکھو کہ شرقی جانب گنبد خضرا کا نور چمک رہا ہے تو غربی جانب منبر نبوی کی بہار ہے ان دونوں کے بیچ میں جنت کی پیاری پیاری کیاری ریاض الجنتہ ہے۔

منبر نبر سے ہے بمعنی بلندی و رفعت چونکہ خطیب خطبہ اور واعظ وعظ کے وقت اس پر بیٹھنے کے وقت دوسروں سے بلند وارفع ہوتا ہے اسی لیے اسے منبر کہا جاتا ہے۔

(سوال) اسے بفتح المیم پڑھنا چاہیئے کیونکہ اسکا معنیٰ ہے بلندی و رفعت کی جگہ لیکن اب یہ بکسر المیم پڑھا جاتا ہے۔

(جواب) بخلاف قیاس بکسر المیم ہے وہ اس لیے کہ اسے آلات سے مشابہت ہے گویا معنیٰ ہے۔ بلندی کا آلہ

نبوی منبر علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام احادیث میں ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی پہلی سیڑھی پر تشریف رکھتے تھے مگر خطباء اب ادبًا دوسری سیڑھی پر بیٹھتے ہیں۔ آپکا منبر شریف تین یا چار سیڑھیوں کا تھا اسے آپنے خود اپنے دست اقدس سے اس جگہ رکھا تھا۔ جہاں کہ اب ہے۔

گنبد خضرا روضۂ مبارک اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا اگلہ مسقف حصہ اسکے مینار اور گنبد خضرا ترکی حکومت کی عظمت و محبت اور سلطان عبدالمجید رحمہ اللہ علیہ کے زمانہ کی یادگار ہے۔ یہ تعمیر ۱۲۶۵ھ سے ۱۲۷۷ھ تک میں مکمل ہوئی یہ حصہ مشرقی جانب باب النساء تک اور مغربی سمت باب الرحمۃ تک ہے باقی مشرقی و مغربی جانب کی تمام عمارات کچھ سابقہ عمارت کو گرا کر اور کچھ مزید جگہ اس میں شامل کر کے سعودی حکومت کا کارنامہ ہے اس وقت مسجد نبوی کا کل رقبہ ۱۶۳۲۷ مربع میٹر ہے اسکے بعد سعودی تعمیر جانب شمال بہت وسیع اور دور تک مسجد نبوی کا احاطہ ہے

Marfat.com

مَابَيْنَ بَيْتِیْ وَ — میرے گھر اور میرے

ریاض الجنّۃ | مِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ — منبر کے درمیان کی جگہ

مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ۔ — جنت کے باغوں کا ایک باغ ہے۔

یوں تو پوری مسجد نبوی ہی خیر و برکت کا خزانہ ہے مگر یہ خاص ٹکڑا اس خزانہ کا انمول حصّہ ہے، اس حصّہ کے حد بندی متعین کرنے کے لیے سفید ستون بنائے گئے ہیں اور اس پر سبز قالین کا فرش رہتا ہے اس قطعہ مبارک کے آٹھ ستون بعض برکات و خصوصیات کی وجہ سے مشہور ہیں۔ نوافل پڑھنے والوں کا یہاں ہجوم رہتا ہے بعض علماء نے لکھا ہے کہ یہ قطعہ جنت کا ٹکڑا ہے قیامت میں شامل جنت کر دیا جائیگا۔

استوانہ حنانہ | یہ ستون محراب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت کے ساتھ ملا ہوا ہے اس جگہ کھجور کا ایک خشک تنا گڑا ہوا تھا جسکا سہارا لے کر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ فرمایا کرتے جب آپ کے لیے منبر تیار ہوا تو آپ نے اس پر بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا تو یہ تنا آہ و بکا کرنے لگا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے تشریف لائے اس پر دست شفقت رکھا تو اس کا رونا بند ہوا (یہ تنا اسی جگہ مدفون ہے)

۲۔ استوانہ عائشہ | حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ اس ستون کے پاس ایک ٹکڑا ایسا ہے کہ اگر میں اسکو ظاہر کر دوں تو وہاں اتنا ہجوم ہو جائے کہ وہاں نماز پڑھنے کے لیے قرعے پڑھنے لگیں، کہتے ہیں حضرت صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو وہ جگہ معلوم تھی اور آپ نے اپنے بھانجے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو بتائی تھی جب دیگر صحابہ کرام نے انکو دیکھا تو وہ ستون سے ذرا دائیں ہٹ کر نماز پڑھ رہے تھے۔

۳۔ استوانہ ابی لُبابہ | استوانہ عائشہ کے بائیں طرف ہے اسے استوانہ توبہ بھی کہتے ہیں، ایک صحابی ابی لُبابہ نامی رضی اللہ عنہ نے اپنی کسی لغزش کی بنا پر اپنے آپکو اس ستون سے باندھ کر قسم کھالی تھی کہ جب تک حضور صلے اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک سے نہ کھولیں گے بندھا رہوں گا اللہ تعالیٰ نے جب ان کی لغزش معاف فرمادی تو حضور نے تشریف لاکر انکو کھولا۔

Marfat.com

۴- استوانہ وفود یہ وہ مقام ہے جہاں باہر سے آنے والے وفود سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات و گفتگو فرمایا کرتے تھے

۵- استوانہ حرس آیت حفاظت نازل ہونے سے پہلے اس جگہ کھڑے ہوکر صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حفاظتی پہرہ دیا کرتے تھے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بھی یہ خدمت انجام دی اس لیے بعض لوگ اسکو استوانہ علی بھی کہتے ہیں۔

۶- استوانہ سریر جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف فرما ہوتے تو یہاں لیٹنے بیٹھنے کے لیے چٹائی بچھا لیا کرتے، اور یہیں بعض مرتبہ ایسی حالت میں حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ کے سر پر تیل لگائیں اور کنگھا فرمایا کرتیں کہ آپکا جسد اطہر مسجد میں ہوتا۔

یہ تینوں ستون مقصورہ کے گرد کی آہنی جالیوں کی وجہ سے نصف کے قریب مقصورہ مبارکہ کے اندر ہیں اور نصف باہر۔

۷- استوانہ تہجد یہ وہ جگہ ہے جہاں حضور اکرم صلے اللہ علیہ نماز تہجد ادا فرمایا کرتے تھے۔

۸- استوانہ جبریل یہ وہ جگہ ہے جہاں جبریل علیہ السلام سے ملاقات ہوتی، جب وصال سے پہلے والے رمضان میں حضور نے جبریل علیہ السلام کے ساتھ قرآن شریف کا دور فرمایا تو اسی جگہ فرمایا تھا۔

یہ دونوں ستون بالکل روضۂ مبارکہ کے اندر آگئے ہیں، اس لیے باہر سے نظر نہیں آتے گنبد خضرا انہیں پر قائم کیا گیا ہے۔

- ریاض الجنہ میں ترکوں کی بنائی ہوئی ایک محراب ہے اس پر محراب النبی صلے اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا ہے اسکے متعلق مشہور ہے کہ یہاں کھڑے ہوکر حضور صلے اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

امامت فرماتے تھے مگر یہ صحیح نہیں، اسی محراب کا دایاں ستون ہے جس کے اوپر لکھا ہوا ہے ھذا مصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دراصل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امامت فرمانے کی جگہ یہی ہے رمضان کے عشرہ آخر میں تہجد کی نماز باجماعت کے وقت امام یہیں کھڑا ہوتا ہے۔

- حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ادب واحترام کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بجز قدمین شریف کی جگہ کے پوری جگہ دیوار بنوادی تھی۔ تاکہ جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ فرماتے تھے وہ جگہ لوگوں کے قدموں سے محفوظ رہے ترکوں نے بھی اسی دیوار کی حد تک محراب بنادی اب جو بھی مصلی نبی کے سامنے کھڑا ہو کر نماز پڑھے گا۔ سجدہ میں اسکا سر عین اس جگہ ہو گا جہاں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک ہوتے تھے۔
- ریاض جنت کے دائیں کنارے پر منبر ہے یہ منبر بھی ترکوں کا بنایا ہوا ہے۔ سنگ مرمر کا بہت سبک اور بہت خوبصورت یہ منبر اسی اصل جگہ پر ہے جہاں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر تھا۔
- اس منبر کے سامنے اونچائی پر مئذنہ بنا ہوا تھا جہاں سے اذان اور تکبیر کہی جاتی ہے کہتے ہیں کہ یہ وہی جگہ ہے جہاں خطبہ کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے تھے۔
- حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مسجد نبوی کہاں تک تھی؟ کتنا حصہ مسقف تھا اور کتنا کھلا ہوا، یہ سب ترکوں نے ستونوں کے ذریعہ واضح کیا ہے مثلاً مسقف حصہ جہاں تک تھا وہاں ایسے ستون بنائے ہیں کہ ان پر دھاریاں کھودی ہیں اور انکو سنہرا کر دیا ہے اور جو صحن بغیر چھت تھا وہاں سادہ ستون رکھے ہیں۔

Marfat.com

- ریاض الجنہ کے جنوبی سمت کا حصّہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں مسجد نبوی میں شامل ہوا۔ موجودہ محراب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائی اسی لیے محراب عثمانی کہلاتی ہے اس طرف چھ امہات المؤمنین کے مکانات تھے اسے پیتل کا کھڑا لگا کر جدا اور نمایاں کیا گیا ہے، جنوب کی طرف حد مسجد نبوی تک کی عمارت جو مسقف ہے، ترکوں کی یادگار ہے مغرب کی طرف حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور دیگر خلفاء بنو اُمیہ و بنو عباس کے زمانہ میں اضافہ ہوا، اس طرف شمالاً جنوباً اصل مسجد نبوی کی آخری حد پر ستوں کی جو قطار ہے اس کے ہر ستون پر سبز زمین پر سنہرے حروف سے حد مسجد نبوی علیہ السلام کندہ کر دیا گیا۔
- ماثر و مقابر اور مقامات مخصوصہ کی تعین و حفاظت کا جو نظم ترکوں نے قائم کیا تھا۔ افسوس وہ اب بے توجہی کا شکار ہو گیا ہے اور رہ نوردان کوچہ محبوب، آثار محبوب کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں اور کوئی رہنما نہیں ملتا۔
- مسجد نبوی کی قدیم عمارت کے بعد شرقاً غرباً دو ہرے تہرے عظیم الشان مسقف دالان ہیں، جو سعودی حکمرانوں میں سلطان ابن سعود کی حرم نبوی سے دلچسپی اور لگاؤ کی یادگار ہیں۔
- قدیم عمارت اور شمال کے سمت والے کھلے صحن کے درمیان ایک مسقف دالان شرقاً غرباً بنا ہوا ہے۔ جس سے صحن دو حصوں میں تقسیم ہو گیا ہے جس کو درمیانی روش دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اسکے بعد مہد کے دور میں اور سلسلہ وسعت پذیر ہوا

Marfat.com

صدقے اِس انعام کے قربان اُس اکرام کے

۱۳۔ ہو رہی ہے دونوں عالم میں تمہاری واہ واہ

۱۳۔ شرح اس انعام واکرام پر قربان جاؤں جس سے دونوں عالم میں آپ کی واہ واہ (آفرین وتحسین) ہو رہی ہے اس لیے کہ ہر ایک آپکے انعامات سے نوازا جا رہا ہے اور قیامت میں بھی آپکے لطف وکرم سے نوازے جائیں گے۔

پارۂ دل بھی نہ نکلا دل سے تحفے میں رضاؔ

۱۴۔ اُن سگانِ کو سے اتنی جان پیاری واہ واہ

حل لغت پارہ۔ ٹکڑا۔ حصہ۔ ریزہ

Marfat.com

اے رضا (امام اہلسنت) سگان کوئے مدینہ پاک کے لیے
بدل و جان دل کا ٹکڑا تحفہ لایا ہوتا تجھ سے یہ بھی نہ ہو سکا

شرح

تعجب ہے کہ تجھے سگان کوئے مدینہ پاک سے جان کیوں پیاری ہو گئی۔ اس شعر میں ایک طرف نفس کو سرزنش ہے دوسری طرف عشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک اعلیٰ مثال قائم فرمائی وہ یہی کہ انسان کو سب سے زیادہ پیاری جان اور جان کی جان دل ہے اور ارزل الحیوانات کتا ہے لیکن امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ نے سگانِ مدینہ پر پیاری جان کا جوہر یعنی دل کا ٹکڑا تحفے کے طور پیش نہ کرنے پر حسرت کا اظہار فرمایا ہے۔

Marfat.com

نعت ۵۳

رونقِ بزمِ جہاں ہیں عاشقانِ سوختہ
۱- کہہ رہی ہے شمع کی گویا زبان سوختہ

حل لغت رونق۔ خوبصورتی۔ چمک۔ تازگی۔ چہل پہل۔ لطف و آرائش بزم۔ مجلس۔ سبھا۔ سوختہ اسم مفعول از سوختن جلنا یعنی جلا ہوا۔ گویا غالباً۔ ظاہر۔ حرف تشبیہ مانند۔ ہو بہو۔ بالفرض۔ مانا کہ۔

۱۔ شرح تمام دنیا کی رونق عاشقان جانگداز ہیں کہ یہ نہ ہوں تو دنیا بے رونق بلکہ ویران اور تباہ و برباد ہے۔ شمع کی سوختہ زبان گویا یہی اشارہ کر رہی ہے کہ اگر یہ نہ ہوں تو جہاں دنیا ویران ہے۔

جس کو قرصِ مہر سمجھا ہے جہاں اے منعمو
۲ ان کے خوانِ جود سے ہے ایک نان سوختہ

حل لغت قرص۔ ٹکیا۔ گھیرا۔ منڈل۔ ایک چاندی کا سکہ۔ ایک قسم کی شیرنی۔ یہاں پہلا معنیٰ مراد ہے۔ مہر۔ سورج۔ منعمو۔ منعم کی جمع

Marfat.com

مالدار۔ نعمت والا۔ سخی۔ آقا۔ خوان۔ دسترخواں۔ جود۔ سخاوت۔ بخشش۔ نان روٹی

۲۔ شرح اے دنیا دار جسے جہان والوں نے سورج کی ٹکیا سمجھ رکھا ہے یہ دراصل ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جود و سخا کے دسترخواں کا ایک روٹی کا جلا ہوا ٹکڑا ہے۔

ماہِ من یہ نیّرِ محشر کی گرمی تا بکے
۳۔
آتشِ عصیاں میں خود جلتی ہے جاں سوختہ

ماہ من میرے چاند اس سے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس مراد۔ نیّر سورج۔ تا بکے۔ کب تک۔ آتش آگ عصیان گناہ۔

۳۔ شرح اے میرے چاند اے میرے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آفتاب محشر کی گرمی کب تک ہمیں جلائیگی جب کہ ہماری جلی سڑی جان پہلے بھی گناہوں کی آگ میں جل رہی ہے آپ تو رحیم و کریم ہیں۔ ہمارے درد اور دکھ دیکھ سُنکر آپ گوارہ نہیں فرمائے اسی لیے ہمیں اس دوہری گرمی سے نجات بخشئے۔

برقِ انگشتِ نبی چمکی تھی اس پر ایک بار
۴۔
آج تک ہے سینۂ مہ میں نشانِ سوختہ

حل لغات برق۔ بجلی۔ انگشت۔ انگلی۔ مہ۔ چاند

Marfat.com

۴۔ شرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلی مبارک کی بجلی چاند پر صرف ایک بار چمکی تھی اسی سے آج تک چاند کے سینے میں عاشق دل جلے کی طرح نشان موجود ہے۔

مہر عالمتاب جھکتا ہے پے تسلیم روز
۵- پیش ذرّاتِ مزارِ بیدلان سوختہ

حل لغت مہر سورج۔ عالمتاب۔ جہان کو روشنی دینے والا جھکتا ہے سر نیچے کرتا ہے۔ پے واسطے تسلیم سلام کرنا۔ ماننا۔ راضی کرنا پیش، آگے۔ ذرات ذرہ کی جمع وہ چھوٹے ریزے جو آفتاب کی شعاع کے ساتھ زمین پر یا دریچہ میں دکھائی دیتے ہیں۔

۵۔ شرح روزانہ سورج عاشقان دل سوختہ کے مزارات کے ذرّوں کے سامنے سلام کرنے کے لیے جھکتا ہے۔

اکرام الاولیاء آیات تسخیر سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وغیرہ وغیرہ جن کی تفصیل فقیر اسی شرح میں عرض کر دی ہے ان آیات کے علاوہ اصحاب کہف کے واقعہ میں بھی اس کی تائید ملتی ہے۔

وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ

اور محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ سورج کو دیکھو گے جب نکلتا ہے تو ان کی غار سے داہنی جانب

Marfat.com

وَاِذَا غَرَبَتْ تَقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِیْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ۔

بچ جاتا اور جب غروب ہوتا ہے تو ان سے بائیں جانب کترا جاتا ہے حالانکہ وہ اس غار کے کھلے میدان میں ہیں۔

اصحاب کہف غار میں

روح البیان اسی آیتہ کے تحت امام اسماعیل حقی حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ جب اصحاب کہف نے غار میں قرار پکڑا تو ان پر اللہ تعالیٰ نے نیند طاری فرمادی اور وہیں عرصہ معلوم تک سو گئے دقیانوس چند روز کے بعد واپسی شہر افسس میں آیا تو نوجوانوں کا حال پوچھا تو کہا کہ وہ تو شہر چھوڑ کر کہیں بھاگ گئے ہیں اس نے انکے آباء کو گرفتار کر لیا انہوں نے کہا کہ وہ بھگوڑے تو الٹا ہمارے مال و اسباب بھی لے گئے اور معلوم ہوتا ہے کہ اسی سامنے والے پہاڑ میں چھپے ہوئے ہیں دقیانوس نے چند آدمیوں کو ان کی تلاش میں بھیجا وہ جب ان کی آرام گاہ میں پہنچے تو انہیں دیکھا کہ وہ نہایت اطمینان سے آرام کر رہے ہیں لیکن معلوم ہوتا تھا کہ وہ گویا جاگ رہے ہیں۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ ان کے غار کے دروازوں کو پتھروں سے بھر دیا جائے تاکہ یہ لوگ جیتے جی یہاں غار میں مر جائیں چنانچہ بادشاہ کے حکم سے غار کے دروازوں کو پتھروں سے پُر کر دیا گیا بادشاہ کے مقربین میں دو نیک مومن تھے انہوں نے غار کے دروازے پر تختیاں لکھوا کر لٹکا دیں جس میں اصحاب کہف کے اسماء اور نسب اور مذہب اور مختصر سا تعارف لکھ دیا گیا تاکہ آنے والی نسلیں ان سے متعارف ہو سکیں۔

ف: صاحب روح البیان رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آیت میں جو سورج کے طلوع و غروب کی کیفیت بیان کی گئی ہے غالباً یہ بادشاہ کے غار کو پتھروں سے بند کرانے سے پہلے کی ہے اس لیے کہ سوراخ کی بندش کے بعد سورج کی شعاعوں کا ہونا غیر ممکن ہوتا

Marfat.com

وَاِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ یہ دراصل تتزاور تھا بمعنی تتنحّٰی وتمیل یعنی ہٹ جاتا ایک تا حزف کردی گئی ہے اسکا مادہ زورٌ (بفتح الواو) بمعنی المیل (ہٹنا) ہے عن کَھْفِھِمْ ان کی اسی غار سے جس میں وہ پناہ گزیں ہوئے۔ وَاِذَا غَرَبَتْ یعنی سورج کو غروب کے وقت دیکھو گے تَقْرِضُھُمْ القرض سے ہے بمعنی القطع یعنی کاٹنا اسی سے المقراض بمعنی قینچی مشتق ہے اب معنیٰ یہ ہوا کہ ان سے کترا کر گزرتا ان کے قریب نہیں جاتا تھا۔ ذَاتَ الشِّمَالِ۔ یعنی کہف کی بائیں جانب یعنی وہ طرف جو مشرق کے قریب ہے۔

ف۔ قاموس میں ہے کہ تَقْرِضُھُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ اَیْ تَخْلِفُھُمْ شمالاً یعنی انہیں غار کی شمال کی جانب چھوڑ جاتا یعنی ان سے تجاوز کرتے وقت غار کی شمال کی جانب سے کترا کر راستہ طے کر جاتا۔

یہ کہ ان کا معاملہ ایک عجیب سا تھا یعنی باوجودیکہ وہ ایک کھلے اور وسیع میدان پر آرام فرما تھے لیکن طلوع وغروب کے وقت سورج کی معمولی سی کرن بھی ان پر نہ پڑتی تھی ورنہ ایسے میدان میں سونے والوں پر سورج کی کرن کا پہنچنا لازمی امر تھا اس سے واضح طور ثابت ہوتا ہے کہ تقدیر الٰہی سے ان پر سورج کی کرن نہ پڑتی تھی اسے ہم اہل اسلام کرامات اولیاء سے تعبیر کرتے ہیں۔

ذٰلِکَ یہ اشارہ گزشتہ مضمون کی طرف ہے یعنی طلوع غروب کے وقت ان پر سورج کی کرن کا پڑنا باوجودیکہ ان پر سورج کی شعاعوں کا پڑنا لازمی امر تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے ان سے سورج کو دائیں بائیں جانب ہٹایا یہ واقعہ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ اللہ تعالیٰ کے ان عجیب وغریب آیات سے ہے جو اللہ تعالیٰ کی کمال قدرت اور اسکے علم واسع اور حقیقۃ توحید پر دلالت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اولیائے کرام کی عزت ووقار بہت بلند ہے۔

Marfat.com

غار میں آرام کی کیفیت

اصحاب کہف کی غار میں آرام کی کیفیت کو یوں بیان فرمایا۔ وَ نُقَلِّبُهُمْ یعنی ان کی نیند میں فرشتے کے ذریعے سے کروٹیں تبدیل کرتے ہیں ذَاتَ الْیَمِیْنِ یعنی کہ اس کے اندر داخل ہونے والے کی توجہ کے وقت وہ جہت دائیں جانب ہو یعنی وہ جانب جو جانب مغرب کے متصل ہو اس معنیٰ پر ان پر سورج کی شعاعیں پڑتی تھیں کہ جن سے ان کے آرام میں خلل واقع ہوتا اس لیے کہ اس غار کا صحن جنوبی جانب تھا۔ یعنی غار کا صحن جنوبی جانب میں داخل تھا یا اسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خرق عادت کے طور سورج کو وہاں سے ہٹا دیتا تھا تاکہ اصحاب کہف (اولیاء) کی کرامت ظاہر ہو۔

(فائدہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا سال بھر میں ان کی دو کروٹیں بدلی جاتی ہیں اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سال میں ان کی صرف ایک کروٹ بدلی جاتی ہے تاکہ ان کے اجسام طاہرہ کو زمین نہ کھا جائے۔ اور یہ سال میں عاشورا کے دن ہوتا تھا۔ (روح البیان)

نتیجہ:۔ ثابت ہوا کہ سورج اللہ والوں کی نیاز مندی کرتا ہے اور یہ صرف اصحاب کہف کی تخصیص نہیں اس لیے کہ اصول کا قاعدہ ہے کہ واقعہ مریم واقعہ اصحاب کہف صرف من حیث الواقعہ نہیں بیان کیے گئے بلکہ من حیث الضابطہ لاثبات الکرامتہ مذکور ہیں جیسا کہ معتزلہ کے رد میں ائمہ اہلسنت نے اثبات کرامتہ الاولیا میں یہی واقعات بیان فرمائے۔ (والتفصیل علم الکلام)

Marfat.com

کوچۂ گیسوئے جاناں سے چلے ٹھنڈی نسیم
۶-
بال و پر افشاں ہوں یارب بلبلانِ سوختہ

حل لغت

کوچہ گلی۔ جاناں محبوب۔ نسیم۔ نرم۔ بھینی بھینی ہوا) افشاں۔ چھڑکاؤ بلبلان۔ سوختہ۔ دل جلے عشاق۔

۶۔ تشریح

یارب گیسوئے محبوب کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ٹھنڈی نرم نرم بھینی خوشبو چلے تاکہ دل جلے عشاق کے بال و پر راحت و سرور کا چھڑکاؤ ہو اور وہ اس بھینی بھینی ہوا سے پژمردگی سے فرحاں و شاداں ہوں۔

بہرِ حق اے ابرِ رحمت کر نگاہِ لطف بار
۷-
تا بکے بے آب تڑپیں ماہیانِ سوختہ

حل لغت

بہر واسطے، ابر بادل۔ بار اسکے کئی معانی ہیں۔ یہاں بزرگ تا بکے۔ کب تک بے آب پانی کے بغیر۔ ماہیان۔ ماہی کی جمع۔ مچھلیاں۔

۷۔ تشریح

بہت بڑے لطف کرم سے خدا کے لیے صرف ایک بار ابرِ رحمت سے ہمیں نوازیئے۔ یہ مچھلیاں پیاس سے چلی ہوئی کب تک پانی کے بغیر تڑپتی رہیں گی۔

Marfat.com

آتشِ تر دامنی نے دل کئے کیا کیا کباب

۹- خضر کی جاں ہو جلا دو ماہیان سوختہ

حل لغات

تر دامنی گنہگاری کباب بھنا ہوا گوشت۔ جلا ہوا۔ چنا ہوا۔ خضر ایک پیغمبر (علیہ السلام کا نام) جلا دو زندہ کر دو۔

۹- شرح

گناہوں نے دل کے نامعلوم کتنے ٹکڑے کر ڈالے۔ خدا کرے جان خضر کی جان یعنی زیارت نصیب ہو تاکہ ماہیان سوختہ عشاق صلی اللہ علیہ وسلم ہجر کے ماروں کو نئی زندگی نصیب ہو۔

آتش گلہائے طیبہ پر جلانے کے لیے

۱۰ جان کے طالب ہیں پیارے بلبلان سوختہ

۱۰- شرح

طیبہ کے پھولوں کی آتش پر جان قربان کر دینے کے لیے اے پیارے تمام دل جلے ہوئے عشاق خواہشمند ہیں

Marfat.com

لُطفِ برقِ جلوۂ معراج لایا وجد میں

۱۱

شعلہ جوّالہ ساں ہے آسمان سوختہ

حل لغات شعلہ جوالہ۔ گرد اگرد، پھرتے والا شعلہ۔ کا چکر، سان مانند۔

۱۱۔ شرح جلوہ معراج کی بجلی کا لطف وجد لایا ہے اسی لیے یہ آسمان دل جلا شعلہ جوالہ کی طرح گھوم رہا ہے۔

اے رضا مضمون سوزِ دل کی رفعت نے کیا

۱۲

اس زمینِ سوختہ کو آسمانِ سوختہ

۱۲۔ شرح اے رضا (امام اہلسنت رحمۃ اللہ) تیرے مضمون سوز دل سے بیان کیے ہوئے ایسے پر اثر ہیں کہ اسکی رفعت نے اس زمین سوختہ کو آسمان کی رفعتیں بخش دیں۔ یعنی تیرے کلام کی شہرت نہ صرف زمین پر ہیں بلکہ آسمانوں میں کلام رضا غلغلہ ہے۔

Marfat.com

نعت شریف

سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سب سے بالاؤ والا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حل لغات بالا (فارسی) اوپر۔ لمبا قد والا (فارسی) بلند اونچا۔

ا۔ شرح اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق سے افضل اور بلند مرتبہ ہمارے نبی ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور سب سے اونچی شان والے اور بلند قدر ہمارے نبی ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔

امام احمد رضا قدس سرہٗ اس شعر کی شرح امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ خود بتاتے ہیں۔ تجلی الیقین میں لکھتے ہیں کہ

قرآن مجید میں ہر جگہ نبی کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کی شان سب انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بلند و بالا نظر آتی ہے یہ وہ بحر ہے جس کی تفصیل کو دفتر درکار علمائے دین مثل امام ابونعیم و ابن فورک و قاضی عیاض و جلال سیوطی و شہاب قسطلانی وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ نے تفرقوں سے بعض کی طرف اشارہ فرمایا فقیر اول ان کے چند اخراجات ذکر کر کے پھر بعض امتیاز کہ باندک تامل اس وقت ذہنِ قاصر میں ہوئے ظاہر کریگا تطویل سے خوف اور اختصار کا قصد بیس پر اقتصار کا باعث ہوا۔

Marfat.com

(۱) خلیل جلیل علیہ الصلاۃ والتبجیل سے نقل فرمایا

وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ط — مجھے رسوا نہ کرنا جس دن لوگ اٹھائے جائیں)

حبیب قریب صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے لیے خود ارشاد ہوا۔

یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ — جس دن خدا رسوا نہ کریگا نبی اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں کو)

حضور کے صدقے میں صحابہ بھی اس بشارت عظمٰی سے مشرف ہوتے

اٰلَافٍ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مُسَوِّمِیْنَ۔ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ — کلیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو فرمایا انہوں نے خدا کی رضا چاہی۔

بَعْدَ ذٰلِکَ ظَہِیْرٌ (۵)

فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَۃً تَرْضٰہَا ص وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ۵ (۶) کلیم علیہ الصلاۃ والسلام کا نجوف فرعون مصر سے تشریف لیجانا بلفظ فرار نقل فرمایا۔ فَفَرَرْتُ مِنْکُمْ لَمَّا خِفْتُکُمْ۔ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہجرت فرمانا باحسن عبارات ادا فرمایا اِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا (۷) کلیم اللہ علیہ الصلاۃ والسلام سے طور پر کلام کیا اور اسے سب پر ظاہر فرما دیا۔ اَنَا اخْتَرْتُکَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰی ہ اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَاتِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے فوق السمٰوات مکالمہ فرمایا اور اسے سب سے چھپایا۔ فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی۔ (۸) داؤد علیہ الصلاۃ والسلام کو ارشاد

Marfat.com

ہوا لا تَتَّبِعِ الْهَوٰی فَیُضِلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ تجھے بہکا دے خدا کی راہ سے) حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بقسم فرمایا۔ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی۔ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کہتا وہ تو نہیں مگر وحی کہ القا ہوتی ہے۔

اب فقیر عرض کرتا ہے باللہ التوفیق

۹۔ نوح و ہود علیہما الصلوٰۃ والسلام سے دعا نقل فرمائی۔ رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ۔ الٰہی میری مدد فرما بدلا اس کا کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا) محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود ارشاد ہوا وَیَنْصُرَكَ اللّٰہُ نَصْرًا عَزِیْزًا اللہ تیری مدد فرمائے گا۔ زبردست مدد۔ (۱۰) نوح و خلیل علیہما الصلاۃ والتسلیم سے نقل فرمایا انہوں نے اپنی امتوں کی دعائے مغفرت کی۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ۔ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خود حکم دیا اپنی امت کی مغفرت مانگو وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط (۱۱) خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے آیا انہوں نے پچھلوں میں اپنے ذکر جمیل باقی رہنے کی دعا کی۔ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۝ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود فرمایا۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اور اس سے اعلیٰ وارفع مژدہ ملا۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ کہ جہاں اولین و آخرین جمع ہونگے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد و ثنا کا شور ہر زبان سے جوش زن ہوگا۔ (۱۲) خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قصے میں فرمایا انہوں نے قوم لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام سے رفع عذاب میں بہت کوشش کی یُجَادِلُنَا فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ مگر حکم ہوا یٰۤاِبْرٰهِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا۔ اے ابراہیم اس خیال میں نہ پڑ) عرض کی اِنَّ فِیْهَا لُوْطًا

Marfat.com

اس بستی میں لوط جو ہی حکم ہوا۔ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِیْهَا۔ ہمیں خوب معلوم ہے جو وہاں ہیں۔ حبیب صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے ارشاد ہوا مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ۔ اللہ ان کافروں پر بھی عذاب نہ کریگا جب تک اے رحمت عالم تو ان میں تشریف فرما ہے۔ (۱۳) خلیل علیہ الصلاۃ والسلام سے نقل فرمایا۔ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ۵ الٰہی میری دعا قبول فرما) حبیب صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے طفیلوں کو ارشاد ہوا۔ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ تمہارا رب فرماتا ہے مجھ سے دعا مانگو میں قبول کرونگا۔ (۱۴) کلیم علیہ الصلاۃ والسلام کی معراج درخت دنیا پر ہوئی نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ۔ حبیب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معراج سدرۃ المنتہےٰ و فردوس اعلیٰ تک بیان فرمائی عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى (۱۵) کلیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے وقت ارسال اپنی دل تنگی کی شکایت نقل کی وَ يَضِيْقُ صَدْرِیْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِیْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ۵ حبیب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خود شرح صدر کی دولت بخشی اور اس سے منت عظمیٰ رکھی اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ (۱۶) کلیم علیہ الصلاۃ والتسلیم پر حجاب نار سے تجلی ہوئی فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِیَ اَنْ بُوْرِكَ مَنْ فِی النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ۵ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جلوۂ نور سے تدلّی ہوئی اور وہ بھی غایت تفخیم و تعظیم کے لیے بالفاظ ابہام بیان فرمائی گئی اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى جب چھا گیا سدرہ پر جو کچھ چھایا۔ ابن ابی حاتم۔ ابن مردویہ۔ بزار۔ ابو یعلےٰ۔ بیہقی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث طویل معراج میں راوی ثم انتهى الى السدرة فغشيها نور الخلاق عزوجل فكلمه تعالىٰ عنا

Marfat.com

ذلك فقال سل پھر حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سدرہ تک پہنچے خالق عزوجل کا نور اس پر چھایا اس وقت حق عزجلالہ نے حضور سے کلام کیا اور فرمایا مانگ ملخصًا (۱۷) کلیم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے اپنے اور اپنے بھائی کے سوا سب سے برارت وقطع تعلق نقل فرمایا جب انہوں نے اپنی قوم کو قتال عمالقہ کا حکم دیا اور انہوں نے نہ مانا عرض کی۔ رَبِّ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَ اَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ الٰہی میں اختیار نہیں رکھتا مگر اپنا اور اپنے بھائی کا تو جدائی فرما دے ہم میں اور اس گنہگار قوم میں حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کے ظل وجاہت میں کفار تک کو داخل فرمایا۔ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيْهِمْ ط عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ یہ شفاعت کبریٰ ہے کہ تمام اہل موقف موافق و مخالف سب کو شامل۔ (۱۸) ہارون وکلیم علیہما الصلاۃ والتسلیم کے لیے فرمایا انہوں نے فرعون پاس جاتے اپنا خوف عرض کیا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ۵۔ اس پر حکم ہوا لَا تَخَافَآ اِنَّنِیْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں سنتا اور دیکھتا۔ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خود مژدۂ نگہبانی دیا ہوا اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (۱۹) مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں فرمایا ان سے پرائی بات پر یوں سوال ہوگا۔ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَ اُمِّیَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو خدا ٹھہرا لو) معالم میں ہے اس سوال پر خوف الٰہی سے حضرت روح اللہ صلوات اللہ وسلام

Marfat.com

حدیث شریف حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے آدم کی اولاد سے اسمٰعیل کو برگزیدہ پیدا فرمایا اور اسمٰعیل کی اولاد سے بنی کنانہ کو افضل کیا اور بنی کنانہ سے قریش کو پیدا فرمایا اور قریش سے بنی ہاشم کو افضل اور بنی ہاشم میں سب سے افضل ربّ نے مجھ کو بنایا۔

(مسلم شریف)

اپنے مولا کا پیارا ہمارا نبی

دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی

حل لغت مولیٰ۔ مالک

ترجمہ و شرح ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مالک و مولیٰ کے پیارے اور محبوب ہیں۔ دونوں عالم کے دولہا ہمارے نبی ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

احادیث مبارکہ۔ ۱۔ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

أَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ عَلَى اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ۔	میں اللہ تعالےٰ کے ہاں اولین و آخرین میں سب سے مکرم تر ہو۔

۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن میں بہشت کے دروازے پر آؤں گا اور دروازہ

Marfat.com

کھلواؤں گا داروغہ جنت کہے گا تو کون ہے پس میں کہوں گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس وہ کہے گا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ آپ سے پہلے میں کسی اور کے لیے دروازہ نہ کھولوں۔

(مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین)

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت کے لباسوں سے مجھے جوڑا پہنایا جائیگا پھر کھڑا ہوں گا عرش کے داہنی جانب کہ اس مقام پر خلائق میں سے میرے سوا کوئی دوسرا کھڑا نہیں ہو گا۔

(مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین)

۴۔ اللہ تعالےٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے (ایک بار اپنے کلام میں) فرمایا کہ بنی اسرائیل کو مطلع کر دو کہ جو شخص مجھ سے اس حالت میں ملیگا کہ وہ احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا منکر ہوگا تو میں اسکو دوزخ میں داخل کرونگا خواہ کوئی ہو۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہیں ارشاد ہوا اے موسیٰ علیہ السلام قسم ہے عزت و جلال کی میں نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہیں کی جو ان سے زیادہ میرے نزدیک مکرم ہو۔ نشر الطیب صہ ۲۶۲)

۵۔ امام بخاری تاریخ میں طبرانی اوسط میں بیہقی و ابونعیم حضرت جابر سے راوی حضور علیہ السلام نے فرمایا

اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ	میں تمام انبیاء و مرسلین کا پیشوا ہوں
وَلَا فَخْرَ اَنَا خَاتَمُ	اور خاتم النبیین ہوں اور کچھ تفاخر
الْمُرْسَلِیْنَ وَلَا فَخْرَ۔	نہیں۔

۶۔ امام ترمذی حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی۔ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَنَا خَیْرُ هُمْ	میں تمام مخلوق الٰہی سے افضل

Marfat.com

نَفْسًا و خَيْرُهُمْ بيتًا۔ (ترمذی)

واعلیٰ ہوں۔میرا خاندان تمام خاندانوں سے بہتر ہے۔

۷۔ حاکم و بیہقی حضرت اُم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَنَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ (بیہقی)

میں ساری کائنات کا سردار ہوں۔

۸۔ حکیم ترمذی و بیہقی و ابنِ عساکر حضرت ابُوہریرہؓ سے راوی۔حضور علیہ السلام کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نجی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اور مجھے اپنا حبیب بنایا۔پھر خُدا نے مجھ سے فرمایا۔

وَ عِزَّتِیْ وَ جَلَالِیْ لَاُوْثِرَنَّ حَبِیْبِیْ عَلٰی خَلِیْلِیْ وَ نَجِیِّ

کہ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم اپنے حبیب کو خلیل و نجی پر فضیلت دوں گا۔

بزم آخر کا شمع فروزاں ہوا
نورِ اوّل کا جلوہ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۳۔ بشرح

بزم آخر کے شمع فروزاں بھی ہمارے نبی پاک ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور نوراول کا جلوہ بھی ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس شعر میں دو عقیدے بیان فرمائے ہیں۔(۱) ختم نبوت (۲) حق کی تجلی اول

Marfat.com

۱۔ ختم نبوت۔ اللہ نے فرمایا

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ	محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے
اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ	مردوں میں کسی کے باپ نہیں
وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ	ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب
النَّبِيّٖنَ۔ (پ ۲۲ الاحزاب آیت ۴۰)	نبیوں میں پچھلے۔

اور حدیث میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ اور دوسری جگہ ارشاد ہے وَخُتِمَ بِیَ النَّبِيُّوْنَ یعنی میرے ساتھ انبیاء کی بعثت کا خاتمہ کیا گیا (رواہ مسلم) غرض آپ آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد نبوت ختم ہے یعنی اب کسی نبی کو بعثت نہیں ہوگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیاء ہیں۔ تفاسیر واحادیث اور لغت سے یہی معنی ثابت ہیں اور اسی پر تمام امت مسلمہ کا اعتقاد وایمان ہے احادیث کثیرہ سے آپ کا آخری نبی ہونا واضح طور پر ثابت ہے۔

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ	حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے
رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ	روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا خَاتَمُ	رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا
النَّبِيّٖنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِیْ	میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔
(ترمذی۔ مشکوٰۃ)	

۲۔ تجلی اول کے متعلق بیشمار احادیث صحیحہ میں وارد ہے جس کی تفصیل فقیر نے رسالہ "ھو الاول" میں نقل کر دیا ہے۔

Marfat.com

جن کو شایاں ہے عرشِ خُدا پر جلوس
۴-
ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی

حل لغات شایاں۔ (فارسی) قابل۔ موزوں۔ زیبا۔ لائق۔ جلوس۔ (عربی) نشست۔ بیٹھک۔ تخت نشینی۔ شان و شوکت۔

۴۔ شرح جسکو عرش خدا پر شان و شوکت سے تشریف رکھنا موزوں ہے اور صرف اور صرف بلند مرتبہ والا ہمارا نبی ہی ہے اور پس (صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بڑھکر یہ کہ آپکو خلوت گاہ قدس میں جگہ ملتی ہے اور یہ مقام ہے اور ایسا اعزاز و اکرام ہے جو ہمارے نبی کی خصوصیات سے ہے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

عرش کو سکون ملا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو فرمایا۔

یَا عِیْسٰی آمِنْ مُحَمَّدًا	اے عیسیٰ میرے محبوب محمد پر
وَ مُؤْمِنْ اَدْرِکَہٗ	خود بھی ایمان لاؤ اور اپنی امت کو
مِنْ اُمَّتِکَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا	حکم دو کہ جو ان کے زمانۂ رحمت
بِہٖ فَلَوْ لَا مُحَمَّدٌ مَا	کو پائے ان پر ایمان لائے کیونکہ
خَلَقْتُ اٰدَمَ وَلَوْ لَا	اگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
مَا خَلَقْتُ الْجَنَّۃَ	نہ ہوتے تو میں نہ آدم کو پیدا کرتا
وَالنَّارَ وَلَقَدْ	اور نہ جنت اور جہنم کو

Marfat.com

اَلْعَرْشَ عَلٰی
الْمَلَوِ فَاضْطَرَبَ
فَکَتَبْتُ عَلَیْہِ
لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

(فتاویٰ حدیثیہ ص۳۴، سیرۃ
ص۲۱۱ ج۱ الخصائص الکبریٰ ص۱۹
الوفاء ص۶۰ ج۱، والمستدرک ص۶۱۴ ج۲، زرقانی ص۲۴۲،

ان کی عظمت وشان کا عالم
یہ ہے کہ جب میں نے پانی کے
اوپر عرش کو بنایا تو عرش بے تاب
ومضطرب تھا میں نے اس پر
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
لکھا۔ میرے اور میرے محبوب کے نام کی برکت
سے عرش کی بے چینی جاتی رہی اور اسکو
سکون واطمینان ہوگیا۔

بجھ گئیں جس کے آگے سب ہی مشعلیں
۵- شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

حل لغت

مشعلیں۔ مشعل کی جمع بمعنی شمع

۵۔ شرح

ہمارے نبی علیہ السلام ایسی نورانی شمع لیکر آئے کہ ان کے آگے تمام مشعلیں بجھ گئیں۔

اس شعر میں اس مشہور عقیدہ کا ذکر ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین اسلام ناسخ الادیان ہے۔ اب کسی بھی نبی علیہ السلام کی شریعت واحکام نبوت جاری

Marfat.com

نہیں ہو سکتے

بجھ گئیں مشعلیں

اس کی ایک اور تقریر بھی ہو سکتی ہے کہ روزِ میثاق تمام انبیاء علیہم السلام کے انوار آپکے نور کی آمد پر محجوب ہو گئے جیساکہ حدیث شریف ہے کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب کے بعد دیگر انبیاء کرام کے انوار کو پیدا فرمایا تو اپنے حبیب سے حکم فرمایا۔ کہ اے حبیب آپ ان انوار کی جانب دیکھیں آپکا دیکھنا تھا کہ سارے انبیاء کرام کے انوار پر پردہ پڑ گیا۔ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی اے رب کریم کس کے نور نے ہمارے انوار پر پردہ ڈال دیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا یہ محمد بن عبداللہ کا نور ہے اگر تم سب ان پر ایمان لاؤ تو نبوت سے نوازوں گا۔ سبھوں نے عرض کی ہم ایمان لائے ان پر ان کی نبوت پر تو رب نے فرمایا کہ تمہارے اس معاہدے کا میں گواہ ہوں۔ (انوار محمدیہ) اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

تو ہے خورشید رسالت پیارے
چھپ گئے تیری ضیاء میں تارے

تمام ادیان منسوخ

حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے اعلان کے بعد تمام ادیان منسوخ ہو گئے یہاں تک کہ عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام قرب قیامت میں تشریف لائیں گے تو نبی بن کر نہیں بلکہ امتی بنکر اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

لَوْ کَانَ مُوْسٰی حَیًّا لَمْ یَسَعْہُ اِلَّا اِتِّبَاعِیْ۔

اگر موسیٰ علیہ السلام اس وقت زندہ ہوتے تو انہیں میری اتباع کے سوا اور کوئی گنجائش نہ ہوتی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہود و نصاریٰ کے لیے خصوصیت سے تنبیہہ فرمائی۔

Marfat.com

احادیث مبارکہ

(۱)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ (صلی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) بِیَدِهٖ لَا یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ یَهُوْدِیٌّ وَّلَا نَصْرَانِیٌّ ثُمَّ یَمُوْتُ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِالَّذِیْ

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ قسم اس ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے۔ اس امت کا (یعنی اس دور کا) جو کوئی بھی یہودی یا نصرانی میری خبر سن لے (یعنی میری نبوت و رسالت کی دعوت اسکو پہنچ جائے۔ اور پھر وہ مجھ پر اور میرے لائے ہوئے دین پر ایمان لائے بغیر مر جائے تو وہ دوزخیوں میں ہوگا۔

فائدہ:۔ اس حدیث میں یہودی اور نصرانی کا ذکر صرف تمثیل کے طور پر اور یہ ظاہر کرنے کے واسطے کیا گیا ہے کہ جب یہود و نصاریٰ جیسے مسلّم اہل کتاب بھی خاتم الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لائے بغیر اور ان کی شریعت کو قبول کیے بغیر نجات نہیں پا سکتے تو دوسرے کافروں مشرکوں کا انجام اسی سے سمجھ لیا جائے۔

۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا

Marfat.com

إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَأَيْتَ رَجُلاً مِنَ النَّصَارٰى مُتَمَسِّكًا بِالْاِنْجِيْلِ وَ رَجُلاً مِنَ الْيَهُوْدِ مُتَمَسِّكًا بِالتَّوْرَاةِ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَتْبَعْكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ سَمِعَ بِيْ مِنْ يَهُوْدِيٍّ اَوْ نَصْرَانِيٍّ ثُمَّ لَمْ يَتَّبِعْنِيْ فَهُوَ فِي النَّارِ۔

(دار قطنی)

کہ ایک شخص رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ایک نصرانی شخص ہے جو انجیل کے موافق عمل کرتا ہے اور اسی طرح ایک یہودی شخص ہے جو تورات کے احکام پر چلتا ہے اور وہ اللہ پر اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان بھی رکھتا ہے مگر اسکے باوجود آپ کے دین اور آپ کی شریعت پر نہیں چلتا۔ تو فرمایئے کہ اسکا کیا حکم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس یہودی یا نصرانی نے میری بات سُن لیا (یعنی میری دعوت اسکو پہنچ گئی) اور اسکے بعد بھی اُس نے میری پیروی اختیار نہیں کی تو وہ دوزخ میں جانے والا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کی یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والی اوپر کی حدیث سے بھی زیادہ واضح ہے اس میں تصریح ہے کہ اگر کوئی یہودی یا نصرانی

Marfat.com

اللہ کو اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتا بھی ہو (یعنی توحید کا قائل ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تصدیق کرتا ہو۔) مگر پیروی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کے بجائے توراۃ اور انجیل ہی کی کرتا ہو اور اسی کو اپنی نجات کے لیے کافی سمجھتا ہو تو وہ نجات نہیں پا سکے گا۔

جن کے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حل لغات

تلووں، تلوے کی جمع ہے پاؤں کی ایڑی اور نیچے کے بیچ کا حصّہ۔ دھوون کی چیز کا دھلا ہوا پانی۔ آبِ حیات وہ پانی کہ جس کے پینے سے کبھی موت نہ آئے۔

۶۔ شرح

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تلوے مبارک سے جو پانی مس کر کے گرتا ہے وہ آبِ حیات ہے بلکہ ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مسیح عیسٰی السلام کی بھی جان ہیں۔

مصرعہ اول دعویٰ مصرعہ ثانی اسکی دلیل ہے۔ آپکے تلوے کے پانی مبارک آبِ حیات ہونے میں وہ شک کریگا جو کمالاتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر یا جاہل ہے ورنہ جسے آبِ حیات سمجھا جا رہا ہے وہ تو حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عطیات سے ایک معمولی عطیہ ہے اور اسکا حال یہ ہے کہ خضر علیہ السلام نوش فرمائیں تو دائمی زندگی پائیں۔ یاد رہے کہ محققین کے نزدیک خضر علیہ السلام تا حال زندہ

Marfat.com

اور نبی ہیں لیکن اب وہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی کی حیثیت سے ہیں اس کی تحقیق فقیر کی کتاب "حیات خضر علیہ السلام کا مطالعہ فرمایئے۔

آبِ حیات اور خضر علیہ السلام

اللہ نے آبِ حیات کی حقیقت کا ذکر قرآن مجید میں بیان فرمایا۔ خضر و موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات کے بیان میں ارشاد فرمایا کہ۔

فَلَمَّا بَلَغَ — پھر جب وہ دونوں ان دریاؤں
مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا — کے ملنے کی جگہ پہنچے تو اپنی مچھلی
نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ — بھول گئے اور اس نے سمندر میں
سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا — اپنی راہ لی سرنگ بنائی۔

(پ ۱۵ ع ۱۱)

موسیٰ علیہ السلام خضر علیہ السلام سے ملاقات کے لیے روانگی کے وقت آپکے شاگرد یوشع علیہ السلام کشکول (جس میں زادِ راہ اور بھنی ہوئی مچھلی تھی) اٹھا کر ساتھ ہو لئے۔

مچھلی زندہ ہو گئی

چلتے چلتے یہاں پہنچے یہاں ایک پتھر کی چٹان تھی اُس کے نیچے آبِ حیات کا چشمہ تھا۔ ان دونوں بزرگوں نے وہاں آرام فرمایا۔ بھنی ہوئی مچھلی ناشتہ کے لیے ساتھ تھی۔ اُسے جو وہ پانی لگا تو وہ زندہ ہو کر پانی میں اتر گئی اور پانی میں محراب بن گئی۔ یوشع علیہ السلام بیدار تھے اور یہ دیکھ رہے تھے مگر جب موسیٰ علیہ السلام جاگے تو وہ آپ سے یہ واقع عرض کرنا بھول گئے اور دونوں صاحب وہاں سے روانہ ہو گئے۔

فائدہ:۔ اس سے واقعہ کی تفصیل مطلوب نہیں یہ عرض کرنا ہے کہ آبِ حیات ایک چشمہ ہے اس میں مردہ زندہ کرنے کی تاثیر ہے۔

Marfat.com

خضر علیہ السلام

خود خضر علیہ السلام کا یہ حال ہے کہ آپ خشک زمین پر بیٹھ جائیں تو وہاں سبزہ اُگ آتا ہے آپ کے متعلق اور بھی بہت سے اقوال ہیں۔

جبریل علیہ السلام کی گھوڑی

سامری سے جب سوال ہوا کہ تو نے بچھڑے میں کیسے جان ڈالدی ہے۔

فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ. (پ ۱۶ طٰہٰ ع ۵)

تو ایک مٹھی بھر لی فرشتہ کے نشان سے

مفسرین لکھتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام کی گھوڑی کی ٹاپ سے گھاس اگتی۔ ان واقعات کی تفصیل فقیر کی تفسیر "فیوض الرحمٰن" میں ہے۔

عیسٰی علیہ السلام

احیاء الموتیٰ عیسٰی علیہ السلام کا مشہور معجزہ ہے اس پر سب کا ایمان ہے اور ہمارے نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ان کے بھی آقا ہیں آپکے لیے اشکال کیوں۔

دھوون آبحیات

بخاری شریف میں مشہور روایات ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپکے وضو کا پانی اور غُسالہ (غسل کا پانی) جسم پر ملتے اور پی جاتے اس کی برکت سب پر واضح ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وہ حیات طیبہ نصیب ہوئی کہ ہمارے جلسوں کو انکے سامنے اپنی حیات ممات محسوس ہوتی۔ خود اللہ نے فرمایا۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً (پ ۱۴ النحل)

جو اچھا کام کرے مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان تو ضرور ہم اسے اچھی زندگی جلائیں گے۔

Marfat.com

درود شریف

دلائل الخیرات میں ایک درود شریف لائے ہیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی — اے اللہ تعالیٰ ان پر درود بھیج
اُخْضِرَتْ مِنْ بَقِیَّۃِ — جن کے وضو کے بقایا سے درخت
وَضُوْئِہٖ الْاَشْجَارُ (ثانی) — سرسبز ہو گئے۔

نہر حیات

یہ تو آپکے غلاموں کی شان ہے کہ انکے جسم سے پانی مس کرے تو اس سے ہزاروں ملائکہ پیدا ہوں۔ چنانچہ مروی ہے کہ چوتھے آسمان میں ایک نہر ہے جسے نہر حیات کہتے ہیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام ہر روز اس میں غوطہ لگا کر پر جھاڑتے ہیں جس سے ستر ہزار قطرے جھڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر قطرے سے ایک ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے انہی کو حکم ہوتا ہے کہ بیت المعمور میں جا کر نماز پڑھیں جب وہ نماز پڑھ کر نکلتے ہیں پھر کبھی اس میں نہیں جاتے انہیں میں سے ان پر ایک افسر بنا کر حکم فرمایا جاتا ہے کہ آسمان میں انہیں لیجا کر ایک جگہ کھڑا ہو۔ وہ سب فرشتے قیامت تک وہاں تسبیح و تقدیس کرتے ہیں۔ (الہدایۃ المبارکہ تصنیف امام احمد رضا محدث بریلوی)

منقول ہے کہ سفید گلاب جبریل علیہ السلام کے پسینے سے اور زرد گلاب براق کے پسینے سے پیدا کیا گیا ہے۔ (روح البیان)

فائدہ: خادم دربار جبریل علیہ السلام کے قطرات اور پسینہ سے اگر خالق کائنات ملائکہ پیدا فرماتا ہے تو اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے تلووں کے پانی کو آبحیات بنا دے تو کون سا اشکال ہے۔

اماں حوا رضی اللہ عنہا

بی بی حوا رضی اللہ عنہا کے لیے منقول ہے کہ جب وہ زمین پر اتریں تو گریہ زاری فرمائی

Marfat.com

ان کے جتنے آنسو ٹپکے ان سے دریا کے موتی پیدا ہوئے۔ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ بی بی سے پہلے دریا کے موتی پیدا ہوئے۔ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ بی بی سے پہلے دریا کے موتی نہ تھے بلکہ بی بی حوّا سے پہلے بھی موتی تھے۔ ایسے ہی مذکورہ رنگ جیسے پھول پہلے بھی تھے۔

نمک مشہور ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بہشت کا کافور ایک مٹھی بھر دیا گیا تو انہوں نے زمین پر پھینکا جہاں جہاں اس کافور کے ذرات پڑے وہیں پر نمک کی کان بن گئی۔ (روح البیان)

اس طرح سینکڑوں مثالیں موجود ہیں۔ اسی لیے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے تلوؤں کے دھوون کو آبِ حیات کہنا حق اور دین اسلام کے اصولوں کے عین مطابق ہے۔

Marfat.com

عرش و کرسی کی تھیں آئینہ بندیاں
صلی اللہ علیہ وسلم
سوئے حق جب سدھارا ہمارا نبی

حل لغات

آئینہ بندیاں۔ آئینہ بندی کی جمع بمعنی مکان وغیرہ کی جھاڑ فانوس سے آراستگی۔ سدھارا۔ روانہ ہوا۔ چلا۔

۷۔ شرح

جب ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالےٰ کی طرف روانہ ہوئے یعنی معراج کی شب تشریف لے گئے تو عرش و کرسی وغیرہ کو خوب آراستہ و پیراستہ کیا گیا اسکو کسی شاعر نے یوں ادا کیا ہے۔

تزئین شب اسریٰ دیکھی تو ملک بولے
کیا آج خدا کا مہمان نرالا ہے
اقلیم محبت کی دنیا بھی نرالی ہے
دربار انوکھا ہے سلطان نرالا ہے

فرش تا عرش چراغاں

جیسے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شب میلاد شریف میں عرش تا فرش نورانی چراغاں ہوا۔ ایسے ہی شب معراج فرش تا عرش خوب آئینہ بندیاں یعنی نورانی چراغاں ہوا۔ اور اس چراغاں کی تفصیل کتب سیر کے باب المعراج میں خوب بیان کی گئی ہے۔

Marfat.com

خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسُل
اور رُسُولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۸۔

۸۔ شرح عام مخلوق علوی سفلی سے اولیاء کرام افضل ہیں اور اولیاء سے رسل کرام افضل ہیں وہ رسل کرام ملائکہ ہوں یا البشر اور تمام رسل ملائکہ و بشر سے افضل ہمارے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم افضل ہیں۔ علی الاطلاق خلافاً للبعض۔ ان بعض مخالفین کی تردید میں امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ ضخیم تصنیف "تجلی الیقین بِاَنَّ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم افضل المرسلین۔

فائدہ:۔ انبیاء علیہم السلام تمام ملائکہ کرام سے افضل ہیں اور خواص ملائکہ یعنی رسل ملائکہ تمام اولیاء سے افضل ہیں اولیاء کرام تمام عام ملائکہ سے افضل ہیں۔ مزید تفصیل علم الکلام میں ہے۔

سرتاج انبیاء و رسل علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام

تمام ملک کے علماء کا اتفاق

ہے کہ حضور پُرنور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سارے نبیوں سے افضل ترین نبی ہیں۔ صرف افضل ہی نہیں بلکہ سارے نبیوں کے سرتاج بھی ہیں اسکے علاوہ سب سے بڑی صفت آپکی یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی قیامت تک نہیں آئیگا۔ آپ ساری دنیا کے لیے نور ہدایت اور رحمتہ للعالمین بن کر تشریف لائے ہیں۔ اگر آپ پیدا نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ دونوں جہان

Marfat.com

کو پیدا نہ فرماتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لیے خداوند قدوس نے دونوں جہان پیدا فرمائے آپ جب پیدا ہوئے تو تمام عرب کفر کی تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ ہر ایک نے اپنا اپنا الگ خدا بنا رکھا تھا۔ اور اس کی پرستش کرتے تھے کسی کے خُدا کا نام لات تھا تو کسی کا عزیٰ اور ہبل تھا۔ یہ لات و عزیٰ اور ہبل کیا تھے پتھر کے بنے ہوئے بے جان بُت تھے نہ کسی کو نفع دے سکتے تھے نہ نقصان۔

ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب مبعوث ہوئے تو تمام عرب کو توحید الٰہی کی دعوت دی۔ اور کفر و گمراہی کے گڑھے سے نکال کر راہ مستقیم پر لانے کی کوشش کی جن لوگوں کے دلوں میں اسلام کا سکّہ بیٹھ گیا وہ دونوں جہاں میں سرفراز ہو گئے اور جو لوگ دولت اسلام سے محروم رہے وہ دونوں جہاں میں ٹھکرا دیئے گئے جیسا کہ ابوجہل، ابولہب اور دیگر کفار مکّہ دولت اسلام سے محروم رہے اور ہمیشہ کے لیے جہنم کا ایندھن بن گئے۔ ہم اپنے رسول عظیم صلی اللہ علیہ وسلم پر جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پیشوا ہیں۔ آپ ہی کی بدولت ہمیں دولت ایمان نصیب ہوئی آپ ہی قیامت کے دن ہماری شفاعت کریں گے۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی ہم امت ہیں اور سب سے بہترین اُمت! اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو قرآن کریم میں خیر امت (بہترین امت) کے لقب سے پکارا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تبلیغی سرگرمیاں رنگ لائیں اور وہ صحرائے عرب جو کفر و ظلمت کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں ڈوب چکا تھا یکا یک نور توحید سے جگمگا اٹھا اور گوشہ گوشہ سراج منیر صلے اللہ علیہ وسلم کی ضیا پاشیوں سے منور ہو گیا آپکی تشریف آوری کا مقصد ہی یہی تھا کہ دنیا میں ہر طرف اسلام کا جھنڈا لہراتا ہوا نظر آئے دنیا کے تمام بُت خانے نیست و نابود نظر آتے۔ دنیا کے تمام بت خانے نیست و نابود ہو جائیں اور ہر طرف هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی صدائیں بلند ہونے

Marfat.com

لگیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلقِ عظیم نے بڑے بڑے سنگ دلوں کو بھی اپنا گرویدہ بنالیا اور وہ ایسے گرویدہ ہوئے کہ دنیا کی کوئی طاقت ان کو اپنے مضبوط و مستحکم ارادے سے نہ ہٹا سکی، نشۂ توحید اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے دِل ایسے معمور ہوئے کہ سخت ترین مظالم سے بھی نہ گھبرائے۔

یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم ہی کا اثر تھا۔ کہ سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبر نے آپکی دعوت توحید کا خیر مقدم کیا۔ اور فوراً دولت اسلام سے مشرف ہو گئے۔ پھر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو لے لیجئے کہ گھر سے تو آپکو قتل کرنے کے ارادے سے نکلتے ہیں مگر واپس جاتے ہیں تو دولت ایمان سے مشرف ہو کر جاتے ہیں اس طرح کئی دیگر لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلقِ عظیم سے متاثر ہو کر اصحاب رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے لقب سے ملقب ہوئے۔

آپکی خوبیاں اور فضائل حد و حساب سے باہر ہیں اور تمام مخلوق میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ثانی نہیں۔ ؏ "بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر"

الحمد للہ علی ذلک۔

حسن کھاتا ہے جسکے نمک کی قسم
وہ ملیح دل آرا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۹-

حل لغات | ملیح، نمکین۔ نمک آلودہ، قسم کھانا۔ عہد کرنا۔ قول دینا۔ اقرار کرنا

Marfat.com

دل آرا، پیارا لاڈلا

شرح جس کے نمک کی حسن قسم کھاتا ہے وہ ملیح پیارا ہمارا نبی ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

حسن ملیح سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اِنَّ نَبِیَّکُمْ صَبِیْحٌ	تمہارے نبی پاک صلے اللہ علیہ
اَلْوَجْہِ کَرِیْمُ الْحَسَبِ	وآلہ وسلم، نمکین حسن۔ اعلیٰ نسب
وَحُسْنُ الصَّوْتِ۔	اچھی آواز والے ہیں۔

(خصائص کبریٰ ص ۷۶ ج ۱)

حسن کا قسم کھانا امام ابونعیم فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو تمام انبیاء علیہم السلام بلکہ تمام مخلوق سے زیادہ حسن دیا گیا ہے مگر حضور علیہ السلام کو پیش گاہِ الٰہی سے جو حسن وجمال عطاء ہوا وہ کسی کو نہ ملا۔ فرماتے ہیں۔

لَوْ لُیُوْتَ یُوْسُفُ اِلاَّ	حضرت یوسف کو حسن کا ایک
شَطَرَ الْحُسْنِ وَ اُوْتِیَ	حصّہ ملا تھا اور محمد مصطفےٰ صلی
نَبِیُّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ	اللہ علیہ وسلم کو پورا حسن دیا گیا
وَسَلَّمَ جَمِیْعُہٗ	

(خصائص ص ۱۸۲ ج ۲)

اس معنی پر حسن ملاحت (حسن) حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم کھاتا ہے کہ وہ تو آپکے حسن ملیح کے سامنے ذرۂ بمقدار سے بھی کمتر ہے اس لیے کہ یوسف علیہ السلام کا حسن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن کا ایک حصّہ بلکہ ایک شمہ تھا

Marfat.com

الاشطر الحسن کا مطلب یہ ہی ہے کہ جمالِ محمد کا ایک پرتو عالم پر چمکا اور اسی سے ایک حصّہ حضرت یوسف کو ملا اور باقی سارے جہاں میں تقسیم ہوا۔ شمس و قمر، زہرہ و مشتری میں وہی نور درخشاں ہے اور زمین و آسمان، عرش، کرسی میں وہی نور تاباں ہے، عرش پر اسی کی چمک ہے، فرش پر اسی کی جھلک ہے جنّت میں اسی کی مہک ہے سینۂ عشاق میں اسی کی کھٹک ہے مستوں کو اسی کی لٹک ہے زبانوں پر اسی کی چھک ہے ہر جام عشق میں اسی کی جھلک ہے ہر حسن میں اسی کا نمک ہے یعنی ؎

یک چراغ است دریں خانہ کہ از پرتو آں
ہر کجا مے نگری انجمنے ساختہ اند

غور تو کیجئے، زنان مصر نے حسنِ یوسفی کے نظارے کی تمنّا کی اور دیکھ لیا مگر حسنِ نبوی کو دیکھنے کی کس کو تاب ہے۔ صانع کمال نے یہ جمال اپنے دیکھنے کو بنایا ہے اور اپنی محبوبیت کے لیے اسے پسند فرمایا ہے۔

واہ کیا حسن ہے اے سیّد ابرار تمہارا
اللہ بھی ہے طالب دیدار تمہارا

پھر کس میں مجال ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاں آرا کے نظارے اور آپکے حسن کی حقیقت و ماہیت کو سمجھے قادر مطلق نے اپنے محبوب کے چہرۂ انور پر ستر ہزار پردے ہیبت و جلال و رحمت و جمال کے ڈال رکھے ہیں۔ چشم عالم نظارۂ جمالِ مصطفویہ سے دور و مہجور ہے اور عقول بشریہ اسکے ادراک سے قاصر ہے۔ اگر جمالِ نبوی سے ایک پردہ اٹھا جائے عالم کی کیا مجال جو اسکی تجلیات و انوار کی تاب لاسکے۔ ایک جھلک میں کائنات جل کر راکھ ہو جائے۔ ؎

ایک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
تو اگر جلوہ کرے کون تماشائی ہو

Marfat.com

ذکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو

۱۰- نمکین حسن والا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰- شرح جب تک حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن ملیح کا ذکر نہ ہو۔ تمام ذکر پھیکے ہیں یعنی جیسے طعام میں نمک نہ ہو وہ طعام پھیکا ہوتا ہے ایسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر خیر کے بغیر تمام اذکار پھیکے ہیں۔

احادیث مبارکہ ۱-

۱- عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ ثُمَّ تَفَرَّقُوْا عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَصَلٰوۃٍ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَامُوْا عَنِ انْتَنٍ جِیْفَۃٍ

(القول البدیع ص ۱۵۰)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی قوم (لوگ) جمع ہو کر اٹھ جاتے ہیں اپنی مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اسکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھا تو وہ یوں اٹھے جیسے بودار مردار کھا کر اٹھے۔

Marfat.com

۲- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا یَجْلِسُ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَا یُصَلُّوْنَ فِیْہِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا کَانَ عَلَیْہِمْ حَسْرَۃً وَاِنْ دَخَلُوا الْجَنَّۃَ لَمَا یَرَوْنَ الثَّوَابَ (القول البدیع)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ ایسی مجلس میں بیٹھتے ہیں کہ اس میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں پڑھتے تو وہ اگرچہ جنت میں گئے لیکن پھر بھی ان پر حسرت ہوگی جب وہ درود شریف کا ثواب دیکھیں گے

۳- بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس مجلس میں سید العالمین رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھا جاتا ہے اس مجلس سے ایک نہایت پاکیزہ خوشبو مہکتی ہے جو کہ آسمانوں کی بلندیوں تک جاتی ہے اس پاکیزہ خوشبو کو جب فرشتے محسوس کرتے ہیں، تو کہتے ہیں زمین پر کسی مجلس میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھا جا رہا ہے۔ (دلائل الخیرات)

اس کی شرح میں امام یوسف نبہانی سعادۃ الدارین ص۱۴۳ میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث پاک کی شرح میں بعض عشاق نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم الطیب الطاہرین اور اطہر الطاہرین ہیں، لہذا جب کسی مجلس میں حضور کا ذکر شریف ہوتا ہے اور درود پاک پڑھا جاتا ہے تو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خوشبو مبارک کی وجہ سے وہ مجلس معطر ہو جاتی ہے اور اس کی خوشبو آسمانوں تک پہنچتی ہے اور اس خوشبو مبارک کو اولیائے کرام جنہوں نے ملکوت کا مشاہدہ کیا ہے وہ بھی اس پاکیزہ خوشبو کا ادراک کر لیتے ہیں جیسے کہ فرشتے کر لیتے ہیں اور بعض اولیاء کاملین جب اللہ تعالیٰ کا اور اس کے پیارے حبیبِ پاک صاحبِ لولاک صلے اللہ تعالیٰ

فائدہ:

Marfat.com

علیہ وسلم کا ذکر پاک کرتے ہیں تو ان کے سینہ سے ایسی خوشبو مہکتی جو کہ کستوری اور عنبر سے بھی بہترین ہوتی ہے لیکن ہمارے ذوق و وجدان دنیا کی حرص و ہوا کی وجہ سے بدل چکے ہیں اس لیے ہم اس نعمت سے محروم ہیں جیسے کہ وہ مریض جسکو صفرار کے غلبے کی وجہ سے ہر میٹھی چیز کڑوی معلوم ہوتی ہے تو وہ کڑواہٹ اس میٹھی چیز میں نہیں بلکہ مریض میں موجود ہے یوں ہی یہ حجاب بھی ہماری طرف سے ہماری غفلت کی وجہ سے ہے۔

۴- سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اَنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْهُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (ترمذی مشکوٰۃ صـ۸۷)

زمین و آسمان کے درمیان دعا لٹکتی رہتی ہے جب تک کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھا جائے۔

۵- حدیث قدسی میں ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

اِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِیَ۔

(خصائص ج۲ صـ ۱۹۶)

اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے گا تو آپ کا بھی ذکر ہوگا۔

ثابت ہوا کہ جہاں ذکر خدا ہے وہاں ذکر مصطفےٰ بھی ہے ذکر خدا ذکر مصطفےٰ کے بغیر بیکار ہے حضور کا ذکر عین ذکر الٰہی ہے اگر کوئی ذکر الوہیت کے ساتھ اقرار رسالت نہ کرے تو کافر ہے۔

ذکرِ خدا جو ان سے جدا چاہو سنجدیو
واللہ ذکر حق نہیں کنجی سقر کی ہے

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

رَفَعَ اللّٰہُ ذِکْرَہٗ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ فَلَیْسَ خَطِیْبٌ وَلَا مُتَشَہِّدٌ وَلَا صَاحِبُ صَلٰوۃٍ اِلَّا وَھُوَ یُنَادِیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ (خصائص ج ۲ ص ۱۹۶)

خطبات میں کلموں میں اقامت میں اذاں میں
ہے نام الٰہی سے ملا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

فائدہ:۔ غور کیجئے حضور علیہ السلام کے ذکر کی کوئی مثال اس سے بالاتر پائی جاتی ہے کیا کسی شہنشاہ کو اپنی مملکت میں اور کسی ہادی کو اپنے حلقہ اثر میں یہ بات حاصل ہے کہ کائنات کے گوشے گوشے اور دنیا کے ہر خطہ میں اسکا چرچا ہو۔ زمین و آسمان میں اسکا غلغلہ ہو۔ اذان اور اقامت عبادت و اطاعت واعظ و خطبات میں اسکا تذکرہ ہو۔

اذاں کیا جہاں دیکھو ایمان والو
پس ذکرِ حق ذکر ہے مصطفیٰ کا صلی اللہ علیہ وسلم

اور پھر لطف کی بات یہ ہے کہ آپکا ذکر کوئی سننا پسند کرے یا نہ کرے ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان عام ہے جو پردہ ہائے گوش کو چیرتا ہوا۔ قصرِ قلب میں پہنچ کر رہتا ہے اور صبح کے روح افزا جھونکوں میں آذان کی آواز اور رات کی خاموشی میں۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے سریلے نغمات سنائی دیتے ہیں۔

Marfat.com

فرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ عرش پہ طرفہ دھوم دھام
کان اِدھر لگائے تیری ہی داستان ہے
شب و روز کا کوئی ایک لمحہ فارغ نہیں جس میں عالم دنیا کے کسی کونے میں اذان نہ ہو رہی ہو۔ تفصیل فقیر کی رسالہ "اذان بلال" میں ملاحظہ ہو۔

اعجوبہ

جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۱-

حل لغت

بوند۔ قطرہ۔ بارش کا قطرہ۔ کوثر (مذکر) بہشت ایک نہر کا نام ہے جنت کے ایک حوض کا نام سلسبیل ایک چشمہ ہے جو بہشت میں ہے۔

۱۱ شرح

ہمارے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم وہ دریائے رحمت ہیں جنکے آب رحمت کی دو بوندیں حوض کوثر اور سلسبیل ہے۔

اس شعر کا مصرعہ اول دعویٰ مصرعہ ثانی اس کی دلیل ہے وہ یوں کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے رحمۃ للعالمین بنایا گویا دریائے رحمت ہیں اور جملہ عالمین (ہشردہ ہزار یا کم و بیش) کا ذرہ ذرہ آپکی رحمت سے حصہ لے رہا ہے۔ عالمین کی وسعت کے پیش نظر کوثر و سلسبیل دو بوند ہی ہو سکتی ہیں۔ آیۃ وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ کے تحت علامہ آلوسی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

Marfat.com

وَكُوْنُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عليه وآله وسلم رَحْمَةً
لِلْجَمِيْعِ بِاِعْتِبَارِ اَنَّهٗ عَلَيْهِ الصلوٰة والسلام
وَاسِطَةُ الْفَيْضِ الْاِلٰهِيِّ عَلَى الْمُمْكِنَاتِ عَلٰى حَسْبِ
الْقَوَابِلِ وَاِذَا كَانَ نُوْرُهٗ صلى الله عليه وآله
وسلم اَوَّلُ الْمَخْلُوْقَاتِ فَفِى الْخَبَرِ اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰهُ
تَعَالٰى نُوْرَ نَبِيِّكَ يَا جَابِرُ وَجَاءَ اللّٰهُ تعالٰى
الْمُعْطِىُّ وَاَنَا الْقَاسِمُ وَفِيْهِ اَيْضًا . وَالَّذِىْ اخْتَارَهٗ
اَنَّهٗ صلى الله تعالٰى عليه وسلم اِنَّمَا بُعِثَ
رَحْمَةً لِكُلِّ فَرْدٍ مِنَ الْعَالَمِيْنَ مَلٰئِكَتِهِمْ وَالْاِنْسِ
وَجِنِّهِمْ وَلَا فَرْقَ بَيْنَ الْمُؤْمِنِ وَالْكَافِرِ مِنَ
الْاِنْسِ وَالْجِنِّ فِىْ ذٰلِكَ وَالرَّحْمَةُ مُتَفَاوِتَةٌ وَ
قَالَ اَكْثَرُ الصُّوْفِيَّةِ قَدَّسَتْ اَسْرَارُهُمْ
عَلٰى اَنَّ الْمُرَادَ مِنَ الْعَالَمِيْنَ جَمِيْعُ الْخَلْقِ وَهُوَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ الصلوٰة وَالسَّلَامُ سَبَبُ لِوُجُوْدِهِمْ
بَلْ قَالُوْا اِنَّ الْعَالَمَ كُلَّهٗ مَخْلُوْقٌ مِّنْ نُوْرِهٖ صَلَّى
اللّٰهُ تعالٰى عليه وسلم وَقَدْ صَرَّحَ بِذٰلِكَ
الشَّيْخُ عَبْدُ الْغَنِىِّ النَّابِلُسِىُّ قُدِّسَ سِرُّهٗ فِىْ قَوْلِهٖ
وَقَدْ نُقَدِّمُ غَيْرَ مَرَّةٍ ؎

طٰهٰ النَّبِىُّ تَكَوَّنَتْ مِنْ نُوْرِهٖ
كُلُّ الْخَلِيْقَةِ ثُمَّ لَوْ تَرَكَ الْقَطَا

وَاَشَارَ بِقَوْلِهٖ لَوْ تَرَكَ الْقَطَا اِلٰى اَنَّ الْجَمِيْعَ

Marfat.com

مِنْ نُوْرِہٖ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ۔

(روح المعانی)

حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جمیع عالمین کا رحمت ہونا بایں معنیٰ ہے آپ جملہ ممکنات کے انکی قابلیت کے مطابق فیض الٰہی کے واسطہ ہیں اسی لیے آپکا نور اقدس اول مخلوقات ہے حدیث شریف میں ہے اے جابر اللہ نے سب سے پہلے تیرے نبی علیہ السلام کا نور پیدا فرمایا ہے اور حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں اسی روح المعانی میں ہے کہ مختار و پسندیدہ یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عالمین کے ہر فرد کے لیے رحمت ہیں وہ ملائکہ ہوں یا جن اس عمومی رحمت میں مومن و کافر سب برابر ہیں وہ جن ہوں یا انسان ہر ایک کو اپنے مختلف مراتب کے لحاظ سے رحمت نصیب ہوئی اور فرمایا اکثر صوفیہ (قدست اسرارہم) کا یہی مذہب ہے کہ العالمین سے تمام مخلوق مراد ہے اور حضور علیہ السلام ہر ایک کے لیے رحمت ہیں ہاں ان کی استعداد پر حصہ ملا۔ لیکن اس میں تو تمام مشترک ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم ان سب کے وجود کے سبب ہیں بلکہ جمیع مخلوق آپ کے نور سے پیدا ہوئی اور حضرت عبد الغنی نابلسی رحمہ اللہ نے اس کی تصریح فرمائی۔ اور اسکا ذکر بارہا اس تفسیر روح المعانی میں ہوا۔ اور یہ شعر مشہور ہے کہ طٰہٰ نبی علیہ السلام کے نور سے تمام پیدا ہوئے قطا پرندے کو چھوڑ دو وہ جہاں تک اڑ سکتا ہے چلا جائے جہاں بھی پہنچے گا وہاں بھی یہی ہوگا کہ وہ نبی علیہ السلام کے نور سے پیدا ہیں

فائدہ :۔ یہ صرف مثال کے طور پر کہا گیا ہے اس لیے قطا پرندہ تیز اڑتا ہے اور انتھک ہے اور شاعر نے لو تسک القطا میں اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ مخلوق حضور علیہ السلام کے نور سے ہے

Marfat.com

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی

۱۲- اِن کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۲- شرح جیسے تمام مخلوق خُدا ایک ہے ایسے ہی تمام مخلوق علوی ہو یا سفلی ہو ان کے اور ان کے اور ہمارے اور تمہارے سب کے ایک نبی ہیں یعنی ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی جملہ مخلوق کے رسول اور پیغمبر ہیں یہاں تک آپ تمام انبیاء علیہم السلام کے بھی نبی ہیں۔

جملہ عالمین کے نبی ہمارے نبی علیہ السلام اسی شعر میں اسی عقیدہ کا اظہار ہے حضرت علامہ بازری رحمہ اللہ نے فرمایا۔

اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم اَرْسَلَ اِلٰی جَمِیْعِ الْمَخْلُوْقَاتِ۔

حَتّٰی الْجَمَادَاتِ۔ بازری نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جملہ مخلوقات یہاں تک کہ جمادات کے بھی رسول ہیں۔

ملاحظہ ہو فتاویٰ حدیثیہ صـ۱۳۳ لیواقیت والجواہر للشعرانی ج۲ صـ۳۹ ۔ وجواہر البحار ج ۲ صـ ۴۸ والخصائص الکبریٰ السیوطی ج۱ صـ۱۴ وجواہر البحار ج۲ صـ۱۰۴

امام رازی زیر آیت تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَہُمْ عَلٰی بَعْضٍ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

اَنَّہٗ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ بُعِثَ اِلٰی کُلِّ الْخَلْقِ

حضور ساری مخلوق کی طرف مبعوث ہوتے۔ (بھیجے گئے)

(تفسیر کبیر ج ص ۔ جواہر البحار ج ۱ ص ۱۴۸، ۱۴۹ عنہ

نیز امام رازی تحت قولہ تعالیٰ لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ فرماتے ہیں۔ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلم اِلٰی کُلِّ الْعَالَمِیْنَ)

(تفسیر کبیر)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جملہ عالمین کے رسول ہیں۔ دیگر حوالہ جات جواہر البحار ص ۱۶۱، ۱۶۲، ص ۱۷۲، ۱۵۶ ج ۱) الشفا ص ۱۷ ج ۱ میں ہے قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَنَّہُمَا (ابراہیم و عیسیٰ مِنْ اُمَّتِیْ (جواہر البحار ج ۱ ص ۴۷ الشفاء ج ۱ ص ۶۲۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ابراہیم عیسیٰ علیہ السلام میرے امتی ہیں اور حضرت علامہ فاسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں وَھُوَ الرَّسُوْلُ الْمُطْلَقُ لِکَافَّۃِ الْخَلْقِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فِیْ سَالَتُہٗ عَامَّۃٌ وَدَعْوَتُہٗ تَامَّۃٌ وَرَحْمَتُہٗ شَامِلَۃٌ وَاِمْدَادَتُہٗ فِی الْخَلْقِ عَامِلَۃٌ وَکُلُّ مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ وَالرُّسُلِ قَبْلَہٗ فَعَلٰی حَسْبِ النِّیَابَۃِ عَنْہُ فَھُوَ الرَّسُوْلُ عَلَی الْاِطْلَاقِ۔

(مطالعہ المسرات ص ۹۲)

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق اولین و آخرین کے علی الاطلاق رسول ہیں آپکی رسالت عام اور دعوت تام اور رحمت شامل ہے جملہ عالمین کو بلکہ جملہ مخلوق کے ہر فرد کو آپکی مدد پہنچ رہی ہے خواہ آپ سے پہلے رسول گزرے ہیں انکو بھی اور وہ رسالت میں آپکے نائب تھے علی الاطلاق رسول سب کے آپ ہی ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کی شرح (مواہب) ص ۲۷۳ ج ۵ میں امام زرقانی رحمہ اللہ تحریر

Marfat.com

فرماتے ہیں۔

اَنَّہٗ اَرْسَلَ اِلَی الْمَلٰئِکَۃِ ... (رَجَحَہٗ السبکی) و البارزی و ابن حزم و السیوطی .... وَدَلِیْلُ رُجْحَانِ ھٰذَا الْقَوْلِ مَا (قَالَ تَعَالٰی، تَبَارَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْرًا وَلَا نَزَاعَ اَنَّ الْمُرَادَ مِنَ الْعَبْدِ ھٰھُنَا مُحَمَّدٌ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَ الْعَالَمُ ھُوَ مَا سِوَی اللّٰہِ ....قَالَ الْمُجَدُّ الْخَلْقُ کُلُّہٗ ..... فَیَتَنَاوَلُ جَمِیْعُ الْمُکَلَّفِیْنَ) عَلٰی اَنَّہُ الْخَلْقُ کُلُّہٗ .....(.... وَبَطَلَ بِذَالِکَ قَوْلُ مَنْ قَالَ اَنَّہٗ کَانَ رَسُوْلٌ اِلَی الْبَعْضِ دُوْنَ الْبَعْضِ) لِمُخَالَفَۃِ التَّخْصِیْصِ لِصَرِیْحِ الْاٰیَۃِ (لِاَنَّ لَفْظَ الْعَالَمِیْنَ یَتَنَاوَلُ جَمِیْعَ الْمَخْلُوْقَاتِ فَتَدُلَّ الْاٰیَۃُ عَلٰی اَنَّہٗ رَسُوْلٌ اِلَی الْخَلْقِ کُلِّھِمْ ..... (وَلَوْ قِیْلَ لِمُدَّعِیْ خُرُوْجُ الْمَلٰئِکَۃِ مِنْ ھٰذَا الْعُمُوْمِ اَقِمِ الدَّلِیْلَ عَلَیْہِ عَجَزَ عَنْہُ۔

بیشک حضور علیہ السلام ملائکہ کے بھی رسول ہیں۔ اسی کو سبکی نے ترجیح دی ہے۔ اور بارزی و ابن حزم و سیوطی نے بھی اور ترجیح کی وجہ یہ ہے کہ قرآن میں تبارک الذی نزل الفرقان الخ اس میں کسی کو نزاع نہیں کہ آیت میں عبد سے حضور علیہ السلام مراد ہیں اور عالمین سے ماسوی اللہ مراد ہے لغت میں ہے کل مخلوق عالمین میں داخل ہے جس نے کہا کہ العالمین سے بعض مخلوق مراد ہے یہ قرآن کی تصریح کے خلاف ہے کیونکہ العالمین تو عموماً جملہ مخلوقات کو کہا جاتا ہے

Marfat.com

آیت سے ثابت ہوا کہ آپ تمام مخلوق کے رسول ہیں اگر اس پر مدعی یہ کہے کہ آیت کے عموم میں ملائکہ بھی داخل ہیں تو اس پر دلیل قائم ہو سکتی ہے اور وہ اس کے جواب سے عاجز بھی ہو جائیگا۔

حضرت علامہ قاضی شیخ ابو عبداللہ عربی قاضی سے ناقل ہیں کہ (ورسول رب العلمین) اِضَافَةُ الرَّسُوْلِ اِلٰی هٰذَا الْاِسْمِ الْكَرِيْمِ الْاِضَافِيِّ الَّذِیْ هُوَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ اِشْعَارٌ بِعُمُوْمِ رِسَالَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَيْثُ كَانَ الرَّسُوْلُ لَفْظًا مُطْلَقًا لَا تَقْيِيْدَ فِيْهِ مِنْ حَيْثُ الْمُرْسَلُ اِلَيْهِ وَ اِنَّمَا هُوَ سَقَيَّدَ بِالْاِضَافَةِ اِلَى الْمُرْسِلِ الْمُقْتَضِیْ - اِسْتِغْرَاقِ الرَّبُوْبِيَّةِ لِكُلِّ الْعَالَمِيْنَ فَحَيْثُ تَعَيَّنَتْ الرَّبُوْبِيَّةُ اُسْتُتْبِعَتِ الرِّسَالَةُ وَ الرَّبُوْبِيَّةُ عَلَى الْجَمِيْعِ فَاَلرِّسَالَةُ تَابِعَةٌ لَّهَا بِالتَّوَجُّهِ اِلَى الْجَمِيْعِ ..... وَالْقَوْلُ بِبَعْثِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَيْهِمْ (ای الی الملائکۃ) رَجَحَهُ التَّقِیُّ السُّبْكِیُّ مُحْتَجًّا بِاٰيَةِ الْفُرْقَانِ الْمُتَقَدِّمَةِ اِذْ لَا نِزَاعَ اَنَّ الْمُرَادَ بِالْعَبْدِ فِيْهَا مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم وَ الْعَالَمُ هُوَ مَا سِوَى اللّٰهِ تعالیٰ قَالَ ابْنُ حَجَرٍ الْهَيْتَمِیُّ هُوَ الْاَصَحُّ عِنْدَ جَمْعٍ مُحَقِّقِيْنَ وَ قَالَ صَاحِبُ الْمَوَاهِبِ نَقَلَ بَعْضُهُمُ الْاِجْمَاعَ عَلٰى ذٰلِكَ ..... وَزَادَ الْبَارَزِیُّ وَ اِلَى الْحَيَوَانَاتِ الْجَمَادَاتِ وَالْحَجَرِ وَالشَّجَرِ ..... وَ قَالَ بِاَرْسَالِهٖ اِلَى الْجَمَادَاتِ جَمَاعَةٌ اِخْتَارَهُ بَعْضُ الْمُحَقِّقِيْنَ لِتَصْرِيْحِ

Marfat.com

خبث مسلم" اھ (مطالع المسرات ص ۱۸۰، ۱۸۱) شرح دلائل الخیرات دلائل الخیرات میں ہے (ورسول رب العالمین) رسول کی اضافت اس اسم کریم یعنی رب العالمین کی طرف میں حضور علیہ السلام کی رسالت عامہ کا اشارہ ہے کہ رسول مطلق بلا قید مرسل آلیہ کے یعنی جملہ مخلوق کے رسول۔ ہاں مضاف الیہ کی وجہ سے مقید ہے تو اس کی ربوبیت کے عموم کی وجہ سے آپ کی رسالت کے عموم کا اشارہ ہے کہ وہ جملہ عالمین کا رب ہے تو آپ جملہ عالمین کے رسول ہیں (صلے اللہ علیہ وسلم) کیونکہ آپکی رسالت اللہ کی ربوبیت کے تابع ہے اس معنیٰ میں آپکی رسالت جملہ عالمین کے لیے ثابت ہوئی اور اسی لیے امام سبکی نے اسی کو راجح فرمایا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ملائکہ کے بھی رسول ہیں انہوں نے آیتہ متقدمہ یعنی تبارک الذی نزل الفرقان الخ سے استدلال فرمایا۔ اس لیے کہ آیت میں عبدہٖ سے حضور علیہ السلام مراد ہیں اور عالمین ماسوی اللہ کو کہا جاتا ہے اور امام ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بعض علماء نے نقل فرمایا کہ اسی پر جملہ امت کا اجماع ہے اور بارزی نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جملہ حیوانات اور حجر و شجر کے بھی رسول ہیں اور بعض نے کہا کہ جمادات کا رسول ہونا صحیح ہے بعض محققین نے اسے صحیح بتایا اور فرمایا کہ روایت مسلم" اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَآفَّۃً کی تصریح سے یہی مذہب حق ہے۔ اور ملا علی قاری مسلم شریف کی حدیث اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَآفَّۃً کے تحت لکھتے ہیں اَیِ الْمَوْجُوْدَاتِ بِاَسْرِھَا۔ یعنی تمام موجودات کے رسول۔ علاوہ ازیں درج ذیل حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔ مدارج النبوت للشیخ المحقق ص ۱۲۰ ج ۱۔ جواہر البحار ج ۲ ص ۲ وص ۷۲، ۷۳ وص ۱۹۴ وص ۲۲۸، ۲۲۹ وص ۳۵۲ وص ۲۶ ج ۳۔ مرقات ج ۲ ص ۱ میں اس کی خوب تفصیل ہے حضرت شیخ عطار رحمۃ اللہ علیہ منطق الطیر ص ۱۶ میں لکھتے ہیں۔

Marfat.com

گشت او مبعوث تا روز شمار
از برائے کل خلق روزگار
چوں طفیل نور او آمد امم
سوئے کل مبعوث زاں شد لاجرم

آپ تا قیامت رسول مبعوث ہوئے جملہ مخلوق کے آپکے نور کے طفیل جملہ امتیں آئیں اسی لیے لازماً آپ ان سب کے رسول ہوئے مزید تفصیل فقیر نے "کتاب نبی الانبیاء" میں لکھدی ہے اور شرح ہذا کے گزشتہ جلدوں میں بھی مختصراً لکھ چکا ہوں۔

۱۳ قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

حل لغت قرنوں قرن کی جمع ہے سو برس کا قرن ہوتا ہے لیکن یہاں مطلق مدت مراد ہے۔ بدلی از بدلنا یعنی تبادلہ کرنا۔ پلٹنا۔ بدلی بادل کا چھوٹا ٹکڑا۔

۱۳۔ شرح مدتوں تک انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام و رسل کرام علی نبینا و علیہم السلام کے تبادلے ہوتے رہے لیکن جونہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عالم ظہور میں تشریف لائے تو اب تبادلے کا تصور ہی ختم کیونکہ آپ خاتم النبیین ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم)
نکتہ: "بدلی" کا حاند کہہ کر امام احمد رضا رضی اللہ عنہ۔ نے اہلسنت کا عقیدہ واضح

Marfat.com

فرمایا ہے کہ جیسے چاند کا وجود تو ہے لیکن بادل کے ٹکڑے میں پوشیدہ ہے لیکن جونہی بادل ہٹ گیا چاند کو سب نے دیکھ لیا یونہی بلا تمثیل سمجھئے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں تشریف لانے سے پہلے بنی بوصف نبوت موجود تھے لیکن چونکہ آپ خاتم النبیین ہیں اس لیے درمیانی عرصہ بمنزلہ بادل کے ٹکڑے کے تھا جس میں آپ پوشیدہ ہے جونہی وہ درمیانی عرصہ ختم ہوا آپ نے اظہار نبوت فرما دیا۔ یہ اس غلط مذہب کا رد ہے جنکا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی نبوت کا علم تک نہ تھا۔ چالیس سال تک بے خبری میں گزرا۔ جب جبرئیل علیہ السلام غار حرا میں تشریف لائے اور آپکو بتایا کہ آپ نبی ہیں۔

منکرین کمالات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

فقیر نے رسالہ "وہی اوّل" میں دلائل قاطعہ سے ثابت کیا ہے کہ آپ جملہ مخلوق سے پہلے پیدا ہوئے اور اسی وقت سے ہی نور نبوت سے موصوف ہوئے اسکے شواہد و دلائل قرآن مجید کی آیات اور صحاح وغیرہ کی احادیث میں موجود ہیں یہاں موضوع کی مناسبت سے چند روایات حاضر ہیں۔

احادیث مبارکہ

۱۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی۔

مَتٰی وَجَبَتْ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبوت
لَکَ النُّبُوَّۃُ قَالَ	آپکے لیے کب واجب ہوئی آپ
وَ آدَمُ بَیْنَ	نے فرمایا کہ آدم بدن اور روح کے
الرُّوْحِ وَ الْجَسَدِ	درمیان میں تھے یعنی آدم علیہ السلام
(مشکوٰۃ)	کی تخلیق ابھی مکمل طور نہ ہوئی تھی۔

Marfat.com

فائدہ : اس حدیث کی شرح میں شیخ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کنایت از سبق وتقدم است (اشعتہ اللمعات ص ۴۷۴ ج ۱) اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ حضور علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے سب سے پہلے صفت نبوت سے سرفراز فرمایا۔

۲- حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰہِ مَکْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَ اِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ

(مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین)

خداوند تعالیٰ کے ہاں میں اس وقت سے خاتم النبیین لکھا ہوا ہوں جب کہ آدم علیہ السلام اپنی گندھی ہوئی مٹی میں پڑے تھے یعنی آدم علیہ السلام کا پتلا بھی ابھی تیار نہ ہوا تھا۔

فائدہ :۔ اس حدیث کی شرح میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں اور روحوں میں حضور علیہ السلام کے بدن سے پہلے ان کی نبوت کا اظہار فرمایا جیسے کہ وارد ہے کہ حضور علیہ السلام کا نام مبارک عرش الٰہی پر آسمانوں پر، حوروں کے سینوں پر، جنت کے محلات پر فرشتوں کے ابروؤں کے درمیان اور جنتی درخت طوبیٰ کے پتوں پر لکھا ہوا ہے۔

و بعضے از عرفا گفتہ اند کہ روح شریف وے صلی اللہ علیہ وسلم نبی بود در عالم ارواح کہ تربیت ارواح می کرد۔ چنانچہ دریں عالم بہ جسد شریف مربی اجساد بود۔

(اشعتہ اللمعات صفحہ ۴۷۴ ج ۴)

اور بعض عارفوں نے کہا ہے کہ حضور علیہ السلام کی روح مبارک عالم ارواح میں نبی تھی اور وہاں روحوں کی تربیت کرتی تھی جیسے کہ دنیا میں آپ نے بہ نفس نفیس

Marfat.com

اجسام کی تربیت فرمائی۔

فائدہ:۔ علامہ یوسف نبہانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی روح کو حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے صفت نبوت سے متصف ہونے کی خبر دی۔ (جواہر البحار صـ ۱۱۴ ا)

چنانچہ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ کُنْتُ نَبِیًّا وَّ آدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ۔ یعنی میں اس وقت نبی تھا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان منازل طے فرما رہے تھے۔

حکایت:۔ حضرت جبیر بن معطم فرماتے ہیں جب اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی کو مبعوث فرمایا اور آپ نے اپنی نبوت کو مکہ میں اعلان فرمایا تو میں ملک شام کی طرف گیا جب میں بصری میں پہنچا تو میرے پاس نصرانیوں کی ایک جماعت آئی اور اس نے مجھ سے پوچھا کیا تو مکہ کا رہنے والا ہے میں نے کہا ہاں۔ پھر ان عیسائیوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا تو اس شخص کو جانتا ہے جس نے مکہ معظمہ میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے میں نے جواب دیا ہاں میں اسکو جانتا ہوں پس انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ایک ایسے گرجا میں لے گئے جس میں بہت سی تصاویر تھیں، مجھ سے انہوں نے کہا کیا ان تصویروں میں تجھے اس نبی کی تصویر نظر آتی ہے میں نے دیکھ کر کہا ان میں تو اس کی تصویر نہیں ہے۔ پھر مجھے انہوں نے ایک ایسے گرجا میں داخل کیا جو پہلے سے بڑا تھا اور اس میں پہلے گرجا سے زیادہ تصاویر و تماثیل تھیں انہوں نے پوچھا کہ ان تصویروں میں تجھے اس نبی کی تصویر نظر آرہی ہے کہ ان کے پیچھے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں، جنہوں نے امام الانبیاء کا دامن پکڑا ہوا ہے میں نے ان سے کہا ہاں میں نے نبی مکرم کی تصویر کو دیکھا ہے لیکن پہلے تم بتاؤ انہوں نے حبیب خدا کی تصویر کی طرف اشارہ کر کے کہا کیا اس نبی کی تصویر یہ نہیں ہے میں نے کہا ہاں یہی ہے بعد ازاں

Marfat.com

انہوں نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی تصور کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ان کو بھی پہچانتے ہو میں نے کہا ہاں انکو بھی پہچانتا ہوں اس پر ان نصرانیوں نے کہا۔

قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّ هٰذَا صَاحِبُكُمْ وَ اِنَّ هٰذَا لَخَلِيْفَةُ مِنْ بَعْدِهٖ۔

ترجمہ:۔ انہوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ تمہارے پیغمبر ہیں اور یہ (صدیق اکبر) ان کے بعد خلیفہ ہیں۔ (دلائل النبوت ص۱۸، الریاض النضرہ ص۱۹۸ ج۱)

اس واقعہ سے جہاں تقدم نبوت نبی الوریٰ کا ثبوت ملتا ہے وہاں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ عیسائی اس بات کو تسلیم کرتے تھے کہ نبی آخر الزمان کے بعد ان کے خلیفہ حضرت ابوبکر ہوں گے۔

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیئے

۱۴- دینے والا ہے سچا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۴ بشرح اس شعر میں حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے اختیار کل کا خلاصہ بیان فرمایا ہے کہ منہ مانگا سوال کون پورا کرتا ہے اسکے لیے بھی منہ چاہیئے یعنی ایسی شخصیت ہونی لازم ہے کہ ہر سوال کو پورا کر سکے اور وہ شخصیت کون ہیں ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم قول کے پکے اور وعدے کے سچے کہ جو مانگا سو پایا۔ چند احادیث بطور نمونہ ملاحظہ ہو۔

(احادیث مبارکہ:۔ ایک دفعہ حضور سلطان کشور رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے حضرت ربیعہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے خوش ہوکر فرمایا (سَلْ) کچھ مانگو عرض کی (اَسْئَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّۃِ) میں آپ سے بہشت میں آپکو ہی مانگتا ہوں۔ ارشاد فرمایا اَوَغَیْرَ ذٰلِکَ کچھ اور مانگتا ہے؟ عرض کی بس یہی۔

فائدہ:۔ اس حدیث سے تین طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اختیار کل ثابت ہوا۔

۱۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کچھ مانگو یہ نہ فرمایا فلاں چیز مانگو اور یہ وہی کہہ سکتا ہے جس کے قبضہ میں سب کچھ ہو۔ پھر حضرت ربیعہ نے بھی خوب سوچ کر وہ چیز مانگی جو بے مثل ہے یعنی جنت اور جنت کا صدر مقام اعلیٰ علیین جہاں حضور کا قیام ہو۔

۲۔ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ اَسْئَلُکَ میں آپ سے مانگتا ہوں یہ نہ کہا کہ میں خدا سے مانگتا ہوں اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ نہ فرمایا کہ تم مشرک ہو گئے اور ظاہر ہے کہ چیز مالک سے مانگی جاتی ہے ثابت ہوا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کی ہر چیز کے مالک ہیں۔

۳۔ حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے جواب میں فرمایا کہ کچھ اور مانگ لو اس سے معلوم ہوا کہ جنت کے علاوہ کچھ اور دینے پر قادر ہیں۔ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ نہ مانگیں یہ ان کی خوشی تھی دینے میں وہاں کوئی انکار نہیں تھا۔

(مشکوٰۃ ملخصا (شرح از اویسی غفرلہ)

۴۔ حدیث شریف میں ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ میں آپ سے بہت کچھ سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں آپ نے ارشاد فرمایا اپنی چادر پھیلاؤ۔ میں نے چادر پھیلا دی۔

Marfat.com

فَغَرَفَ بِيَدِهٖ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ وَمَا نَسِيْتُ شَيْئًا بَعْدَ (بخاری ص۲۲ جلد ۱)

تو آپ نے لپ بھر بھر کر اس میں ڈال دیتے اور فرمایا اس کو سینے سے لگا لے میں نے ایسا ہی کیا۔ پس اس کے بعد میں کچھ نہیں بھولا۔

سخاوت مصطفےٰ اور وسعت ید مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا کہنا۔ جو چیز کائنات کا کوئی سخی نہیں دے سکتا۔ ہاتھوں سے نہیں بانٹی جا سکتی تھی حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے دست انور سے عطا فرما دیا۔

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے

۱۵- پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۵- شرح کسی کو کیا خبر کہ کتنا ستارے چمکے اور چھپ گئے لیکن ہمارے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم آسمانِ نبوت پہ ایسے چمکے کہ نہ پہلے کبھی چھپے اور نہ ہی تا قیامت چھپیں گے۔ ہمیشہ ہمیشہ چمکتے ہی رہیں گے۔

اس شعر میں سابقہ ادوار کے انبیاء و رسل علی نبینا و علیہم السلام کی طرف اشارہ ہے کہ وہ اس عالم دنیا میں تشریف لائے تو جب تک اس دنیا میں رونق افروز ہوئے ان کی نبوت کے احکام کا اجراء رہا ان کے وصال کے بعد ان کی نبوت کے احکام منسوخ ہو گئے لیکن ہمارے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم روز اول سے نبوت کا تاج پر رکھا۔

Marfat.com

تو تا قیامت آپکی نبوت کے انوار چمکتے نظر آئیں گے۔

تعداد الانبیاء علی نبینا و علیہم السلام

نبراس شرح عقائد وغیرہ میں دو حدیثیں روایت نقل فرماتی ہیں ایک لاکھ چوبیس ہزار دوسری روایت میں دو لاکھ چوبیس ہزار ہے لیکن اس گنتی کے مطابق ایمان لانا نہیں بلکہ مجملاً یوں عقیدہ ہو کہ ہمارا ان تمام انبیاء و رسل علی نبینا و علیہم السلام پر ایمان ہے جنہیں اللہ نے نبوت و رسالت سے نوازا۔

قرآن مجید: مِنْهُمْ مَنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَ مِنْهُمْ مَنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ۔

انتباہ:- ہمارے نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان تمام کی نہ صرف تعداد معلوم ہے بلکہ آپ انکے جملہ حالات سے بھی آگاہ ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ نے تصریح فرمائی ہے۔

كُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْبَاءِ الرُّسُلِ

حدیث شریف میں روتیت علم الاولین والاخرین

تردید الوہابیہ و الدیوبندیہ

منکرین کمالات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عقیدہ ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم و انبیاء علیہم السلام کی تعداد نہیں جانتے وہ اپنے دعویٰ میں آیت منھم من قصصنا الخ پیش کرتے ہیں ہم ان کے رد میں دیگر دلائل کے علاوہ آیتہ مذکورہ یعنی كُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ الخ اور حدیث مذکور پیش کرتے ہیں اور ان کی پیش کردہ آیت کا جواب یہ ہے کہ آیت میں قصے کی نفی ہے نہ کہ کسی شے کا قصہ نہ ہونا اس سے لاعلمی ثابت نہیں ہوتی۔ اول آیت میں جیسے

Marfat.com

فرمایا ہے کہ ہم نے آپ کو انبیاء علیہم السلام کے قصّے نہیں سنائے اور دوسری آیت میں اسکا اثبات فرمایا۔ اور یہ بھی سب کو معلوم ہے کہ قرآن مجید میں تمام انبیاءؑ علیہم السلام کے قصے نہیں اور یہ بھی حق ہے کہ بیشمار انبیاء علیہم السلام کے تفصیلی واقعات حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمادیئے۔

کتنے تارے چھپ گئے

اس مضمون کو اللہ نے آیت ذیل میں بیان فرمایا ہے۔

قرآن مجید!

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّ نَذِيْرٌ ۰ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ پ۶۔

اے اہل کتاب جب رسولوں کا آنا مدتوں تک ناغہ رہا تو ہمارا یہ رسول تمہارے پاس آیا جو (احکام الٰہی) تم سے صاف صاف بیان کرتا ہے کہ مبادا آئندہ تم کہنے لگو کہ ہمارے پاس نہ تو کوئی (نجات کی) خوشخبری سنانا والا آیا نہ (عذاب الٰہی سے) ڈرانے والا) (سو اب تم کو اس عذر کی گنجائش نہ رہی کیونکہ) تمہارے پاس خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا آچکا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

فائدہ :۔ اس آیت میں واضح ثبوت ہے کہ ہر نبی علیہ السلام کی نبوت ایک خاص امت کے لیے اور ایک معین مدت کے لیے ہوتی ہے اور ثبوت نبوت کے لیے معجزہ بھی لازم ہے یہ معجزہ ان لوگوں کے لیے جس کے سامنے وہ وقوع پاتا ہے حجت ہوتا ہے اسکے بعد ان کو نبی پر ایمان لانا لازم ہے ورنہ وہ کافر متصور ہوتے ہیں پھر جب

Marfat.com

اس امت کا دور ختم ہو جاتا ہے یا وہ نبی وصال پا جاتا ہے تو اسکا معجزہ اور معجزے کا اثر و حکم بھی زائل ہو جاتا ہے چنانچہ مابعد آنے والے لوگ اگر اس معجزہ کا انکار کر دیں تو اس سے وہ کافر نہیں ہونگے کیونکہ اس معجزہ کو انہوں نے آنکھوں سے دیکھا نہیں بلکہ صرف اسکے وقوع کی خبر سنی ہے پس ان کا انکار معجزہ دراصل انکار خبر ہے اور یہ مستلزم کفر نہیں۔ جب نبی کا معجزہ اور اس معجزہ کی حجت باقی نہ رہی تو اس کی نبوت کے حکم کا نفاذ بھی نہ رہا۔ جسکا مدار ثبوت معجزہ پر تھا۔

بخلاف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت جو کسی مخصوص قوم کے لیے نہیں بلکہ کافہ خلق کے لیے ہے اور کسی محدود زمانے تک کے لیے نہیں بلکہ تا بقیامت ہے اس کی وجہ یہ کہ اسکے ثبوت کے لیے بڑا معجزہ قرآن ہے۔ اور اسکا وقوع و وجود ناقہ صالح یا لحن داود، یا عصائے موسیٰ یا دم عیسےٰ علی نبینا و علیہم السلام کی طرح صرف نبی کی ذات کی دنیوی حیات تک محدود نہیں بلکہ یہ معجزہ نبی کے بعد بھی تا قیامت قائم و دائم رہنے والا ہے اور اسکے بقاء و دوام کا خود اللہ تعالےٰ ذمہ دار ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ

اور اس کی حجت بھی ہمیشہ کے لیے ہے۔ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ پس جب معجزہ قائم ہے تو نبوت بھی قائم ہے دلیل موجود ہے تو مدلول بھی موجود ہے دوسرے انبیاء کی کتابیں صرف مجموعہ احکام تھیں معجزہ نہیں تھیں اس لیے وہ محفوظ نہیں رہیں۔ ان میں بکثرت تخلیط و الحاق ہو گیا ہے پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا معجزہ اور آپکے نبوت دونوں موجود ہیں اور قیامت تک موجود رہیں گے تو پھر کسی دوسرے نبی کی کیا ضرورت ہے تفسیر روح المعانی پارہ میں بذیل آیت لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اَتٰهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ میں فرمایا کہ

Marfat.com

قَالَ الْعَلَّامَةُ ابْنُ حَجَرٍ اِنَّ كُلَّ رَسُوْلٍ مِمَّنْ عَدَّ اَنْبِيَّا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنْقَطِعُ رِسَالَتُهٗ بِمَوْتِهٖ الخ

علامہ ابن حجر فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا باقی ہر نبی کی رسالت اس کے وصال پر ختم ہو جاتی ہے۔

ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت آپکے وصال سے منقطع ہونے والی نہیں۔ پس ایک نبی کی نبوت کی موجودگی میں اور اسکے احکام کے نفاذ کی حالت میں کسی دوسرے نبی اور اس کی نبوت کی کیا ضرورت ہوتی۔

فائدہ:۔ آیت یَا اَهْلَ الْكِتَابِ الخ

(موجودہ اور قیامت تک آنے والے) اہل کتاب تمہارے پاس ہمارا رسول آچکا ہے جس نے ایک ناقابل منسوخیت اور غیر فانی۔ بیان (یعنی قرآن مجید تم کو سنایا عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ جب رسولوں کا آنا (صدیوں سے) ناغہ رہا (اور قیامت تک ان تک کے بعد ناغہ رہے گا۔ اَنْ تَقُوْلُوْا۔ اور ہم نے یہ ابدی نبوت والا نبی اس لیے بھیجا ہے (کہ مبادا تم دیگر انبیاء کی طرح اس کی نبوت کا بھی انکار کرنے لگو اور) کہو ہمارے پاس نہ کوئی خوشخبری دینے والا آیا نہ ڈرانے والا۔ فَقَدْ جَآءَكُمْ۔ تو اب تم کو کبھی بھی اس عذر کی گنجائش نہ رہی کیونکہ) تمہارے پاس (ایک ایسا) خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا آچکا ہے (جس کا معجزہ زندۂ جاوید اور جس کی نبوت غیر فانی ہے) اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

حدیث:۔ مشکوٰۃ شریف کے باب فضائل سید المرسلین میں ایک حدیث آئی ہے جو نسیم الریاض علی شفاء قاضی عیاض میں بھی منقول ہے۔

Marfat.com

مَا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا اُعْطِيَ مِنَ الْاٰيَاتِ مَا مِثْلُهٗ اٰمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَ اِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ اٰتَانِيَ وَحْيًا اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيَّ فَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

تمام نبیوں میں سے ہر نبی کو اسی قدر (محدود) معجزات دیئے گئے ہیں جن کے برابر (معدود) لوگ ان پر ایمان لائے ہیں. اور مجھے تو وحی قرآن کا معجزہ ملا ہے جو اللہ نے مجھ پر نازل فرمایا. پس میں امید کرتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے تابع سب نبیوں سے زیادہ ہونگے۔

سورۃ مائدہ کی مذکورہ سابقہ آیت یا اہل الکتب قد جاءکم الخ کے معنی پر غور کیا تو اس حدیث کا مطلب آپ سے آپ حل ہوگیا۔ مدعائے حدیث یہ ہے کہ دوسرے انبیاء کے معجزات کی مدت محدود ہے اور ان کی حجیت خاص قوم پر ہوتی ہے پس ان کی امت کے لوگ بھی گنتی کے ہونگے بخلاف اسکے رسول اللہ علیہ وسلم کا معجزہ قرآن ہے جسکا زمانہ حجیت تا بقیامت ہے اور تمام عرب وعجم اور اسود و احمر سے اسکا خطاب ہے۔ قیاس کر سکتے ہیں کہ آپ کی امت کا دائرہ کس قدر وسیع ہے۔

مُلکِ کونین میں انبیاء تاجدار

۱۶- تاجداروں کا آقا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

حل لغات | کونین کون کا تثنیہ بمعنی جہاں یعنی دونوں جہاں

۱۶۔ شرح | دونوں جہانوں میں انبیاء علیہم السلام تاجدار ہیں لیکن ان تاجداروں کے آقا ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

امام بوصیری رحمہ اللہ تعالےٰ قصیدہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں۔

فَاقَ النَّبِیّٖنَ فِی خَلْقٍ وَّ فِی خُلُقٍ

وَلَمْ یُدَانُوْہُ فِیْ عِلْمٍ وَلَا کَرَمٍ

سب سے اعلیٰ مرتبہ خلق وخلق میں انبیاء علیہ السلام میں سب سے آپ کا علم اکرم اکمل ہے۔

لامکاں تک اُجالا ہے جس کا وہ ہے

۱۷۔ ہر مکاں کا اُجالا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۷۔ شرح | لامکان تک جنکی روشنی پھیلی ہوئی بلکہ ہر مکان میں جن کے نور کی کرنیں ہیں وہ ہمارے نبی پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

حاظر و ناظر: مشہور مسئلہ حاضر وناظر کا عقیدہ واضح فرمایا ہے یہاں حاظر وناظر کی تحقیق امام احمد رضا محدث بریلوی کی رحمتہ اللہ کے قلم سے سپرد قلم ہے۔

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین۔ زید کہتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

Marfat.com

حاضر وناظر ہیں تمام احوال امّت پر عمرو کہتا ہے کہ اسکا قائل کافر ہے ان میں سے کون حق پر ہے۔ بیّنوا توجروا۔

الجواب:۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا رب عزوجل فرماتا ہے

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ	اے غیب کی خبریں بتانے والے
اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا	ہم نے آپکو بھیجا شاہد اور بشارت
وَّ مُبَشِّرًا	دینے والا اور ڈر سنانے
وَّ نَذِیْرًا۔	والا) اور فرماتا ہے۔
فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا	کیسا دن ہوگا جب ہم ہر گروہ
مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ	میں سے ایک گواہ لائیں گے
بِشَھِیْدٍ وَّ جِئْنَا بِکَ	اور آپکو ان سب پر گواہ بنا کر
عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ شَھِیْدًا	لائیں گے۔

شاہد شہود سے ہے اور شہود حضور ہے۔ شاہد مشاہدہ سے ہے اور مشاہدہ رویت ہے تو وہ بیشک شاہد ہیں بیشک حاضر ہیں۔ بیشک ناظر ہیں۔ وَلٰکِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ طبرانی معجم کبیر میں اور نعیم بن حماد کتاب الفتن میں اور ابونعیم دلائل میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضور اقدس سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ رَفَعَ	بیشک اللہ نے میرے سامنے
لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ	دنیا اٹھالی ہے تو میں دیکھ رہا
اِلَیْھَا وَ اِلٰی مَا ھُوَ	ہوں دنیا اور جو کچھ اس میں قیامت
کَائِنٌ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ	تک ہونے والا ہے سب کو
الْقِیٰمَۃِ کَاَنَّمَا	ایسا جیسا کہ اپنی ہتھیلی کو دیکھتا ہوں

Marfat.com

اُنْظُرْ اِلٰی کَفِّیْ هٰذِهٖ جَلِیًّانًا مِّنَ اللّٰهِ جَلَّاهُ لِلنَّبِیِّیْنَ مِنْ قَبْلِیْ۔	یہ اللہ کی طرف سے روشنی ہے جو اس نے میرے لیے کی ہے جیسے مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کے لیے تھی۔
رب عزوجل فرماتا ہے۔ وَكَذٰلِكَ نُرِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِیَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ۔	اور ایسے ہی ہم ابراہیم علیہ السلام کو دکھاتے ہیں اپنی ساری بادشاہی آسمان وزمین کی اور اس لیے کہ وہ عین الیقین والوں میں ہو جائے۔

تو جس چیز کو اللہ کی سلطنت سے خارج مانئے وہی ابراہیم علیہ السلام سے غائب ہے لیکن کوئی چیز اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کی سلطنت سے خارج نہیں ہو سکتی تو آسمان اور زمین میں کوئی چیز ابراہیم علیہ السلام کی نگاہ سے غائب نہیں۔

امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں۔ رب عزوجل نے اَرَیْنَا نہ فرمایا کہ انقطاع کا وہم دے بلکہ نُرِیْ فرمایا کہ تجدد و بقا پر دال ہو (تاویل کی گنجائش بہت ہوتی ہے ظاہر لفظ رسول کریم کا كَذٰلِكَ کا مشارٌ الیہ بنایا جائے ہم ایسے ہی دکھاتے ہیں ابراہیم علیہ السلام کو۔ ایسے کیا معنیٰ؟ وہ دوسرا کون ہے جسکے دکھانے سے تشبیہ دی جا رہی ہے کہ جیسے انہیں دکھائے۔ اسی طرح ابراہیم علیہ السلام کو دکھاتے۔ ہاں ہم سے سنو وہ مشبہ بہ اور اصل الاصول کمالات وہ منبع بحار وانہار مرجع اضواء وانوار کون ہیں؟ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جن کے صدقے میں اہل کمال نے کمال پایا۔ تمام فضائل وکمالات انبیاء ان کے کمال کا پرتو

Marfat.com

ہے۔امامِ اجل سیّدی ابو محمد بوصیری قدس سرّہ قصیدہ مبارکہ میں فرماتے ہیں۔

كَيْفَ تَرْقِيْ رُقِيَّكَ الْاَنْبِيَاءُ
يَاسَمَاءُ مَا طَاوَلَتْهَا سَمَاءُ
لَمْ يُدَانُوْكَ فِي عَلَاكَ وَ قَدْحَا
لَ سَنٰى مِنْكَ دُوْنَهُمْ وَ سَنَاءُ
اِنَّهَا مَثَّلُوْا صِفَاتِكَ لِلنَّا
سِ كَمَا مَثَّلَ النُّجُوْمَ الْمَاءُ

کیونکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ پر ترقی پائیں انبیاء۔اے وہ آسمان جس سے کوئی بلندی میں مقابلہ نہیں کرسکتا۔حضور کی بلندیوں کے پاس بھی وہ نہ جاسکے۔حضور کی بلندی اور حضور کی روشنی بیچ میں حائل ہوگئی۔انہوں نے تو اپنے کمالات میں حضور کی تصویر دکھائی ہے۔جیسے پانی ستاروں کی تصویر دکھاتا ہے) تو یہ نظر محیط کہ تمام ملکوت السمٰوٰت والارض کو عام ہے۔(ابراہیم علیہ السلام نے کس سے پائی۔حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے) ان کی نظرِ محیط کی تصویر ہے۔تصویر ذوالصورۃ کے مشابہ ہوتی ہے۔اسی مشابہت کو تو فرماتے ہیں۔ وَ كَذٰلِكَ نُرِيْ اِبْرٰهِيْمَ جامع ترمذی وسنن دارمی وغیرھما کتب معتبرہ میں بروایات صحیحہ حضرت سیدنا معاذ بن جبل وغیرہ دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہے۔حضور پُرنور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اَتَانِيْ رَبِّيْ فِيْ	میرا رب میرے پاس تشریف لائے
اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ	ایسا تشریف لایا جو عقول سے ورا
لِيْ يَا مُحَمَّدُ	اور اس کی جلال وعزت کے شایان
فِيْمَ يَخْتَصِمُ	ہے اس نے فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ

Marfat.com

الْمَلَاءُ الْاَعْلٰی — وسلم ملاءِ اعلیٰ باہم کس بات میں مباہات کرتے ہیں میں نے عرض کی اے میرے رب تو خوب جانتا ہے۔

فَوَضَعَ یَدَہٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَھَا بَیْنَ ثَدْیَیَّ — اس نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں شانوں کے قریب رکھا۔ ٹھنڈک میں نے اپنے سینہ میں پائی اس دست قدرت سے کیا ہوا فرماتے ہیں۔

فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ — (میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔)

فَعَلِمْتُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ — (میں نے جان لیا جو کچھ شرق سے غرب تک ہے)

فَتَجَلّٰی لِیْ کُلُّ شَیْءٍ وَّعَرَفْتُ — (ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لیا۔

فقط روشن ہو جانے پر قناعت نہ فرمائی بلکہ عَرَفْتُ زیادہ فرمایا یعنی میرا دیکھنا ایسا نہیں کہ اجمالی طور پر اشیاء سامنے حاضر ہیں۔ مجمل طور پر دیکھ لیں اور پہچان میں نہ آئیں بلکہ میں نے سب کچھ دیکھا سب کچھ پہچانا۔

غوثِ اعظم، حضور کے بیٹوں میں سے ایک بیٹے حضور کے غلاموں میں سے ایک غلام اور کیسے غلام نہایت عزیز اور پیارے غلام کیسے بیٹے نہایت محبوب بیٹے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

السَّعَدَاءُ وَالْاَشْقِيَاءُ (بیشک تمام سعید اور تمام شقی مجھ
یُعْرَضُوْنَ عَلَیَّ وَ اَنَّ پر پیش کیے جاتے ہیں اور بیشک
عَیْنِیْ فِی اللَّوْحِ میری آنکھ لوح محفوظ میں ہے
الْمَحْفُوْظِ اور فرماتے ہیں۔

ے نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا
کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِیْ

میں نے اللہ کے تمام ملک کو اس طرح دیکھا گویا وہ سب ملک میرے سامنے ایک رائی کے دانہ کے برابر ہے)

شاہ نقشبند

حضرت سیدنا بہاء الحق والدین قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہٗ نے فرمایا۔ مرد وہ ہے کہ تمام روئے زمین اسکے سامنے کف دست کی مثل ہو۔ فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ مرد وہ ہے کہ تمام روئے زمین اسکے سامنے انگوٹھے کے ناخن کے برابر ہو۔

جَاءُوْكَ :۔ غرض وہ بلاشبہ حاضر و ناظر ہیں۔ ان کا رب عزوجل فرماتا ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا (اے ایمان والو! سب اللہ کی طرف توبہ کرو۔ توبہ میں یقیناً قطعاً شرع کو جلدی منظور ہے گھڑی بھر کی تاخیر منظور نہیں نہ یہ کہ مہینے دو مہینے کے لیے اٹھا رکھی جائے اور یہ بھی قرآن کریم سے اب پوچھئے توبہ کا طریقہ کیا بیان فرماتا ہے۔

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اور اگر وہ جب اپنی جانوں پر ظلم
اَنْفُسَهُمْ جَاءُوْكَ کریں تو اے محبوب تمہارے
فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ حضور حاضر ہوں اور معافی چاہیں
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ اور آپ بھی ان کے لیے معافی

Marfat.com

لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا۔

چاہیں تو ضرور اللہ کو پائیں گے (توبہ قبول فرمانے والا مہربان)

توبہ ہم سے چاہتے ہیں اور فوراً چاہتے ہیں اور طریقہ یہ بتلاتے ہیں کہ ان کے حضور حاضر ہو کر توبہ کرو اگر وہ دور ہیں تو فوری توبہ کیسے ممکن اور مدینہ طیبہ حاضر ہونا ہر مسلمان کو کیسے آسان اور اگر گیا بھی تو تریاق از عراق کا مضمون۔ نہیں نہیں یہی معنی ہیں کہ وہ ہر جگہ حاضر ہیں۔ ہر مسلمان کے دل میں وہ تشریف فرما ہیں۔ ہر مسلمان کے گھر میں وہ تشریف فرما ہیں۔ علی قاری شرح شفا تے امام قاضی میں اس مسئلہ کی دلیل میں کہ جب کسی تنہا مکان میں جاؤ جہاں کوئی نہ ہو یوں کہو۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ۔

فرماتے ہیں

لِاَنَّ رُوْحَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ حَاضِرَۃٌ فِیْ بُیُوْتِ اَھْلِ الْاِسْلَامِ۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی روح تمام مسلمانوں کے گھروں میں حاضر ہے۔

یہ لفظ کی تصریح ہے اور حضرت محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز نے جابجا تصریح فرمائی کہ حضور ہر چیز پر حاظر و ناظر ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص ایسے مسئلہ کو جو قرآنِ عظیم و حدیث صحیح و ارشادات علماء سے ثابت ہے کفر کہے وہ اپنے اسلام کی خبر لے۔ ھُمْ لِلْکُفْرِ یَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْھُمْ لِلْاِیْمَانِ۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔

Marfat.com

سارے اچھوں میں اچھا سمجھتے جسے
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۸-

۱۸- شرح

جو جملہ عالم میں تمام اچھوں سے اچھا سمجھا جائیگا اس سے بھی ہمارے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی اچھے ہیں اس شعر میں بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر کی ترجمانی فرمائی ہے۔ شفا شریف جلد اوّل میں حضرت قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے ثبوت کے لیے کسی دلیل کی حاجت نہیں اور نہ ان کا بیان مشکل ہے۔ بالکل ظاہر بات ہے کہ آپ قبیلہ بنی ہاشم کے منتخب اور خالص نسل قریش میں سے ہیں۔ سارے عرب میں آپ اشرف اور والدین کے لحاظ سے آپ سب میں معزز ہیں اور آپ اس شہر مکہ کے رہنے والے ہیں جو اللہ تعالےٰ اور اسکے بندوں کے نزدیک تمام شہروں میں سب سے زیادہ مکرم ہے۔

احادیث مبارکہ :-

۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً الاسناد مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک میں اولاد آدم کے پے در پے بہتر زمانوں میں بھیجا گیا ہوں یہاں تک کہ میں اس قرن میں ہوا جس میں کہ ہوا۔

۲- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرما کر مجھے ان کے بہتر زمانوں میں سب سے بہتر زمانہ میں پیدا فرمایا۔ پھر قبیلوں کو پسند کیا تو مجھ کو سب سے بہتر قبیلہ میں کیا پھر گھروں کو پسند کیا تو مجھے سب سے بہتر گھر میں بنایا۔ اس لیے میں ان

Marfat.com

کے بہترین افراد اور بہترین گھروں میں سے ہوں۔

۳۔ واثلہ بن اسقع کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد حضرت ابراہیم علیہ السلام میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو برگزیدہ کیا پھر حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں سے قبیلہ بنی کنانہ کو منتخب کیا، پھر قبیلہ بنی کنانہ میں سے قریش کو فضیلت دی پھر قریش میں سے بنی ہاشم کو اشرف کیا اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو پسند کیا۔ ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا۔

۴۔ طبرانی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ سے یہ حدیث روایت کی کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی مخلوق میں سے بنی آدم کو پسند کیا پھر بنی آدم میں سے اہل عرب کو پھر عرب میں سے قریش کو پھر قریش میں سے بنی ہاشم کو پھر ہاشم میں مجھ کو پسند فرمایا اس لیے میں بہتروں میں سب سے بہتر ہمیشہ رہا ہوں۔ پس جو عرب سے محبت رکھتا ہے وہ مجھے محبت کی بنا پر محبت کرتا ہے اور جو ان سے بغض رکھتا ہے وہ مجھے بغض رکھنے کی وجہ سے بغض رکھتا ہے۔

۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی روح اقدس حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل اللہ کی بارگاہ میں نور تھی۔ وہ نور اقدس اللہ تعالےٰ کی تسبیح میں مشغول تھی اور فرشتے آپ کی تسبیح کے ساتھ تسبیح کرتے تھے پھر اللہ تعالےٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو وہ نور اقدس آپ کی صلب میں رکھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے زمین کی طرف صلب آدم میں اتارا پھر مجھ کو صلب حضرت نوح علیہ السلام میں منتقل کیا۔ پھر صلب ابراہیم میں مجھ

Marfat.com

کو (نارنمرود میں) ڈالا اسی طرح ہمیشہ اللہ تعالیٰ مجھ کو معزز مکرم پشتوں (اصلاب) اور طیّب و پاکیزہ رحموں (رحم مادر) میں منتقل فرماتا رہا۔ حتیٰ کہ مجھ کو ان والدین سے پیدا فرمایا جو کبھی زنا کے قریب تک نہ گئے تھے۔ اس حدیث کی صحت پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا وہ شعر گواہ ہے جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثنا میں مشہور ہے۔

سارے اونچوں سے اونچا سمجھیئے جسے
۱۹- ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۹- شرح تمام اونچوں سے اونچا جسے سمجھا جائیگا اس سے بھی ہمارے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم اونچے ہیں۔

اس شرح کی دو تقریریں ہو سکتی ہیں۔

۱- قدر و منزلت میں حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم جملہ عالمین میں بعد از خُدا آپ ہی بلند مرتبہ ہیں۔ آپ سے بڑھ کر سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں اور نہ ہو سکتا اور نہ ہوا اس معنیٰ پر یہ پہلے شعر کی مزید تاکید ہو گی۔

۲- آپ (صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ تھا کہ آپ کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والے کتنا ہی بلند قد و قامت ہوں لیکن آپ قد و قامت میں ان سب سے اونچے نظر آئے اسکے متعلق فقیر سابقہ جلدوں میں تفصیل سے عرض کر چکا ہے شعر کی مناسبت سے چند حوالے ملاحظہ ہوں۔

ا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ؎

Marfat.com

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالذَّاهِبِ طُوْلًا وَّ فَوْقَ الرَّقَبَةِ اِذَا جَامَعَ الْقَوْمَ غُمُوْهُمْ اِنَّهٗ كَانَ اِذَا جَلَسَ يَكُوْنُ كَتِفَهٗ اَعْلٰى مِنْ جَمِيْعِ الْجَالِسِيْنَ۔
(زرقانی صـ۲۰۰ ۴)

کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم لمبے نہیں تھے مگر جب لوگوں کے ساتھ ہوتے تو سب سے اونچے ہوتے۔
(زرقانی علی المواہب صـ۱۹۸ ۴ خصائص کبریٰ صـ۱۲۴)
جب آپ لوگوں میں بیٹھتے تو آپکا کندھا سب سے اونچا تھا۔

انبیاء سے کروں عرض کیوں مالکو!
صلی اللہ علیہ وسلم ۲۰۔ کیا نبی ہے تمہارا ہمارا نبی

۲۰۔ شرح سادات انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم السلام سے عرض کروں کہ اے میرے آقاؤ فرماؤ کیا ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے بھی نبی ہیں یا نہ اور تم اسکا تصدیق فرماتے ہو یا نہیں

نبی الانبیا۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ اس عقیدہ کی طرف اشارہ ہے کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جملہ انبیاء علیہم السلام کے نبی ہیں اسی موضوع پر امام سبکی کا رسالہ مشہور ہے جس کی تلخیص حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے خصائص کبریٰ

Marfat.com

میں بیان فرمائی۔ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ نے تجلی الیقین کے اوّل میں اسکا پر مغز مقالہ تحریر فرمایا۔ حضرت امام قاضی عیاض رحمہ اللہ شفا شریف میں آیۃ وَاِذَا اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ (پ۳ ع ۱۷) کہکر مفسرین کہتے ہیں کہ اللہ نے وحی کے ذریعہ عہد لیا اور کوئی نبی ایسا نہ بھیجا کہ اس نے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توصیف نہ کی ہو اور ان سے عہد لیا کہ اگر تم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پاؤ تو بالضرور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا۔

بعض کہتے ہیں کہ اس عہد کو اپنی قوم پر بیان کر کے ان سے بھی عہد لیں کہ وہ اپنے بعد کو آنے والوں تک اسے بیان کرتے رہیں۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ نے آدم علیہ السلام سے لیکر ان کے بعد والے نبی کو نہیں بھیجا مگر یہ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ان سے عہد لیا گیا کہ اگر آپ اس حال میں تشریف لائیں اور تم زندہ ہو تو آپ پر ضرور ایمان لانا اور آپ کی ضرور مدد کرنا۔ اور یہی عہد اپنی قوم سے بھی لیں۔

عیسیٰ و ابراہیم علیہ السلام امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

شفاء شریف میں حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ یَّکُوْنَ اِبْرَاھِیْمُ وَعِیْسٰی کَلِمَۃُ اللّٰہِ فِیْکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ اِنَّمَا فِیْ اُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔	کیا راضی نہیں کہ ابراہیم و عیسیٰ کلمۃ اللہ روز قیامت تم میں شمار کیے جائیں اور روز قیامت وہ دونوں میری امت ہوں گے۔

Marfat.com

موسیٰ علیہ السلام کی آرزو

اللہ نے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ احمد صلے اللہ علیہ وسلم کے گستاخ و منکر کو دوزخ میں داخل کروں گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی احمد کون ہے اللہ نے فرمایا اس سے بڑھ کر میرے نزدیک کوئی مکرم تر نہیں اسکے نام کو میں نے اپنے نام کے ساتھ کیا جب کہ ابھی میں نے آسمان و زمین پیدا بھی نہیں کیے۔ اور جنت سب پر حرام ہے جب تک وہ اور اس کے امت داخل نہ ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی۔

اِجْعَلْنِیْ مِنْ اُمَّۃِ ذٰلِکَ النَّبِیِّ — اے اللہ مجھے اپنے نبی کا امتی بنا دے۔

صاحب بدائع منظوم نے اسی کا ترجمہ کیا۔

چو لبشانش نگاہ موسیٰ کرد
شدن اُمتش را تمنا کرد

جب حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کو موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا تو آپکی امت میں شامل ہونے کی آرزو کی۔

جس نے ٹکڑے کئے ہیں قمر کے وہ ہے

۲۱- نورِ وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۲۱- شرح

جس ذات نے چاند کے دو ٹکڑے کئے وہی نور وحدت کا جلوہ ہے (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم)

Marfat.com

اس شعر کے مصرعہ ثانی پر گذشتہ چند سال پہلے دیوبندیوں وہابیوں نے حسبِ عادت امام احمد رضا بریلوی قدس سرّہ کے خلاف طوفان بپا کیا کہ آپ نے معاذ اللہ نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہ کو خدا تعالےٰ کے نور کا ٹکڑا کہہ دیا وغیرہ وغیرہ۔

چونکہ یہ لوگ شور مچانے کے اُستاد ہیں اسی لئے عوامِ اہلسنّت کو خوب پریشان کیا لیکن الحمد للہ علمائے اہلسنّت کو خدا شاد و آباد رکھے انہیں ایسے دندان شکن جوابات دئے کہ تاحال ایسے چُپ ہیں کہ گویا منہ میں زبان نہیں بلکہ میں کہتا ہوں ان کے جسم میں جان نہیں۔

مصرعہ ھذا کی توضیح : اس مصرعہ میں نورِ وحدت ہے نورِ خدا نہیں وحدت نہ خُدا ہے نہ خُدا کا جزء بلکہ مراتبِ ستہ میں سے ایک مرتبہ کا نام ہے وحدت لغت میں یگانہ ہونا تنہائی ایک ہونا اور اصطلاحِ تصوّف میں ہے حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے پیر و مُرشد سیدنا ابو سعید مخزومی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

وان لذلك الوجود المراتب كثرت — اور اس وجود کے بہت سے مراتب ہیں
المرتبة الأولىٰ اللا تعين الخ — مرتبہ اولیٰ لاتعین اطلاق اور ذات بحت
والاطلاق والذات البحت الخ — اسکی توضیح تحفہ مرسلہ میں دیکھئے۔

اسکے بعد فرمایا :۔

والمرتبة الثانية مرتبة التعين الاول وهي عبارة عن علمه تعالےٰ الخ — اور دوسرا مرتبہ مرتبہ تعین اول ہے اور اس سے مُراد اجمالی طور اللہ تعالےٰ کو جان لینا ہے۔

Marfat.com

اسی مرتبہ کا نام وحدت اور حقیقتِ محمدیہ ہے (علے صاحبہ الصلوٰۃ والسلام) اور اصطلاحِ صوفیہ میں حقیقتِ محمدیہ علے صاحبہ الصلوٰۃ والسلام اسم جامع الٰہی کی صورت میں ہے اور وہ اسم اسکا رب ہے اور تمام اسماء پر اس کا فیض جاری و ساری ہے اور جلسے رب الارباب اسی حقیقت میں ظاہر ہے اور یہ اسکا مظہر ہے اسی طرح یہ حقیقتِ محمدیہ علے صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کل موجودات میں ظاہر ہے اسی تحقیق پر حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علمائے اہلسنّت ہر وقت اور ہر آن میں حاضر و ناظر مانتے ہیں لہٰذا یہ حقیقت اس ظاہری رب الارباب سے جو اسمیں ظاہر ہے تمام عالم کی پرورش کر رہی ہے۔

بنا بریں یہ حقیقتِ محمدیہ علے صاحبہ الصلوٰۃ والسلام اپنی ظاہری صورت سے جو تمام عالم کے موافق ہے عالم کی صورت کی پرورش کر رہی ہے اور اپنے باطن سے باطن کو پرورش کر رہی ہے اور یہ شانِ ربوبیت اسکی طرف سے بشریت کی جانب سے نہیں بلکہ بشریت کی حیثیت سے وہ خود عبد و مربوب ہے اور اپنے رب کیطرف محتاج ہے۔

ہماری اس تقریر سے واضح ہوا کہ حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو عالمِ بشریت میں نبوت و دیگر صفات سے موصوف ہیں وہ مرتبہ وحدت کا جلوہ ہے اور یہ عقیدہ عین اسلام ہے جسے نجدیہ وہابیہ اور ابنِ تیمیہ کے سوا سب مانتے ہیں یہانتک کہ فضلائے دیوبند بھی کیونکہ جب یہ مضمون قرآن و حدیث اور احادیثِ صحیحہ سے مبرہن و مدلل و محقق ہے مضمون کی مناسبت سے فقیر بھی چند دلائل قائم کرتا ہے۔

قرآن مجید

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ اے رسول یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بے شک تمہارے ساتھ اللہ کی طرف سے نور یعنی رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نازل ہوئے۔

تفسیر روح المعانی :۔ صـ۸۶ ج ۶ میں ہے قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ اے عظیم وھو نور الانوار والنبی المختار صلی اللہ علیہ والہ وسلم والی ھذہ

Marfat.com

ذھب قتادۃ والزجاج بے شک اللہ کی طرف سے نور جو عظیم نور ہے اور وہ تمام نوروں کا نور ہے اور نبی مختار ہیں مفسر قرآن علامہ قتادہ اور زجاج کا بھی یہی مذہب ہے

تفسیر خازن ص۲۵۴ ج ایں ہے۔

قد جاءکم من اللہ نورٌ یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم
انما سماہ اللہ نوراً لانہ یھتدی بہ کما
یھتدی بالنور فی الظلام"

بے شک آیا تمہارے پاس اللہ کیطرف سے نور یعنی محمد پاک صاحبِ لولاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رب العزت نے اپنے محبوب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی نور رکھا کیونکہ جسطرح نور سے اندھیرے میں راستے کا نشان ملتا ہے اسی طرح آپ کی ذاتِ انور بھی رشد و ہدایت کیلئے سراغِ راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

تفسیر جلالین ص۹۷ میں ہے۔

قد جاءکم من اللہ نورٌ ھو نورٌ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قد جاءکم من اللہ نورٌ میں نور سے مراد حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہے۔

تفسیر غرائب القرآن ص۸۶ ج ۶ میں ہے

"قد جاءکم من اللہ نورٌ، محمد و اسلام وکتاب مبین ھو القرآن"

آیا تمھارے پاس اللہ کیطرف سے نور یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یا دینِ اسلام اور کتابِ مبین یعنی قرآن مجید۔

تفسیر ابوالسعود ص۲۶ ج ۴ میں ہے

قد جاءکم من اللہ نورٌ قیل المراد بالاول ھو رسول اللہ،

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم و بالثانی القرآن"

علمائے کرام نے فرمایا کہ نور سے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ والا صفات اور کتاب سے مُراد قرآن مجید ہے۔

تفسیر بیضاوی صـ۲۵۴ ج ۲ میں ہے،

قد جاءکم من اللہ نورٌ ھو النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یرید بالنور محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم"

مفسرین نے فرمایا ہے کہ نور سے مُراد حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

تفسیر مدارک صـ۲۵۴ ج ۱ میں ہے

علامہ نسفی حنفی زیرِ نظر آیت کے تحت تحریر فرماتے ہیں او النور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لانہ یھتدی بہ کما سمی سراجًا یا نورٌ سے مُراد محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کیونکہ ان کے ذریعہ سے راہِ ہدایت ملتی ہے جیسا کہ دوسری جگہ اللہ تعالےٰ نے آپ کا نام نامی سراج مُنیر رکھا ہے۔

ٹکڑا : اس لفظ سے مخالفین کو غلط فہمی ہوئی کہ لغت میں بمعنے حصّہ ہے حالانکہ ایک لفظ میں کئی معانی ہوتے ہیں اس کا جسطرح لغت میں بمعنے حصہ آتا ہے ایسے ہی بمعنے بھاگ بھی ہے اب مطلب واضح ہے کہ حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مرتبۂ وحدت کا جلوہ ہیں جسے اصطلاحِ صوفیہ میں حقیقتِ محمدیہ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور یہ مطلب اتنا بے غبار جتنا ذاتِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جلوۂ حق نہ مانے تو ابنِ تیمیہ نہ مانے یا اس کے عشاق وہابی نجدی وغیرہ اسی لیے وہ ہزاروں ٹھوکریں کھائینگے لیکن جلوہ نہ ماننے پر کئی طرح غلط پروگرام بنائیں گے اسی لیے وہ یہاں لفظ ٹکڑا سے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ذاتِ رب کا ٹکڑا (جزو یا ایک حصہ) کا الزام لگا بیٹھے حالانکہ یہ نورِ وحدت کا

Marfat.com

ٹکڑا ہے اور ذاتِ حق کا ٹکڑا تو تب مانا جائے جب پہلے ذاتِ باریتعالےٰ کو دو اجزاء مانا جائے حالانکہ وہ بھی مانتے ہیں کہ اہلسنّت کا عقیدہ دو اجزاء کا نہیں ہے بلکہ اہلِ سنت والجماعت کا ذاتِ باریتعالےٰ میں یہ عقیدہ ہے کہ وہ واحدِ حقیقی ہے نہ شریک ہے اسکا نہ ہمسر نہ مثل نہ مانند، وہ نہ جسم ہے نہ جوہر ہے نہ عرض نہ عبارات نہ اشارات اس ذات کی حقیقت کے بیان تک پہنچ سکیں نہ افکار و ابصار کو پاسکیں۔ اس کا وجود نہ مکانی ہے نہ زمانی بلکہ زمان و مکان سے سابق ہے اور نہ کیفیت و کمیّت سے موصوف ہے بلکہ کیفیت و کمیّت سے منزہ ہے جیسا کہ اہلسنت و جماعت کے جمیع کتبِ عقائد میں یہ عقیدہ موجود ہے۔

ازالۂ وہم

• جب ہمارا عقیدہ ذاتِ باریتعالےٰ کے متعلق واضح ہے تو اس کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اسکی ذات کا ٹکڑا جیسا۔ بہتان تراشنا جہالت نہیں تو اور کیا ہے حدیث جابر رضی اللہ عنہ کو پہلے تو یہ قوم مانتی نہیں اگر مان لیں تو حدیث کا مطلب واضح ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ایک ایسی ذاتی تجلّی فرمائی جو حسن الجمال الوہیت کا ظہورِ اوّل تھی بغیر اس کے کہ ذاتِ خداوندی نورِ ذاتِ محمدی کا مادہ یا نورِ ذاتِ محمدی ذاتِ خداوندی کے نور کا ٹکڑا قرار پائے۔ یہ کیفیت متشابہات میں سے ہے جس کا سمجھنا ہمارے لئے ایسا ہے جیسا کہ قرآن و حدیث کے دیگر متشابہات کا سمجھنا۔

مولوی عبدالحی لکھنوی

• مولوی صاحب مخالفین کی بہ نسبت ہمارے بہت قریب ہیں چنانچہ وہ اپنی تصنیف دعمرۃ الرعایہ علےٰ شرح الوقایہ صـ ۲۲۱ ج ۲ میں کتاب الایمان میں زیر المستثنی الیٰ بیت اللہ فرماتے ہیں۔

وَلِنُوْرِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ خُلِقَ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْ

ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور اللہ کے نور سے پیدا کیا گیا یا یہ کہ اللہ کے نور

Marfat.com

اَنَّہٗ نُوْرٌ مِنْ نُوْرِاللّٰہِ وَلَیْسَ مَعْنَاہُ مَا تَتَسَارَعُ اِلَیْہِ اَفْہَامُ الْعَوَامِ مِنْ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَخَذَ قَبْضَۃً مِنْ ذَاتِہِ الَّتِیْ ھِیَ نُوْرٌ بَحْتٌ وَجَعَلَہٗ کُوْرَ حَبِیْبِہٖ بِحَیْثُ تَکُوْنُ الذَّاتُ الْاِلٰھِیَّۃُ مَادَّۃً لِذَاتِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ تَعَالَی اللّٰہُ عَنْ ذَالِکَ

سے نور ہیں اس کا معنے یہ نہیں جس کی طرف سے عوام کے افہام نے اشارہ کیا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے ذاتی نور سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مٹھی لے لیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کیلئے اس کی ذات مادّہ ہے اللہ تعالےٰ مادّے مُبرّا ہے۔

دوسری تقریر اویسی غفرلہ : مذکورہ بالا بحث اس معنے پر ہے کہ جب ٹکڑا کو جلوہ تجلی وغیرہ کے معنے میں لیا جائے اگر ٹکڑا بمعنی حصّہ ہے تو بھی ہمیں مُضر نہیں اس لئے کہ ہم حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تین صورتیں مانتے ہیں عُلماء کرام مشائخ عظّام رحمہم اللہ تعالےٰ لکھتے ہیں کہ حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) بشری جیسے اللہ تعالےٰ نے فرمایا انما انا بشر مثلکم

(۲) ملکی جیسے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لست کاحدکم انیت عند ربی الخ میں تمھارے جیسا نہیں ہوں میں اللہ کے ہاں شب باشی کرتا ہوں الخ

(۳) حقّی جیسے نبی پاک شہ لولاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرّب و نبی مرسل اللہ تعالےٰ کے ساتھ میرا ایسا وقت ہوتا ہے کہ اس میں نہ کسی ملک مقرّب کو گنجائش ہے نہ کسی نبی مُرسل کو (تفسیر حسینی و قادری ایضاً)

ان تینوں صورتوں کا ظہور سفرِ معراج میں بطریق اُتم ہوا کیونکہ معراج کے تین مراحل الگ الگ ہیں.....

Marfat.com

صورۃ حقّی

صورۃ بشری تو ظاہر ہے صورۃ ملکی حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا باطن ہے اس کی تفصیل آئے گی انشاء اللہ۔

صورتِ حقّی وہی جسے اہلِ شرع اور صوفیہ کرام رحمہم اللہ حقیقتِ محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) سے تعبیر کرتے ہیں جسکے متعلق سرائیکی زبان میں یہ شعر بہت مشہور ہے۔

حقیقت محمدی پا کوئی نیں سگدا
اِتھاں چُپ دی جاہے الا کوئی نی سگدا

اسی کی کسی شاعر نے ترجمانی کی ہے۔

خدا و مصطفٰے کی کہنہ میں ادراک عاجز ہے
خُدا کو مصطفٰے جانے مصطفٰے کو خُدا جانے [1]
(دیوانِ محمدی)

مکتبِ فکر دیوبند کے سرتاج اور دارالعلوم دیوبند کے مہتمم اعلےٰ مولوی محمد قاسم نانوتوی نے بھی یہی کہا ہے۔

رہا جمال پہ تیرے حجابِ بشریت
نہ جانا کون ہے کچھ کسی نے جز ستّار! [2]
(قصیدہ قاسمیہ)

حقیقتِ محمدیہ علےٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی کنہ تک ادراک کے عجز پر جملہ عالمِ اسلام کے عُلماء متفق ہیں اس میں کسی بھی مکتبِ فکر کے عالمِ دین کو اختلاف نہیں۔

استدلال از قرآن

حضرت ملا علی قاری رحمہ الباری نے اس کا استدلال قرآن مجید سے فرمایا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وتراھم ینظرون الیک وھم لا یبصرون (پ ۹ تو بہ) تم انہیں دیکھ رہے ہو وہ تمہیں

---

[1] دیوانِ محمدی مولانا محمد یار رحمۃ اللہ علیہ

[2] قصیدہ قاسمیہ از مولوی محمد قاسم نانوتوی مہتمم دارالعلوم دیوبند

Marfat.com

آنکھوں سے دیکھ تو رہے ہیں لیکن تمہیں دیکھ نہیں سکتے۔

اس آیت کی تفسیر کے طور پر موصوف نے لکھا ہے کہ۔

اَکْثَرُ النَّاسِ عَرَفُوا اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ وَمَا عَرَفُوا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ حِجَابَ الْبَشَرِیَّۃِ غَطّٰی اَبْصَارَھُمْ

اکثر لوگوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کو تو پہچان لیا لیکن حضور کو نہ پہچانا کیونکہ بشریت کے حجاب نے آنکھوں پر پردہ ڈالدیا۔

موصوف ایک دیگر تصنیف میں لکھتے ہیں کہ

وَلِذَا قَالَ بَعْضُ الْعَارِفِیْنَ الْخَلْقُ عَرَفُوا اللّٰہَ تَعَالٰی وَمَا عَرَفُوْا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بعض عارفوں نے فرمایا کہ مخلوق نے اللہ کو تو پہچان لیا لیکن حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پہچان سکے۔

(شرح الشفاء مع نسیم الریاض ص۵۹ ج۱)

استدلال از حدیث

حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کو فرمایا یا ابابکر لم یعرفنی حقیقۃ غیر ربی (مطالع المسرات) اے ابوبکر مجھے میرے رب کے سوا کسی نے نہیں پہچانا

(۲) صورت ملکی

اس پر مزید دلائل کی ضرورت نہیں صرف اتقان ج۱ کا حوالہ کافی ہے حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے وحی لینے کی دو قسمیں بتائی ہیں (۱) جبریل علیہ السلام بشری صورت میں متمثلا ہوکر حاضر ہوں۔

(۲) حضور علیہ السلام کی ملکی صورت میں متمثل ہوکر وحی لیں اسی بارے میں خود حضور علیہ السلام نے فرمایا وھی اشدّ علیّ یہی کیفیت میرے لئے سخت تر ہے تفصیل واقعہ معراج میں ہے۔

(۳) بشری صورت تو واضح ہے اس کے لئے کہنا پڑتا ہے ؎ (اگلے صفحہ پر شعر ہے)

Marfat.com

تجلّی گاہِ نورِ حق ہے چہرۂ انور محمّد کا
تجلّی گاہِ تعالے اللہ کیا مطلع ہے صبح سرمد کا

صورتِ بشری چونکہ صورتِ محمدیہ کا ایک حصّہ ہے جو عالمِ ظاہر میں اسی طرف نورِ وحدت (حقیقتِ محمدیہ) سے ٹکڑا ہمارا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کہہ یا گیا ہے تو بھی کوئی اشکال نہیں ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ وحدۃ مراتبِ ستّہ میں سے مرتبہ ثانیہ ہے ان مراتب کا آخری مرتبہ مرتبہ عالم الاجسام ہے اور حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس عالم اجسام میں ہیں اور یہ مرتبہ مرتبۂ اولیٰ یعنی وحدۃ کا ایک حصّہ ہے اور وہ وہی صورتِ بشری ہے۔ جو دراصل یہ بھی نور ہے جیسا کہ کتبِ سیر میں ہے۔

منجملہ دلائل کے حدیثِ جابر رضی اللہ عنہ ہے جسکی تفصیل فقیر نے فیض الفائز فی شرح حدیث جابر میں لکھی ہے اور حدیث جابر میں ہے کہ تمام اشیاء سے پہلے جس نورِ محمدی کی خلقت کا بیان ہے وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پاک کا نور ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نورانی اور پاکیزہ اجزاءِ جسمیہ کے جوہر لطیف کو بھی شامل ہے جو اللہ تعالےٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو نورِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی پشت مبارک میں رکھدیا۔ وہ نور پاک ایسا شدید چمک تھا کہ باوجود پشتِ آدم میں ہونے کے پیشانیٔ آدم علیہ السلام میں چمکتا تھا اور آدم علیہ السلام کے باقی انوار پر غالب ہو جاتا تھا (زرقانی شرح المواہب ص۴۹ ج ۱)

یہ حقیقت آفتاب سے زیادہ روشن ہے کہ پشتِ آدم علیہ السلام میں ان کی تمام اولاد میں وہ لطیف اجزاء جسمیہ شامل تھے جو انسان کی پیدائش کے بعد ریڑھ کی ہڈی کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں وہی اس کے اجزاء اصلیہ کہلاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے آدم علیہ السلام کی پشت میں قیامت تک پیدا ہونے والی اولاد کے

Marfat.com

اجزاء جو رکھ دئے گئے یہ اجزاء ارواح کے اجزاء نہیں تھے نہ ہی روحِ کامل کیونکہ ایک بدن میں ایک ہی روح سما سکتی ہے ایک سے زیادہ ارواح کا ایک بدن میں پایا جانا بداہتہً باطل ہے لہذا آدم علیہ السلام کی پشت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح مبارک نہیں رکھی گئی تھی۔ بلکہ جسمِ اقدس کے جوہرِ لطیف کی نورانی شعاعیں رکھی گئی تھیں جو کہ نورِ ذاتِ محمد کی شعاعیں تھیں۔

ارواحِ بنی آدم کا ان کے آباء کے اصلاب میں نہ رکھا جانا صحیحین کی اس حدیث سے ثابت ہے کہ استقرارِ حمل کے چار مہینے بعد اللہ اللہ تعالےٰ ایک فرشتہ کو چار باتیں لکھنے کیلئے بھیجتا ہے وہ چار باتیں اس کا عمل عمر رزق اور دوزخی یا جنتی ہونا لکھ دیتا ہے پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ (الحدیث مشکوٰۃ شریف ص۲)

معلوم ہوا کہ اولاد کی روحیں باپ کی صلب میں نہیں رکھی جاتی بلکہ شکمِ مادر میں پھونکی جاتی ہیں (مقالاتِ کاظمی ص۵۹)

الحمدللہ ہمارے اس بیان سے اچھی طرح واضح ہو گیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بدن مبارک بھی نور تھا یعنی آپ نورِ مجسم تھے تو یہ نوری صورت حقیقتِ محمد (علے صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کا جلوہ ہے اسی کو کہا گیا ہے ؏

نورِ وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

(دلائل) پہلے مصرعہ میں اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ کا ترجمہ ہے اور دوسرے مصرعہ میں حدیث پاک كُلُّ الْخَلَائِقِ مِنْ نُوْرِیْ وَ اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ کا ترجمہ موجود ہے۔

مصرعہ اول ۔۔ "شق القمر" کا مضمون گزرا ہے اور مصرعہ ثانی کے مضامین کے دلائل

Marfat.com

احادیث مبارکہ

۱- اَمَّا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَجَمِیْعُ الْخَلْقِ کُلُّھُمْ مِنْ نُوْرِیْ"

۲- یَا جَابِرُ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرَ نَبِیِّکَ مِنْ نُوْرِہٖ"

سب چمک والے اُجلوں میں چمکا کئے

۲۲- اندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۲۲- شرح

تمام انبیاء علیہم (چمک والے) صاف ستھرے شیشوں میں چمکے لیکن ہمارے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم اندھے شیشوں میں چمکے۔ یعنی سابقہ انبیاء علیہم السلام پڑھے لکھے مہذب قوموں میں تشریف لائے لیکن ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اندھے شیشوں یعنی عربوں میں غیر مہذب اور چوٹی کے جاہل تھے) میں تشریف لائے اور ان اندھے شیشوں کو ایسا روشن فرمایا کہ ملک الموت انگشت بدنداں ہیں۔

Marfat.com

عرب کی حالت زار

حضرت مولانا نور بخش توکلی رحمہ اللہ سیرت رسول عربی میں دنیا کی حالت کا عنوان قائم کر کے لکھتے ہیں کہ عرب پہلے دینِ ابراہیم علیہ السلام پر تھے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بعد ان کے صاحبزادے حضرت ثابت کعبہ کے متولی ہوئے ان کے بعد قبیلہ جرہم متولی ہوا اس قبیلہ کو عمرو ابن لحی نے جو قبیلہ قزاعہ کا مورث اعلیٰ تھا بیت اللہ شریف سے نکال دیا اور خود متولی ہو گیا اس کا اصلی نام عمرو بن ربیعہ بن حارثہ بن عمرو بن عامر ازدی تھا۔

عرب میں بت پرستی کا بانی یہی شخص تھا اسی نے سائبہ وصیلہ بحیرہ حامیہ کی رسم ایجاد کی تھی ایک دفعہ پر سخت بیمار ہو گیا کسی نے کہا کہ بلقاء واقع شام میں ایک گرم پانی کا چشمہ ہے اگر تم اس چشمہ میں غسل کرو تو تندرست ہو جاؤ گے اس لیے یہ بلقاء پہنچا اور اس چشمہ میں غسل کرنے سے اچھا ہو گیا وہاں سے اس نے لوگوں کو بتوں کو پوجا کرتے دیکھا پوچھا یہ کیا ہیں انہوں نے کہا کہ ہم ان کے وسیلہ سے بارش کی دعا کرتے ہیں۔ اور ان ہی کے وسیلہ سے دشمن پر فتح پاتے ہیں۔ یہ سن کر اس نے درخواست کی کہ ان میں سے کچھ مجھے بھی عنایت کیجئے غرض اس نے وہ بت لا کر کعبہ کے گرد نصب کر دیئے اور عرب کو انکی پوجا کی دعوت دی۔ اس طرح عرب میں بت پرستی شائع ہو گئی جسکا اجمالی[1] خاکہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

---

[1] یہ خاکہ ابوالمنذر ہشام کلبی (متوفی ۲۰۴ھ) کی تصنیف کتاب الاصنام سے ماخوذ ہے جو مصر میں ۱۳۴۳ھ میں چھپ چکی ہے۔

Marfat.com

بُت کا نام	مقام جہاں وہ بت تھا	قبیلہ جو اس بُت کو پوجتا تھا	کیفیت
وَدّ	دومتہ الجندل جو دمشق و مدینہ کے وسط میں ہے	کلب	یہ بت بشکل انسان بزرگ جثہ تھا۔ جس پر دو حُلّہ منقوش تھے ایک حُلّہ بطور آزار دوسرا بطور چادر۔ تلوار آڑے لٹکائے ہوتے اور کمان شانے پر سامنے ایک تھیلے میں نیزہ اور جھنڈا تھا اور ایک ترکش تھی جس میں تیر تھے۔ حارثہ اجداری اپنے بیٹے مالک کو دودھ دیکر اس بت کے پاس بھیجا کرتا تھا اور کہا کرتا تھا کہ اپنے معبود کو پلا لاؤ۔
سُواع	رہاط	ہُذیل	بنو لحیان اس بت کے خادم یا پجاری تھے
یغوث	مذِحج	مذحج و اہل جرش	مذحج یمن میں ایک ٹیلہ کا نام ہے۔
یعوق	خیوان	ہمدان اور اسکے نواح کے لوگ یمن میں	خَیوان صنعاء یمن سے مکہ کی طرف دو دن کا راستہ ہے۔

Marfat.com

بت کا نام	مقام جہاں وہ بت تھا	قبیلہ جو اس بت کو پوجتا تھا	کیفیت
نسر	بلخ	حمیر	بلخ سرزمین سبا واقع یمن میں ہے حمیر نسر کو پوجتے رہے یہاں تک کہ ودّ نواس نے انکو یہودی بنالیا اسی طرح حمیر کے لئے تبدیل مذہب سے پہلے صنعا یمن میں ایک مندر ریام تھا جس پر وہ قربانیاں چڑھاتے تھے
فلس (بشکل انسان)	اجا	طیٔ	قبیلہ طیٔ کے دو پہاڑ اجا و سلمیٰ مدینہ منورہ سے جانب شمال تین مرحلہ کے فاصلہ پر ہیں۔ اس بت پر قربانی چڑھاتے تھے۔ اگر کوئی جانور بھاگ کر اسکی پناہ میں آتا تو وہ اسی کا ہو جاتا۔ ایک روز اسکا پجاری صیفی نام ایک عورت کی اونٹنی بھگا لایا اور اس بت کے پاس لاکر باندھ دی۔ عورت نے اپنے ہمسایہ سے شکایت کی۔ وہ اونٹنی کو کھول کر لے گیا۔ پجاری نے بت سے فریاد کی۔ مگر کچھ نہ بنا۔ عدی بن حاتم نے یہ دیکھ کر بت پرستی چھوڑ دی اور عیسائی ہو گئے۔ پھر ۹ھ میں مشرف باسلام ہوئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ
منات	قدید کے قریب ساحل بحر پر کوہ مشلل کے نواح میں	اوس و خزرج ہذیل و خزاعہ	قریش اور باقی تمام عرب اسکی عبادت کرتے تھے اور اس پر قربانیاں چڑھاتے تھے اوس و خزرج جب مدینہ سے حج کرنے آتے تو ارکان حج ادا کر کے اپنے سر اس بت کے پاس منڈواتے تھے اور اسکے بغیر حج کو ناتمام سمجھتے تھے۔

Marfat.com

بت کا نام	مقام جہاں وہ بت تھا	قبیلہ جو اس بت کو پوجتا تھا	کیفیت
لات	طائف	ثقیف	مربّع پتھر تھا۔ تمام عرب اس کی تعظیم کرتے تھے
عزّیٰ	وادیٔ حراض واقع نخلہ شامیہ (مکہ سے جانبِ شمال دو دن کا راستہ)	قریش	یہ ایک شیطانہ تھی جس کا تھان ببول کے تین درختوں میں تھا فتح مکہ کے بعد حضرت خالد بن ولید نے ان درختوں کو کاٹ دیا اور عزّیٰ کو قتل کر دیا قریش دیگر اصنام کی نسبت اسکی تعظیم زیادہ کیا کرتے تھے۔ انہوں نے حرم کعبہ کی طرح وادیٔ حراض میں ایک درہ کو اس کا حرم قرار دیا تھا اس درہ کا نام سقام تھا۔ اور قربانیوں کیلئے ایک مذبح بنایا تھا جسے غبغب کہتے تھے۔ عرب لات و منات و عزّیٰ کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے۔ اور ان کا عقیدہ تھا کہ یہ ہماری شفاعت کرینگی
ذوالخلصہ	تبالہ	خشعم۔ بجیلہ ازو سراۃ	تبالہ مکہ و یمن کے درمیان مکہ سے سات یا آٹھ دن کی راہ ہے۔ یہ بت سفید پتھر پر منقوش تھا جس پر تاج کی مثل کوئی شے تھی۔
سعد	ساحل جدّہ	مالک و ملکان بسیران کنانہ	طویل پتھر تھا۔ اس پر خون بہایا جاتا تھا
ذوالکفلین	ارض دوس واقع یمن	دوس	فتح مکہ کے بعد حضرت طفیل بن عمرو دوسی نے اس بت کو بحکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگ سے جلادیا تھا۔

Marfat.com

بت کا نام	مقام جہاں وہ بت تھا	قبیلہ جو اس بت کو پوجتا تھا	کیفیت
ذوالشریٰ	ذوالشریٰ	بنو حارث بن یشکر ازدی	ذوالشریٰ مکہ معظمہ کے قریب ایک مقام کا نام ہے
اُقیصر	مشارف شام	قضاعہ۔ لخم۔ جذام عاملہ۔ غطفان	اس کا حج کرتے۔ قربانی دیتے اور اسکے پاس انپا سر منڈایا کرتے سر منڈوانے والا ہر بال پر گیہوں کے آٹے کی ایک مٹھی پھینکا کرتا تھا
نہُم	×	مزینہ	اس کا پجاری خزاعی بن عبد نہم مزنی تھا۔ اس نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال سنا تو اس بت کو توڑ کر حاضر خدمت ہوا اور ایمان لایا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عائم	×	ازد سراۃ	×
رُضاء یا رُضیٰ	×	بنو ربیعہ بن کعب بن سعد تمیمی	اس بت کا ذکر صنعاء کے پرانے کتبوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ اس کو مستوغر یعنی عمرو بن ربیعہ تمیمی نے زمانۂ اسلام میں منہدم کر دیا۔
سُعیر		غزہ	اس پر قربانیاں چڑھاتے تھے
عُمیانس	موضع خولان واقع یمن	خولان	مویشیوں اور کھیتوں کو اس بت اور خدا تعالیٰ کے درمیان تقسیم کیا کرتے تھے بقول ہشام کلبی وَجَعَلُوا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا الآیہ خولان ہی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

Marfat.com

بت کا نام	جہاں وہ بت تھا	قبیلہ جو اس بت کو پوجتا تھا	کیفیت
ہبل	مکہ	قریش	کعبۃ اللہ جو خانۂ خدا تھا بت خانہ بنا ہوا تھا۔ اس میں تین سو ساٹھ بت تھے جن میں ہبل بہت بڑا اور جوف کعبہ میں نصب کیا ہوا تھا۔ یہ بت بشکلِ انسان عقیق احمر کا بنا ہوا تھا۔ اس کا بایاں ہاتھ ٹوٹا ہوا تھا۔ قریش کو اسی حالت میں ملا تھا۔ انہوں نے اسکے لئے سونے کا ہاتھ بنا دیا تھا۔ اسکے سامنے سات تیر رکھے ہوئے تھے جن سے پجاری قرعہ اندازی کیا کرتا تھا۔ اساف اور نائلہ دونوں زمزم کی جگہ پر تھے قریش ان کے پاس قربانیاں دیا کرتے تھے۔ قریش کا ایک بت مناف تھا۔ علاوہ انکے مکہ کے گھر گھر میں ایک ایک بت تھا جب کوئی سفر کو جاتا تو بطور تبرک اسکو مسح کرتا۔ جب واپس آتا تو گھر میں داخل ہو کر سب سے پہلے اس کو مسح کرتا

مندرجہ بالا بتوں کے علاوہ عرب میں اور بھی بت تھے۔ ستاروں کی بھی پوجا ہوتی تھی۔ چنانچہ قبیلۂ حمیر سورج کی پرستش کرتا تھا۔ کنانہ چاند کو۔ بنو تمیم و ہوازن کو قیس شعریٰ کو۔ اسد عطارد کو اور لخم و جذام مشتری کو پوجتے تھے[1]

[1] طبقات الامم لابن صاعد الاندلسی مطبوعہ بیروت ۱۹۱۲ء صـ۴۳

Marfat.com

عرب میں درخت پرستی بھی پائی جاتی تھی مکہ مشرفہ کے قریب ایک بڑا سبز درخت تھا۔ جاہلیت میں لوگ سال میں ایک دفعہ وہاں آتے اور اس درخت پر اپنے ہتھیار لٹکاتے اور اسکے پاس حیوانات ذبح کرتے کہتے ہیں کہ عرب جب حج کو آتے تو اپنی چادریں اس درخت پر لٹکا دیتے اور حرم میں بغرض تعظیم بغیر چادروں کے داخل ہوتے۔ اس لیے اس درخت کو انواط کہتے تھے[1] ابن اسحاق نے حدیث وہب بن منبہ میں ذکر کیا ہے کہ جب فیمیون نصرانی اپنی سیاحت میں نجران میں بطور غلام فروخت ہوا تو اس وقت اہل نجران ایک بڑے درخت کی پوجا کیا کرتے تھے۔ اس درخت کے پاس سال میں ایک دفعہ عید ہوا کرتی تھی۔ وہ عید کے موقع پر اپنے اچھے سے اچھے کپڑے اور عورتوں کے زیورات اس درخت پر ڈال دیا کرتے تھے پھر وہ فیمیون کی کرامت دیکھ کر عیسائی ہو گئے۔[2]

بتوں پر عموماً حیوانات کا خون بہایا جاتا ہے مگر بعض دفعہ انسان کو بھی ذبح کر دیتے تھے۔ چنانچہ نیلوس ایک قسم کی قربانی کا ذکر جو ۴۱۰ء میں دی گئی تھی بدیں الفاظ کرتا ہے۔

حجاز کے وحشی عربوں کے ہاں دیوتا کی کوئی صورت نہ تھی۔ صرف اَن گھڑ پتھروں کی ایک قربان گاہ ہوا کرتی تھی۔ اس پر وہ ستارۂ صبح (زہرہ) کے لیے کوئی انسان یا سفید اونٹ بڑی جلدی سے ذبح کیا کرتے تھے یہ قربانی طلوع آفتاب سے پہلے بظاہر بدیں وجہ ہوا کرتی تھی کہ وہ ستارہ اس عمل میں پیش نظر رہے۔ وہ مقام متبرک کے گرد بھجن گاتے ہوئے تین بار طواف کرتے۔ تب

---

[1] معجم البلدان یاقوت حموی تحت انواط [2] سیرت ابن ہشام قصۂ اصحاب الاُخدود

Marfat.com

سردار قوم یا بوڑھا پجاری اس بھینٹ پر پہلا وار کرتا اور اسکا کچھ خون پیتا بعدازاں حاضرین کو دپڑتے اور اس جانور کو کچا اور صرف نیم پوست کندہ طلوع آفتاب سے پہلے کھا جاتے۔ خود نیلوس کا بیٹا زہرہ کی بھینٹ چڑھنے کو تھا کہ ایک اتفاقی امر سے بچ گیا۔ نیلوس سے پیشتر پورفری بیان کرتا ہے کہ عرب میں دومہ کے باشندے سال میں ایک بار ایک لڑکے کی بھینٹ دیتے اور اسے قربانگاہ کے نیچے دفن کر دیتے[1]

اوپر کے بیان سے ظاہر ہے کہ عرب کے طول و عرض میں بت پرستی کا جال بچھا ہوا تھا[2] اسکے علاوہ یہودیت و نصرانیت و مجوسیت بھی کہیں کہیں رائج تھی۔ چنانچہ حمیر، کنانہ بنو حارث بن کعب اور کندہ میں یہودیت تھی۔ مدینہ میں یہودیوں کا زور تھا۔ خیبر میں بھی یہودی بستے تھے ربیعہ، غسان اور بعض قضاعہ میں نصرانیت تھی۔ مجوسیت بہت کم تھی۔ وہ بت پرستی و یہودیت و عیسائیت میں جذب ہوتے ہوتے صرف بنو تمیم میں رہ گئی تھی۔ جن کے منازل نجد سے یمامہ تک پائے جاتے تھے۔ حضرت حاجب بن زرارہ تمیمی اسی قبیلہ سے تھے جنہوں نے کسریٰ کے ہاں اپنی کمان رہن رکھی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فک کرا کر بطور ہدیہ خدمت اقدس میں بھیجی تھی۔

عرب میں ازواج کی کثرت تھی۔ چنانچہ جب حضرت غیلان ثقفی ایمان لائے تو ان کے تحت میں دس عورتیں تھیں۔ جمع بین الاختین جائز سمجھتے تھے۔ چنانچہ ضحاک بن فیروز کا بیان ہے کہ جب میرا باپ اسلام لایا تو اس کے تحت میں دو سگی بہنیں

---

[1] مذہب و اخلاق کی انسائیکلو پیڈیا۔ تحت عرب قدیم۔ [2] حیواۃ الحیوان للدمیری (جزو اول صفحہ ۱۶۹ بحوالہ بصائر القدما و سرائر الحکما للشیخ ابی حیان التوحیدی المتوفی ۳۸۰ھ

Marfat.com

تھیں جب کوئی شخص مر جاتا تو اس کا سب سے بڑا بیٹا اپنی سوتیلی ماں کو میراث میں پاتا چاہتا تو اس سے شادی کر لیتا ورنہ اپنے کسی اور بھائی یا رشتہ دار کو شادی کے لیے دے دیتا۔ زنا کاری کا عام رواج تھا اور اسے جائز خیال کرتے تھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جاہلیت میں نکاح چار طرح[1] کا تھا۔ ایک نکاح متعارف جیسا کہ آج کل ہے کہ زوج و زوجہ کے ولی مہر معین پر متفق ہو جائیں اور ایجاب و قبول ہو جائے دوسرا نکاح استبضاع۔ بدیں طور کہ شوہر اپنی عورت کو حیض سے پاک ہونے کے بعد کہتا کہ فلاں سے استبضاع (طلب ولد) کر لے اور خود اس سے مقاربت نہ کرتا۔ یہاں تک اس شخص سے حمل ظاہر ہو جاتا ہے۔ اس وقت چاہتا تو وہ اپنی زوجہ سے مجامعت کرتا یہ استبضاع بغرض نجابت ولد کیا جاتا تھا تیسرا نکاح جمع۔ بدیں طور کہ دس سے کم مرد ایک عورت پر یکے بعد دیگرے داخل ہوتے۔ یہاں تک کہ وہ حاملہ ہو جاتی۔ وضع حمل کے چند روز بعد وہ عورت ان سب کو بلاتی اور ان سے کہتی کہ تم نے جو کیا وہ تمہیں معلوم ہے۔ میرے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کر کے کہتی کہ تیرا بچہ ہے۔ پس وہ اسی کا سمجھا جاتا ہے۔ اور وہ شخص انکار نہ کر سکتا تھا چوتھا نکاح بغایا۔ بدیں طور کہ بہت سے مرد جمع ہو کر بغایا (زنا کار عورتیں) میں سے کسی پر بلا روک ٹوک داخل ہوتے۔ یہ بغایا بطور علامت کے اپنے دروازوں پر جھنڈے نصب کرتی تھیں۔ جو چاہتا ان کے پاس جاتا جب ان میں سے کوئی حاملہ ہو جاتی تو وضع حمل کے بعد وہ سب مرد اسکے ہاں جمع ہوتے اور قافہ کو بلاتے وہ قافہ اس بچہ کو (اسکے اعضاء دیکھ کر فراست سے) جس سے منسوب کرتا اسی کا بیٹا سمجھا

---

[1] کشف الغمہ للقطب الشعرانی۔ جزء ثانی ص ۵۶

Marfat.com

جاتا تھا۔ اور اس سے انکار نہ ہو سکتا تھا۔

شراب خوری اور قمار بازی بھی عرب میں کثرت سے رائج تھیں۔ مہمان نوازی کی طرح ان دونوں میں مال و دولت لٹانے پر فخر کیا کرتے تھے۔ ملک عرب میں انگوروں یا کھجوروں وغیرہ سے جو شراب بناتے تھے وہ ان کے لیے کافی نہ تھی اس لیے شراب کا بہت بڑا حصّہ دیگر ممالک سے منگایا جاتا تھا۔ وہ تیز ہوتی تھی۔ پانی میں ملا کر استعمال کیا کرتے تھے۔ شراب کی دکانوں پر جھنڈے لہرایا کرتے تھے جب کسی دکان میں شراب کا ذخیرہ ختم ہو جاتا تو جھنڈا اتار لیا جاتا تھا۔ اشعار عرب میں جن مقامات کی شراب کا ذکر آیا ہے ان کی تفصیل یوں ہے۔

ملک کا نام	مقامات جو شراب کے لیے مشہور ہے	کیفیت
سیریا	جَدَر، حمص، بیت راس خُمّ اندرین، بُصرائے صَرخَد، مآب	بیت راس دو شہروں کا نام ہے۔ ایک بیت المقدس میں دوسرا انواع حلب میں ہے دونوں میں انگور اور شراب کیلیے مشہور تھے۔ جدر کی شراب کو جدریہ کہتے ہیں
فلسطین	مقدر۔ غور۔ بیسان	مقدر کی شراب کو مقدری یا مقدریہ اور بیسان کی شراب کو بیسانیہ بولتے تھے۔
الجزیرہ	عانہ	عانہ کی شراب کو عانیہ کہتے تھے۔
کلدیہ یا بابلونیا	بابل، صریفوں، قُطرُبُّل	صریفوں عکبرا کے قریب ہے اور قُطرُبُّل بغداد و عکبرا کے درمیان ہے۔ ان مقامات کی شراب کو بابلیہ صریفیہ و قطربلیہ کہتے تھے۔

Marfat.com

خلاصہ کلام یہ کہ دین ابراہیمی جو عرب کا اصلی دین تھا۔ سوائے چند رسموں کے جن سے عقلِ سلیم کو قطع نظر ارشاد انبیاء علیہم السلام کے انکار نہیں ہو سکتا عرب میں معدوم ہو گیا تھا۔ بجائے توحید کے عموماً شرک و بت پرستی تھی۔ وہ معبودانِ باطل کو قادرِ مطلق کی طرح اپنے حاجت روا جانتے تھے۔ بعض اجرامِ فلکیہ، آفتاب ماہتاب دستارگان کی پوجا کرتے تھے بعضے تشبیہ کے قائل تھے اور فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں سمجھ کر ان کی پوجا کرتے اور خدا کے ہاں ان کی شفاعت کے امیدوار تھے شرک و تشبیہ کا کیا ذکر بعض کو خدا کی ہستی ہی سے انکار تھا۔ وہ شب و روز شراب خوری، قمار بازی زنا کاری اور قتل و غارت گری میں مشغول رہتے تھے۔ فسادتِ قلب کا یہ حال تھا کہ لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دیتے تھے۔ بتوں پر آدمیوں کی قربانی چڑھانے سے دریغ نہ کرتے۔ لڑائیوں میں آدمیوں کو زندہ جلا دینا مستورات کا پیٹ چاک کرنا اور بچوں کو تہ تیغ کرنا عموماً جائز سمجھتے تھے۔ ان کے درمیان جو یہود و نصاریٰ تھے ان کی حالت بھی دگرگوں تھی۔ ان کی کتابیں محرف ہو چکی تھیں۔ یہود خدا کو مغلولتہ الید اور حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا کہتے تھے۔ اور نصاریٰ تین خدا مانتے تھے۔ اور مسئلہ کفارہ کی آڑ میں اعمال حسنہ کی کوئی ضرورت ہی محسوس نہ کرتے تھے۔

یہ حالت صرف عرب کے ساتھ مخصوص نہ تھی۔ بلکہ تمام دنیا میں اسی طرح کی تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ چنانچہ اہل فارس[1] آگ کے پوجنے اور ماؤں کے ساتھ وطی کرنے میں مشغول تھے۔ ترک شب و روز بستیوں کے تباہ کرنے اور بندگانِ خدا کو اذیت دینے میں مصروف تھے انکا دین بتوں کی پوجا اور ان کی عبادت مخلوقات پر ظلم کرنا تھا ہندوستان کے لوگ بتوں کی پوجا اور خود کو آگ میں جلانے کے سوا کچھ نہ جانتے

---

[1] شرح فقہ اکبر لعلی القاری

Marfat.com

اور نیوگ کو جائز سمجھتے تھے سیرت رسول عربی

اس عالمگیر ظلمت (اندھے شیلنوں میں چمکا ہمارا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم)

جس نے مردہ دلوں کو دی عمر ابد
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲۳-

۲۳- شرح جس ذات نے مردہ دلوں کو حیات جاودانی بخشی وہ عیسیٰ علیہ السلام کی جان ہمارے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔

جن عربوں کا حال مذکور ہوا انہیں حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسی حیات جاودانی بخشی کہ ان کی قسمت پر ملک وملکوت رشک کناں ہیں۔ بلکہ انہیں انبیاء علیہم السلام کی مثل بنا دیا کہ ہر صحابی رضی اللہ عنہ کسی نبی علیہ السلام کی شان رکھتا تھا۔

شان صحابہ رضی اللہ عنہم صحابہ کرام علیہم رضوان کے متعلق ارشاد ہے اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّہِمْ اقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ۔

میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ تم نے ان میں سے جس کی اقدار کی ہدایت پائی۔ (مشکوٰۃ شریف صد ۵۵۴)

شان اہلبیت کرام رضی اللہ عنہم حضور سرور عالم نور مجسم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

Marfat.com

اَلاَ اَنَّ مَثَلَ اَهْلِ بَیْتِیْ فِیْکُمْ مِثْلُ سَفِیْنَۃِ نُوْحٍ مَنْ رَکِبَھَا نَجَا وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْھَا ھَلَکَ۔

سن لو۔ میری اہل بیت تم میں سفینۂ نوح کی مثل ہے جو اس پر سوار ہوا نجات پا گیا جو پیچھے رہا ہلاک ہو گیا۔ (مشکوٰۃ ص ۸۷۳)

ان احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اہلبیت کو سفینۂ نوح کی مثل اور اپنے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو ستاروں کی مانند قرار دیا ہے۔

ملا علی قاری نے امام فخر الدین رازی (رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ) سے نقل کیا ہے کہ بحمداللہ۔ ہم اہل سنت و جماعت محبت اہلبیت کی کشتی میں سوار ہیں اور ہدایت کے ستارے پیارے صحابہ کی ہمیں رہنمائی حاصل ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ہم نجات کے امیدوار ہیں۔

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں ؎

اہلسنت کا ہے بیڑا پار اصحاب رسول
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی
(صلی اللہ علیہ وسلم)

معلوم ہوا کہ نجات پانے اور منزلِ مقصود پر پہنچنے کے لیے جس طرح اہلبیت پاک کی محبت و عزت ضروری ہے اسی طرح صحابۂ کرام کی عقیدت و احترام بھی ضروری ہے اسی طرح صحابہ کرام کی عقیدت و احترام بھی ضروری ہے لیکن دوسرے مقدس گروہ کا مخالف و بے ادب ہو۔ تو وہ راندۂ درگاہ و مردود بارگاہ ہے۔

بدقسمت گروہ

دنیا میں اس گروہ سے بدقسمت اور کون ہو گا جو صحابہ کرام و اہلبیت عظام رضی اللہ عنہم کے نہ صرف خلاف ہے بلکہ انہیں برائی و بدگوئی سے یاد کرتا ہے ایسے لوگوں کو حضور سرور عالم صلے اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم نے واضح طور پر فرمایا۔

رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بکثرت ارشات میں فرمایا

اَکْرِمُوْا اَصْحَابِیْ فَاِنَّھُمْ خِیَارُکُمْ۔ میرے اصحاب کی عزت کرو۔ بیشک وہ تم میں سے بہتر و افضل ہیں (شرح عقائد)

- اِذَا ذُکِرَ اَصْحَابِیْ فَاَمْسِکُوْا۔ جب میرے اصحاب کا ذکر ہو۔ اپنی زبانیں بند کرو (مرقات)
- اِیَّاکُمْ وَعَمَّا شَجَرَ بَیْنَ اَصْحَابِیْ۔ جو کچھ میرے اصحاب کے درمیان ہوا۔ اس میں بحث مباحثہ سے بچو۔

(تحفہ رسولیہ بحوالہ غنیہ)

- اِنَّ شِرَارَ اُمَّتِیْ اَجْرَءُھُمْ عَلٰی اصحابی میرے اصحاب پر جرارت کرنے والے میری امت کے شریر لوگ ہیں (بزاس)

اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی شَرِّکُمْ۔ جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے اصحاب کو بُرا کہتے ہیں تو کہو۔ تمہارے شر پر اللہ کی لعنت ہو۔ (مشکوٰۃ شریف)

یاد رہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، مولا علی اور حضرت ابوسفیان ان کی زوجہ ہندہ اور ان کے صاحبزادے امیر معاویہ وغیرھم رضی اللہ عنہم اجمعین۔ درجہ بدرجہ سب پیارے صحابہ ہیں اور ان احادیث کے مطابق سب کی محبت و حرمت فرض ہے۔

حق چار یار رضی اللہ عنہم

کسی شاعر نے چار یاروں کے لیے خوب فرمایا۔

محمد ماہ و گردش چار اختر
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم چاند ہیں تو آپکے اردگرد چار ستارے
ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر ہیں رضی اللہ عنہم ہیں

ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا کنبہ

دور حاضر میں سیدنا ابوسفیان و ابو معاویہ و ہندہ رضی اللہ عنہم کی یزید خبیث کی وجہ سے مذمت کرتے ہیں وہ اپنا انجام برباد کر رہے ہیں۔ خاندان ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے لیے فقیر کی تصنیف "الرفاھیہ فی الناھیہ عن ذم معاویہ" کا مطالعہ کیجئے۔

غمزدوں کو رضا مژدہ دیجے کہ ہے
۲۴- بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۲۴۔ شرح

اے رضا (امام اہلسنت) غمزدوں کو مژدۂ بہار سنائیے کہ اتنا بہت بڑی شان والے ہو کر ہمارے جیسے بیکسوں کے سہارا ہیں (صلے اللہ علیہ وسلم)

بے کسوں کا سہارا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱- دارمی ترمذی ابونعیم بسند حسن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی درا قدس پر چھ صحابہ بیٹھے حضور کے انتظار میں باتیں کر رہے تھے۔ حضور کے انتظار میں باتیں کر رہے تھے حضور تشریف فرما ہوئے انہیں اس ذکر میں پایا کہ ایک کہتا ہے اللہ تعالےٰ نے ابراہیم کو خلیل بنایا۔ دوسرا بولا حضرت

Marfat.com

موسیٰ سے بلا واسطہ کلام فرمایا۔ تیسرے نے کہا اور عیسیٰ کلمۃ اللہ و روح اللہ ہیں۔ چوتھے نے کہا آدم علیہ السلام صفی اللہ ہیں جب وہ سب کہہ چکے حضور پر نور صلوات اللہ وسلامہ علیہ قریب آئے۔ اور ارشاد فرمایا میں نے تمہارا کلام اور تمہارا تعجب کرنا سنا کہ ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور ہاں وہ ایسے ہی ہیں۔ اور موسیٰ نجی اللہ ہیں اور وہ بے شک ایسے ہی ہیں اور عیسیٰ روح اللہ ہیں اور وہ واقعی ایسے ہی ہیں اور آدم صفی اللہ ہیں وہ ایسے ہی ہیں اَلَا وَ اَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ وَلَا فَخْرَ وَ اَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ تَحْتَہٗ اٰدَمُ فَمَنْ دُوْنَہٗ وَلَا فَخْرَ وَ اَنَا شَافِعٌ وَ اَوَّلُ مُشَفَّعٍ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ وَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ یُّحَرِّکُ حَلَقَ الْجَنَّۃِ فَیَفْتَحُ اللّٰہُ لِیْ فَیُدْخِلُنِیْھَا وَ مَعِیَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ لَا فَخْرَ وَ اَنَا اَکْرَمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ عَلَی اللّٰہِ وَلَا فَخْرَ

سنو اور میں اللہ کا پیارا ہوں اور کچھ فخر مقصود نہیں اور میں روز قیامت لواء الحمد اوٹھاؤنگا جس کے نیچے آدم اور ان کے سوا سب ہوں گے اور کچھ تفاخر نہیں اور میں پہلا شافعی اور پہلا مقبول الشفاعۃ ہوں اور کچھ افتخار نہیں اور سب سے پہلے میں دروازۂ جنت کی زنجیر ہلاؤنگا اللہ تعالےٰ میرے لیے دروازہ کھولکر مجھے اندر لیگا اور میرے ساتھ فقرا مومنین ہوں گے اور یہ ناز کی راہ سے نہیں کہتا اور میں سب اگلے پچھلوں سے اللہ کے حضور زیادہ عزت والا ہوں اور یہ بڑائی کے طور پر نہیں فرماتا۔

۲۔ دارمی اور ترمذی با فادۂ تحسین اور ابو یعلی و بیہقی و ابو نعیم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا قَائِدُھُمْ اِذَا وَفَدُوْا

Marfat.com

وَ اَنَا خَطِیْبُھُمْ اِذَا اَنْصِتُوْا وَاَنَا مُسْتَشْفِعُھُمْ اِذَا حَبِسُوْا وَ اَنَا مُبَشِّرُھُمْ اِذَ یَئِسُوْا اَلْکَرَمُ اُمَّتِیْ وَ الْمَفَاتِیْحُ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ اَنَا اَکْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ عَلٰی رَبِّیْ یَطُوْفُ عَلَیَّ اَلْفُ خَادِمٍ کَاَنَّھُمْ بَیْضٌ مَکْنُوْنٌ وَ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ میں سب سے پہلے باہر تشریف لاؤنگا جب لوگ قبروں سے اٹھیں گے اور میں سب کا پیشوا ہوں گا جب اللہ کے حضور چلیں گے اور میں انکا خطیب ہوں گا جب وہ خاموش ہوں گے اور میں ان کا سفارشی ہوں گا جب وہ عرصۂ محشر میں روکے جائیں گے اور میں انہیں خوشخبری سناؤنگا جب وہ ناامید ہوں گے۔ اور کرامتہ اور چابیاں اسی دن میرے ہاتھ میں ہونگی اور حمد کا جھنڈا اسی دن میرے ہاتھ میں ہوگا اسی دن میں اللہ کے ہاں تمام دوڑتے ہوں گویا وہ انڈے میں حفاظت سے اسکے یا موتی میں بکھرے ہوئے۔

(تجلی الیقین)

فائدہ:- امام احمد رضا رضی اللہ عنہ اسکے حاشیہ پر لکھتے کہ۔

منکرین شفاعت عجیب لوگ ہیں کہ وہ احادیث صحیحہ کے تو منکر ہیں ہی

لطیفہ | لیکن آیات صریحہ سے بھی منہ موڑ کر وہ آیات پیش کرتے ہیں جو کفار کے متعلق ہیں مثلاً کفار کے حق میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَمَا تَنْفَعُھُمْ شَفَاعَۃُ الشَّافِعِیْنَ۔ المدثر ص ۲۹ ، ۷۳)

حشر کے دن کفار کی شفاعت فائدہ نہیں پہنچائے گی اللہ تعالیٰ نے کفار کی محرومی بیان کرنے کے لیے فرمایا کہ انکو کسی کی شفاعت فائدہ نہیں دیتی اگر اب مسلمانوں کو بھی شفاعت نہ پہنچائے تو اس محرومی کی بھی کفار کے ساتھ کیا تخصیص ہوگی اور کفار کے لیے یہ کس طرح حسرت اور محرومی کا سبب بنے گی۔

Marfat.com

نعت ۵۴

دل کو ان سے خُدا جُدا نہ کرے
بیکسی لُوٹ لے خُدا نہ کرے

حل لغات | لوٹ لینا۔ چھین لینا۔ عاشق کر لینا۔ موہ لینا۔ تباہ کر دینا۔

۱۔ شرح | دل کو اللہ تعالیٰ ان سے جُدا نہ کرے۔ بیکسی چھین لے۔ خدا کرے ایسا نہ ہو۔ کیونکہ ایسی بیکسی (عشق رسول) صلے اللہ علیہ وسلم) تو ہمارا عظیم سرمایہ ہے۔

ہر کہ عشق سامان رو | امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ نے فخر دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق و وارفتگی ہی کو اصل الاصول قرار دیکر زندگی کا لمحہ لمحہ یاد محبوب میں قربان کر دیا۔ اور اضطراب دل بڑھا تو حکیم و طبیب۔ انکے زخم جگر کا کیا علاج کرتے کہ سوز دروں اور آہ گرم سے ایسا دھواں اٹھا جس میں حرارت عشق سے بوئے کباب آنے لگی۔

تو نے کر دیا طبیب آتش سینہ کا علاج
آج کے دود آہ میں بوئے کباب آئی کیوں (رضا)

Marfat.com

اور حبیب کبریا علیہ التحیتہ والثناء کے ذکر و فکر میں آنسوؤں کی ایسی جھڑی لگی کہ اس میں خون جگر کی آمیزش نظر آنے لگی۔ مگر پھر بھی آرزوئے بیتاب کا عالم دیدنی ہے۔ ؎

دل کھول کے خوں روئے غم عارض شہ میں
نکلے تو کہیں حسرت خونناب شدن پھول

داغ دل جب مہر نیمروز کی طرح چمک اٹھا تو اسکی شعاعوں کو یاقوت و مرجان سے زیادہ قیمتی سمجھنے لگے اور اس درد محبت پہ اترائے ہوئے بیتابی شوق میں پکار اٹھتے ہیں۔ ؎

جان ہے عشق مصطفٰے روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ ناز دوا اٹھائے کیوں (رضا)

عاشق مصطفٰے کے وجد و شوق اور ذوق فدائیت کا یہ عالم ہے کہ جس سر میں رسول ہاشمی صلے اللہ علیہ وسلم کا سودا نہ سمایا ہو اور جو دل ان کی یاد سے خالی ہے آپ کی نظر میں اسکی کوئی قیمت ہی نہیں۔ اسی لیے امام احمد رضا قدس سرہ عشق مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اضافہ کی دعاء اور اس سے محرومی سے پناہ مانگتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ عشق ہی تو سرمایۂ ایمان اور راحت جان ہے حضرت مولانا رومی قدس سرہ نے مثنوی شریف کے آغاز میں عشق کے متعلق خوب فرمایا۔ ان کا ایک شعر ملاحظہ ہو۔ ؎

مرحبا اے عشق خوش سودائے ما
اے دوائے جملہ علتہائے ما

ترجمہ:۔ مرحبا اے عشق ہماری خوش سودا تو ہی تو۔ بلکہ تو تو ہماری تمام بیماریوں کا

Marfat.com

عشق رضا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ نے عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہ صرف درس دیا بلکہ ایک جام طہور تیار کر کے خوش قسمتوں کے قلوب فرمایا ہے۔ اسلاف صالحین رحمہم اللہ کا تیار کردہ میخانہ عشق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپنے ہی آکر جی بھر امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پلایا ہے چند نمونے آپکے اشعار کے ملاحظہ ہوں۔

ایک مقام پہ واضح طور بتاتے ہیں کہ حقیقی دل وہی ہے جو عشق رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرشار ہو۔ ؎

دل ہے وہ دل جو تری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو ترے قدموں پہ قربان رہا

اور دیارِ حبیب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کشش ہے کہ کشاں کشاں انکے جان و دل اور ہوش و خرد ہر ایک کو محبوب کردگار کے قدموں پہ ڈال دیتی ہے۔ ؎

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضا سارا تو ساماں گیا!

خطیرۃ القدس کی زیارت کو پہنچتے ہیں تو تنہا نہیں بلکہ اس سفر شوق میں ساری امت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کائنات کو شریکِ سفر بنانے کا جذبہ بیکراں چشمہ سیال کی طرح ان کے ایک ایک لفظ سے امنڈتا ہوا دعوتِ عام دیتا نظر آ رہا ہے۔ ؎

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

Marfat.com

اور نبض حیات ڈوبنے کے بعد بھی انہوں نے اپنے نگار خانۂ دل میں ایسی روشن اور درخشندہ و تابندہ شمع فروزاں کر رکھی ہے کہ اس معراج عشق پر کونین کی ساری عظمتیں قربان ہو جائیں۔ ؎

لحد میں عشقِ رخِ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

انکے دل دیوانہ کی آخری تمنا بھی کتنی حسین اور قابلِ صد رشک ہے۔ ؎

یاالٰہی! جب رضاؔ خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدار عشقِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو!

واللہ! اس جذب و مستی، سرشاری و وارفتگی پر تو یہ سارا عالم ہی نہیں بلکہ کروڑوں جہان قربان کیے جا سکتے ہیں۔ کتنا والہانہ انداز اور ایمان افروز دیوانگی ہے یہ شیفتگی و نیاز کیشی اور ذوقِ فدائیت، اپنے پورے شباب پر ہے۔ ؎

حشر میں کیا کیا مزے وارفتگی کے لوں رضاؔ
لوٹ جاؤں پل کے وہ دامان عالی ہاتھ میں

رب قادر قیوم اس قلب مضطر پر صبح و شام اپنی رحمت و غفران کی موسلا دھار بارش برسائے جو عشق محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کے سوز و ساز میں مدت العمر آتش مجمر کی طرح سلگتا رہا۔ اور دا عنہائے عشق احمدی کی تجلیات سے جس کا مرقد مبارک آج بھی روشن و منور ہے اور ابدالآباد تک اس عاشق رسول کی کتاب زندگی سے سینۂ مومن کو عشق و محبت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی گرانمایہ سوغات ملتی رہے گی۔

اپنے رنگ میں رنگ دیا

عاشق رسول کے فیض صحبت کا یہ عالم تھا کہ ان کے بوستان عشق و وفا کا ہر خوشہ چیں اپنے قلب میں ایسا کیف و سرور محسوس

Marfat.com

کرتا جس کی لذت، روح تو محسوس کر سکتی ہے مگر الفاظ و معنی اسکا ساتھ نہیں دے سکتے اور سچ کہا ہے کسی کہنے والے نے۔ ؎

رو کس مشک ختن ہے بوئے بستانِ رضا
رشک طوبیٰ ہے ہر اک نخل گلستانِ رضا

سلطانِ عشق کی ایک نگاہ کیمیا اثر جب انکے دریوزہ گروں پر پڑ جاتی تو جمال محبوب خدا کی دلربائی کا نقشہ دل و دماغ کے ایک ایک رگ و ریشہ میں اس طرح رچ بس جاتا کہ کسی پہلوانہیں چین نہ لینے دیتا اور زبانِ حال سے شمع سحر کی زبان سوختہ بھی پکار اٹھتی کہ چشم بصیرت ہو تو دیکھو کہ حقیقت میں یہی دیوانگان میخانۂ حجاز اور یہی عاشقان سوختہ رونق بزم کون و مکان ہیں۔

ملیح عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ان کا ہر زخم جگر ایک نمکدان ہونے کی فریاد کرتا ہے جو آہ و فغان اور نالہ و شیون نہیں کرتے بلکہ صبر و شکیب کا دامن تھام کر اس دولت عشق پر یوں ناز کرتے ہیں۔ ؎

دل بستہ۔ بیقرار۔ جگر چاک۔ اشک بار!
غنچہ ہوں۔ گل ہوں۔ برق تپاں ہوں سحاب ہوں (رضا)

خرمن علم و فضل کے خوشہ چینوں اور میکدۂ عشق و عرفان کے میکشوں کے اندر آپ بادۂ عشقِ رسول کی حرارتیں اس طرح منتقل کرتے رہے کہ ان کی روح بھی تر و تازہ اور شاداب ہو گئی اور ان کا سینہ ایسا صاف و شفاف ہوا کہ عظمت رسول علیہ التحیۃ والثناء کا مدینہ بن گیا۔ چند شواہد فقیر یہاں عرض کرتا ہے۔

محدث سورتی رحمہ اللہ۔ علامہ وصی احمد) محدث صاحب رحمہ اللہ (سورتی) اور اعلیٰحضرت (فاضل بریلوی) کے تعلقات کو دیکھ کر ایک بار حضرت محدث صاحب کے آخری تلمیذ مولانا سید محمد صاحب کچھوچھوی نے پوچھا کہ آپکو شرف بیعت حضرت

Marfat.com

مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب گنج مراد آبادی (رحمتہ اللہ علیہ) سے حاصل ہے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ آپکا شوق جو اعلیٰ حضرت سے ہے وہ کسی سے نہیں اعلیٰحضرت کی یاد انکا تذکرہ ان کے فضل و کمال کا خطبہ آپ کی زندگی کے لیے روح کا مقام رکھتا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ تو فرمایا۔

سب سے بڑی دولت وہ علم نہیں ہے جو میں نے مولوی اسحاق صاحب محشی بخاری سے پائی اور وہ بیعت نہیں ہے جو گنج مراد آباد میں نصیب ہوئی بلکہ وہ ایمان جو مدار نجات ہے میں نے صرف اعلیٰ حضرت سے پایا اور میرے سینے میں پوری عظمت کیساتھ مدینہ کو بسانے والے اعلیٰحضرت ہیں اسی لیے ان کے تذکرے سے میری روح میں بالیدگی پیدا ہوتی ہے اور انکے ایک ایک کلمہ کو میں اپنے لیے مشعل ہدایت جانتا ہوں۔ (حیات اعلیٰحضرت ص ۶۵ ج ۱)

(فائدہ) علم یقیناً ایک بڑی دولت ہے جو اصحاب علم کو فکر و نظر اور بصیرت و بصارت سے نوازتی ہے اور بیعت و ارشاد بھی صفائی باطن کا اعلیٰ ترین ذریعہ ہے جس سے قلب و نگاہ دونوں کو بیک وقت طہارت و پاکیزگی حاصل ہوتی ہے اور اس سے خلق خدا کی روحانی تشنگی سیراب ہوتی ہے لیکن نغمۂ عشق رسول کے جذب و کشش اور اسکی قوت تاثیر کا کیا پوچھنا کہ وجدان عش عش کر اٹھتا ہے اور اس نوائے لاہوتی سے مرد مومن کی روح جھوم جھوم اٹھتی ہے۔

علامہ بندیالوی مرحوم

مولانا یار محمد صاحب بندیالوی رحمتہ اللہ علیہ کے سوانح نگار نے عاشق مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے دیار عشق و وفا کا ذکر کس والہانہ لگن بس رہی تھی اور عشق مدینہ کی جو مستی دل و دماغ پر چھائی ہوئی تھی اسکا وہی اثر تھا کہ آپ نے تحصیل علم کے دوران ایسے اساتذہ کو چنا جن کا جسم ہند میں تھا اور روح روضۂ انور

Marfat.com

کی جاروب کشی کرتی تھی آپکو جہاں کہیں بھی کسی محب رسول عالم دین کی خبر پہنچتی آپ وہیں جا پہنچتے۔

مرکز درس عشق

بریلی شریف میں جو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا گلستان کھلا ہوا تھا۔ جہاں عشق نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے گلاب مہکتے تھے۔ مدحت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے گلدستے سجائے جاتے تھے۔ فضاؤں میں منقبت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نغمے گونجتے تھے جب اس باغ کی خوشبوئیں آپ کے دماغ تک پہنچیں تو دل بیتاب ٹھہر نہ سکا۔ روح مضطرب ہوگئی آپ بے اختیار اسکوچے میں پہنچے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر مر مٹنے کا درس دیا جاتا تھا۔ نگاہوں سے دلوں میں عشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی بجلیاں بھری جاتی تھیں بریلی کے در و دیوار سے وارفتگی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو آتی تھی۔

آپ وہاں بصد ادب و نیاز پہنچے اور اسکے در پر حاضر ہوئے جسکا سینہ سوز و گداز اویس قرنی کا پرتو تھا۔ آنکھوں میں جامی کی التجاؤں کا اندازہ تھا۔ دل میں صدیق کی تڑپ کی جھلک تھی۔ ماتھے کی وسعت پر رازی کا گمان ہوتا تھا چہرہ کی سادگی سے رومی کا جاہ و جلال ٹپکتا تھا۔

غرض اعلحضرت علیہ الرحمہ کی شخصیت کیا تھی یوں معلوم ہوتا تھا کہ گزرے ہوئے عشاق کی پریشاں ادائیں ایک جگہ جمع ہوگئی ہیں۔ (حیات استاذ العلماء مطبوعہ سرگودھا ص ۲۵)

(فائدہ) سارے جہاں میں دھوم تھی کہ بریلی کی سرزمین عشق و عرفان کی راجدھانی ہے۔ وہاں محبت کے چشمے ابلتے ہیں جسکے آب زلال سے روح ایمان سیراب اور گلشن دین تر و تازہ ہوا ٹھتا ہے اور جسکے شاداب گلوں کی خوشبو اور ان کی رعنائی و برنائی

Marfat.com

سے ہندوستان کا ایک ایک خطہ رشک فردوس بن گیا ہے۔

علامہ دیدار علی شاہ رحمہ اللہ

شوال ۱۳۵۲ھ مطابق جنوری ۱۹۳۴ء میں علمائے اہلسنت اور علمائے دیوبند کے درمیان مسئلہ علم غیب کے سلسلے میں مسجد وزیر خاں لاہور میں ایک مناظرہ ہونا طے پایا تھا جو فریق مخالف کی شاطرانہ چالوں کی نذر ہو گیا اس کی رپورٹ کا ایک حصہ پروفیسر محمد علی ایم۔ اے۔ بی۔ ای۔ ایس ریٹائرڈ لاہور کے قلم سے ملاحظہ فرمائیں۔

"اسی دوران حاجی شمس الدین مرحوم جو حضرت مولانا سید دیدار علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مخلص عقیدتمندوں میں تھے۔ ایک روز علامہ اقبال مرحوم کو لیکر صدر دفتر حزب الاحناف (لاہور) میں آئے۔ اس وقت وہاں پر مولانا حامد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ (خلف اکبر فاضل بریلوی) اور دیگر حضرات بھی موجود تھے۔ علامہ اقبال کے سامنے حضرت مولانا سید دیدار علی شاہ قدس سرہٗ (خلیفہ فاضل بریلوی) نے ان مسائل متنازعہ پر ایسی واضح تقریر فرمائی کہ تمام مجمع ششدر رہ گیا اور علامہ اقبال بیتاب ہو کر رونے لگے اور اس قدر روئے کہ گھگی بندھ گئی۔

بعد مجلس برخاست ہوئی تو علامہ (اقبال) مرحوم نے نہایت عقیدت و ارادت اور پوری گرمجوشی کے ساتھ حضرت مولانا (دیدار علی) رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف و توصیف کی اور آپکی شانِ والا میں یہ ناقابلِ فراموش الفاظ بیان کیے کہ "ایسا عاشق رسول مقبول (صلے اللہ علیہ وسلم) تو دیکھنے میں نہیں آیا۔ (ماہنامہ رضوان لاہور ستمبر ۱۹۶۲ء صـ ۱۴)

عاشق رسول حضرت فاضل بریلوی کے خلفاء و تلامذہ بھی ان کے مکتب عشق سے نکلے تو اکناف ہند میں پھیل کر اس نرالی اور انوکھی تعلیم کا اس طرح چرچا کیا کہ دلوں کا عالم زیر زبر ہونے لگا۔ روح وجد کر اٹھی۔ مسلم آبادیوں میں عشق مصطفےٰ کے پرچم لہرانے

Marfat.com

لگے اور تقدیس رسالت کی ایسی تحریک چلائی کہ عظمت مصطفٰے علیہ التحیتہ والثناء کی طرف مبغوض نگاہیں اٹھانے والے خود اپنی ہی نظر میں ذلیل وخوار ہو گئے اور مسلم معاشرے میں انہیں نفرت وحقارت کی نگاہ سے دیکھا جانے لگا۔ دیوانگان رسول سود وزیاں سے بے نیاز ہو کر پیغام عشق کو عام وتام کرتے رہے جس سے دیدہ ودل ان کے لیے فرش راہ ہو گئے اور ہر طرف سے ملی جلی آواز ابھرنے لگی۔ ایسا عاشق رسول مقبول تو دیکھنے میں نہیں آیا۔

تاثرات اب کچھ بزرگ شخصیتوں کے تاثرات بھی ملاحظہ فرمائیں جو خود اسی کیفیت عشق میں سرشار اور مست مئے الست ہیں۔

۱۔ شیخ طریقت خواجہ قمر الدین سالوی رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں۔

میں مولانا احمد رضا خان بریلوی کی خاک پا کے برابر بھی نہیں کیونکہ فقیر کے عقیدے میں مذہب کی بنیاد عشق رسول پر ہے اور عشق رسول کی بنیاد ادب پر ہے۔ مولانا بریلوی کو ذات رسول سے بے پناہ عشق تھا۔ (مرأۃ العاشقین ص ۳۰۱)

۲۔ حضرت مولانا مفتی سید حامد جلالی دہلوی تحریر فرماتے ہیں۔ وہ (فاضل بریلوی) فنائی عشق رسول کریم تھے۔ اپنے محبوب کی شان میں ادنیٰ گستاخی بھی برداشت نہ کر سکتے تھے اگر انکے عشق کے سمندر کا ایک قطرہ بھی ہمیں میسر ہوتا تو ہم اسے عین حقیقت والفت ومودت کہتے۔ قدس اللہ سرہ وبرد مضجعہ [۲]

۳۔ ضیاء المشائخ حضرت محمد ابراہیم فاروقی مجددی شور بازار کابل افغانستان۔ کا ایمان افروز تاثر ہے کہ یہ مولانا احمد رضا خاں قادری حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار تھے ان کا دل عشق محمدی کے سوز سے لبریز تھا۔ چنانچہ ان کے نعتیہ کلام اور نغمات

Marfat.com

اس حقیقت پر شاہد عادل ہیں۔ مولانا کے اس کلام نے مسلمان مردوں اور عورتوں کے دلوں کو عشق محمدی (صلے اللہ علیہ وسلم) کے مقدس نور سے روشن کر دیا ہے۔ [۳]

۴۔ حضرت صاحبزادہ ہارون الرشید دربار عالیہ موہڑہ شریف اس شمع عشاق کے بارے میں بیان فرماتے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کا یہ قول اور ہر فعل عشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے اس طرح لبریز معلوم ہوتا ہے۔ گویا خالق کل نے آپکو احمد مختار صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشقوں کے لئے شمع ہدایت بنایا ہے تاکہ یہ مشعل اس جادہ پر چلنے والوں کو تکمیل ایمان کی منزل سے ہمکنار کر سکے۔

(پیغامات یوم رضا ص ۱۸)

۵۔ حضرت صاحبزادہ محمد طیب دربار عالیہ قادریہ شتالو شریف سری کوٹ ضلع ہزارہ نے کس عمدگی کے ساتھ کیفیت دل کا اظہار فرمایا ہے۔ لکھتے ہیں اعلیٰحضرت کا نعتیہ کلام سننے سے ہر صاحب ایمان وجد میں آجاتا ہے۔ مقام غور ہے کہ جس شخص کی زبان پر یہ کلام جاری ہوا اس ہستی کے سلنے کی کیا کیفیت ہوگی۔ لاریب آپ کو فنا فی الرسول کا مقام حاصل تھا۔ (پیغامات رضا ص ۲۷)

ذکر و فکر محمدی میں شب و روز کے لمحات گزارنے والے اور پاکیزہ قلب و نگاہ رکھنے والے بھی بالاتفاق جسے عاشق رسول کے خطاب سے نوازیں اس کے

---

[۱] ص ۳۰۱ مرآۃ العاشقین مطبوعہ لاہور

[۲] ص ۱۵ فاضل بریلوی اور ترک موالات مطبوعہ لاہور طبع چہارم

[۳] ص ۱۸ پیغامات یوم رضا طبع دوم لاہور۔

[۴] ص ۲۷ ایضاً۔

Marfat.com

عشق کی سرفرازی کا کیا کہنا۔ ؎

یہ اس کی دین ہے جسے پروردگار دے

غیروں کی نظر میں

آخر میں کچھ اعلیٰ ذہن و دماغ کے بے نیاز اور آزاد خیال بندگان خدا کی رائے بھی پیش خدمت ہے کہ۔ ؎

ان کے عشق کا چرچا کہاں کہاں نہ ہوا۔

۱۔ ابوالکلام آزاد صاحب نے بمبئی کی ایک مجلس میں مسلمانوں کو خطاب کرتے ہوئے ایک بار اس حقیقت کا برملا اعتراف کیا تھا کہ "مولانا احمد رضا خاں ایک سچے عاشق رسول گزرے ہیں" ؎۲

بانی جماعت اسلامی ابوالاعلیٰ مودودی کے نائب مولوی غلام علی صاحب حضرت فاضل بریلوی کی چند تصانیف کا مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے کہ جو علمی گہرائی میں نے ان کے یہاں پائی وہ بہت کم علماء میں پائی جاتی ہے اور عشق خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو ان کی سطر سطر سے پھوٹا پڑتا ہے۔ ؎۳

۳۔ مولانا کوثر نیازی کا بھی فیصلہ ہے کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عشق رسول ان کی لغتوں میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہے ؎۴

۴۔ امیر جماعت اسلامی ہند محمد یوسف صاحب اصلاحی نے ایک انٹرویو میں یہ بیان دیا کہ۔ میں بریلوی میں پیدا ہوا۔ میرے والد وہاں قیام پذیر تھے۔ مولانا احمد رضا خاں

---

۱ ۳۱ ایضاً ۲ ص ۱۲۴ تحقیقات مطبوعہ الہ آباد

۳ ہفت روزہ شہاب لاہور ۲۰ نومبر ۱۹۶۲ء

۴ ص ۲۹ تقریب اشاعت ارمغان لغت کراچی ۱۹۷۵ء

Marfat.com

کے مرید تو نہیں تھے لیکن رسول اکرم (صلے اللہ علیہ وسلم) سے انکی محبّت کے دیوانے تھے [1]

۵۔ مشہور ادیب و نقاد نیاز فتح پوری کا فنی تجزیہ ہے کہ میں نے مولانا بریلوی کا نعتیہ کلام بالاستیعاب پڑھا ہے ان کے کلام سے پہلا تاثر جو پڑھنے والوں پر قائم ہوتا ہے وہ مولانا کی بے پناہ وابستگی رسول عربی کا ہے۔ [2]

۶۔ شہر آفاق محقق ڈاکٹر سید عبداللہ نے بھی بڑے پتے کی بات کہی ہے کہ وہ بلاشبہ جید عالم متبحر حکیم، عبقری فقیہ، صاحب نظر۔ مفسر قرآن، عظیم محدث اور سحر بیاں خطیب تھے لیکن ان تمام درجات رفیعہ سے بھی بلند تر ان کا ایک درجہ ہے اور وہ ہے عاشق رسول کا [3]

"عاشق رسول" ہونے کی عظیم سعادت اور رتبہ ایسا ہے جس کے لیے محض توفیق ایزدی درکار ہے اور فکر صحیح و ذوق سلیم رکھنے والا ہر صاحب فضل و کمال اس بات کا معترف ہے کہ امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ کا قلب یقیناً توفیق ایزدی اور انعام ربانی کا حامل تھا۔ کیونکہ اسکے بغیر عشق کی اس ارجمندی کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ کتنی سچی اور حقیقت افروز بات کہی ہے کسی شاعر ملند نظر نے۔! ؎

محبّت کے لیے کچھ خاص دل مخصوص ہوتے ہیں
یہ وہ نغمہ ہے جو ہر ساز پہ گایا نہیں جاتا

(ردبدعات و منکرات ص ۳۷۳ - ۳۸۰)

---

[1] ہفت روزہ عوام نئی دہلی۔
[2] ص ۲۸ ماہنامہ ترجمان اہلسنت کراچی نومبر ۱۹۷۵ء
[3] ص ۳۵ پیغامات یوم رضا۔

Marfat.com

اس میں روضہ کا سجدہ ہو کہ طواف

۲۔ ہوش میں جو نہ ہو وہ کیا نہ کرے

۲۔ شرح

روضۂ اقدس کا سجدہ یا طواف ایسا شخص کرے جسے ہوش ہی نہ ہو تو پھر وہ کیا کرے اور اس پر شرعی حکم کا نفاذ کیسا۔ چونکہ احکام کا اجرا اہلِ عقل اور ہوش پر ہے اسی لیے اگر کوئی بندۂ خدا بیہوشی میں کوئی ایسا عمل کرے جو شرعاً روا نہیں تو اس پر سزا وغیرہ نہیں۔ اس ضابطہ شرعیہ پر اگر کوئی عاشقِ رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) بیہوشی میں گنبد خضریٰ کی طرف سجدہ ریز ہے یا مزار پاک کے گرد طواف کرتا ہے تو وہ معذور ہے۔ اسے کسی قسم کی ملامت نہ کی جائے گی۔ مگر ایسی بیہوشی مصنوعی بھی نہ ہو۔ حقیقی بیہوشی ہو۔ تصنع تو ویسے خود بھی مذموم ہے اور ذات رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستگی کی کیفیت میں اور زیادہ ناموزوں ہے۔

یہ وہی ہیں کہ بخشش دیتے ہیں

۳۔ کون ان جرموں پر سزا نہ کرے

Marfat.com

۳۔ شرح حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت کریمہ ہے کہ آپ غلط کاروں سے درگزر وعفو فرماتے ہیں۔ ورنہ کون ایسا ہے جو مجرموں کو سزا نہ دے۔ اس شعر میں حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کے عفو و درگزر کے وسیع باب کو دریا در کوزہ فرمایا ہے۔

حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ شفا شریف جلد اول میں لکھتے ہیں کہ تحمل و عفو اور درگزر ایسے اوصاف ہیں کہ اللہ نے ان کے ساتھ اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بطریق اتم واکمل موصوف ہیں ان میں چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

۱۔ فتح مکہ کے دن حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پورا لشکر جب مکہ کے پاس پہنچا تو امن کی منادی ہوئی اور حرم کا گھر جو تین سو ساٹھ بتوں کا مسکن تھا اس گندگی سے پاک ہوا۔ اور ابراہیم کے خدا کا گھر اب پھر خدا کا گھر بنا اور توحید کی اذان مسجد کے منارے سے بلند ہوئی۔ مکہ کے بڑے بڑے سردار جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن، مسلمانوں کے قاتل اور اسلام کی راہ کے پتھر تھے آج حرم کے صحن میں تھے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک نظر اٹھا کر دیکھا اور پوچھا کہ اے مکہ کے سردارو! آج میں تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کروں گا۔ سب نے کہا "آپ جوانوں کے شریف بھائی اور بوڑھوں کے شریف بھتیجے ہیں۔ ارشاد ہوا جاؤ۔ آج تم پر کوئی ملامت نہیں، تم سب آزاد ہو۔ یہ آواز کیسی توقع کے خلاف تھی، مگر یہ دل کی گہرائی سے اٹھی تھی اور دل کی گہرائیوں میں اتر گئی، ہندہ ابوسفیان کی بیوی نے جس نے احد کے میدان میں حضرت حمزہ رضؓ کی لاش کے ٹکڑے کیے تھے۔ نقاب اوڑھ کر سامنے آتی ہے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے عام معافی کے پیغام سے خوش ہو جاتی ہے۔ اور چلا اٹھتی ہے کہ اے اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم آج سے پہلے مجھے آپکے خیمہ سے زیادہ کسی خیمہ سے نفرت نہ تھی مگر آج سے آپکے خیمہ سے زیادہ کوئی خیمہ

Marfat.com

مجھے پیارا نہیں معلوم ہوتا۔ آج کفر کی ساری قوتیں ٹوٹ گئیں۔ دشمنوں کے سارے منصوبے ناکام ہو گئے اور اسلام کی فتح کا جھنڈا مکہ کی چار دیواریوں پر بلند ہو گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر تاثیر میں ڈوبی ہوئی تقریر فرمائی۔ جو کتب سیر میں مفصلاً مذکور ہے۔

فائدہ :۔ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے عفو و گزر کی یہ ایسی مثال ہے کہ اسکی کوئی اور دوسری مثال نہیں۔

تعالیٰ فرماتا ہے

خذ العفو وأمر	اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو
بالعرف ط	اور بھلائی کا حکم دو۔

(پ ۹ ع ۱۴)

نازل ہوئی تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے اسکا مطلب دریافت کیا۔ عرض کیا میں اللہ تعالیٰ سے پوچھ کر عرض کرونگا چنانچہ وہ گئے اور آئے پھر عرض کیا اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپکو اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ آپ اس سے ملیں جو آپکو چھوڑتا ہے اور اسکو عطار فرمائیں جو آپکو محروم رکھتا ہے اور اسکو معاف فرمادیں جو آپ پر ظلم کرتا ہے۔

فائدہ :اس میں خفا نہیں کہ آپکا حلم و تحمل بکثرت منقول ہے ہر حلیم میں کوئی غلطی اور کوئی بے فائدہ بات معلوم ہو جاتی ہے لیکن حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ حال ہے کہ کثرت ایذا کے باوجود آپکا صبر ہی بڑھتا اور بیوقوفوں کی زیادتیوں پر آپکا حلم ہی زیادہ ہوتا رہتا۔

۳۔ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہ سے بالاسناد مروی ہے کہ آپ فرماتی ہیں کہ جب کبھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو دو باتوں میں کسی ایک بات پر اختیار پایا جاتا

Marfat.com

ان میں سے آسان کو پسند فرماتے جب تک گناہ نہ ہو۔ اگر گناہ کی بات ہوتی تو اس سے لوگوں کی نسبت بہت دور رہتے آپ نے اپنے کبھی انتقام نہ لیا۔ سوائے اسکے کہ وہ حدود الٰہی کی بے حرمتی کرے آپ اللہ کے حدود کے لیے بدلہ لیتے۔

۴۔ مروی ہے کہ غزوۂ احد میں جب آپ کے سامنے کے دندان مبارک شہید ہوئے اور آپکا چہرۂ انور لہولہان ہوگیا۔ یہ بات صحابہ کرام پر سخت گراں گزری۔ سب نے عرض کیا کہ حضور ان پر بددعا فرمائیں

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَلٰکِنِّیْ بُعِثْتُ دَاعِیًا وَرَحْمَۃً اَللّٰھُمَّ اِھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔	میں لعنت کرنے والا نہیں بھیجا گیا۔ لیکن مجھ کو دعا مانگنے والا اور رحمت فرمانیوالہ بھیجا ہے اے خدا میری قوم کو ہدایت دے وہ مجھے نہیں جانتے۔

۵۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے کلام میں عرض کیا یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے لیے یوں دعا کی۔

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکَافِرِیْنَ دَیَّارًا۔ (پ۲۹ ع ۱۰)	اے میرے رب کافروں میں سے زمین پر بسنے والا کوئی نہ چھوڑ

اگر آپ بھی اسی طرح ہم پر دعا فرماتے تو ہم آخر تک ہلاک ہو جاتے کیونکہ آپ کی کمر دوہری کی گئی اور آپکا چہرۂ انور زخمی کیا گیا اور آپ کے اگلے چاروں دانت شہید

Marfat.com

کیئے گئے۔ باوجود اسکے آپ نے کلمۂ خیر کے سوا بد دعا سے انکار ہی فرمایا اور ارشاد فرمایا تو یہ کہ اے خُدا میری قوم کو معاف فرما دے۔ یہ نا سمجھ ہیں۔

فائدہ: قاضی ابوالفضل رحمتہ اللہ علیہ انکو توفیق دے۔ فرماتے ہیں کہ اس ارشاد پر غور کرو۔ کہ اس میں کس قدر فضیلت، درجات، احسان، حسنِ خُلق، کرم، نفس، غایت صبر، اور حلم جمع ہیں کیونکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف ان سے سکوت پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ معاف بھی فرما دیا۔ پھر شفقت و محبت فرماتے ہوئے ان کے لیے دعاء اور سفارش بھی فرمائی۔ پس فرمایا اے خُدا انکو بخش دے یا فرمایا انکو ہدایت دے پھر اس شفقت و رحمت کا سبب بھی بیان فرما دیا کہ یقینی کہ یہ میری قوم ہے۔ پھر ان کی خواہی کے طور پر ان کی جہالت کی وجہ میں فرمایا فانھم لا یعلمون یہ نا سمجھ ہیں۔ نیز اس پر بھی غور کرو کہ جب ایک شخص نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ انصاف فرمایئے یہ تقسیم خُدا کی خوشنودی کے لیے نہیں ہے اس پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے سوا کچھ نہ فرمایا اور اسکو اسکی جہالت و نافہمی پر خبردار کیا اور اسکو نصیحت کی۔ فرمایا تجھ پر افسوس ہے اگر میں انصاف نہ کروں گا تو اور کون کریگا اگر میں نے ہی انصاف نہ کیا تو میں ناکام و ناقص رہوں گا اور جو صحابی اس کے قتل کرنے کا ارادہ کر رہے تھے۔ آپ نے انکو منع فرمایا۔

۷۔ جب غوث بن حارث نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو بیخبری میں قتل کرنے کا قصد کیا۔ درآنحالیکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے تنہا آرام فرما تھے ناقلین واقعات غزوات میں سے ایک شخص نقل کرتا ہے کہ آپ نے اس سے کچھ نہ کہا اور آپ اس وقت بیدار ہوئے جب وہ تلوار سونت کر آپ کے سر پر کھڑا تھا اور وہ کہہ رہا تھا کہ اب کون تم کو میری تلوار سے بچائے گا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ! تب اسکے ہاتھ سے تلوار گر پڑی پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم نے تلوار پکڑ کر فرمایا بتا کون اب تجھ کو میرے وار سے روکے گا۔ اس نے کہا آپ اچھے پکڑنے والے نہیں۔ پس آپ نے چھوڑ دیا اور اسکو معاف کر دیا۔ پھر وہ اپنی قوم میں آیا اور کہا میں تمہارے پاس ایسے شخص سے ملکر آیا ہوں جو تمام لوگوں سے بہتر ہے۔

۸۔ آپ کے عفو و درگزر کے واقعات میں سے اس یہودیہ کا قصہ ہے جس نے آپ کو بکری کے گوشت میں زہر ملا کر دیا تھا۔ صحیح روایت میں ہے کہ اس نے اسکا اعتراف بھی کر لیا تھا۔

۹۔ آپ نے لبید بن اعصم پر جبکہ اس نے آپ پر جادو کیا تھا کوئی مواخذہ نہیں کیا۔ حالانکہ آپکو وحی کے ذریعہ تمام حالات کا علم ہو گیا تھا۔ آپ نے اس پر عتاب تک نہ فرمایا چہ جائیکہ سزا دیتے۔

۱۰۔ عبداللہ بن ابی وغیرہ منافقین پر باوجودیکہ ان کے قول و عمل سے بڑی زیادتیاں پہنچیں۔ آپ نے مواخذہ نہیں فرمایا حتیٰ کہ بعض نے انکے قتل کا بھی اشارہ کیا تھا۔ انکو بھی منع کر دیا اور فرمایا ایسا نہ ہو کہ لوگ یہ کہیں کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تو اپنے اصحاب ہی کو قتل کرنے لگے۔

۱۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ پر ایک گاڑھے کی چادر حاشیہ دار تھی۔ اسکو ایک اعرابی نے شدت و سختی سے کھینچا۔ یہاں تک کہ چادر کے حاشیہ کا اثر آپ کے گردن پر نمودار ہو گیا۔ پھر اس نے کہا اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) میرے ان دونوں اونٹوں پر وہ مال جسکو خدا نے تمہیں دیا ہے لاد دو کیونکہ تم مجھے نہ اپنے مال اور نہ اپنے باپ کے مال میں سے دیتے ہو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاموش رہے آپ نے صرف اتنا فرمایا کہ مال تو صرف اللہ ہی کا ہے میں تو اسکا بندہ ہوں، پھر فرمایا اے اعرابی تم سے اسکا بدلہ لیا جائے گا۔

Marfat.com

جو تم نے میرے ساتھ سلوک کیا ہے اس نے کہا نہیں! آپ نے پوچھا کس سبب سے اعرابی نے کہا اس لیے کہ آپ کی یہ عادت کریمہ ہی نہیں کہ آپ برائی کا بدلہ برائی سے لیں۔ تب حضور صلے اللہ علیہ وسلم اس پر مسکرا دیئے پھر حکم دیا کہ اسکے ایک اونٹ کو جو سے اور دوسرے اونٹ کو کھجور سے بھر دے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کبھی ظلم کا بدلہ لیتے نہیں دیکھا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے محرمات کی بیحرمتی نہ کرے اور کبھی اپنے ہاتھ سے کسی کو نہیں مارا سوائے اس صورت کے کہ آپ جہاد فی سبیل اللہ فرما رہے ہوں۔ نہ کبھی آپ نے کسی خادم کو مارا اور نہ کسی بیوی کو!

ایک شخص گھسیٹ کر آپکی خدمت میں لایا گیا اور اسکے بارے میں کہا گیا کہ یہ آپکو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تو مت ڈر، تو مت ڈر۔ اگر تیرا یہ ارادہ ہے تو ہرگز اس پر قادر نہ ہو گا۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زید بن سعنہ اسلام لانے سے قبل آیا اور اپنے قرض کا مطالبہ کیا اور آپکے کپڑے کو آپکے کندھوں سے کھینچ لیا اور کپڑے کو اکٹھا کر کے پکڑ لیا اور سختی کے ساتھ کلام کیا۔ پھر کہا کہ اے عبدالمطلب کے فرزند تم دیر کرنے والے خلاف وعدہ ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسکو جھڑکا اور سختی سے جواب دیا۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! ہم اس سے سوا اور بات کے خواہشمند تھے یعنی کہ مجھ کو اچھی طرح ادا کرنے کو کہتے اور اسکو اچھے تقاضے کی نصیحت کرتے۔ پھر فرمایا اسکی مدت میں ابھی ایک تہائی وقت باقی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اسکا مال ادا کر دو۔ اور اسکو بیس صاع مزید دے دو کیونکہ تم نے اسکو خوفزدہ کیا ہے۔ پس یہی سبب زید بن سعنہ کے اسلام لانے کا بنا کیونکہ وہ کہتا تھا کہ میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور سے تمام علامات نبوت معلوم

Marfat.com

کر لیے تھے۔ عرف دو باقی تھی کہ میں نے انکا امتحان نہ کیا تھا وہ یہ کہ آپکا حلم آپ آپکے جہل (امی) پر بڑھ جائیگا۔ اور آپکی (ظاہری) شدت لاعلمی آپ کے حلم ہی کو اور زیادہ کرے گی۔ سو میں نے اسکو بھی آزما لیا۔ اور ویسا ہی پایا جیسا (کتب سابقہ سماویہ) میں آپکی تعریف لکھی تھی۔ احادیث میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی باوجود قدرت طاقت آپکے حلم و صبر اور عفو کے واقعات اس کثرت سے ہیں جو ہم بیان نہیں کر سکتے۔ ہم نے تصنیفات معتبرہ سے صحیح حالات کا ذکر کیا ہے جو تواتر اور یقین کی حد تک ہیں۔

آپکا قریش کی ایذاؤں اور جاہلوں کی تکالیف اور مصیبتوں کا ہر وقت سامنا رہتا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے آپکو ان پر مظفر و فتح یاب کیا اور انہیں حاکم کر دیا حالانکہ وہ اپنی جماعت کے استیصال اور اپنے گروہ کی ہلاکت میں شق نہیں کرتے تھے۔ لیکن آپ نے سوائے معافی و درگزر کے کچھ نہ کیا اور فرمایا تم کیا گمان کرتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کروں۔

۱۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مقام تنعیم میں صبح کی نماز کے وقت اسّی مرد اترے تاکہ وہ رسول اللہ علیہ وسلم سے مقاتلہ کریں۔ پس وہ سب کے سب گرفتار کر لیے گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سب کو آزاد کر دیا۔ اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہو۔

ھو الذی کف	اور وہی ہے جس نے ہاتھ تم
ایدیھم عنکم	سے روک دیئے۔

(پ ۲۶ ع ۶ الایتہ)

۱۳۔ وہ ابوسفیان جب گرفتار کر کے لائے گئے جنہوں نے مختلف قبیلوں کو اکٹھا کر کے آپ پر تھی اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اور

Marfat.com

صحابہ کرام کو شہید کر کے انکا مثلہ کیا تھا آپ نے انکو بھی معاف فرما دیا۔ اور نرمی سے کلام کیا۔ اور یہ فرمایا اے ابوسفیان! افسوس کیا ابھی تم پر وہ وقت نہیں آیا کہ تم کہو۔ لا الٰہ الا اللہ انہوں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کتنے حلیم ہیں اور کیسے ملانے والے ہیں اور کس قدر کریم ہیں۔

(شفاء شریف)

۱۴۔ ہبار بن الاسود جو ایک طرح سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینبؓ کا قاتل تھا فتح مکہ کے موقع پر اس نے چاہا کہ ایران بھاگ جائے لیکن وہ سیدھا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں بھاگ کر ایران جانا چاہتا ہوں لیکن آپ کا رحم وکرم یاد آیا، اب میں حاضر ہوں اور میرے جن جرموں کی خبر آپکو ملی ہے وہ درست ہیں، حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو معاف کر دیا۔

مزید واقعات کے لیے کتب سیر کا مطالعہ کیجئے۔

سب طبیبوں نے دے دیا ہے جواب
آہ عیسٰی اگر دوا نہ کرے ۴

۴۔ شرح | تمام طبیبوں نے لاعلاج قرار دیکر علاج کرنے سے جواب دے دیا ہے اب اگر عیسٰی (محبوب کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی دوا نہ کریں اور وہ بھی جواب دے

Marfat.com

دیں۔ تو پھر افسوس ہے یعنی راندۂ درگاہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کہیں ٹھکانا نہیں۔ اس شعر میں بتایا ہے کہ جسے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم دھتکار دیں اسکا کوئی ٹھکانہ نہیں۔ چنانچہ ایک کاتب وحی کا واقعہ میں بہت مشہور ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں ایک شخص وحی کاتب تھا۔ کچھ دن بعد وہ مرتد ہوکر عیسائیوں کے ساتھ مل کر کہنے لگا کہ (معاذ اللہ) محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا مجھے علم ہے کہ وہ ایسے ایسے ہیں۔ وحی کی کتابت کے وقت جو میں چاہتا لکھ دیتا۔

حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اس پر ناراض ہو گئے جب وہ مرا تو آپ نے فرمایا۔

ان الارض لا تقبلہ	بیشک (اب) اسے زمین قبول
فدفن فلم تقبلہ	نہیں کرے گی۔ چنانچہ زمین نے
الارض۔	اسے قبول نہ کیا۔

اسکے دوستوں نے جب اسکی لاش قبر کے باہر دیکھی تو انہوں نے خیال کیا کہ اصحاب رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا کام ہو گا۔ چنانچہ انہوں نے پھر دفن کیا پھر صبح کو دیکھا کہ لاش زمین سے باہر پڑی ہے تین بار گہرے گڑھے کھود کر اسے دفن کیا مگر ہر مرتبہ لاش قبر سے باہر نکل آتی تھی جب انہیں یقین ہو گیا تو اس کی لاش اس طرح زمین پر پڑی چھوڑ دی۔ (خصائص کبریٰ و بخاری شریف)

دل کہاں لے چلا حرم سے مجھے
۵-
ارے تیرا بُرا خُدا نہ کرے

Marfat.com

۵۔ شرح اے دل حرم سے نکالکر مجھے کہاں سے چلا اے دل خدا تعالےٰ تیرا بُرا نہ کرے۔ تجھے ایسے نہیں کرنا چاہیئے تھا۔

یہ عاشق کا ایک عاشقانہ انداز ہے کہ جدائی و فراق کے وقت اس قسم کے والہانہ باتیں کرتا ہے کبھی خود کو کوستا ہے کبھی دوستوں سے الجھتا ہے۔ کبھی تقدیر سے اظہار حسرت فرماتا ہے، یہ شعر بھی امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ اس وقت لکھ رہے ہیں جب مدینہ طیبہ کی حاضری کے بعد اپنے وطن پہنچے تو مدینہ پاک یاد آ گیا اسی لہجہ سے جیساکہ دوسرے مصرعہ کی طرز اور روشن بتاتی ہے خدا تعالےٰ تیرا بُرا نہ کرے۔

عذرِ امید عفو اگر نہ سُنیں
روسیاہ اور کیا بہانہ کرے

۶۔ شرح معافی کی امید پر مجرم عذر کرے اگر آپ عذر نہ سنیں تو پھر روسیاہ گنہگار کیا بہانہ بنائے کہ جس سے اسکی نجات ہو سکے۔ یعنی مجرم کا آپکے سوا کوئی سہارا نہیں فلہذا اے کریم اپنے کرم کے صدقے مجرم کو مایوس نہ فرمایئے۔

حضرت ماعز صحابی رضی اللہ عنہ کا واقعہ

اس راز جسطرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور کسی کے کب نصیب انہیں یقین تھا کہ بخشنے والا اللہ تعالےٰ ہے لیکن جب

Marfat.com

تک یہاں سے اشارہ نہ ہوگا۔ بخشش نصیب نہ ہوگی۔ امام احمد رضا قدس سرہٗ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسی عقیدہ کی ترجمانی کی ہے درجنوں واقعات میں سے اس موضوع کا واقعہ ماعز رضی اللہ عنہ حاضر ہے۔

ایک مرتبہ جذباتِ نفس سے مغلوب ہو کر زنا کا ارتکاب کر بیٹھے۔ اس وقت تو جذبات کے طوفان میں کچھ نہ سوجھا بعد میں جب ہوش آیا تو آنکھیں کھلیں اور ندامت سے احساس ہوا کہ کیا کر بیٹھے۔ اسی بے تابی کے عالم میں دوڑتے ہوئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ مجھے پاک کیجئے آپ سمجھ گئے۔ لیکن پردہ پوشی فرماتے ہوئے فرمایا جاؤ خدا سے مغفرت چاہو اور اس کے حضور توبہ کرو۔ یہ جواب سُن کر واپس چلے گئے۔ تھوڑی دور جا کر پھر لوٹ آئے اور کہا یارسول اللہ مجھے پاک کیجئے؟ آپ نے پھر وہی فرمایا! پھر لوٹ گئے چوتھی مرتبہ پھر آکر عرض کیا مجھے پاک کیجئے؟ اب آپ نے صراحتہً پوچھا کس چیز سے پاک کردوں؟ عرض کیا زنا کی گندگی سے! حضور صلے اللہ علیہ وسلم جرم کے ایسے صریح اعتراف سے بہت متعجب ہوئے کیونکہ اس کی سزا بھی بڑی دردناک تھی یعنی سنگساری۔ اس لیے آپ نے صحابہ سے فرمایا انکو جنون تو نہیں؟ عرض کیا گیا نہیں! پھر فرمایا شراب تو نہیں پی ہے؟

ایک صاحب نے اٹھ کر منہ سونگھا تو شراب کا بھی کوئی اثر نہ تھا آپ نے پھر دریافت فرمایا کیا تم نے واقعی زنا کیا ہے؟ حضرت ماعز نے عرض کیا ہاں! اس اقرار کے بعد آپ نے ان کو سنگسار کرنے کا حکم دے دیا۔ حکم صادر ہوتے ہی انکو لے جا کر سنگسار کر دیا گیا اسکے بعد ان کے متعلق صحابہ کی رائیں مختلف تھیں۔ بعض کا خیال یہ تھا کہ وہ اپنی خطاؤں کی وجہ سے ہلاک ہو گئے اور بعض کہتے ہیں کہ ان کی توبہ سے افضل کسی کی توبہ نہیں۔ دو تین دن تک اسی قسم کی رائے زنی ہوتی رہی۔ پھر حضور

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کے مجمع میں تشریف لائے اور سلام کر کے بیٹھ گئے اور فرمایا ماعز بن مالک کے لیے سب مغفرت کی دعا کرو؟ سب نے مل کر مغفرت کی دعا کی۔ دعا کے بعد۔

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ	آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ	بیشک ماعز نے ایسی توبہ کی ہے
وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَۃً	کہ اگر اسکو تمام امت پر تقسیم
لَوْ قُسِمَتْ بَیْنَ اُمَّۃٍ	کر دیا جائے تو تمام امت کے لیے
لَوَسَعَتْھُمْ	یہی ایک توبہ کافی ہے

(مسلم شریف ص ۶۷)

(فائدہ) حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کئی بار مہلت دی کہ جاؤ اللہ تعالےٰ سے مانگو لیکن سیدنا حضرت ماعز رضی اللہ عنہ نے ہر بار یہی عرض کیا مجھے آپ پاک کریں حالانکہ وہ ہم سب سے کی حقیقت خوب جانتے تھے لیکن اسکا عقیدہ یہی تھا کہ جب تک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پاک نہ فرمائیے میری استغفار کام نہ آئیگی۔

انتباہ:۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایسے واقعات امت کی رہبری اور فلاح و بہبود کے لیے ہوئے اسی لیے ہمیں حق نہیں پہنچتا کہ ہم انکے بارے میں طعن و تشنیع کریں۔ غور فرمائیے کہ جب صحابہ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کے بارے میں چہ میگوئیاں کرنے لگے تو خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں کیسے سختی سے روکا اور حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کے جرم کے باوجود ان کی اعلیٰ رفعت و منزلت کا اظہار فرمایا آج ایک امتی کسی بلند قدر صحابی رضی اللہ عنہ پر طعن تشنیع کرتا ہے تو وہ اپنی عاقبت برباد کرتا ہے۔

Marfat.com

حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کا کارنامہ

غلطی ہوگئی سو ہوگئی۔ انسان خطار ونسیان کا پتلا ہے لیکن حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کے ارتکاب غلطی کے بعد پر غور فرمایئے۔ یہ گناہ انہوں نے علانیہ نہیں بلکہ چھپ کر کیا تھا۔ اور کسی کو علم ہونے بھی نہ دیتے مگر ان کی روح کی پاکیزگی اور قلب کی صفائی کا عالم دیکھئے کہ وہ اپنے کردار کی سفید چادر پر معصیت کے اس دھبے کو برداشت نہیں کرتے اور بار بار آکر عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ اس دھبے کو دور کر دیجئے۔ اور پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم بھی اس خیال سے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اسکے گناہ پر پردہ ڈالا ہے تو اس کو دنیا میں کیوں رسوا کیا جائے پردہ پوشی فرماتے ہوئے بار بار فرماتے ہیں جاؤ توبہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہو لیکن ان کے دل کو تسکین نہیں ہوتی۔ حالانکہ ان کو یہ اچھی طرح معلوم تھا کہ اس گناہ کی سزا بڑی سخت ہے اگر اعتراف کیا تو رسوائی بھی ہوگی اور پتھر مار مار کر ہلاک بھی کر دیا جاؤنگا۔ مگر وہ کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتے اور دنیا سے پاک وصاف اٹھنے کا تہیہ کرتے ہیں تاکہ آخرت کا کوئی مواخذہ باقی نہ رہے۔ حضور سرور عالم نور مجسم صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں کیسے کیسے جوہر پیدا کر دیئے تھے حقیقت یہ ہے کہ صحابہ کرام اخلاق حسنہ اور کردار فاضلہ کے نمونے تھے۔ لہٰذا مجرموں، خطاکاروں کے لیے ایک ایسی مثال کی بھی ضرورت تھی جس میں انکے لیے یہ سبق ہو تاکہ دنیا میں گناہوں کا کفارہ اس طرح ادا کیا جاتا ہے۔

سیدنا ابو لبابہ انصاری رضی اللہ عنہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود بنی قریضہ کا دو ہفتے سے زیادہ عرصہ تک محاصرہ فرمایا۔ وہ اس محاصرہ سے تنگ آگئے اور ان کے دل خائف

Marfat.com

ہو گئے تو اسنے نے انکے سردار کعب بن اسد نے یہ کہا کہ اب یہ تین شکلیں ہیں یا تو اس شخص یعنی سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرو اور ان کی بیعت کر لو۔ کیونکہ قسم بخدا وہ نبی مرسل ہیں۔ یہ ظاہر ہو چکا اور یہ وہی رسول ہیں جنکا ذکر تمہاری کتاب میں ہے ان پر ایمان لے آئے تو جان مال اہل وعیال سب محفوظ رہیں گے مگر اس بات کو قوم نے نہ مانا۔ تو کعب نے دوسری شکل پیش کی۔ اور کہا کہ تم اگر اسے نہیں مانتے تو آؤ پہلے ہم اپنے بی بی بچوں کو قتل کر دیں پھر تلواریں کھینچ کر محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے اصحاب کے مقابل آئیں۔ کہ اگر ہم اس مقابلہ میں ہلاک بھی ہو جائیں تو ہمارے ساتھ اپنے اہل واولاد کا غم تو نہ رہے۔ اس پر قوم نے کہا اہل واولاد کے بعد جلنا ہی کس کام کا ہے تو کعب نے کہا کہ یہ بھی منظور نہیں تو سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے صلح کی درخواست کرو۔ شاید اس میں کوئی بہتری کی صورت نکلے تو انہوں نے حضور سے صلح کی درخواست کی۔ لیکن حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے منظور نہ فرمایا سوائے اسکے کہ وہ اپنے حق میں سعد بن معاذ کے فیصلہ کو منظور کریں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس ابو لبابہ کو بھیجئے کیونکہ ابو لبابہ سے انکے تعلقات تھے اور ابو لبابہ کا مال اور ان کی اولاد اور ان کے عیال سب بنو قریظہ کے پاس تھے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو لبابہ کو بھی بھیج دیا۔

بنی قریظہ نے ان سے رائے دریافت کی کہ کیا ہم سعد بن معاذ کا فیصلہ منظور کر لیں کہ جو کچھ وہ ہمارے حق میں فیصلہ دیں وہ ہمیں قبول ہو۔ ابو لبابہ نے اپنی گردن پر ہاتھ پھیر کر اشارہ کیا کہ یہ تو گلے کٹوانے کی بات ہے۔ ابو لبابہ کہتے ہیں کہ میرے قدم اپنی جگہ سے ہلنے نہ پائے تھے کہ میرے دل میں یہ بات جم گئی کہ مجھ سے اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خیانت واقع ہوئی یہ سوچ کر وہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنے کی بجائے سیدھے مسجد شریف پہنچے اور مسجد شریف کے ایک ستون سے اپنے آپ

Marfat.com

پندھوا لیا اور اللہ کی قسم کھائی کہ نہ کچھ کھائیں گے نہ پئیں گے۔ یہاں تک مرجائیں یا اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرے۔ وقتاً فوقتاً انکی بی بی آکر انہیں نمازوں کے لیے اور انسانی حاجتوں کے لیے انہیں کھول دیا کرتی تھیں۔ اور پھر باندھ دیئے جاتے تھے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو جب یہ خبر پہنچی تو فرمایا کہ ابو لبابہ میرے پاس آتے تو میں ان کے لیے مغفرت کی دعا کرتا لیکن جب انہوں نے یہ کیا تو انہیں نہیں کھولونگا۔ جب تک اللہ ان کی توبہ قبول کرے وہ سات روز بندھے رہے نہ کھایا نہ پیا۔ یہاں تک کہ بے ہوش ہو کر گر گئے پھر اللہ تعالےٰ نے انکی توبہ قبول کی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے انہیں توبہ قبول ہونے کی بشارت دی تو انہوں نے کہا میں خدا کی قسم نہ کھولونگا جب تک کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مجھے خود نہ آکر کھولیں۔ حضرت نے انہیں اپنے دست مبارک سے کھولدیا۔ ابو لبابہ نے کہا کہ میری توبہ اس وقت پوری ہوگی جب میں اپنی قوم کی بستی چھوڑ دوں جس میں مجھ سے یہ خطا سرزد ہوئی اور میں اپنے کل مال کو اپنے ملک سے نکال دوں۔ سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا فی مال کا صدقہ کرنا کافی ہے۔ (روح البیان پ ۹)

دل میں روشن ہے شمع عشقِ حضور
کاش جوشِ ہوس ہوا نہ کرے

۷۔ شرح | الحمد للہ ہمارے دل میں عشقِ حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی شمع روشن ہے۔ خدا کرے ہوا و ہوس کا جوش اسے بجھا نہ دے۔

Marfat.com

عشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی قدر و قیمت

اس شعر میں دوسرے اشعار کی طرح عشق سلامت کی دعا مانگی ہے اور اسکے زوال کا سبب بھی بتایا ہے وہ ہے اتباع ہوائے نفس گویا اس شعر میں دو مضمون ہیں۔

۱۔ عشق رہے سلامت وہ قیمتی جو بامعنی ہے کہ جس عاشق زار کو یہ دولت نصیب ہوئی تو پھر اسکے سامنے کونین کی نعمتیں ہیچ محسوس ہوتی ہیں جان کا نذرانہ پیش کرنا تو اس کے لیے تو ایک ادنیٰ کام ہے۔ ہزاروں واقعات میں سے ایک ملاحظہ ہو۔

سیدنا امام سیوطی رحمہ اللہ نے لکھا کہ تین بھائی مجاہد راہ خدا تعالےٰ میں جہاد کرتے تھے۔

فاسرهم الروم مرة	ایک رومیوں نے انہیں گرفتار کر
فقال لهم الملك	لیا۔ بادشاہ نے ان سے کہا کہ میں
انی اجعل فیكم الملك	تمہیں بادشاہی دونگا اور اپنی لڑکیوں
وازوجكم بناتی و تدخلون	سے تمہارا نکاح کرونگا صرف
فی دین النصرانیة فابوا	اس شرط پر کہ تم نصرانی ہو جاؤ
و قالوا یا محمداہ فامر	انہوں نے انکار کیا اور پکارا "یا
الملك بثلاثة قدر وصبّ	محمداہ" بادشاہ کے حکم سے تین
فیها الزیت اوقد	دیگیں آگ پر چڑھائی گئیں اور ان
	میں روغن زیتون ڈالا گیا جو تین دن
	تک کھولتا رہا۔ اور انہیں روزانہ

Marfat.com

النَّصرَانِيَةِ وہ دکھایا جاتا اور نصرانیت کی دعوت
فَيَأبُونَ فَأُلقِيَ الأَكبَرُ دی جاتی اور وہ انکار کرتے اس
فِي القِدرِ ثُمَّ أُدنِيَ پر پہلے بڑا بھائی اس کھولتے
الأَصغَرُ فَجُعِلَ ہوئے تیل میں ڈالا گیا پھر دوسرا بھی
يَفتِنُهُ عَن دِينِهِ ڈالدیا گیا۔ تیسرا جو چھوٹا تھا وہ بھی
بِكُلِّ أَمرٍ فَقَامَ قریب لایا گیا تو اسکو بادشاہ نے
إِلَيهِ عِلجٌ فَقَالَ دین سے منحرف کرنے کی ہر طرح
أَيُّهَا المَلِكُ أَنَا کوشش کی اس پر ایک درباری
أَفتِنُهُ عَن دِينِهِ نے عرض کیا اے بادشاہ اسکو میں
قَالَ بِمَاذَا ؟ قَالَ قَد اپنی تدبیر کے ساتھ دین سے
عَلِمتُ أَنَّ العَرَبَ منحرف کرلوں گا۔ بادشاہ نے پوچھا
أَسرَعُ شَيءٍ إِلَى النِّسَاءِ کس طرح ؟ کہا میں جانتا ہوں کہ
وَلَيسَ فِي الرُّومِ أَجمَلُ عرب عورتوں کی طرف جلد مائل
مِن ابنَتِي فَادفَعهُ ہو جاتے ہیں اور روم میں میری
إِلَيَّ حَتَّى أُخَلِّيَهُ بیٹی سے بڑھ کر کوئی حسین نہیں
مَعَهَا فَإِنَّهَا ہے۔ اسکو میرے حوالے کر
سَتَفتِنُهُ دیجئے تاکہ میں اسکو اسکے ساتھ
لَهُ چھوڑ دوں وہ اسکو بہکالے گی
أَجَلاً أَربَعِينَ يَومًا چالیس دنوں کی
وَدَفَعَهُ إِلَيهِ
فَجَاءَ بِهِ فَأَدخَلَهُ

Marfat.com

مَعَ اِبْنَتِهٖ وَاَخْبَرَهَا
بِالْاَمْرِ فَقَالَتْ لَهٗ
دَعْهُ فَقَدْ كَفَيْتُكَ
اَمْرَهٗ فَقَامَ مَعَهَا نَهَارَهٗ
صَائِمٌ وَلَيْلَهٗ قَائِمٌ
حَتّٰى مَضٰى اَكْثَرُ
الْاَجَلِ فَقَالَ الْعَلِجُ
لِاِبْنَتِهٖ مَا صَنَعْتِ؟ قَالَتْ
مَا صَنَعْتُ شَيْئًا! هٰذَا
رَجُلٌ فُقِدَ اَخَوَاهُ فِيْ
هٰذِهِ الْبَلْدَةِ فَاَخَافُ
اَنْ يَّكُوْنَ اِمْتِنَاعُهٗ
مِنْ اَجَلِهِمَا كُلَّمَا
رَاٰى اٰثَارَهُمَا
وَلٰكِنْ اِسْتَنْزِدِ
الْمَلِكَ فِي الْاَجَلِ
وَاَلْقِنِيْ اِيَّاهُ اِلٰى
بَلَدِ غَيْرِ هٰذَا فَوَاحِدَهٗ
تَحْتَهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ
يُعْرِضُوْنَ فِيْ كُلِّ
يَوْمٍ عَلٰى تِلْكَ الْقِتْلَةِ

بے فکر رہو یہ میرا کام ہے اب
وہ مجاہد شامی دن بھر روزہ رکھتے
اور تمام شب عبادت کرتے (اور
اسکی طرف) نظر نہ کرتے یہاں تک
کہ میعاد ختم ہو گئی۔ اب اس درباری
نے اپنی بیٹی سے دریافت کیا
کہ تو نے کیا کیا؟ اس نے کہا کچھ
نہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ چونکہ
اسکے دو بھائی اس شہر میں مارے
گئے ہیں میرا گمان ہے کہ یہ ان
کے صدمے کی وجہ سے باز رہے
اس لیے مناسب ہے کہ بادشاہ
سے اس میعاد میں توسیع کرائی جائے
اور مجھے اور اسکو کسی دوسرے
شہر میں بھیج دیا جائے چنانچہ
ایسا ہی کیا گیا لیکن اس
شامی مجاہد کی حالت وہاں
بھی وہی رہی۔ دن بھر کا روزہ اور

Marfat.com

يَدْعُوْنَ اِلٰى اَيَّامًا صَائِمَ النَّهَارِ حَتّٰى اِذَا بَقِيَ مِنَ الْاَجَلِ اَيَّامٌ قَالَتْ لَهُ الْجَارِيَةُ لَيْلَةً يَا هٰذَا اِنِّيْ اَرَاكَ تُقَدِّسُ رَبًّا عَظِيْمًا وَ اِنِّيْ قَدْ دَخَلْتُ مَعَكَ فِيْ دِيْنِكَ وَ تَرَكْتُ دِيْنَ اٰبَائِيْ قَالَ لَهَا فَكَيْفَ الْحِيْلَةُ فِي الْهَرَبِ قَالَتْ اَنَا اَحْتَالُكَ وَ جَآئَتْهُ بِدَآبَّةٍ فَرَكِبَاهَا فَكَانَ يَسِيْرَانِ بِاللَّيْلِ وَ يَكْتُمَانِ بِالنَّهَارِ فَبَيْنَاهُمَا يَسِيْرَانِ لَيْلَةً اِذْ سَمِعَا وَقْعَ الْخَيْلِ فَاِذَا هُوَ بِاَخَوَيْهِ وَ مَعَهُمَا مَلَآئِكَةٌ رُسُلُ اللّٰهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا وَسَأَلَ لَهُمَا عَنْ حَالِهِمَا.

ساری شب کی عبادت یہاں
تک کہ یہ دوسری میعاد بھی ختم
ہونے کے قریب پہنچی تو ایک
شب اس لڑکی نے کہا اے
شخص میں تجھے رب عظیم کی تقدیس
واطاعت میں مشغول دیکھتی ہوں
اس سے میرے دل پر یہ اثر
ہوا ہے کہ میں نے اپنا آبائی دین
ترک کر کے تیرا دین اختیار کر لیا
ہے، اس کے بعد اب دونوں
مشورہ کر کے وہاں سے ایک
سواری پر بھاگ نکلے۔ دن کو چھپے
رہتے۔ رات کو سفر کرتے ایک
شب یہ جا رہے تھے کہ گھوڑوں
کے آنے کی آواز آئی دیکھا تو وہ
سوار شامی کے وہی دونوں بھائی
تھے جن کو تیل میں ڈال دیا گیا
تھا اور ان کے ساتھ فرشتوں کی
ایک جماعت تھی شامی نے
ان دونوں کو سلام کیا۔

Marfat.com

فَقَالَا مَا كَانَتْ اِلَّا الْعَطْسَةَ الَّتِیْ رَاَیْتَ حَتّٰی خَرَجْنَا فِی الْفِرْدَوْسِ وَاَنَّ اللّٰہَ اَرْسَلَنَا اِلَیْکَ لِنَشْھَدَ تَزْوِیْجَکَ بِھٰذِہِ الْفَتَاۃِ فَزَوَّجُوْہُ اِیَّاھَا وَرَجَعُوْا۔

بھیجا ہے کہ اس صالحہ لڑکی سے تمہاری شادی کردیں، چنانچہ دونوں کی شادی کرکے وہ واپس ہوگئے۔

(شرح الصدور ص۷۹)

(ف) امام ابن جوزیؒ فرماتے ہیں کَانُوْا مَشْھُوْرِیْنَ بِذَالِکَ مَعْرُوْفِیْنَ بِالشَّامِ فِی الزَّمَنِ الْاَوَّلِ۔ یہ حضرات زمانۂ سلف میں شام میں رہتے تھے اور انکا یہ واقعہ مشہور و معروف ہے پھر فرمایا۔ شعراء نے ان کی منقبت میں قصائد لکھے اور یہ واقعہ شہر طرطوس کی آبادی سے پہلے کا ہے اور طرطوس دارالسلام کی سرحد کا شہر ہے جسے خلیفہ ہارون الرشید نے آباد کیا تھا۔ ہارون الرشید کا زمانہ تابعین طبع طابعین کا زمانہ تھا، تو یہ تینوں حضرات اگر تابعی نہ تھے تو تبع تابعین ضرور تھے۔ (کذا قال امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ)

Marfat.com

حشر میں ہم بھی سیر دیکھیں گے

۸- منکر آج ان سے التجا نہ کرے

حل لغات سیر دیکھنا۔ تماشہ دیکھنا۔ کیفیت حاصل کرنا۔

۸۔ شرح آج قیامت میں ہم خوب تماشہ دیکھیں گے دنیا میں وہ منکر جو کہتا تھا کہ نبی علیہ السلام کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ کسی کو نفع و نقصان دے سکتے ہیں آج اس منکر کو دیکھیں کہ حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نجات کی التجا نہ کرے۔ بلکہ رو رو کر کہیگا "یارسول اللہ مدد" لیکن اس وقت حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم دھتکار دیں گے پھر سوائے جہنم میں داخلہ کے انہیں کوئی چارہ کار نہ ہو گا۔

منکرین شفاعت منکرین شفاعت کے گروہ کسی سے ڈھکے چھپے نہیں شفاعت کے منکرین کا ذکر قرآن مجید میں صاف ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ — اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ۔ رسول اللہ تمہاری لیے

Marfat.com

معافی چاہیں تو اپنے سر گھماتے
ہیں اور تم انہیں دیکھو کہ غرور کرتے
ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں۔

فائدہ دوسروں کے لیے طلب مغفرت ہی تو شفاعت ہے جیسا کہ اللہ نے دوسرے مقام پہ فرمایا

اِسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط	اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگیں۔

(فائدہ) یہ اس امت پر اللہ تعالیٰ کا اکرام ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ان کے لیے مغفرت طلب فرمائیں اور آپ شفیع مقبول الشفاعۃ ہیں۔ (خزائل)

منافقین کا انکار طلب مغفرت ہی شفاعت ہے اسکا سب سے پہلے انکار منافقین نے کہا جیسا کہ آیت مذکورہ کا شانِ نزول بتاتا ہے۔ غزوہ مریسیع سے فارغ ہو کر جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سرِ چاہ نزول فرمایا تو وہاں یہ واقع پیش آیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اجیر جہجاہ غفاری اور ابن اُبی کے حلیف سنان بن وبر جہنی کے درمیان جنگ ہوگئی۔ جہجاہ نے مہاجرین کو اور سنان نے انصار کو پکارا اس وقت ابن ابی منافق نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بہت گستاخانہ اور بے ہودہ باتیں بکیں اور یہ کہا کہ مدینہ طیبہ میں پہنچ کر ہم میں سے عزت والے ذلیلوں کو نکال دیں گے اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ اگر تم ان کو اپنا جھوٹا کھانا نہ دو تو یہ تمہاری گردنوں پر

Marfat.com

پر سوار نہ ہوں اب ان پر کچھ خرچ نہ کرو تاکہ یہ مدینہ سے بھاگ جائیں اس کی یہ ناشائستہ گفتگو سن کر زید بن ارقم کو تاب نہ رہی انہوں نے اس سے فرمایا کہ خدا کی قسم تو ہی ذلیل ہے اپنی قوم میں بغض ڈالنے والا اور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر معراج کا تاج ہے حضرت رحمان نے انہیں عزت و قوت دی ہے ابن ابی کہنے لگا چُپ میں تو ہنسی سے کہہ رہا تھا۔ زید بن ارقم نے یہ خبر حضور تک پہنچائی حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ نے ابن ابی کے قتل کی اجازت چاہی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمادیا۔ اور ارشاد کیا کہ لوگ کہیں گے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے ابن ابی سے دریافت کیا کہ تو نے یہ باتیں کہی تھیں وہ مُکر گیا اور قسم کھا لیا کہ میں نے کچھ بھی نہیں کہا اسکے ساتھی جو مجلس میں حاضر تھے وہ عرض کرنے لگے کہ ابن ابی بوڑھا شخص ہے یہ جو کہتا ہے ٹھیک کہتا ہے۔ زید بن ارقم کو شاید دھوکا ہوا ہو اور بات یاد نہ رہی ہو پھر جب اوپر کی آیتیں نازل ہوئیں اور ابن ابی کا جھوٹ ظاہر ہو گیا تو اس سے کہا گیا کہ جا سیّد عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے درخواست کر۔ حضور تیرے لیے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں تو گردن پھیری اور کہنے لگا تم نے کہا ایمان لا میں ایمان لے آیا تم نے کہا زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ میں محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کروں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (خزائن)

(فائدہ) اس سے واضح ہوتا ہے کہ منافق کو نماز، روزہ۔ زکوٰۃ کی ادائیگی آسان ہے لیکن اسکے لیے اگر کوہ گراں ہے تو غلامی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نیز اس سے بھی ثابت ہوا کہ اسے تعظیم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ یعنی عبادت محسوس ہوتی ہے جسے وہ شرک سمجھ کر بجا لانے سے انکاری ہے۔

Marfat.com

خوارج ومعتزلہ وہابی عربی وہندی

ان تمام فرقوں کو شفاعت کا انکار ہے اگر موخرالذکر فرقہ لفظاً اقراری تو ہے لیکن جس طرح وہ شفاعت کا مفہوم بیان کرتا ہے اس سے اسکے اقرار سے انکار جھلکتا ہے۔

دیوبندی فرقہ

اس فرقہ کو بھی غور سے دیکھا جائے تو "نہ اقرار میکنم نہ انکار میکنم" والا معاملہ سامنے آئے گا۔

تماشہ بینی

میدان حشر میں شفاعت ہی سے نجات وابستہ ہے اس وقت، ہم اہلسنت مذکورہ فرقوں کا تماشہ دیکھیں گے کہ شفاعت کبریٰ کے وقت بھی مجموعی طور پر طالبان شفاعت کے ساتھ دوڑتے نظر آئیں گے۔ پھر جب ایمان والوں کے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کمر بستہ ہونگے تو یہ فرقے بارگاہ رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں بھکاریوں کی طرح نہایت لجاجت و عاجزی سے عرض کریں گے نحن امتک یارسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) ہم بھی آپکے امتی ہیں، اگرچہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ از راہ رحمت گلے لگانے کو تیار ہو جائیں گے اللہ تعالےٰ ان بے ایمانوں منحوسوں کی شفاعت سے منع فرمائیگا اسکے بعد سُحقًا سحقًا۔ ہٹ جاؤ۔ ہٹ جاؤ کی آواز پڑے گی۔ جب ان منکرین شفاعت کو جہنم کی طرف دھکیلا جائے گا وہ وقت تماشہ بینی کا عجیب منظر ہو گا کہ شفاعت کے اقراری انکاریوں کو یاد دلائیں گے کہ اے منکرو کیا ہم نے تمہیں نہیں کہا تھا ؎

Marfat.com

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

ضعف مانا مگر یہ ظالم دل
-۹
ان کے رستے میں تو تھکا نہ کرے

۹۔ شرح اے دل مانا کہ تو ضعیف و ناتواں ہے لیکن اے ظالم حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف راستہ طے کرتے وقت تھکان کا اظہار نہ کرتا بلکہ تھکنے کا تصور تک نہ لانا اس لیے کہ یہ عشق و محبت کے خلاف ہے۔ بلکہ اس تھکان کو راحت و فرحت سمجھنا تاکہ عشق و محبت والے تجھے ناکارہ و نکما نہ کہہ دیں۔

اس شعر میں امام العشاق شاہ احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ نے عاشقان مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے مراحل طے کرنے کی ہمت بندھوائی ہے اور یہی اساتذہ وعشق کا طریقہ ہے۔ حضرت خواجہ خواجگان خواجہ غلام فرید رحمہ اللہ نے فرمایا ہے

ہیں راہ ڈوں آویں نہ ہا
جے ایئں تاں قدم ودھا
پچھوں نے نہ ڈیکھیں کنڈ ولا
حیلہ کریں سر تیں ٹریں

ترجمہ:۔ اس راہ (عشق) میں تجھے نہ آنا تھا تو اور بات تھی۔ آ گئے ہو تو اب آگے

Marfat.com

قدم بڑھاؤ پیچھے مڑ کر نہ دیکھو ہر لمحہ آگے بڑھو جہاں تک ممکن ہو یہاں تک کہ سر کی بازی لگائے تو بھی کر دکھلاؤ۔

عشاق کے عشق میں حیلے

ایک بڑھیا غارِ ثور کی زیارت کے لیے اوپر کی چڑھائی کے انتظار میں کھڑی تھی بڑھاپے کے علاوہ اسے بخار کی شدت نے بھی گھیر رکھا تھا لیکن عزم کی پکی تھی بسم اللہ کر کے اوپر چڑھنے کے لیے کمر بستہ ہوئی لوگوں نے روکا فرمایا اگر اسی راہ پر موت آگئی تو میرے لیے بڑھکر اور کیا سعادت ہوگی، دیکھنے والی آنکھوں نے گواہی دی کہ بڑھیا چھلانگیں لگاتی ہوئی غار مبارک پر پہنچی بھی اور بخیر و سلامت واپس بھی آگئی۔

جب تری خو ہے سب کا جی رکھنا
۱۰۔
وہی اچھا جو دل بُرا نہ کرے

حل لغت

خو۔ عادت۔ خصلت۔ جی رکھنا کسی کی خوشی کرنا۔

۱۰۔ تشریح

جب آپکی عادت کریمہ ہے کہ تمام امتی خوش رہیں وہی بہتر ہے جو دل بُرا نہ منائے۔ اس میں حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے نیاز مندانہ طریقہ سے اپنی آرزو کا اظہار فرمایا ہے کہ آپ تو کسی کا دل

Marfat.com

نہیں توڑتے بلکہ ٹوٹے دلوں کو جوڑتے ہیں اور آپکا یہ غلام بھی ایک ادنیٰ امتی ہے تو اسکا دل بھی نہ توڑیئے۔ اپنے دیدار پر انوار سے سرشار فرمایئے کیونکہ آپکو معلوم ہے کہ آپ کے اس غلام کی اسکے سوا اور کوئی آرزو نہیں۔

دل سے اِک ذوقِ مے کا طالب ہوں
کون کہتا ہے اتقا نہ کرے

حل لغت ذوق

۱۱۔ شرح میں بدل وجان آپکے ذوق مے کا طالب ہوں۔ کسی کا خیال ہے کہ شراب سے بچنا ضروری ہے اور میں بھی اس سے بچنے والوں میں ہوں لیکن یہ مے جسکا میں طالب ہوں یہ وہ مے (شراب) نہیں جو شرعاً حرام ہے بلکہ یہ شراب عشق تو شرع کی عین مراد ہے اور وہ شراب جو شرعاً حرام ہے میری مراد نہیں اور نہ ہی کوئی اسکا قائل ہے۔ کہ اس سے نہیں بچنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ شراب نہ صرف حرام ہے بلکہ صحت کے لیے سخت مضر ہے۔

مذمت شراب

حضرت امام اسماعیل حقی حنفی رحمہ اللہ تفسیر روح البیان میں لکھتے ہیں کہ شراب میں بیشمار نقصانات ہیں ان میں چند یہ ہیں۔

۱۔ آپس میں بغض وعداوت بڑھتی ہے۔

Marfat.com

۲- اللہ کے ذکر اور نماز سے روکتا ہے۔

۳- آدمی کو بے حوصلہ اور اتنا بیوقوف احمق بنا دیتا ہے کہ بسا اوقات شرابی اپنے پیشاب سے کھیلنے لگ جاتا ہے اسی طرح ٹٹی اور قے سے لہولہب اس کا مشغلہ بن جاتا ہے۔ (اذکرہ ابن ابی الدنیا)

(فائدہ) حضرت عمرو بن ادہم جو بنی تمیم کی سادات سے ہیں شراب کی مذمت کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ عقل اگر خرید و فروخت کی شے ہوتی تو دنیا میں کوئی نہ ملتی جو اس کے بدلہ میں دی جاتی لیکن تعجب ہے اس بیوقوف پر جو پیسے دیکر حماقت خریدتا اور اسے اپنے سر کے اندر ڈالتا ہے (یعنی شراب پی کر مال ضائع کر کے عقل کھو دیتا ہے) پھر اسے قے کرتا ہے اور اپنے دامن پر بیٹ کر دیتا ہے۔

انتباہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ اگر کسی کنویں میں شراب کا ایک قطرہ ڈالدیا جائے پھر کنویں پر مکان تیار ہو اور اس پر اذان کا منارہ بنایا جائے اور مجھے اذان کا کہا جائے تو میں اس منارہ پر ہرگز اذان نہیں دوں گا۔ اسی طرح کسی دریا میں شراب کا ایک قطرہ ڈالا جائے پھر وہ دریا خشک ہو جائے اور اس میں گھاس اگ جائے تو میں اس گھاس میں اپنے جانور ہرگز نہ چراؤں گا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر میری انگلی شراب میں پڑ جائے تو وہ میرے ہاں واپس نہیں آئے گی یعنی میں اسے کاٹ ڈالوں گا۔ یہی حقیقی ایمان اور تقویٰ ہے۔ اسی شراب کے بارے میں امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ع

کون کہتا ہے اتقا نہ کرے
ذوق مے۔ اور حسِ مے (شراب) کی آرزو فرمائی ہے۔ وہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسے اس میکدہ سے قطرہ نصیب ہوا وہ دارین کا شہنشاہ بن گیا۔

Marfat.com

حضرت عارف جامی قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔

قطرۂ درد دل گر بدریا افگیم

ترجمہ، دردِ دل کا ایک قطرہ اگر دریا میں ڈالدوں تو۔ ماہی تپان زدریا آید بروں

حکایت سعدی | حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ کے میخانہ سے سینکڑوں غوث قطب بن کر نکلے۔ شیخ سعدی قدس سرہٗ کو بعد تکمیل شیخ الشیوخ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کیا چاہیے جواباً عرض کی ؎

من نمی خواہم جاہ و مال و طمطراق

درد خواہم سوز خواہم اشتیاق

میں جاہ و مال اور دبدبہ نہیں چاہتا مجھے درد اور سوز و اشتیاق چاہیئے۔

لے رضا سب چلے مدینے کو

۱۲

میں نہ جاؤں ارے خدا نہ کرے

حل لغات | لے۔ حرف تنبیہ۔ خطاب معلوم کر مثلاً لے وہ خفا ہو گیا۔ یہاں یہی مراد ہے۔ ارے۔ یہ ہے تو حرف ندا لیکن کبھی تعجب ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

یہاں یہی مراد ہے۔

Marfat.com

۱۲۔ شرح جان لو اے رضاؔ (احمد امام رحمہ اللہ) سب تو مدینے پاک چلے۔ روانہ ہو گئے اور میں نہ جاؤں۔ ارے خُدا کرے ایسا نہ ہو۔

مدینہ پاک کی غیر حاضری اس شعر مدینہ پاک کی یاد تازہ فرمائی جیسا کہ عشاق کا کام ہے۔ اور ہے بھی حق اور زیارت کا اشتیاق۔ اس بارہ میں فقیر اس شرح میں بہت کچھ لکھ چکا ہے اور مستقل تصنیف "محبوب مدینہ" بھی لکھی لیکن سیری نہیں ہوئی۔ جی چاہتا ہے یہاں بھی کچھ عشق رضا بریلوی قدس سرہٗ کے رنگ میں کچھ عرض کر دوں۔

احادیث نبویہ شریف بارگاہ نبوی میں حاضر نہ ہونے والوں سے متعلق احادیث کی روشنی میں حکم شرعی بیان کرتے ہوئے امام احمد رضا رقمطراز ہیں۔

۱۔ ابن عدی وغیرہ کی حدیث میں ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

من حج و لم یزرنی فقد جفانی۔	جو حج کرے اور میری زیارت کو حاضر نہ ہو بے شک اس نے مجھ پر جفا کی۔

(فائدہ) علامہ علی قاری شرح لباب میں اس کی سند کو حسن اور وہی شرح شفا و درہ مضیہ اور امام ابن حجر جوہری منظم میں محتج بہ فرماتے ہیں۔ انہیں دونوں کتابوں میں فرمایا ورنی صلے اللہ علیہ وسلم کی جفاء حرام ہے تو زیارت نہ کرنا متضمن جفا ہے حرام ہوا۔

قائدہ حدیث اس طرح ترک زیارت کے موجب جفا ہونے میں متعدد

Marfat.com

حدیثیں آئیں کہ حضرت والا علامہ قدس سرہٗ نے جواہر البیان شریف میں ذکر فرمائیں اور شک نہیں کہ افراد میں اگرچہ کلام ہو مجموعہ حسن تک مترقی اور حسن اگرچہ لغیرہ ہو محل احتجاج میں کافی۔

۲- وہ حدیث بھی مؤید وجوب ہو سکتی ہے جسے امام ابن عساکر اور امام ابن نجار نے کتاب "الدرۃ الثمینہ" میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ما من احد من	میرا جو امتی باوصف مقدرت
امتی لہ سعۃ	میری زیارت نہ کرے اس کے
ثم لم یزرنی	لیے کوئی عذر نہیں۔
فلیس لہٗ عذری۔	

عشق بلالی سے استدلال

امام احمد رضا عاشق رسول حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بارگاہ نبوی میں حاضری کے واقعہ سے استدلال فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

اسی کے مناسب قصہ حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہے کہ امام ابن عساکر وغیرہ نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کیا اور امام سبکی نے شفا اور علامہ سمہودی نے وفا اور امام ابن حجر نے جوہر میں اسکی سند کو جید کہا۔

کہ جب حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شام میں سکونت اختیار فرمائی، خواب میں حضور پرنور سید المحبوبین صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے شرفیاب ہوئے کہ ارشاد فرماتے ہیں۔

ما ھذہ الجفوۃ	اے بلال یہ کیا جفا ہے۔ اے

Marfat.com

یا بلال ! اما ان لک بلال کیا ابھی تجھے وہ وقت نہ
ان نسوی لی یا بلال . آیا کہ میری زیارت کو حاضر ہو۔

بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ غمگین و ترساں و ہراساں بیدار ہوئے اور فوراً یہ قصد مزار پرانوار جانب مدینہ سدالر حال فرمایا جب شرف حضور صلے اللہ علیہ وسلم پایا قبر انور کے حضور رونا اور منہ اس خاک پاک پر ملنا شروع کیا۔ دونوں صاحبزادے حضرت حسن اور حسین تشریف لائے، بلالی رضی اللہ تعالےٰ عنہ، انہیں گلے لگا کر پیار کرنے لگے۔ شہزادوں نے فرمایا ہم تمہاری اذان کے مشتاق ہیں۔ یہ شقف مسجد انور پر جہاں زمانۂ اقدس میں اذان دیتے تھے۔ گئے جس وقت اللہ اکبر۔ اللہ اکبر کہا تمام مدینہ میں لرزہ پڑ گیا۔

جب اشہدان لاالہ الا اللہ کہا لرزہ دو بالا ہوا۔ جب اس لفظ پر پہنچے کہ اشہدان محمدًا رسول اللہ۔ کنواری نوجوان لڑکیاں پردوں سے نکل آئیں اور لوگوں میں غل پڑ گیا کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم مزار پرانوار سے باہر تشریف لے آئے انتقال حضور محبوب ذی الجلال صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی دن مدینہ منورہ کے مرد و زن میں وہ رونا پڑا تھا جو اس دن ہوا۔

درنمازم خم ابروئے تو بر یاد آمد
حالتے رفت کہ محراب بفریاد آمد

علمائے سلف اور مذہب عشق

امام احمد رضا قدس سرہٗ علمائے سلف اور آئمہ فقہ کی کتب کے حوالے سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

علامہ سمہودی شافعی وفاء الوفا میں
فرماتے ہیں خفیہ زیارت شریف کو قریب یہ واجب

Marfat.com

کہتے ہیں۔ اور اسی طرح مالکیہ وحنبلیہ نے تصریح کی۔ ہماری کتب مذہب میں مناسک[1] فارسی وطرابلسی[2] وکرمانی واختیار شرح[3] مختار وفتاویٰ ظہیریہ ۵۔ وفتح القدیر[6] وخزانۃ المفتین ومنسک[8] متوسط ومسلک[9] متقسط ومنح الغفار ومراقی الفلاح[11] وحاشیہ طحطاویہ[12] علی المراقی ومجمع الانہر[13] ودن الہدی[14] وعالمگیری[15] وغیرہا میں اسکے قریب واجب ہونے کی تصریح وتقریر بلکہ خود صاحب مذہب سیدنا امام اعظم سے اس پر نص منقول جذب القلوب میں ہے زیارت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نزد ابی حنیفۃ از افضل مندوبات واوکد مستحبات است قریب بہ درجہ واجبات۔

تارکین زیارت کا دردناک انجام

اعلیٰ حضرت تارکین زیارت سے متعلق شریعت کی وعیدیں اور علمائے امت کے بے شمار اقوال وآثار کا ماحصل سپرد قلم کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

بہرحال جزم کیا جاتا ہے کہ باوجود قدرت تارک زیارت قطعًا محروم وملوم و بدبخت ومشوم وآثم وگنہگار وظالم وجفاکار ہے والعیاذ باللہ عما لا یرضاہ۔ لاجرم علمائے دین وائمہ معتمدین تارک زیارت پر طعن شدید وتشنیع مدید کرتے آئے کہ ترک مستحب پر ہرگز نہیں ہوسکتی۔

علامہ رحمۃ اللہ علیہ۔ تلمیذ امام ابن ہمام نے لباب میں فرمایا ترک زیارت بڑی غفلت اور سخت بے ادبی ہے اور امام ابن حجر مکی قدس سرہٗ الملکی نے جوہر منظم میں تارک زیارت پر قیامت کبریٰ قائم فرمائی فرماتے ہیں ——— خبردار ہو حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے مجھے حد درجہ ڈرایا اور اسکی آفتوں سے وہ کچھ بیان فرمایا کہ اگر تو اسے غور سے سمجھے تو اپنے اوپر ہلاکت وبدانجامی کا خوف کرلے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمادیا ترک زیارت جفا ہے۔

Marfat.com

اعلیٰحضرت اقوال واحادیث کی روشنی میں تارک زیارت کا حکم صادر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ۱۔ وہ عشق نامراد ۲۔ ذلیل وخوار ۳۔ مستحق نار ۴۔ خدا ورسول صلے اللہ علیہ وسلم سے دور ہے۔ ۵۔ اس پر ان سب عذابوں اور ۶۔ مردود بارگاہ ہونے کی دعا حضرت جبرئیل امین اور حضور سید المرسلین نے فرمائی ۷۔ وہ راہ جنت بھول گیا ۸۔ حد بھر کا بخیل ۹۔ ملعون ۱۰۔ بے دین ہے ۱۱۔ اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دیدار جمال جہاں آرار سے محروم رہے گا۔ والعیاذ باللہ تبارک وتعالےٰ۔ (الوضیہ صنہ ۵۰، ۵۴)

امام احمد رضا قدس سرہٗ کے اس مدلل کی روشنی میں بہ حقیقت پوری طرح ذہنوں میں اتر چکی ہوگی کہ قافلۂ حجاج پر بارگاہ نبوی کی حاضری قریب جب اور سرفرازیٔ کونین کی ضامن ہے۔ اور ترک زیارت اپنے محسن نبی پر جفا، جرم عظیم اور دارین کی شقاوتوں کا باعث ہے اور یہ سارے احکامات ایک عاشق کی ذہنی امیج اور فکری پیداوار نہیں بلکہ ہر مدعا کے ساتھ قطار در قطار قرآن وسنت کے ارشادات اور ائمہ اور علمائے سلف سے اقوال موجود ہیں اگر تعصب کی زنگ سے قبول حق اور انصاف پسندی کی حرارت نقطہ انجماد تک نہیں پہنچی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس فتوے کی روشنی اور رہبری میں آوارہ فکریں منزل نہ پائیں اور دل ودماغ کے خشک سوطے عشق نبوی کے آب زلال سے سرشار نہ ہو جائیں۔

کیا چاہیئے مدینہ یا بہشت

ایک زاہد خشک اور عابد محض کی نگاہ میں عظمت کونین کی آخری جلوہ گاہ خلد بریں ہے اسی کے حسین تصور سے اسکا کارواں زہد وار تقا رواں دواں رہتا ہے اور اسی کی تحصیل اسکے آرزوئے شوق کی انتہا ہوتی ہے بلکہ ایک عاشق کی نظر میں

Marfat.com

بہار جناں کی تمام رعنائیاں جلوہ گاہ حبیب پر نثار ہوتی ہیں بلکہ زیبائش جناں اور اسکی تمام آرائشیں قصرِ محبوب کے جلال وجمال کا پرتو اور عکس ہوتی ہے امام احمد رضا بھی ایک محب صادق اور عاشق پرسوز ہے اس کی نگاہ میں طیبہ اور بہشت میں حسین وافضل کون ہے۔؟

یہ امام احمد رضا بریلوی سے پوچھئے فرمایا ؎

عرش بریں یہ کیوں نہ ہو فردوس کا دماغ
اتری ہوئی شبیہ تیرے بام ودر کی ہے
اتنا عجب بلندی جنت پہ کس لیے
دیکھا نہیں کہ بھیک یہ کس اونچے در کی ہے
وہ خُلد جس میں اترے گی ابرار کی برات
ادنیٰ نچھاور اس مرے دولہا کے سر کی ہے
ہشت خلد آئیں وہاں کسب لطافت کو رضاؔ
چار دن برسے جہاں ابرِ بہاران عرب
طیبہ سے ہم آتے ہیں کہئے جناں والو
کیا دیکھ کے جیتا ہے جو واں سے یہاں آیا۔

سب سے اونچا کون مدینہ پاک یا عرش بریں

عام طور پہ تصور ہوتا ہے کہ سب سے بلند وبرتر عرش ہے مگر امام احمد رضا کی نگاہ میں خاک طیبہ اور درِ حبیب عرش کی بلندیوں سے کہیں زیادہ بالاتر ہے۔ ؎

Marfat.com

خم ہوئی پشت فلک اس طعن زمین سے
سن ہم یہ مدینہ ہے یہ رتبہ ہے ہمارا
نہ آسماں کو یوں سرکشیدہ ہونا تھا!
حضور خاک مدینہ خمیدہ ہونا تھا
ہر جا ہے بلندئے فلک کا مذکور
شاید ابھی دیکھے نہیں طیبہ کے قصور
انسان کو انصاف کا بھی پاس رہے
گو دور کے ڈھول ہیں سہانے مشہور!

اور یہ صرف امام احمد رضا کا ہی مذہب عشق نہیں کہ روضۂ اطہر عرش سے افضل ہے بلکہ اس سلسلہ میں کاروان عشق و وفا کی بے شمار شہادتیں اور تائیدیں موجود ہیں۔

در مختار میں ہے۔

مکۃ افضل منہا	راجح قول پر مکہ افضل ہے سوائے
علی الراجح الا	اس ٹکڑے جو نبی کریم صلے اللہ
ماضم اعضاءہ علیہ	علیہ وسلم کے جسم اطہر سے ملا ہوا
السلام فانہ افضل	ہے اس لیے کہ وہ مطلقاً افضل
مطلقاً حتی من الکعبۃ	ہے۔ یہاں تک کہ کعبہ اور عرش
والعرش والکرسی	و کرسی سے بھی۔

(در مختار صفحہ ۶۲۶ ج ۱)

مکہ مدینہ کا موازنہ

ارباب علم و دانش اور علماء و فقہاء کے درمیان

Marfat.com

اس سلسلہ میں اختلاف ہے کہ مکہ و مدینہ میں افضل کون ہے اور اپنے اپنے مدعا پر طرفین کے دلائل بھی ہیں۔ مگر عشق کسی دلیل کا محتاج نہیں ہوتا اور امام احمد رضا صاحب علم و بصیرت کے ساتھ ایک عاشق بھی ہیں اس لیے اس سلسلہ میں ان کا فیصلہ یہ ہے۔

طیبہ نہ سہی افضل مکہ ہی بڑا زاہد!
ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے
حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو!
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو!
غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

مکہ جلالت الٰہی کا مرکز ہے اور مدینہ کائنات عشق کی راجدھانی ہے ان تصورات کو ذہن میں رکھ کر بغیر کسی تبصرے کے پیکر عشق کے جذبات ملاحظہ کیجئے

عاصی بھی ہیں چہیتے یہ طیبہ ہے زاہدو
مکہ نہیں کہ جانچ جہاں خیر و شر کی ہے
شان جمال طیبہ جاناں ہے نفح محض
وسعت جلال مکہ میں سود و ضرر کی ہے
کعبہ سے بیشک انجمن آرا دولہن مگر
ساری بہار دولہنوں میں دولہا کے گھر کی ہے
کعبہ دلہن ہے تربت اطہر نئی دلہن
یہ رشک آفتاب وہ غیرت قمر کی ہے

Marfat.com

درِ حبیب میں حاضری کی بے تابی

ایک محب صادق کی قلبی تمنا ہے کہ دیارِ حبیب کی حاضری نصیب ہو جائے۔ زمان و مکان کی وسعتیں سمٹ جائیں قوت پرواز کے لیے اسے بال و پر مل جائیں اور جتنی بھی جلدی وہ چمنستان حبیب میں جا کر بیٹھے۔ اسی آرزو میں وہ تڑپتا، مچلتا، اور کروٹیں بدلتا ہے۔ شام و سحر دعائیں اور التجائیں کرتا ہے صبر کا دامن تھامتا ہے تو دم گھٹنے لگتا ہے اور پیمانہ ضبط لبریز ہو جاتا ہے تو آنکھوں سے حسرت و غم کے اشک رواں ہو جاتے ہیں جب وہ مایوسیوں کی شب تاریک دیکھتا ہے تو بعض حیاۃ ڈوبنے لگتی ہے اور جب امیدوں کا سویرا نمودار ہوتا ہے وہ رگوں میں حیات و مسرت کا لہو دوڑنے لگتا ہے۔ اور جب کوچہ حبیب کی جانب، عاشقوں کے قافلے روانہ ہوتے ہیں تو یہ ولولہ شوق اور بھی دوبالا ہو جاتا ہے اس تناظر میں عاشق رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم امام احمد رضا کی فغان دل، آرزوئے شوق اور فراق حبیب میں تپتی ہوئی زندگی کا اضطراب ملاحظہ ہو

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینہ پہنچے
تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا!

سنگ در حضور سے ہم کو خدا نہ صبر دے
جاناں ہے سر کو جا چکے دل کو قرار آئے کیوں

شمع طیبہ سے میں پروانہ رہوں کب تک دور
ہاں جلا دے شرر آتش پنہاں ہم کو

حسرت میں خاک بوسیٔ طیبہ کو اے رضا
ٹپکا جو چشم مہر سے وہ خون ناب ہوں

Marfat.com

دل بستہ بے قرار، جگر چاک اشکبار
غنچہ ہوں، گل ہوں، برق تباں ہوں سحاب ہوں

قافلہ حجاج دیکھ کر امام احمد رضا کے دل تابی اور ہنگامہ خیزی ابھی آپ نے پڑھی کہ ؎

اے رضاؔ سب چلے مدینہ کو
میں نہ جاؤں ا رے خدا نہ کرے

پھر اٹھا ولولۂ یاد مغیلان عرب!
پھر کھینچا دامن دل سوئے بیابان عرب

اشک برساؤ چلے کوچہ جاناں سے نسیم
یا خدا جلد کہیں نکلے بخار دامن!

جب صبا آتی ہے طیبہ سے ادھر کھل کھلا پڑتی ہیں کلیاں یکسر
پھول جامے سے نکل کر باہر رخ رنگیں کی تنسار کرتے ہیں!

صف عالم لٹھے خالی ہو زنداں، ٹوٹیں زنجیریں
گنہگارو چلو آقا نے در کھولا ہے جنت کا

ابن تیمیہ کی محرومی

ابن تیمیہ کا لاتشد والرحال والی حدیث سے یہ غلط استدلال ہے روضۂ رسول کی زیارت کے قصد سے مدینہ پاک کا سفر کرنا ناجائز وحرام ہے۔ حالانکہ اس کے فضائل ومناقب سے کتاب وسنت اور کتب اسلاف لبریز ہیں۔ اور زیارت کے مانعین وتارکین کے لیے اتنی سخت وعیدیں وارد ہوئیں ہیں جنکے خوف سے دل کانپ اٹھتا ہے اور جسم لرزہ براندام ہوجاتا ہے۔

Marfat.com

تردید از امام بریلوی

امام احمد رضا ابن تیمیہ کے اس غلط استدلال کا محاسبہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ طرفہ بات یہ ہے کہ شارع صلے اللہ علیہ وسلم جس امر کی طرف بہ تاکید بلائے اور اسکے ترک پر وعید فرمائے اسکا قصد ناجائز قرار پائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ انما للاعمال بالنیات "یہ عجب کار ثواب ہے جس کی نیت موجب عذاب ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ وہی حدیث لا تشد والی حال ائمہ دین نے تصریح فرمائی وہاں ان تینوں مسجدوں کے سوا اور مسجد کے لیے بالقصد سفر کرنے سے ممانعت ہے۔ ورنہ زنہار الفاظ حدیث۔ طلب علم اصلاح مسلمین، جہاد، اعداد نشر دین، تجارت حلال اور ملاقات صالحین وغیرہا مقاصد کے لیے سفر سے مانع نہیں۔ اور قاطع نزاع یہ ہے کہ بعینہ یہی حدیث بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالٰی عنہ امام احمد رحمہ اللہ تعالٰی نے اپنی مسند میں بسند حسن یوں روایت کی۔

لا ینبغی ان تشد	نافہ کو سزاوار نہیں کہ اس کے
رحالہ الی مسجد تبتغی	کجاوے کسی مسجد کی طرف
فیہ الصلوٰۃ غیر	بغیرض نماز کے جائیں، سوا مسجد
المسجد الحرام والاقصٰی	حرام مسجد حرام، مسجد اقصٰی اور
و مسجد ھٰذا۔	میری اس مسجد کے۔

تو خود حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد واضح ہوگئی۔ والحمد للہ رب العالمین (صـ۲۶)

ایک دلچسپ واقعہ

امام احمد رضا قدس سرہٗ نے "السطرۃ الرضیۃ علی

Marfat.com

النیرۃ الوضیۃ،، میں اپنے مدعا پر ایک بڑا دلچسپ اور فکر انگیز لطیفہ نقل فرمایا ہے مفید اور برمحل ہونے کی وجہ سے ذیل میں پڑھیئے۔

امام اجل خاتمۃ الحفاظ والمحدثین امام زین الدین عراقی، استاد امام جبل الحفظ اسناد المحدثین امام ابن حجر عسقلانی رحمہما اللہ تعالیٰ زیارت مزار پر انوار حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو جاتے تھے۔ مابعض حنبلی حضرت کے ہمراہ رکاب تھے۔ حنبلی نے باتباع ابن تیمیہ کی مدعی حنبلیت تھا، یوں کہا میں نے مسجد خلیل اللہ علیہ السلام میں نماز پڑھنے کی نیت کی امام نے فرمایا میں نے زیارت قبر سیدنا خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نیت کی پھر حنبلی سے فرمایا تم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مساجد ثلاثہ کے سوا چوتھی مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے سفر سے ممانعت فرمائی اور میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا اتباع کیا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبور کی زیارت کرو۔ کیا اسکے ساتھ کہیں یہ بھی فرمایا ہے قبور انبیاء کی زیارت نہ کرو۔ حنبلی کو سوا حیرت کے کچھ بن نہ آیا۔

(النیرۃ الوضیہ صـ۲۸)

(فائدہ) یہ ہے حسن استدلال کی کرشمہ سازی، حق کی سرفرازی اور باطل کی سرکوبی۔ جس حدیث کو یہ لوگ مزارات کی طرف سفر کے عدم جواز کے استدلال میں پیش کرتے ہیں ایک صاحب بصیرت اہلِ نظر نے اسی حدیث سے ان پر الزام قائم فرما دیا۔

بارگاہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے آداب

سرور کونین، مدنی تاجدار کی جلوہ گاہ ناز دونوں عالم میں کاروان خلق کی سب سے مقدس اور باعظمت بارگاہ ہے اور کیوں نہ ہو جبکہ قرآن عظیم نے اس کے

Marfat.com

ادب واحترام کا درس دیا ہے جس کی تعظیم و توقیر کے لیے جن و ملک صف در صف کھڑے رہتے ہوں۔ اور صحابہ کرام کے مثالی عشق وادب کی تنویر سے تاریخ اسلام کا ایک باب آج روشن ومنور ہے ایک عاشق اور عارف نے کتنے پتے کی بات کہی ہے۔

ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا!

Marfat.com

نعت ۵۵

مومن وہ ہے جو اُنکی عزت پہ مرے دل سے
تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مرے دل سے

حل لغات پہلا مرے بمعنی قربان ہو۔ دوسرا بمعنی بجھا ہوا۔

۱۔ شرح مؤمن حقیقی وہ ہے جو حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت پر بدل وجان قربان ہو نجدی۔ (وہابی) مؤمن کہلوا کر لوگوں کے دکھاوے پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اگر تعظیم کرتا ہے تو سچے دل سے نہیں بلکہ مُردہ دل سے۔

ایک نہیں ہزاروں مشاہدات سامنے ہیں کہ عاشقان مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ صرف ذاتِ اقدس یا آپکے نام پر بلکہ آپ سے معمولی سی نسبت پہ کٹ مرے یا کٹ مرنے کو سعادت سمجھتے ہیں۔

پ ۲۶ سورۃ الحجرات حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گدھا مبارک کی عظمت

رکوع اوّل آیت وَ اِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا

Marfat.com

کے شانِ نزول میں علامہ عینی ص۲۰۹ ج۱ میں لکھتے ہیں

عن انس رضی اللہ عنہ قیل یا نبی اللہ لو اتیت عبداللہ بن ابیّ فانطلق الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرکب حمارۃ و انطلق المسلمون یمشون وھی ارض سبخۃ فلما اتاہ النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال الیلک عنی فواللہ لقد آذانی نتن حمارک فقال رجل من الانصار واللہ لحمار رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم اطیب ریحا منک بغضب لعبداللہ رجل من قومہ وغضب لکل واحد منھما اصحابہ وکان بینھما ضرب بالحدید والایدی والنعال۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عرض کی گئی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عبداللہ ابن ابی کے ہاں چل کر اسکے ساتھ صلح کی بات کیجئے آپ صلے اللہ علیہ وسلم گدھے پر سوار ہوکر مع عبداللہ کے ہاں تشریف لے گئے عبداللہ نے کہا گدھے کو دور کیجئے مجھے اس سے بدبو آتی ہے ایک انصاری مرد نے کہا بخدا ہمارے نزدیک گدھا تیرے سے زیادہ خوشبو ناک ہے اس سے عبداللہ کی پارٹی کا ایک شخص ناراض ہوا تو ان کی آپس میں ہاتھا پائی شروع ہو گئی یہاں تک کہ ایک دوسرے پر پتھر اور جوتے برسا رہے تھے۔

تبصرہ اویسی غفرلہ

۱۔ یہی واقعہ بخاری شریف جلد اول میں بھی ہے اور واقعہ بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہے۔

Marfat.com

۲۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ لڑائی کسی دینی۔ اسلامی۔ فقہی مسئلہ پر نہیں ناموسِ رسالت کے متعلق ہے۔

۳۔ مسئلہ کا تعلق ذات رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں نہیں آپ کی سواری کے متعلق ہے جو دنیوی لحاظ سے تمام سواریوں سے کمتر یعنی گدھا مبارک

۴۔ اور گدھا مبارک کی ذاتی تحقیر و تذلیل بھی نہیں بلکہ اس کے پیشاب کے بارے میں۔

۵۔ پیشاب کے متعلق بھی نہیں بلکہ اس کی بدبو جو واقعی بدبودار ہے۔

۶۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی لڑائی کا منظر دیدنی یا پھر شنیدنی ہے کہ نہ صرف ہاتھا پائی بلکہ بے ادب گستاخ پر جوتے برسائے جارہے اور گھونسے مارے جارہے ہیں۔ جیسا کہ ایک بہت بڑے خطرناک مجرم کے ساتھ ہوتا ہے۔

۷۔ اسکے بالمقابل گستاخ کوئی معمولی آدمی بھی نہیں بلکہ مدینہ پاک کا ایک بڑا سردار جسے کسی ایک دفعہ میں یثرب (اب مدینہ) کی شاہی کا تاج سر پر رکھنے کو تیار تھا۔

۸۔ اس بدبخت گستاخ نے گدھے کے پیشاب کی کھلے بندوں توہین آمیز کلمات نہیں بکے تھے بلکہ ایک فطری امر کا اظہار کیا تھا۔ ان وجوہ کو سامنے رکھ کر دوسرے مصرعہ کو پڑھئے کہ ؏

تعظیم بھی کرتا ہے تو مرے دل سے

یعنی پہلے تو اس بدبخت نجدی (وہابی) (دیوبندی) کو تعظیم بنی شرک نظر آتی ہے اگر بھولے سے کبھی کوئی بات صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات کے متعلق بیان کرتا ہے تو اس سے بھی گستاخی ٹپکتی ہے چند مثالیں حاضر ہیں حالی ایک مشہور لیڈر گزرا ہے اس نے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی

Marfat.com

کی نعت لکھی لیکن مرے دل سے اس نے ایک شعر یوں لکھا ہے۔ ؎

مجھے دی ہے حق نے بزرگی بس اتنی بزرگی
کہ بندہ بھی ہوں اس کا اور ایلچی بھی

تبصرہ اویسی غفرلہٗ | ایلچی حضور علیہ السلام کو کہنا بے ادبی اور گستاخی ہے

واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
۲- آتا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے

حل لغت | واللہ، اللہ کی قسم۔ آہ فریاد وزاری

۲ تشریح | بخدا حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم ہر ایک کی فریاد سن کر پہنچ جاتے ہیں جو بھی جہاں فریاد کرے آپ ضرور پہنچ جائیں گے کم از کم اتنا تو ہو کہ فریاد کنندہ دل سے فریاد وزاری کرے جیسا کہ احادیث مبارکہ میں ہے۔

احادیث مبارکہ | حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ جو کچھ میں سنتا ہوں تم نہیں سنتے

Marfat.com

واقعی ہم کیا اور ہمارا سننا کیا!

(نکتہ) ہم صرف وہی آواز سن سکتے ہیں جو سنتے وقت پیدا ہو رہی ہو۔ جدید آلات کے ذریعے ماضی میں بھری گئی کیسٹوں کی آواز بھی سنی جا سکتی ہے مگر مستقبل میں پیدا ہونے والی آواز ہم قطعاً نہیں سن سکتے خواہ وہ صرف ایک سیکنڈ بعد پیدا ہونے والی ہو۔ نہ اپنے کانوں سے نہ کسی آلے کی مدد سے جبکہ حدیث بلال رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے۔

۲۔ بخاری شریف میں ہے کہ ایک دن نماز فجر کے وقت رسول اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہا۔

بلال اسلام لانے کے بعد تم نے کون سا ایسا عمل کیا ہے جس پر تمہیں بہت زیادہ ثواب کی امید ہے کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے جوتوں کی آہٹ سنی ہے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یارسول اللہ! اور تو کوئی ایسا عمل نہیں ہے! البتہ یہ ہے کہ دن ہو یا رات، میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو چند رکعت نفل ضرور پڑھ لیتا ہوں۔

(فائدہ) جس وقت حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے یہ بات کہی تھی۔ اس وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ زندہ موجود تھے اور ابھی جنت میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ نہ جانے کب قیامت برپا ہو گی اور کب حضرت بلال حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے خادمانہ انداز سے چلتے ہوئے جنت میں داخل ہوں گے مگر جانِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی بے انتہا غیر معمولی سماعت کا اندازہ کیجئے کہ آپ نے ہزاروں سال بعد پیدا ہونے والی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے جوتوں کی آواز کو اس وقت سن لیا تھا۔ جب کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ابھی مدینہ منورہ میں بقید حیات تھے۔

Marfat.com

۳- جس طرح بُعد زمانہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی سماعت میں حائل نہیں ہوتا تھا۔ اسی طرح بعد مکان بھی آپکے سننے میں رکاوٹ نہیں بنتا تھا۔ چنانچہ حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنِّیْ اَسْمَعُ اَطِیْطَ السَّمَآءِ۔	میں آسمان کی چرچراہٹ سنتا ہوں۔

(مسند امام احمد)

آسمان کی دوری کا یہ عالم ہے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

فائدہ سائنسی

کہ

وَ لَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ	بے شک ہم نے آسمانِ دنیا کو چراغوں سے مزین کیا ہے

آسمان دنیا سے مراد پہلا آسمان ہے اور اسکے چراغ چمکتے دمکتے ستارے ہیں۔ گویا قرآن کے مطابق تمام ستارے پہلے آسمان کی تزئین آرائش کے لیے بنائے گئے ہیں اور ہمارے علم الافلاک کی کم مائیگی کا یہ حال ہے کہ آسمان تو کجا ابھی تک ان ستاروں کے بارے میں بھی پوری طرح پتہ نہیں چل سکا۔ جو آسمان کی زینت ہیں کہ انکی تعداد کتنی ہے اور ان کی محیر العقول مسافتوں کی مقدار کیا ہے!

اب تک جو معلومات حاصل ہوئی ہیں انکے مطابق بعض چمکدار سیارے زمین سے کئی لاکھ نوری سال کے فاصلے پر ہیں یعنی اگر زمین سے کوئی چیز ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ کی رفتار سے روانہ ہو تو ان سیاروں تک پہنچنے میں اسے لاکھوں سال لگ جائیں گے پھر آپ خود ہی سوچئے کہ جس چرخ نیلی فام کی زیبائش کے لیے یہ ستارے اور سیارے بنائے گئے ہیں وہ خود کتنے لاکھ یا کروڑ یا ارب نوری سال کے فاصلے پر ہو گا۔

Marfat.com

تہ دل سے

اہلسنّت کے محقق دلائل سے حضور سرور عالم (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا ہر ایک کی آرزو سننا ثابت ہے پھر تہ دِل سے یاد کرنا سیکھئے۔ جنہوں نے دل سے آہ کی انکا حال سنیئے۔

۱- شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمتہ نے لکھا ہے کہ ایک مرد صالح نے معمول مقرر کیا تھا کہ ہر رات کو سوتے وقت درود پاک بعدد معتین پڑھا کرتا تھا ایک رات خواب میں دیکھا کہ جناب مدنی تاجدار غم خوار آقا صلے اللہ علیہ وسلم اس کے تشریف لائے اور تمام گھر روشن ہو گیا آپ نے فرمایا وہ منہ لاؤ جو درود بہت پڑھتا ہے کہ اسکو میں بوسہ دوں اس شخص نے شرم کی وجہ سے رخسار سامنے کر دیا آپ نے اسکے رخسار پر بوسہ دیا اسکے بعد وہ بیدار ہو گیا تو سارے گھر میں مشک کی خوشبو باقی رہی۔

(فائدہ) ویسے تو درود شریف پڑھنا ہر ایک کا معمول ہے لیکن تہ دل سے پڑھنے والا کوئی کوئی ہوتا ہے اسکا صِلہ بھی بلند و بالا ہے کہ تہہ دل سے پڑھنے والے دیدار مصطفٰے (علیہ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام) سے سرشار ہوتے ہیں۔

۲- حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ تمام دعائیں رکی رہتی ہیں جب تک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پاک پر درود نہ پڑھو۔

۳- حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا آسمان و زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اوپر نہیں جاتی جب تک کہ اپنے نبی علیہ السلام پر درود نہ پڑھو۔ (ترمذی)

۴- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس شخص کو منظور ہو کہ مال بڑھ جائے وہ یوں کہا کرے۔

اللھم صل علی محمد عبدك و رسولك

Marfat.com

و علی المومنین والمومنت و علی المسلمین والمسلمات

بیدار بخت

سعادت دارین میں لکھا ہے کہ شیخ مسعود داری رحمۃ اللہ علیہ جو کہ بلاد فارس کے صلحاء میں سے تھے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا عشق ان کے لوں لوں میں رچا بسا ہوا تھا ان کا معمول یہ تھا کہ وہ روزانہ جہاں مزدور مزدوری کی تلاش میں بیٹھے وہاں جاتے اور جتنے مزدور وہاں مل جاتے انہیں اپنے مکان میں لے آتے اور ان سے تمام دن درود پاک پڑھواتے اور خود بھی درود پاک پڑھتے رہتے شام تک یہی شغل جاری رہتا اور پھر شام کو مزدوروں کو پوری مزدوری دے کر فارغ کرتے یہ انکا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق و محبت کا عالم تھا. کہ وہ کھلی آنکھوں عالم بیداری رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضمانت

کتاب سعادۃ دارین میں یہ عظیم الشان واقعہ لکھا ہے کہ بغداد کا ایک تاجر بہت مالدار تھا کاروبار وسیع تھا نوکر، چاکر غلام بیوی بچے غرض یہ کہ اللہ کا دیا سب کچھ تھا مگر اتفاق ایسا ہوا کہ فارغ البالی، بدحالی میں امارات غربت اور عیش و نشاط عسرت میں بدل گئے کہ یہ سب کچھ تو اللہ رب العزت کی قبضہ قدرت میں ہے خود فرماتا ہے۔

تولی الملک من تشا و تنزع الملک
ممن تشا تفرمن تشا و تزل من تشا
بیدک الخیر انک علی کل شی قدیر

Marfat.com

اب یہ تاجر مقروض ہونے لگا اس امید پر قرض لیا کہ حالات بدل جائیں گے اور قرض دینے والے بھی اسکی گزشتہ ساکھ کو دیکھتے ہوئے آنکھیں بند کر کے قرض دیتے رہے اور وہ روز بروز مقروض ہوتا گیا اور قرض خواہوں نے تقاضے شروع کر دیتے اور ایک دن ایسا آگیا کہ ایک قرض خواہ اسے قاضی کی عدالت تک لے گیا یہ بیچارہ مارے شرم کے پانی پانی ہو گیا۔ قاضی نے کہا یا تو قرض ادا کر دیا پھر جیل کی ہوا کھاؤ تاجر نے بہت منت سماجت کی کہ اسے تھوڑی مہلت مل جائے مگر قرض خواہ نے ایک نہ سنی آخر اس نے کہا کہ کم از کم اسے آج کی رات مہلت دی جائے تاکہ وہ اپنے بیوی بچوں سے مل لے اور انہیں صورت حال سے آگاہ کرے قاضی نے اس سے ضمانت طلب کی تاجر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے مالا مال تھے لہذا انہوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے نام پر ضمانت قبول کر لی۔

اب یہ تاجر انتہائی پریشانی کے عالم میں گھر آیا اور اپنی بیوی کو تمام صورتحال سے آگاہ کیا۔ بیوی نے کہا گھبرانے کی ضرورت نہیں جسکا نام ضمانت کے لیے پیش کیا ہے وہ خود سنبھال لیں گے آؤ ہم سب ملکر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود سلام پیش کریں، چنانچہ تاجر اور اسکی بیوی بچے سب مل کر باوضو ہو کر نہایت ادب و احترام سے خشوع خضوع سے درود شریف پڑھنے لگے۔

والللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
اتنا تو کرے کوئی فریاد کرے دل سے

درود پاک پڑھتے پڑھتے تاجر کی آنکھ لگ گئی اور

وہ دیکھو نور برساتا عرب کا تاجدار آیا
غریبوں بیکسوں اور بینواؤں کا غمگسار آیا۔

Marfat.com

حضور صلے اللہ علیہ وسلم خواب میں تشریف لاتے اور فرمایا میرے امتی پریشان نہ ہو صبح وزیر کی پاس جانا اور اسے ہمارا سلام کہنا اور اس سے کہنا کہ وہ تمہارا قرض پانچ سو دینار ادا کر دے اگر نشانی طلب کرے تو اس سے کہنا کہ تم روزانہ ہزار مرتبہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود شریف کا ہدیہ بھیجتے ہو آج کی رات تمہیں مغالطہ ہو گیا کہ تعداد پوری نہیں ہوتی حالانکہ تعداد پوری تھی۔ سبحان اللہ

تاجر جب خواب سے بیدار ہوا تو خوشی اور مسرت سے معمور تھا کیونکہ اسے سب سے بڑی دولت مل گئی تھی کہ اپنے آقا و مولی صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو گیا۔

اے اللہ! اپنے فضل و کرام سے ہم غریبوں، مسکینوں اور بینواؤں کو بھی اپنی پیارے پیارے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف فرما اور ان کے مدینہ طیبہ طاہا کی حاضری نصیب فرما۔ ؎

یاد وچ روندیاں نے اکھیاں نمانیاں
سدلو مدینے آقا کرو مہربانیاں

اس تاجر نے اپنے بیوی بچوں کو خوشخبری سنائی اور صبح وزیر صاحب کی خدمت میں پہنچ گیا، وزیر صاحب اپنے دفتر جانے کے لیے گھر سے باہر نکل رہے تھے اور تاجر پہنچ گیا اس نے وزیر صاحب کو سلام کیا اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا سلام وزیر صاحب کو پہنچایا۔ جب وزیر صاحب نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا سلام سنا تو خوشی سے جھوم اٹھے تاجر کو گھر میں لے آتے ادب سے بٹھایا اور فرمایا اب بتاؤ میرے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا حکم فرمایا ہے۔ تاجر نے اپنا سارا واقعہ سنایا اور خواب میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک سنایا کہ وزیر صاحب روزانہ ایک ہزار

Marfat.com

مرتبہ درود شریف پڑھتے ہیں اور آج رات وزیر صاحب کو مغالطہ ہو گیا حالانکہ تعداد پوری تھی۔ وزیر صاحب نے نعرہ مارا کہ خدا کی قسم ایسا ہی ہے اور اس معاملہ کی کسی اور کو خبر بھی نہیں جبکہ میرے آقا صلے اللہ علیہ وسلم باخبر ہیں آنحضرت نے کیا خوب کہا ہے۔

؎ فریاد امتی جو کرے حال زار میں
ممکن نہیں کہ خیر البشر کو خبر نہ ہو

وزیر صاحب نے عالمِ وجد میں تاجر سے درخواست کی کہ ایک مرتبہ پھر میرے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام سنایئے تاجر نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا وزیر صاحب کو سلام اور حکم سنایا کہ میرا پانچ سو دینار قرض ادا کر دیا جائے وزیر صاحب کے منہ سے بے ساختہ نکلا مرحبا برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تاجر کی پیشانی پر بوسہ دیا اور پانچ سو دینار پیش کیے کہ یہ آپ کے لیے پھر پانچ سو پیش کیے کہ یہ آپ کی بیوی بچوں کے لیے ہیں پھر پانچ سو پیش کیے کہ یہ آپکے گھر کے لیے ہیں۔ پھر پانچ سو دینار قرض کے لیے ہیں اور تاجر سے وزیر صاحب نے کہا کہ جب بھی کبھی ضرورت پیش آئے آپ بلا جھجک تشریف لایئے اور بڑے عزت و احترام سے تاجر کو رخصت کیا۔

یہ مقروض تاجر دو ہزار دینار لیکر خوشی خوشی گھر آیا پندرہ سو دینار اپنی بیوی کو دیئے اور پانچ سو لیکر قرض خواہ کے گھر گیا اور اس سے کہا کہ چلو قاضی کی عدالت میں جاکر اپنا قرض وصول کر لو۔ تاجر قرض خواہ کو لیکر جب قاضی صاحب کی عدالت میں پہنچا تو قاضی صاحب دیکھتے ہی احتراماً کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ خواب میں مجھے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں تیرا قرض ادا کروں لہذا قرض خواہ کو پانچ سو دینار قاضی صاحب نے اپنے پاس سے دیئے اور تاجر کو پانچ سو بطور

Marfat.com

مبارک باد دیئے جب قرض خواہ نے یہ صورت حال دیکھی تو اس نے کہا۔ ؎

من تیرا بہتر خدا بخشید مش
وزیرائے مصطفےٰ بخشید مش

کہ میں تجھے خُدا و مصطفےٰ کے لیے قرض معاف کر دیا سبحان اللہ

؎ منگتے اٹھتے ہی آقا کی دین تھی
دوری قبول و عرض میں ہاتھ بھر کی ہے

۹۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ جب حوا علیہا السلام پیدا ہوئیں تو حضرت آدم علیہ السلام نے ان پر ہاتھ بڑھانا چاہا ملائکہ نے کہا صبر کرو جب تک نکاح نہ ہو جائے۔ مہر ادا نہ کر دو انہوں نے پوچھا مہر کیا ہے فرشتوں نے کہا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر تین بار درود پاک پڑھنا اور ایک روایت میں بیس بار آیا ہے۔

۱۰۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی درود شریف حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر بھیجتا ہے حضور شافع یوم النشور صلے اللہ علیہ وسلم اسکے کاروبار کے متولی اور وکیل ہونگے۔ حشر، حساب اور میزان میں اعمال کے تولنے کے وقت پل صراط پر چلتے وقت اسکے علاوہ سب گناہ بخشوا کر اس شخص کو جنت میں داخل کرائیں گے۔

۱۱۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی مسلمان کے پاس صدقہ دینے کے لیے کوئی چیز نہ ہو وہ اپنی دعا میں یہ درود پڑھے۔

اللھم صل علی محمد عبدك ورسُولك و صل
علی المؤمنین والمومنٰت

Marfat.com

بچھڑی ہے گلی کیسی بگڑی ہے بنی کیسی
۳-
پوچھو کوئی یہ صدمہ ارمان بھرے دل سے

حل لغات بچھڑی از بچھڑنا بمعنی جُدا ہونا بگڑی از بگڑنا خراب ہونا نکما ہونا۔ خفا ہونا۔ ارمان بھرا۔ پر ارمان

۲ تشریح ہم سے گلی کیسی جُدا ہوئی اور بنا بنایا معاملہ بگڑا تو کیسے بگڑا۔ یہ صدمہ تو اس دل سے معلوم کرو جو پُر ارمان ہو یعنی جسے مدینہ پاک سے محبت ہو اور پھر وہ جب مدینہ پاک سے الوداع کرتا ہے اسکا حال دیدنی ہوتا ہے۔

دراصل بات یہ ہے کہ جس خوش بخت کو مدینہ پاک کا نظارہ ایمانی جذبہ سے نصیب ہے وہ جانتا ہے کہ اس شہر کو چھوڑ کر جانے میں روحانی کلفت کیوں ہوتی ہے۔

"اس شہر پاک (مدینہ) کا نظّارہ کیا بیان ہو اسکا تعلق صرف محسوسات سے ہے جسے سونگھنے کی کسی میں قوت نہ ہو تو اسے نہ بدبو بھی محسوس نہیں ہوتی ورنہ زئرین جانتے ہیں کہ زائرین کو مدینہ پاک کی آبادی میں داخل ہوتے ہی احساس طاری ہوتا ہے کہ ہم تاجدارِ مدینہ کے نگر میں پہنچ گئے جہاں کا ہر لمحہ ہمارے قلب حزیں کے لیے باعث تسکین و راحت ہے اور ہر نظارہ کیف و سرور کا حامل۔

Marfat.com

کیا اسکو گرائے دہر جس پر تو نظر رکھے !

۴- خاک اسکو اٹھائے حشر جو تیرے گرے دل سے

حل لغات ۳۔ شرح

اسے زمانہ کیسے گرا سکتا ہے جس پر اے حبیب خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپکی نظر کرم ہو اسے حشر کیسے اٹھا سکتا ہے جو آپکے دل سے گر گیا ہے یعنی جس پر آپکی نظر کرم ہو اسکا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ ؎

دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست

اسی طرح وہ کبھی بہرہ ور نہیں ہو سکتا جو آپکے در سے دھتکارا گیا۔

بہکا ہے کہاں مجنوں لے ڈالی بنوں کی خاک

۵- دم بھر نہ کیا خیمۂ لیلیٰ نے پرے دل سے

حل لغات

بہکا۔ بھٹکا۔ بنوں۔ بن کی جمع جنگلوں۔ ویرانوں۔

پرے۔ دور۔ الگ۔

Marfat.com

۵۔ شرح وہ عاشق دیوانہ جو لمحہ بھر خیمہ لیلیٰ سے دور نہ ہوتا تھا۔ اب وہ بھٹک کر کہاں جنگلوں ویرانوں کی خاک چھان رہا ہے یعنی محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کے مدینہ پاک سے جدا ہو کر ہند جیسے ویرانے جنگل میں بھٹکا بھکا آوارگی میں پھر رہا ہے۔

حضرت مجنوں ہر عاشق زار خود کو مجنوں سے تشبیہ دیتا ہے اس کی وجہ ظاہر ہے کہ اگرچہ اسکا عشق مجازی تھا لیکن حضرت مجنوں رحمہ اللہ کی عجیب وغریب داستانیں مشہور ہیں اور عام کتابوں میں نہیں بلکہ مستند مجموعوں میں حضرت مولانا رومی قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔ ؎

دید مجنوں را کسے صحرا نورد
در بیابانِ جنوں بنشستہ فرد

کسی مسافر نے مجنوں کو جنگل میں اکیلا بیٹھا دیکھا، قریب گیا تو معلوم ہوا کہ کچھ شغل بھی کر رہا ہے۔ ؎

ریگ کاغذ بود انگشتان قلم
می نمودے نامہ بہر کس رقم

ریت کا غذ بنایا ہوا ہے اور اپنی انگلیوں سے قلم کا کام لے رہا ہے۔ یعنی انگلیوں سے ریت پر کچھ لکھ رہا ہے تعجب کرتے ہوئے پوچھا۔ ؎

گفت اے مجنونِ شیدا چیست ایں
مے نویسی نامہ بہر کیست ایں

پوچھا اے مجنوں! یہ انوکھا خط کسے لکھ رہے ہو؟ اسے کون قاصد لیکر جائے گا اور کون پڑھے گا؟ ایسے انوکھے خط کا قاصد بھی نرالا ہی ہونا چاہیئے جواب دیا۔ ؎

Marfat.com

؎ گفت مشقِ نام لیلیٰ می کنم
خاطرِ خود را تسلّے می دہم

کہا تم اپنے خیال میں ہو اور میں اپنے خیال میں۔ میں تو اپنی محبوبہ لیلےٰ کے نام کی مشق کر رہا ہوں دل کو تسلی دے رہا ہوں۔ چاہتا یہ ہوں کہ تا حدِ نظر میدان میں ہر طرف لیلیٰ کا نام ہو اور بیچ میں یہ عاشق زار ہو تاکہ تسلی خاطر حاصل ہو۔

فائدہ: امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ خود میں بھی اور دوسروں میں بھی عشق مجنوں کی طرح پختگی دیکھنا چاہتے ہیں اور حکایت مذکور میں جس طرح کے عشق کا بیان ہے اسے حدیث شریف کی تائید حاصل ہے حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

من احب شیئًا	جو کسی سے محبت کرتا ہے
اکثر	اسکا بہت زیادہ ذکر کرتا
ذکرہ	ہے۔

الحمدللہ یہی دولت اہلسنت کو حاصل ہے جو امام بریلوی قدس سرہٗ نے سبق دیا ہے۔ ؎

اٹھتے بیٹھتے یا رسول اللہ کہا پھر تجھکو کیا
اور یہی شیوہ سچے عاشقوں کا ہے

شیخ سعدی قدس سرہٗ نے کہا ؎

زباں تا بود درد وہان جائیگیر
ثنائے محمد بود دل پذیر!

حضرت حافظ شیرازی قدس سرہٗ نے فرمایا۔ ؎

صبح دم کہ مردماں در کاروبار روند غم زدگان عشق بکوئے یار روند

Marfat.com

ترجمہ:۔ صبح کے وقت کہ لوگ کاروبار کو جاتے ہیں۔ عشق کے غم کے مارے محبوب کی گلی کو جاتے ہیں ۔

سگِ کوئے لیلیٰ

حضرت مولانا رومی قدس سرہ مثنوی شریف میں لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ مجنوں ایک کُتے کو دیکھتے ہی اسکے قدموں پر گر پڑا وہ کتے کے پاؤں چومنے لگا۔ ایک شخص نے یہ منظر دیکھ کر کہا۔ ارے مجنوں یہ کیا کر رہے ہو؟ تمہیں معلوم نہیں کہ کتا ناپاک ہے مردار خور ہے! ہوش کرو! مجنوں نے جواب دیا تمہیں کیا معلوم کہ یہ کتا کون ہے؟ اور میری نظر میں اسکا کیا مقام ہے؟ اے معترض یہ کتا کوچۂ لیلےٰ کا پاسبان ہے میں تو اس کی قسمت پر رشک کرتا ہوں کہ یہ لیلیٰ کی گلی میں رہتا ہے۔

آں سگے کہ گشت در کُوئش مقیم
خاک پائیش بہ ز شیرانِ عظیم
آں سگے کہ باشد اندر کوئے او
من بہ شیراں کے دہم یک موئے او
آں کہ شیراں مر سگانش را غلام
گفتن امکاں نیست خامش والسّلام

۱۔ اس کی گلی میں رہنے والے کتّے کا ایک بال بھی میں شیروں کے عوض نہیں دیتا۔

۲۔ اس کی گلی میں رہنے والے کتّے کا ایک بال بھی میں شیروں کے عوض نہیں دیتا۔

۳۔ میرا محبوب وہ ہے کہ جس کے کتوں کے غلام شیر ہیں۔ باتیں کرنے کا امکان

Marfat.com

نہیں لہذا (اے معترض) خاموش رہ والسّلام۔

تبصرہ مولانا کوٹلوی

حضرت مولانا کوٹلوی لکھتے ہیں کہ مجنوں کو لیلیٰ کا عشق تھا اور وہ ہر اس چیز سے جسے کچھ بھی نسبت لیلیٰ سے حاصل ہوتی۔ محبت کرتا تھا۔ اور عشق و محبت سے بے بہرہ لوگ اس کی اس حرکت پر حیران ہوتے اور اسے مجنون کہتے تھے۔ مسلمان کو اپنے محبوب آقا صلے اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبّت ہے اور وہ ہر اس چیز سے جسے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ بھی نسبت حاصل ہے محبت رکھتے ہیں۔ صحابہ کرام اہلبیت عظام اولیاء کرام و علماء عظام سے مسلمان اسی لیے محبّت و عقیدت رکھتا ہے کیونکہ انہیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے خاص نسبت حاصل ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک محبِ صادق اعلیٰحضرت فرماتے ہیں یا رسول اللہ ! ؎

تجھ سے در۔ در سے سگ اور سگ سے ہے نسبت مجھکو
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا
اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹہ تیرا
کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا

اعلیٰ حضرت نے مدینہ منورہ میں جو نعت لکھی۔ اس میں یہ بھی لکھا کہ۔

؎ اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں
کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ
تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

Marfat.com

حضرت مولانا جامی علیہ الرحمتہ نے لکھا کہ ؏

سگت را کاش جامی نام بودے

یعنی یارسول اللہ ! اے کاش تیرے کتے کا نام جامی ہوتا۔

اس عقیدت و محبت کو دیکھ کر حضور کی محبت سے بے بہرہ لوگ کہتے ہیں یہ کیا کر رہے ہو اور کیا لکھ رہے ہو۔ اور ان محبّت کرنے والوں کو مجنوں و مشرک کہنے لگتے ہیں لیکن اِن محبّین کا جواب یہی ہوتا ہے کہ محبوبِ مدینہ صلے اللہ علیہ وسلم کی گلی کا کتا بھی بڑی شان رکھتا ہے ؟ ہمارے نزدیک اس شہر کے کتے بھی بڑے بڑے ان برائے نام مولویوں سے بھی جنکے دل میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی محبّت نہیں بہتر ہیں۔ اس پیاری گلی کے کتّے کا ایک بال بھی ان محبت سے خالی لوگوں سے زیادہ عظمت رکھتا ہے اور جو بڑے بڑے اولیاء و علماء ہیں۔ وہ ان کتوں کے بھی غلام ہیں۔ اے محبّت سے بے بہرہ لوگو ! تم یہ بات نہیں سمجھ سکتے ۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کو دیکھئے حضور وضوء فرماتے تو آپ کے وضوء کا پانی ہاتھوں میں لیکر اپنے مونہوں پر مل لیتے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ ایسا کیوں کرتے ہو تو فرماتے۔ حُبُّ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۴۱۶)

یعنی یارسول اللہ ہم آپکی محبّت سے آپکے جسم سے مس کیا ہوا پانی اپنے مونہوں پر مل لیتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ جس بات کا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم نہ بھی دیا ہو۔ وہ کام محبت میں کر لینا محبّت ہے۔ بدعت نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے مکہ معظمہ کی قسم فرمائی ہے اور فرمایا ہے

لَآ اُقْسِمُ بِہٰذَا
لْبَلَدِ۔ وَ اَنْتَ
بِہٰذَا لْبَلَدِ۔)

SHAHI MEH

Marfat.com

اور اسے تمہارے قدموں سے نسبت حاصل ہے محبت کے ان مظاہروں کا محبت سے بے بہرہ لوگوں کو کیا پتہ؟ یہ بھی معلوم ہوا کہ اذان میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے نام پاک کو سن کر یہ سمجھ کر کہ یہ نام پاک حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے نسبت رکھتا ہے چوم لینا محبت کا تقاضا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ داڑھی رکھنے کو بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے نسبت حاصل ہے لہذا محبت کا تقاضا یہ بھی ہے کہ مسلمان داڑھی رکھیں۔ ان سب باتوں کا مظاہرہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کراتی ہے۔ اور محبت سے محروم لوگوں سے ان باتوں کی امید کہاں؟

ہم کو اُن سے وفا کی ہے امید
جو نہیں جانتے وفا کیا ہے!

(حکایات مثنوی شریف صد ۲۳۴)

۷۔ سونے کو تپائیں جب کچھ میل ہو یا کچھ میل
کیا کام جہنم کے دھرے کو کھرے دل سے

حل لغات تپائیں (اردو) از تپانا۔ گرم کرنا۔ آگ پر رکھ کر کھرا کھوٹا دیکھنا۔ میل۔ بکسر المیم (سرمہ کی سلائی اور فرنگ کی تہائی۔ مشہور لفظ ہے اور لوہے کی سلاخ۔ (میخ) وہ پیتل جو گیند کی چوٹی پر نصب کرتے ہیں یہاں یہی مراد ہے۔ میَل بالفتح (اردو) میل کچیل۔ دھبے چابک۔ بید وغیرہ۔

Marfat.com

شرح

سنار سونے کو کھرا کھوٹا دیکھنے کے لیے تو اس وقت آگ میں ڈالے جس میں پیتل کا شائبہ یا وہ میل کچیل سے آلودہ ہو بھلا جہنم کے چابک اور گرز وغیرہ کو اس دل سے کیا کام جو بالکل کھرا ہو۔

پیتل جو بظاہر سونے کی طرح ہوتا ہے اسے پگھلانے سے اسکا کھوٹ سامنے آجاتا ہے یا پھر سونے میں میل کچیل ہو تو پگھلانے سے میل کچیل جل جاتی ہے اور کھرا سونا رہ جاتا ہے اسے میلے کچیلے کو بھی آگ کا منہ دیکھنا پڑتا ہے لیکن جس خالص اور کھرا سونا ہو اسے آگ میں نہیں ڈالا جاتا اسکا زیور تیار کر کے محبوبوں کی زیب و زیبائش بنتا ہے۔

منافق۔ جس پیتل کی ظاہری صورت سونے جیسی ہے وہ منافق کی مثال ہے جسے جہنم میں جانا ہی جانا ہے اس کی سزا اللہ نے یوں بیان فرمائی۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ	بیشک منافق دوزخ کے سب
الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ	سے نیچے طبقہ میں ہیں اور تو ہرگز
تَجِدَ لَهُمْ نَصِیْرًا	ان کا کوئی مددگار نہ پائے گا۔

مومن فاسق میل کچیل سے آلودہ سونا مؤمن فاسق و فاجر ہے کہ اسے بھی بھی سزا و عذاب کے بعد خالص کر کے دوزخ سے نکالکر بہشت میں داخل کیا جائے یا چاہے تو اپنے فضل و کرم کے بغیر سزا کے بخش دے۔

کھرا سونا مؤمن کامل جن کے لیے اللہ نے فرمایا

فاصحاب الیمنۃ ما	دائیں طرف والے کیسے داہنے
اصحاب الیمنۃ۔	طرف والے۔

Marfat.com

(فائدہ) تفسیروں میں ہے کہ یہ انکی تعظیم شان کے لیے فرمایا وہ بڑی شان رکھتے ہیں۔ سعید ہیں جنت میں داخل ہونگے ان کے لیے فرمایا کہ والسابقون الاولون سورۃ واقعہ پ۲۷ از آیت نمبر ا تا ۴۰) انکی بہشتی نعمتوں کا تفصیلی بیان ہے۔

حضرت الافاضل علامہ سید محمد نعیم الدین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ۔

قول صحیح تفسیر میں یہ ہے کہ اگلوں سے امت محمدیہ ہی کے پہلے لوگ مہاجرین و انصار میں سے جو سابقین اولین ہیں وہ مراد ہیں اور پچھلوں سے ان کے بعد والے احادیث سے بھی اسکی تائید ہوتی ہے حدیث مرفوع میں ہے کہ اولین و آخرین یہاں اسی امت کے پہلے اور پچھلے ہیں اور یہ بھی مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں گروہ میری ہی امت کے ہیں (تفسیر کبیر اور بحر العلوم وغیرہ)

Marfat.com

۸۔ آتا ہے دردوالا یوں ذوقِ طواف آنا
دل جان سے صدقے ہو سر گرد پھرے دل سے

تشریح

درِ اقدس کے طواف کا مزہ اسوقت آتا ہے جبکہ حاضری دل وجان سے ہو اور سر طواف کیلئے چکر لگائے تو تہہ دل سے۔

حاضری میں خلوصِ تام ہو اور ریاء یا کوئی اور تصور نہ ہو حدیث شریف میں ہے کہ جو صرف حضور اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاضری کا ارادہ ہو تو اس کی خصوصی شفاعت ہوگی (ملخصاً)

یہ روایت اور اس کے علاوہ متعدد روایات فقیر اسی شرح کی سابق جلدوں میں اور اپنی تصنیف محبوب مدینہ میں لکھ چکا ہے۔

۹۔ اے ابرِ کرم فریاد فریاد جلا ڈالا!
اس سوزشِ غم کو ہے ضد میرے ہرے دل سے

حل لغات

ہرے۔ سرسبز۔ تر و تازہ

شرح

اے ابر کرم حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم آپکی بارگاہ میں فریاد ہے۔ فریاد ہے اس سوزشِ غم کو تو میرے سرسبز ہرے بھرے سے کوئی ضد ہے اس نے تو میرے دل کو جلا ڈالا۔

یہ شعر مشہور اشعار ذیل کا ترجمان ہے

Marfat.com

یارسول اللہ انظر حالنا (صلی اللہ علیہ وسلم)
یاحبیب اللہ اسمع قالنا (صلی اللہ علیہ وسلم)
انی فی بحر غم مفرق
خذ یدی سہل لنا اشکالنا

اے اللہ کے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) ہمارے حال پر رحم فرما اور اے اللہ کے حبیب (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہماری آرزو سُنئے۔ بیشک میں غم میں غرق ہوں میری دستگیری فرماتے ہوئے ہماری مشکلات آسان فرمائیے۔

یہ اشعار آیت ذیل کے مطابق ہے اللہ فرماتا ہے

یا ایہا الذین آمنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا۔ (پ۱)

اے ایمان والو راعنا نہ کہو اُنظُرنا (ایک نظر ادھر بھی) کہا کرو۔

دریا ہے چڑھا تیرا کتنا ہی اڑائیں خاک
اتریں گے کہاں مجرم اے عفو ترے دل سے

حل لغات

چڑھا۔ جوش میں آیا ہوا۔ خاک اڑانا۔ فضول کام کرنا۔

شرح

امام احمد رضا قدس سرہٗ منظر قیامت سامنے رکھ کر عرض کرتے ہیں کہ دریا کے قہر و غضب میں ہے گو ہم نے کتنے

Marfat.com

ہی غلط کام کیے لیکن اے سراپا عفو وکرم آپکے دل سے ہم کب اتر سکتے ہیں وہاں تو صرف آپ ہی ہمیں نجات دلوا سکتے ہیں۔

حدیث مجمل

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سورج قیامت کے دن تمہارے اتنا قریب ہوگا کہ پسینہ کانوں کے نصف تک پہنچ جائیگا تو اس حال میں لوگ استغاثہ کریں گے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے، یہاں تک کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے۔ (بخاری صـ ۱۹۹)

حدیث مفصل اور قیامت کا ایک منظر

روز قیامت اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو ایک میدان وسیع وہموار میں جمع کریگا کہ سب دیکھنے والے کے پیش نظر ہوں اور پکارنے والے کی آواز سنیں وہ دن طویل ہوگا اور آفتاب کو اس روز دس برس کی گرمی دیں گے پھر لوگوں کے سروں سے نزدیک کریں گے یہاں تک کہ بقدر دو کمانوں کے فرق رہ جائیگا پسینے آنا شروع ہونگے۔ قد آدم پسینا تو زمین میں جذب ہو جائے گا۔ پھر اوپر چڑھنا شروع ہوگا یہاں تک کہ آدمی غوطے کھانے لگیں گے غڑپ غڑپ کریں گے جیسے کوئی ڈبکیاں لیتا ہے۔ قرب آفتاب سے غم وکرب اس درجہ کو پہنچ جائیگا کہ طاقت طاق ہوگی، تاب تحمل باقی نہ رہے گی رہ رہ کر تین گھبراہٹیں لوگوں کو اٹھیں گی آپس میں کہیں گے دیکھتے نہیں تم کس آفت میں ہو؟ کس حال کو پہنچے؟ کوئی ایسا کیوں نہیں ڈھونڈتے جو رب کے پاس شفاعت کرے کہ ہمیں اس مکان سے نجات دے۔ پھر خود ہی تجویز کریں گے کہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے باپ ہیں انکے پاس چلنا چاہیئے پس آدم علیہ السلام کے پاس جائیں

Marfat.com

گے اور پسینے کی وہی حالت ہے کہ منہ میں لگام کی طرح ہوا چاہتا ہے۔ عرض کریں گے اے باپ ہمارے! اے آدم آپ ابوالبشر ہیں اللہ تعالیٰ نے آپکو دست قدرت سے بنایا اور اپنی روح آپ میں ڈالی اور اپنے ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا اور اپنی جنت میں آپکو رکھا اور سب چیزوں کے نام آپکو سکھائے اور آپکو اپنا صفی کیا۔ آپ اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیوں نہیں کرتے کہ ہمیں اس مکان سے نجات دے۔ آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس آفت میں ہیں اور کس حال کو پہنچے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے۔

لَسْتُ هُنَاكُمْ اِنَّهٗ — میں اس قابل نہیں مجھے آج
لَا يُهِمُّنِيَ الْيَوْمَ — اپنی جان کے سوا کسی کی فکر نہیں
اِلَّا نَفْسِيْ اِنَّ رَبِّيْ — آج میرے رب کے وہ غضب
قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ — فرمایا ہے کہ نہ ایسا پہلے کبھی کیا
غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ — نہ آئندہ کبھی کرے گا۔ مجھے اپنی
قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ — جان کی فکر ہے مجھے اپنی جان
يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ — کا غم ہے۔ مجھے اپنی جان کا خوف
نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ — ہے تم اور کسی کے پاس جاؤ عرض
اِذْهَبُوْا اِلٰى — کریں گے پھر آپ ہمیں کس
غَيْرِيْ۔ — کے پاس بھیجتے ہیں فرمائیں
— گے اپنے پدر ثانی نوح کے پاس
— جاؤ کہ وہ پہلے نبی ہیں جنہیں
— اللہ تعالےٰ نے زمین پر بھیجا وہ
— خدا کے شاکر بندے ہیں۔

Marfat.com

لوگ نوح علیہ السلام کے پاس حاضر ہونگے اور عرض کریں گے اے نوح اے نبی اللہ آپ اہل زمین کی طرف پہلے رسول ہیں، اللہ نے "عبد شکور" آپکا نام رکھا اور آپکو برگزیدہ کیا اور آپ کی دعا قبول فرمائی کہ زمین پر کسی کافر کا نشان نہ رکھا۔ آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس بلا میں ہیں آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچے آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیوں نہیں کرتے کہ ہمارا فیصلہ کردے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے۔

لَسْتُ هُنَاكُمْ لَيْسَ	میں اس قابل نہیں یہ کام مجھ
ذَاكُمْ عِنْدِيْ لَا	سے نہ نکلے گا آج مجھے اپنی
اَنَّهٗ لَا يُهِمُّنِيَ الْيَوْمَ	جان کے سوا کسی کی فکر نہیں میرے
اِلَّا نَفْسِيْ اِنَّ رَبِّيْ	رب نے آج وہ غضب فرمایا
غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا	ہے جو نہ اس سے پہلے کیا اور
لَمْ يَغْضَبْ	نہ اسکے بعد کریگا مجھے اپنی جان
قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَ	کا کھٹکا ہے مجھے اپنی جان کا
لَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ	ڈر ہے تم کسی اور کے پاس
مِثْلَهٗ نَفْسِيْ	جاؤ۔ عرض کریں گے پھر آپ
نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْ	ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں۔ فرمائیں
هَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ	گے تم خلیل الرحمٰن ابراہیم کے پاس
	جاؤ کہ اللہ نے انہیں اپنا دوست
	کیا ہے۔

لوگ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوں گے۔ عرض کریں گے، اے خلیل الرحمٰن اے ابراہیم آپ اللہ کے نبی اور اہل زمین میں اس کے

Marfat.com

خلیل ہیں اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے کہ ہمارا فیصلہ کر دے آپ دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچے۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے۔

لَسْتُ هُنَاكُمْ لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِيْ لَا يَلِمَّنِي الْيَوْمَ اِلَّا نَفْسِي اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَ لَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ۔

میں اس قابل نہیں یہ کام میرے کرنے کا نہیں آج مجھے بس اپنی جان کی فکر ہے میرے رب نے آج وہ غضب کیا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا ہوا نہ اسکے بعد ہوا مجھے اپنی جان کا خدشہ ہے مجھے اپنی جان کا اندیشہ ہے مجھے اپنی جان کا تردد ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ عرض کریں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں۔ فرمائیں گے تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ بندہ جسے خدا نے "تورات" دی اور اس سے کلام فرمایا اور اپنا راز دار بنا کر قرب بخشا اور اپنی رسالت دیکر برگزیدہ کیا۔

لوگ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہونگے۔ اور عرض کریں گے اے موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے لوگوں پر فضیلت بخشی۔ اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیجئے آپ دیکھتے نہیں ہم کس صدمہ میں ہیں۔ آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچے۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے۔

لَسْتُ هُنَاكُمْ لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِيْ لَا اِنَّهٗ

Marfat.com

لَا يَهِمُّنِیَ الْیَوْمَ اِلَّا نَفْسِیْ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَ لَنْ یَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْ هَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ۔

میں اس لائق نہیں یہ کام مجھ سے نہ ہو گا مجھے آج اپنے سوا دوسرے کی فکر نہیں۔ میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ کبھی کیا تھا اور نہ کبھی کرے گا۔ مجھے اپنی جان کی فکر ہے مجھے اپنی جان کا خیال ہے مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ عرض کریں گے، پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں؟ فرمائیں گے تم عیسٰی علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے ہیں اور اسکے رسول اور اسکے رسول اور اسکے کلمہ اور اس کی روح کو مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتے اور مردے جلاتے تھے۔

لوگ مسیح علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے، اے عیسٰی! آپ اللہ کے رسول اور اسکے وہ کلمہ ہیں کہ اس نے مریم کی طرف القا فرمایا اور اس کی طرف کی روح ہیں۔ آپ نے گہوارے میں لوگوں سے کلام کیا، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے کہ وہ ہمارا فیصلہ فرما دے آپ دیکھتے نہیں ہم کس اندوہ میں ہیں۔ آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچے۔ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے۔

لَسْتُ هُنَاكُمْ لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِیْ لَا يَهِمُّنِیَ الْیَوْمَ اِلَّا نَفْسِیْ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَّمْ یَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ یَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ نَفْسِیْ

Marfat.com

نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ۔

میں اس لائق نہیں یہ کام مجھ سے نہ نکلے گا، آج مجھے اپنی جان کے سوا کسی کا غم نہیں۔ میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ ایسا کبھی کیا نہ کرے مجھے اپنی جان کا ڈر ہے مجھے اپنی جان کا غم ہے مجھے اپنی جان کا سوچ ہے تم اور اور کسی کے پاس جاؤ۔ عرض کے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں؟ فرمائیں گے۔

اِئْتُوْا عَبْدًا فَتَحَ اللّٰہُ عَلٰی یَدَیْہِ وَیُجْیٰٓءُ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ اٰمِنًا اِنْطَلِقُوْا اِلٰی سَیِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ فَاِنَّہٗ اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِئْتُوْا مُحَمَّدًا اِنَّ کُلَّ مَتَاعٍ فِیْ وِعَاءٍ مَخْتُوْمٍ عَلَیْہِ اَکَانَ یَقْدِرُ عَلٰی مَا فِیْ جَوْفِہٖ حَتّٰی یَفُضَّ الْخَاتِمَ۔

تم اس بندے کے پاس جاؤ جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے فتح رکھی ہے اور آج کے دن بے خوف و مطمئن ہے اس کی طرف چلو جو تمام بنی آدم کا سردار اور سب سے پہلے زمین سے باہر تشریف لانے والا ہے تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ بھلا کسی سربمہر ظرف میں کوئی متاع ہو اسکے اندر کی چیز لے مہر اٹھائے مل سکتی ہے لوگ عرض کریں گے نہ۔ فرمائیں گے۔

اِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَقَدْ حَضَرَ الْیَوْمَ اِذْھَبُوْا اِلٰی مُحَمَّدٍ فَلْیَشْفَعْ لَکُمْ اِلٰی رَبِّکُمْ۔

یعنی اسی طرح محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انبیاء کے خاتم ہیں (تو جب

Marfat.com

تک وہ فتح باب نہ فرمائیں کوئی بنی کچھ نہیں سکتا۔) اور وہ آج یہاں تشریف فرما ہیں تم انہیں کے پاس جاؤ۔ چاہیئے کہ وہ تمہارے رب کے حضور تمہاری شفاعت کریں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔

اب وہ وقت آیا کہ لوگ تھکے ہارے مصیبت کے مارے ہاتھ پاؤں چھوڑے چار طرف سے امیدیں توڑے بارگاہ عرش جاہ، بیکس پناہ، خاتم دورۂ رسالت، فاتح باب شفاعت، محبوب باوجاہت، مطلوب بلند عزت ملجا عاجزان، ماوائے بیکساں، مولائے دوجہاں، حضور پرنور محمد رسول اللہ شفیع یوم النشور اَفْضَلُ صَلَوَاتِ اللّٰہِ وَ اَکْمَلُ تَسْلِیْمَاتِ اللّٰہِ وَ اَنْمٰی تَحِیَّاتِ اللّٰہِ وَ اَنْمٰی بَرَکَاتِ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَعَیَالِہٖ میں حاضر آئے اور باہزاران ہزار نالہائے زار و دل بے قرار وچشم باریوں عرض کرتے ہیں

اَیَا مُحَمَّدُ وَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَنْتَ الَّذِیْ فَتَحَ اللّٰہُ بِکَ وَجِئْتَ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ اٰمِنًا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ فَلْیَقْضِ بَیْنَنَا اَلَا تَرٰی اِلٰی مَا نَحْنُ فِیْہِ اَلَا تَرَای مَا قَدْ بَلَغْنَا۔

اے محمد اللہ کے نبی آپ وہ ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے آپ سے فتح باب کیا اور آج آپ امن و مطمئن تشریف لائے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور انبیاء کے خاتم ہیں۔ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کہ ہمارا فیصلہ فرما دے۔ حضور نگاہ تو کریں ہم کس درد اور مصیبت میں ہیں۔ حضور

Marfat.com

ملاحظہ تو فرمائیں ہم کس حال کو پہنچے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کا اعلان فرماتے ہیں

حضور پر نور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفاعت کے ارشاد فرمائیں گے اَنَا لَهَا وَ اَنَا صَاحِبُكُمْ (میں شفاعت کے لیے ہوں میں تمہارا وہ مطلوب ہوں جسے تمام موقف میں ڈھونڈ پھرے) صلی اللہ علیہ وسلم و بارک وشرف و مجد وکرم۔ اسکے بعد حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی شفاعت کی کیفیت ارشاد فرمائی۔ یہ نصف حدیث کا خلاصہ ہے مسلمان اسی قدر کو بنگاہ ایمان دیکھے۔ اور اولاً حق جل وعلا کی یہ حکمت جلیلہ خیال کرے کہ کیونکر اہلِ محشر کے دلوں میں ترتیب وار انبیائے عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں جانا الہام فرمائے گا اور دفعتاً بارگاہ اقدس سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم میں حاضر نہ لائیگا کہ حضور تو یقیناً شفیع مشفع ہیں۔ ابتدا یہیں آتے تو شفاعت تو پاتے مگر اولین وآخرین وافقین ومخالفین خلق اللہ اجمعین پر کیونکر کھلتا کہ یہ منصب افخم اسی سید اکرم ومولائے اعظم صلے اللہ علیہ وسلم کا حصہ خاصہ ہے جس کا دامن رفیع جلیل ومنیع تمام انبیاء ومرسلین کے دست ہمت سے بلند وبالا ہے۔ پھر خیال کیجئے کہ دنیا میں لاکھوں کروڑوں کان اس حدیث سے آشنا اور بے شمار بندے اس حال کے شناسا، عرصات محشر میں صحابہ وتابعین وائمہ محدثین واولیائے کاملین وعلمائے عاملین سبھی موجود ہوں گے، پھر کیونکہ یہ جانی پہچانی بات دلوں سے ایسے بھلا دی جائے گی کہ اتنی کثیر جماعتوں میں ان طویل مدتوں تک کسی کو اصلاً یاد نہ آئے گی۔ پھر نوبت بہ نوبت حضرات انبیاء سے جواب سنتے جائیں گے جب بھی مطلق دھیان نہ آئیگا کہ یہ وہی واقعہ ہے جو سچے مخبر نے پہلے ہی بتایا ہے

Marfat.com

پھر حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثنا کو دیکھتے وہ بھی یکے بعد دیگرے انبیائے مابعد کے پاس بھیجتے جائیں گے یہ کوئی نہ فرمائے گا کہ کیوں بیکار ہلاک ہوتے ہو۔ تمہارا مطلوب اس پیارے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہے یہ سارے سامان اسی اظہار عظمت واشتہار وجاہت محبوب یا شوکت کی خاطر ہیں۔

لِیَقْضِیَ اللّٰہُ اَمْرًا کَانَ مَفْعُوْلاً صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

میدان حشر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سہارا

سوال شفاعت پر حضرات انبیاء کے جواب اور ہمارے

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا مبارک ارشاد ملا دیکھئے یہیں مقام محمود کا مزہ آتا اور ابھی کالشمس کھلا جاتا ہے کہ سب نجوم ورسالت ومصابیح نبوت میں افضل و اعلیٰ واجل واجلے واعظم واولیٰ وبلند وبالا وہی عرب کا سورج حرم کا چاند ہے جس کے نور کی حضور ہر روشنی ماند ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبارک وشرف ومجد وکرم اور انبیائے خمسہ کی وجہ تخصیص ظاہر کہ حضرت آدم اول انبیاء وپدر انبیاء ہیں اور مرسلین اربعہ اولوالعزم مرسل اور سب انبیائے سابقین سے اعلیٰ وافضل تو ان پر تفضیل سب پر تفضیل (تجلی الیقین)

(۱۱) کیا جانیں یم غم میں دل ڈوب گیا کیسا
کس تہ کو لئے ارمان ابتک تیرے دل سے

Marfat.com

حل لغات

یَمّ۔ دریا۔ تہ۔ نیچے۔ تلا۔ انتہا

شرح

لوگوں کو کیا خبر کہ دریائے غم میں دل کیسے ڈوب گیا
اور دل میں حضور علیہ السلام۔ آپکا ارمان لیکر تا حال
کس انتہا تک پہنچا ہے۔

عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنی داستان عشق کا اظہار فرمایا ہے
کہ عوام کو کیا خبر کہ عشق رسول صلے
اللہ علیہ وسلم میں انسان کیا کیا مراتب
حاصل کرتا ہے دیکھئے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے عشق رسول صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کتنا دکھ اٹھائے لیکن اللہ نے وہ مرتبہ بخشا جس پر بہت سے بڑوں
سے بڑے بھی رشک کناں ہیں اور کل قیامت میں ان کی شان دیدنی ہوگی۔
تجلی الیقین شریف میں ہے کہ کثیر بن مرہ حضرمی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے
مروی ہے کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
تَبْعُثُ نَاقَۃَ ثَمُوْدٍ لِّصَالِحٍ فَیَرْکَبُھَا مِنْ عِنْدَ
قَبْرِہٖ حَتّٰی تُوَافِیَ بِہِ الْمَحْشَرَ قَالَ مَعَاذٌ وَ
اَنْتَ تَرْکَبُ الْغَضْبَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ
تَرْکَبُھَا اِبْنَتِیْ وَ اَنَا عَلَی الْبُرَاقِ اِخْتَصَّتْ بِہٖ
مِنْ دُوْنِ الْاَنْبِیَاءِ یَوْمَئِذٍ وَ یَبْعَثُ بِلَالٌ
عَلٰی نَاقَۃٍ مِّنْ نُوْقِ الْجَنَّۃِ یُنَادِیْ عَلٰی ظَھْرِھَا
بِالْاَذَانِ فَاِذَا سَمِعْتُ الْاَنْبِیَاءُ وَ اُمَمُھَا اَشْھَدُ

Marfat.com

اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَ اَشْـهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالُوْا وَ نَحْنُ نَشْـهَدُ عَلٰى ذٰلِكَ

یعنی حضور سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ناقہ ثمود اٹھایا جائیگا۔ وہ اپنی قبر سے اس پر سوار ہو کر میدان حشر میں آئیں گے

• فقیر کہتا ہے غفر اللہ تعالیٰ کہ عشاق کی عادت ہے جب کسی جمیل و شکیل کی کوئی خوبی سنتے ہیں فوراً ان کی نظر اپنے محبوب کی طرف جاتی ہے کہ اسکے مقابل اسکے لیے کیا ہے اسی بنا پر معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کی اور یا رسول اللہ حضور اپنے ناقہ مقدسہ غضبا پر سوار ہونگے۔ فرمایا۔ نہیں اس پر تو میری صاحبزادی سوار ہوگی اور میں براق پر تشریف رکھوں گا کہ اس روز سب انبیاء سے الگ خاص مجھے کو عطا ہوگا اور ایک جنتی اونٹنی پر بلال کا حشر ہوگا۔ کہ عرصات محشر میں اسکی پشت پر اذان دیگا جب انبیاء اور ان کی امتیں اَشْـهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَ اَشْـهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ سنیں گے سب لوگ کہہ اٹھیں گے کہ ہم بھی اس پر گواہی دیتے ہیں سبحان اللہ ! جب تمام مخلوق الٰہی اولین و آخرین یکجا ہوں گے اس وقت بھی ہمارے ہی آقا کے نام پاک کی دہائی پھرے گی، الحمد للہ اس دن کھل جائے گا کہ ہمارے حضور نبی الانبیاء ہیں، المنۃ اللہ ! اس دن موافق و مخالف پر روشن ہو گا کہ مالک یوم الدین ایک اللہ ہے اور اس کی نیابت سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اسکے ساتھ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو یہ عہدہ بھی قابل صد رشک ہوگا کہ بڑے کریم اونٹ سواروں کے ساتھ ایک جنتی اونٹنی کا سوار سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اذان

Marfat.com

دیتے ہوئے نظر آئیں گے اس سے بڑھ کر فکر عشق کے حاں کی۔

سیّدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ

کچھ یہی کیفیت سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے عشق کی بھی ہے کہ اللہ نے وہ مرتبہ بخشا کہ دنیا میں عالم لبطون کا غوث اعظم سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو بتایا تو شب معراج عرش اعظم میں خاص مقام عطا فرمایا۔ کہ وہاں پہنچکر ہی اپنے محبوب کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا سیر ہو کر دیدار کر لیں۔ اور کل قیامت میں مَقْعَدِ صِدْقٍ عند ملکٍ مقتدر۔ میں پہنچانے کے لیے ملائکہ کے جھرمٹ میں جلوس کی شکل میں لیجایا جائے گا۔ اللہ ہمیں بھی عشق مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے نوازے۔

(آمین)

۱۲۔ کرتا تو ہے یاد ان کی غفلت کو ذرا روکے

للہ رضا دل سے ہاں دل سے ارے دل سے

شرح احمد رضا (امام اہلسنت رحمہ اللہ) حبیب کبریا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر وقت یاد کرتا رہتا ہے فلہذا اے کریم فی سبیل اللہ غفلت کو روکدو۔ کہ وہ میرے قریب نہ بھٹکے گویا اس آرزو پر کسی نے اعلٰحضرت قدس سرہٗ سے سوال کیا کہ کیا یہ تم دل سے آرزو کر رہے ہو یا صرف رسمی بات ہے

Marfat.com

آپ نے فرمایا ارے بندہ خدا بخدا دل سے ہی یہی آرزو اور تمنا ہے کہ ہر آن ہر لمحہ انکی یاد میں زندگی بسر ہو۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ کی زندگی کے لمحات

شعبان ۱۲۸۶ھ سے لیکر ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ تک

پورے چون برس مسند افتاء پر متمکن رہے اور اس عرصہ میں اتنا لکھا کہ حضرت علامہ الحاج مولانا شاہ محمد حسنین رضا خان صاحب نے جب حساب لگایا تو فی دن چھپن صفحات کتابت و تحریر کے نکلے۔

وقت تحریر کا یہ عالم تھا کہ کوئی سوال آیا تو اسکے جواب میں دلائل کا انبار لگ جاتا پھر بھی آپکے قلم حقیقت رقم کو میری نہ ہوتی تھی آپ کی ایک ایک کتاب معلومات کا خزینہ اور تحقیقات کا گنجینہ ہے اور بے شمار حقائق و معارف سے مملو ہے ہر تصنیف کا نام ایسا پیارا اور دلکش ہے جسے پڑھ کر اہل علم عش عش کر اٹھتے ہیں ہر کتاب کا نام حسین و جمیل اور فقروں کی صورت میں علم و ادب میں ڈوبا ہوا فصاحت و بلاغت میں ڈوبا ہوا اور معانی و بیان کی میزان پر وزن کیا ہوا ہے۔

باوجود اسکے کہ آپ جملہ علوم دینیہ کے شعر گوئی میں طولیٰ رکھتے تھے شاعری آپکا مشغلہ نہ تھا اور نہ ہی اس کے لیے کوئی تیاری وغیرہ کرتے بلکہ جب بھی مدینہ طیبہ خاک بغداد کی یاد کے دریا موجزن ہوتے تو بے ساختہ محبت والفت کے جذبات شعروں کے سانچے میں ڈھل کر زبان میں آجاتے۔ آپکی بیشتر نعتوں میں بے ساختہ سوز و گداز کیف و جذب، فصاحت و بلاغت جوش بیان اور پاس شریعت غرض آپکے کلام میں ہر طرح کا حسن صوری و معنوی بدرجہ اتم موجود تھا۔ آپکے نعتیہ کلام کو جام کوثر کہا جائے تو یقیناً بجا ہوگا۔ آپکا نعتیہ کلام اہل ایمان و محبت کے ساز

Marfat.com

روح کا دلنواز نغمہ معلوم ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ ذوق سلیم رکھنے والے حضرات آپکے کلام کو سن کر جھوم جھوم جاتے ہیں۔ آپ خود تحدیث نعمت کے طور پر فرماتے ہیں۔

؎ یہی کہتی ہے بلبل باغ جناں کہ رضا کی طرح کوئی سحر بیاں
نہیں ہند میں واصف شاہدی مجھے شوخیٔ طبع رضا کی قسم

برصغیر ہند و پاک میں اہل محبت کی شاید ہی کوئی محفل ایسی ہوگی جہاں آپکے کلام اور مشہور زمانہ "مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام" کی گونج سنائی دے۔ آخر کیوں نہ ہو آپکی نعتوں کے ایک ایک شعر سے شہنشاہ مدینہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت کے چشمے پھوٹتے ہیں آپ خود فرماتے ہیں۔

؎ گونج گونج اٹھے ہیں نغماتِ رضا سے بوستان
کیوں نہ ہو کس پھول کی مدحت میں دامنقار ہے

اکثر شعراء جوش شاعری میں کچھ کا کچھ کہہ جایا کرتے ہیں مبالغہ آرائی کی سطح پر آکر زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں مگر امام بریلوی نے شاعری میں ایک نئے طرح ڈالی اور نعت گوئی کی ایک حد فاصل قائم کر دی۔ آپکی نعتوں میں کہیں بھی شانِ رسالت کی گستاخی و بے ادبی کا پہلو نہیں نکلتا۔ اور نہ ہی دامن شریعت آپکے ہاتھ سے چھوٹا۔ نہ ہی کہیں حد سے تجاوز پایا جاتا ہے۔

عادات کریمہ

تواضع و انکسار، اطاعت والدین، بزرگوں کی تعظیم چھوٹوں پر شفقت جذبات بخشش و سخاوت، احتیاط فی الدین حق گوئی حلم و عفو وغیرہ شعبوں میں بھی آپکی زندگی مثال کی حیثیت رکھتی ہے۔

قبلہ کی طرف رخ کر کے کبھی نہ تھوکتے اور قبلہ کی طرف پاؤں نہ کرتے تھے۔

Marfat.com

جماہی لیتے وقت دانتوں میں انگلی دباکر آواز پیدا نہ ہونے دیتے۔ کبھی قہقہہ بلند نہ کرتے تھے۔

نماز عمامہ باندھ کر پڑھتے۔ اپنا کنگھا اور شیشہ الگ رکھتے مسواک ضرور کرتے۔ سر مبارک میں پھلیل ڈلواتے تعویز خدمت خلق کے طور پر مفت دیتے تھے دوکاندار آپکو مفت سودا دینے کی خواہش کرتے یا کم لینا چاہتے مگر آپ ہمیشہ بازار کی قیمت ادا کرتے تھے۔ لوگوں کا دل رکھنا بہت ضروری سمجھتے تھے۔ مسجد سے گھر جاتے ہوئے عمامہ نعل میں دبا لیتے تھے۔ چلتے وقت بہت آہستہ قدم اٹھاتے اور نگاہیں عام طور پر نیچی رکھتے زیادہ وقت تالیف و تصنیف یا فتویٰ نویسی میں گزارتے۔ مہمانوں اور عام لوگوں سے بیک وقت عصر کے بعد مستقل ملاقات فرمایا کرتے تھے۔ نماز بہت آہستہ اور سکون سے پڑھتے ہر شخص کے ساتھ اخلاص سے پیش آتے۔ آپکے در اقدس سے کوئی سائل خالی نہ لوٹتا۔ محتاجوں۔ ضرورتمندوں اور بیوہ عورتوں کے لیے آپ نے ماہانہ وظیفے مقرر کر رکھے تھے۔ اور یہ امداد صرف مقامی لوگوں تک ہی محدود نہ تھی۔ بلکہ دوسرے شہروں میں منی آرڈر کے ذریعے بھی آپ امدادی رقوم ارسال فرمایا کرتے تھے۔ آپکے ہر کام میں مکمل خلوص ہوتا۔

تفصیل آپکی سوانحعمریوں میں ہے خود اپنی زندگی کے ہر لمحہ کا تصور یوں بیان فرماتے ہیں۔

بحمد اللہ اگر قلب کے دو ٹکرے کیے جائیں تو خدا کی قسم ایک پر لکھا ہو گا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور دوسرے پر لکھا ہوگا مُحَمَّد رسول اللّٰہ (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

(الملفوظ صـ۶۷ ج۳)

Marfat.com

نعت ۵۶

اللہ کے نبی سے

فریاد ہے نفس کی بدی سے

حل لغات

بدی (بالفتح) شرارت۔ سرکشی وغیرہ۔

شرح

اللہ تعالیٰ اور اسکے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ ہ میں نفس کی شرارت اور سرکشی کے متعلق فریاد ہے۔

امام بوصیری اور امام احمد رضا قدس سرہٗ

جس طرح امام احمد رضا قدس سرہٗ عشقِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ امام بوصیری قدس سرہٗ کا رنگ دکھاتے ہیں ایسے نفس کی شرارت وفساد کے اظہار میں بھی انکا تتبع فرماتے ہیں چنانچہ یہ شعر امام بوصیری رحمہ اللہ کے قصیدہ حجرہ شریف کا خلاصہ محسوس ہوتا ہے۔

لَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ اَنِّیْ مَا اُقَدِّرُہٗ
کَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِیْ مِنْہُ بِالْکَتَمِ

کاش میں پہچانتا اس مہمان کی توقیر کو تو سر کی سفیدی کو مہندی سے چھپا لیتا

مَنْ لِّیْ بِرَدِّ جِمَاحٍ مِّنْ غَوَایَتِہَا
کَمَا یُرَدُّ جِمَاحُ الْخَیْلِ بِاللُّجُمِ

Marfat.com

کون ہے جو نفسِ سرکش کو مرے یوں پھیر دے
روکتے ہیں جیسے گھوڑوں کی لگاموں سے بہم

فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِیْ کَسْرَ شَهْوَتِهَا
اِنَّ الطَّعَامَ یُقَوِّیْ شَهْوَةَ النَّهِمِ

نفس کی خواہش گناہوں سے نہیں ہوتی ہے دور
جس طرح جوع البقر میں پُر نہیں ہوتا شکم

وَالنَّفْسُ کَالطِّفْلِ اِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰی
حُبِّ الرَّضَاعِ وَ اِنْ تَفْطِمْهُ یَنْفَطِمِ

نفس کی ہیں عادتیں مانند طفل شیر خوار
دودھ پیتا جائے گا جب تک چھڑا دینگے نہ ہم

فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّیَهٗ
اِنَّ الْهَوٰی مَا تَوَلّٰی یُصْمِ اَوْ یَصِمِ

خواہشوں کو روک ہرگز نفس کا تابع نہ ہو
ختم کر دے یا نہ تجھ کو عیب والا کم سے کم

وَرَاعِهَا وَهِیَ فِی الْاَعْمَالِ سَائِمَةٌ
وَ اِنْ هِیَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰی فَلَا تُسِمِ

باز رکھ حسنِ عمل کو لذتِ تشہیر سے
اس چراگاہِ ہوس سے دُور رکھ اپنا قدم

کَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةٌ لِلْمَرْءِ قَاتِلَةً
مِّنْ حَیْثُ لَمْ یَدْرِ اَنَّ السُّمَّ فِی الدَّسَمِ

Marfat.com

لذتیں چکنی غذا کی زہر قاتل تھیں مگر
کھانے والے نے نہ جانا اسمیں پوشیدہ ہے سم

وَاخْشَ اللّٰہَ سَائِسَ مِنْ جُوْعٍ وَّمِنْ شَبَعٍ
فَرُبَّ مُخْمَصَۃٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخَمِ

مکر سے کر خوف انکے شکم سیری ہو کر بھوک
آفتیں خالی شکم کی کچھ نہیں سیری سے کم

۲۔

دن بھر کھیلوں میں خاک اڑائی
لاج آئی نہ ذروں کی ہنسی سے

حل لغت خاک اڑانا۔ بیکار فضول کام کرنا۔ لاج (ہندی) حیا۔ شرم۔ عزت۔ آبرو۔ لاج آنا۔ لحاظ آنا۔ شرم آنا۔

۲۔ شرح دن پر کھیل کود میں بیکار اور فضول کام کیے۔ ذروں کے ہنسنے سے بھی لحاظ نہ آیا کہ وہ میری اس فضول زندگی پر مذاق اڑ رہے ہیں اور گویا کہتے ہیں کہ ہم ذرہ بمقدار ہو کر یاد خدا میں مشغول ہیں اور تو حضرت انسان خلافت کا حامل ہو کر بیکار اور فضول وقت گزار رہا ہے۔

(فائدہ:) اپنے نفس سے جھگڑا اور تکرار بزرگی کی علامت ہے ایک بزرگ فرماتے ہیں ایک آدمی کسی جنگل میں کہیں جا رہا تھا۔ ایک کونے میں سخت لہجہ سے

Marfat.com

گفتگو سنائی دی ایسے محسوس ہو رہا تھا گویا کوئی کسی سے لڑ رہا ہے اس طرف وہ بزرگ پہنچے تو کونے میں صرف ایک بزرگ سفید ریش نہایت ضعیف و نحیف چٹائی پر پڑا ہے اور کوئی دوسرا نظر نہ آیا۔ اس شخص نے بزرگ سے ماجرا پوچھا تو فرمایا کہ میں اپنے نفس کی شرارت پر اسے کوس رہا ہوں یہ ٹھنڈا پانی مجھ سے مانگ رہا ہے میں اسے کہتا ہوں کہ جب تک ایک ہزار دوگانہ مع ختمات ختم نہ ہو گا ٹھنڈا پانی تو بجائے خود پانی کا گھونٹ بھی نہیں ملیگا۔ اس پر نفس روتا ہے اور میں اسے کوستا ہوں۔

شب بھر سونے ہی سے غرض تھی

۳-

تاروں نے ہزار دانت پیسے

حل لغات دانت پیسنا۔ بہت غصے میں ہونا۔ جھلانا۔

۳۔ شرح ساری رات غفلت کی نیند میں گزار دی۔ اگرچہ تیری اس غلط کاری پر ستاروں نے بہت سخت غصہ کیا اللہ تعالیٰ کی نعمتیں کھائیں صحت و عافیت اور فراغت بھی حاصل ہے پھر بھی تو اے غافل اپنے مالک کو یاد نہیں کرتا۔ تجھے غفلت نے اتنا غرہ کیا ہے کہ لمحہ بھر بھی اٹھ کر اللہ کو یاد نہ کیا۔ تیرا یہ غفلت سے سونا تجھے نقصان دیگا۔ اٹھ کھڑا ہو نیند کے وقت آگے بہت پڑے ہیں۔

Marfat.com

جاگنا ہے جاگ لے افلاک کے سایہ تلے
حشر تک سوتا رہیگا خاک کے سایہ تلے

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا مجاہدہ و ریاضت

حضرت شیخ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ

کا بیان ہے کہ حضرت غوث الاعظم کا طریقہ سلوک بے نظیر اور ساتھ ہی بہت مشکل بھی تھا۔ آپ کے ہم عصر شیوخ میں کوئی ان کا ہم سر نہ تھا آپ اپنے ہر عضو کو اس کی طاقت کے مطابق عبادت سپرد فرمایا کرتے آپ ہر وقت کتاب و سنت کی پیروی میں اور ہر حالت میں ذکر اللہ میں مشغول رہتے، آپ احکام شریعت کی پوری پوری حفاظت کے ساتھ اسرارِ حقیقت کا مشاہدہ فرماتے

حضرت غوث الاعظم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ پچیس سال تک میں عراق کے جنگلوں میں ترکِ دنیا کیے ہوئے عبادت میں مصروف رہا۔ فرمایا کہ چالیس سال تک میں نے عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی ہے اور پندرہ سال تک عشاء کی نماز کے بعد ایک قرآن پاک ختم کرتا رہا ہوں۔ اور تین دن سے چالیس دن تک ایسا بہت سا زمانہ گزرا ہے کہ میں کھانے پینے اور سونے سے علیحدہ رہا۔ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ ایک شخص مجھ سے وعدہ لیکر گیا کہ جب تک میں نہ آؤں آپ یہاں سے نہ جائیں۔ میں ایک سال تک اسکا انتظار کرتا رہا ایک سال بعد لوٹا اور پھر یہی وعدہ لیکر چلا گیا۔ یہاں تک کہ تیسری مرتبہ پھر یہی واقعہ ہوا لیکن میں وہاں سے نہ ہٹا۔ تیسری مرتبہ وہ آیا تو اپنے ہمراہ دودھ اور روٹی لایا اور کہا میں خضر ہوں ہم دونوں نے کھانا کھایا اس کے بعد انہوں نے کہا کہ سیر و سیاحت ختم کر کے بغداد جائیے۔ مجاہدہ و ریاضت ہی میں انسانی تکمیل ہے ورنہ انسان اس سے

Marfat.com

خالی ہے تو مٹی کا ایک ڈھیلہ ہے اسی لیے علامہ اقبال مرحوم نے کیا خوب فرمایا

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

ازالۂ وہم بعض فرقے نجات کا دارومدار اعمال صالحہ کو سمجھتے ہیں۔ لیکن اہلسنت کے نزدیک نجات کا دارومدار ایمان پر ہے جسے ہم عقائد صحیحہ سے تعبیر کرتے ہیں اقبال مرحوم کے شعر میں بھی یہ شرط ضروری ہے کہ قبولیت عمل کا انحصار سراسر ایمان پر ہے کیونکہ عمل کا تعلق جسم سے ہے اور ایمان کا تعلق روح سے۔ جسم فانی ہے، روح باقی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد، خیر خیرات سب اسی وقت ہیں جب طائر روح قفس عنصری میں موجود ہے۔ اعمال نیک کی جزا اور افعال بد کی سزا بعد از مرگ روحانی طور پر ہی منتج ہوگی کہ روح ہی ان کی محرک اور ضامن ٹھہری۔ افعالِ بدنی ہمارے ارادوں کے پابند ہیں اور ہمارے ارادے وساوس ویقین سے تحریک پذیر اور ہمارے وجود پر ہماری روح کی حاکمیت مسلم ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (سورۃ الحدید پ ۲۷)

ترجمہ:- ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور اسکے رسول کے۔

اس جملے میں ہمارے مؤقف کی تائید ہو رہی ہے کہ ایمان سے مراد عقائد صحیحہ مراد ہیں۔ اس لیے کہ یوں تو ایمان کے لیے اقرار باللسان ہی شریعت میں کافی ہے جس نے منافقین کو بھی دنیا میں پناہ میں رکھا۔ مگر ابن ابی اور اس کے حواریوں مقر باللسان تھے، پھر بھی آیت کریمہ نازل ہوئی۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا

Marfat.com

بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ۔ (الحدید پ۲۷)

اے وہ لوگ جو بظاہر ایمان لانے کے مدعی ہو، ڈرو اللہ سے اور دل سے اللہ و رسول پر ایمان لاؤ۔ ایمان مفصل کی دوسری شقیں اور تفصیلات کلمہ آمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ میں مدغم ہیں۔ گو ابن ابی اور اسکے جیسے بہتیرے مسجد نبوی میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نمازیں پڑھتے رہے مگر ابن ابی کے بظاہر مسلمان مرنے پر اسکے لیے دعا فرمانے سے اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب کو منع فرما دیا۔

(فائدہ) دنیا میں بہت سارے ادیان و مذاہب ہیں۔ نیز بڑے بڑے غیر مسلم اہلِ ثروت و سرمایہ دار آج بھی اعمال خیر کے مرتکب ہیں لیکن اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الاسلام ط۔

اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے) اور وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الاسلامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ۔

جس نے اسلام کے سوا دوسرا دین اختیار کیا وہ نامقبول ہے) پڑھ لینے کے بعد کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ غیر مسلم سزاوار جنت کے مستحق ہرگز نہیں بلکہ ان کافروں کے اعمال نیک مقدار میں کوہ ہمالہ ہی کیوں نہ ہوں، اللہ کے نزدیک راکھ کا ڈھیر ہیں۔ کیونکہ وہ مؤمن نہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّہِمْ اَعْمَالُہُمْ کَرَمَادِ نِ اشْتَدَّتْ بِہِ الرِّیْحُ فِیْ یَوْمٍ عَاصِفٍ۔ (

(اپنے رب سے منکروں کا حال ایسا ہے کہ ان کے کام ہیں جیسے راکھ کہ اس پر ہوا کا سخت جھونکا آیا آندھی کے دن میں (سورہ ابراہیم پ۱۳)

Marfat.com

ثابت ہوا کہ اعمال نیک کی قبولیت محض ایمان پر ہے خدانخواستہ اگر کسی نے ساری زندگی گناہوں اور کفر و شرک میں گزاری اور صغائر و کبائر میں بھی مبتلا رہا۔ مگر بالآخر حق پہچان کر اسے توبہ کی توفیق نصیب ہوئی اور ایمان لایا تو اللہ تعالیٰ اسکے کل گناہوں کو بخش دیتا ہے چنانچہ اللہ نے فرمایا۔ وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِهَا وَ اٰمَنُوْا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (الاعراف)

اور جنہوں نے برائیاں کیں اور اسکے بعد توبہ کی تو اسکے بعد تمہارا رب بخشنے والا مہربان ہے۔

موازنہ اعمال صالحہ اور ایمان کامل یعنی عقائد صحیحہ

۱۔ غزوات میں ایک مخلص مؤمن رسول اکرم کے پاس آتا ہے۔ کلمہ پڑھتا ہے اور ایمان لاکر جہاد میں شریک ہوکر شہید ہو جاتا ہے اعمالِ نیک کا اسے مزید موقع نہ ملا۔ مگر صحابی ہوا۔ اور حق پر جان دے کر مستحق رحمت ایزدی ٹھہرا۔

اس کے برعکس زندگی بھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں رہ کر اعمال صالحہ میں اوقات بسر کیے بلکہ جہاد جیسی عظیم العبادات میں بھی نہ صرف شمولیت بلکہ جان تک بھی قربان کردی۔ تب بھی وہ منہ صرف معمولی جہنمی بلکہ اللہ نے الدرک الاسفل من النار کی وعید سنائی۔ اس سے ثابت ہوا کہ اعمال کی قبولیت کا دارومدار صرف اور صرف ایمان پر ہے اسی لیے خاتمہ بالخیر و بالایمان کی دعا ہر مؤمن کا شعار ہے اعمال خیر و نیک انسان کو صالح نہیں بناتے۔ اسکا ایمان برحق اور اسلام اسے صالحین میں شمار کراتا ہے۔

تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ پر غور فرمایئے اعمال خیر

Marfat.com

کے سو پہاڑ بھی ہوں تو ایک ایمان کے سقوط سے وہ یک قلم جبط ہو جائیں گے۔ صحابہ کرام کی آواز ایخانے میں رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز پر بلند ہو گئی تو حبطِ اعمال کی وعید آئی۔ (سورہ حجرات)

معلوم یہ ہوا کہ نبی کی شان میں سوئے ادب کا کوئی پہلو بھی کفر سے مماثل ہے کہ نتیجہ دونوں کا حبط عمل ہی ہے۔

ایمان ہے کیا؟

اللہ تعالیٰ پر اسکے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ان سے قبل آئے والے تمام رسولوں پر۔ تمام آسمانی کتابوں پر۔ فرشتوں پر۔ حشر و نشر پر قضا و قدر اور روز جزا پر صدق دل سے کامل یقین کا نام ایمان ہے اور خلاصۂ ایمان بلکہ جان ایمان محبت و عشق رسول ہے کیونکہ فرمایا ہے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَ وَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔

یعنی تم میں کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ مجھ سے اپنے ماں باپ، اپنی اولاد اور تمام انسانوں سے زیادہ محبت نہ کرے۔

فیصلہ قرآن حکیم

سورۂ توبہ کی چوبیسویں آیت کریمہ کا ترجمہ ملاحظہ فرمایئے اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے، تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ قبیلہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اسکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک

Marfat.com

کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

(فائدہ) اسی پاک وصاف ایمان کی روشنی میں ہر عمل نیک کی جزا ہے۔ ایمان وعمل صالح لازم وملزم ہیں۔ ایمان کے ساتھ عمل صالح کی کیا اہمیت ہے اسکا اندازہ اسی سے لگائیے کہ اللہ جلّ شانہٗ نے قرآن عظیم میں ایک دو جگہ نہیں بلکہ ۶۲ مقامات پر تو ایمان وعمل کو ایک ساتھ اور تقریباً ایک ہی الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے عمل صالح کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہی اہل جنّت ہیں اور ہمیشہ اس میں رہیں گے انہیں کے لیے مغفرت ہے اور اجر عظیم، انہیں کے لیے نہ کوئی خوف ہے۔ نہ کوئی غم، گویا ایمان کے ساتھ عمل صالح رکھنے والے اللہ کے دوست اور ولی ہیں اولیاء اللہ کی یہی شان فرمائی گئی ہے کہ ان کے لیے نہ کوئی خوف نہ کوئی حُزن۔

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔

اللہ تعالےٰ نے طُوبیٰ لَھُمْ وَحُسْنُ مَاٰب۔ ایمان وعمل صالح والوں کی شان میں ہی فرمایا ہے ان کے لیے حساب رزق مقرر کیا گیا ہے

فَاُولٰٓئِکَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ یُرْزَقُوْنَ فِیْھَا حِسَابٍ ط۔ (سورۃ الحج پ ۱۷ ۲۳)	جنت میں یہ سونے اور موتیوں سے نوازے جائیں گے۔ جہاں لباس حریر میں ملبوس ہونگے

اور اسی سورۃ کے چودھویں آیت میں اسی عبارت کی تکرار کے بعد اللہ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ ط۔

ایمان والوں کو دنیا میں بھی کامیابی ہوگی اور آخرت میں بھی اور جو حالت کفر

Marfat.com

سے توبہ کر کے ایمان لائے اللہ تعالیٰ اسکے سیئات کو حسنات سے بدل دیگا کہ یہ اللہ کی عادت ہے اور اسکا وعدہ اور اللہ اپنے وعدوں کے خلاف کرتا ہی نہیں۔

اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ	مگر جو توبہ کرلے اور ایمان لائے
وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا	اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی
فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ	برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے
اللّٰہُ سَیِّاٰتِھِمْ	بدل دیگا۔ اور اللہ بخشنے والا
حَسَنٰتٍ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ	مہربان ہے۔
غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۔	

(سورہ الفرقان آیت ۷۰)

قرآن حکیم کے ۳۰ پاروں میں لولو اور مرجان کی طرح سجی ہوئی ان آیات کریمہ کی تلاوت کیجئے اور دیکھئے کہ اللہ تعالےٰ نے ساٹھ ستر مقامات پر جو اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰت۔ فرمایا ہے ان میں عمل صالح کے لیے ایمان کو شرط قرار دیا ہے۔ ایمان کو بہر حال اولیت حاصل ہے اسکے بعد ہی عمل عمل صالح بنتا ہے لہذا اگر ایمان درست نہیں تو ہزار نہیں اگر لاکھ عمل کرتے رہیں قیامت کے روز وہ منہ پر مار دیئے جائیں گے۔ اگر ایمان کی دولت مل گئی اور عمل کا وقفہ نہ نصیب ہو سکا تو ایمان کی بدولت ہمارے گناہ ہی نیکوں میں بدل جائیں گے جیسا کہ قرآن شاہد ہے اور یہ تو ایمان کا تقاضا ہے کہ مومن عمل صالح کرتا رہے لہذا ہر مسلمان کو اپنے ایمان کی خیر منانی چاہیئے کہ یہی ہماری نیکوں اور نجات کا ضامن ہے۔ ع

خدا سر دے تو سودا دے نری زلفِ پریشان کا

Marfat.com

ایمان پہ موت بہتر اونفس
۴- تیری ناپاک زندگی سے

۴۔ شرح اے نفس کمینے موت ایمان پہ نصیب ہو تیری اس ناپاک زندگی سے بہتر ہے۔

خاتمۂ ایمان

خاتمہ برایمان کی آرزو ہر بندۂ محبوب خدا نے کی۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے لبوں پر ہر وقت یہ دعا رہتی۔

اللّٰھم ارزقنا شھادۃ	اے اللہ ہمیں اپنی راہ میں شہادت
فی سبیلک واجعل	دے اور ہماری موت وحیات
موتنا و حیوتنا	تیرے حبیب صلے اللہ علیہ
ببلد حبیبک	وسلم کے شہر مبارک (مدینہ) میں
	ہو۔

انتباہ زندگی میں انسان پر لازم ہے کہ ان امور کی عادت پر زندگی بسر کرے جو خاتمہ ایمان کے موجب ہیں ورنہ ورثہ پر لازم ہے کہ وہ اسکے خاتمۂ ایمان پر موت۔

۱۔ سرہانے بیٹھ کر کلمۂ شہادت یا کلمہ طیب بالجہر پڑھیں اسے نہ کہیں کہ کلمہ پڑھ

Marfat.com

۱۔ کیونکہ سکرات الموت کی شدت سے کہیں اس سے انکار سرزد نہ ہو جائے
۲۔ ٹھنڈا میٹھا پانی کے قطرات منہ میں ڈالیں تاکہ تسکین ہو تو کلمہ سنکر پڑھ لے
۳۔ سورۃ یٰسین اور سورہ رعد کی تلاوت کسی خوش ایمان صحیح خواں قاری۔
حافظ سے سنائیں۔
۴۔ نیک لوگ ملکر اُسکے خاتمہ ایمان کی دعائیں کریں۔ وغیرہ وغیرہ

او شہد نما زہر درجام
۵۔ گم جاؤ کدھر تیری بدی سے

حل لغات شہد وہ میٹھا شیرہ جو مہال کی مکھیاں جمع کرتی ہیں۔ رنگبیں۔ جام۔ پیالہ۔ گلاس۔ کٹورہ۔ شراب پینے کا برتن۔ گم جاؤں۔ کھو یا جاؤں۔ غائب ہو جاؤں

۵۔ شرح ارے نفس کمینے پیالہ میں زہر ڈالکر شہد دکھانے والے۔ تیری شرارت سے کہاں غائب ہو جاؤں۔

نفس شیطان کی فریب کاریاں

نفس و شیطان کی شرارتوں سے انبیاء علیہم السلام تو معصوم اور اولیاء کرام محفوظ ہیں لیکن ہمارے جیسوں کا ان کی شرارت سے بچنا نہایت مشکل ہے ان کی فریب کاریوں کچھ ایسی ہیں کہ عقل و فکر دنگ رہ جاتے ہیں بسا اوقات نیکی کرا کر بھی ایمان کی پونجی لوٹ لیتے ہیں۔

حکایت حضرت مولانا رومی رحمہ اللہ مثنوی شریف میں لکھتے ہیں کہ ایک

Marfat.com

شخص رات بھر اللہ اللہ کا ورد کرتا رہا۔ جذب دردوں کے ساتھ اس نے رات
گزار دی صبح کے وقت اس پر شیطان ظاہر ہو کر کہنے لگا اے نادان تو رات بھر اللہ
کو بلاتا رہا ہے کیا اس نے تیری ایک صدا پر لبیک کہی ہے جب خدا کی طرف
سے تجھے جواب نہیں آتا تو پھر کیوں اسے بار بار پکارتا ہے اس شخص نے شیطان کی
بات سنکر اپنا سر جھکا لیا اور بہت پریشان ہوا۔ استغراق کے عالم میں اسے حضرت خضر
علیہ السلام کی زیارت ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے ذکرِ خدا کو کیوں چھوڑ دیا ہے؟ اس
نے عرض کی ؎

گفت لبیکم نمی آید جواب
زاں ہمی ترسم کی باشم ردِ باب

کہ مجھے خدا کی طرف سے لبیک کی آواز نہیں آتی اس لیے میں ڈرتا ہوں کہ
کہیں میں مردودِ بارگاہ تو نہیں ہوں۔؟
حضرت خضر نے فرمایا کہ مجھے خدا نے تیری طرف یہ پیغام دیکر بھیجا ہے
؎ گفت آں اللہ تو لبیک ما است

ایں نیاز و سوزِ دردت پیک ما است
ترس و عشق تو کمندِ لطف ما است
زیرِ ہر یا ربِ تو لبیک ہا است
نئے ترا درکارِ من آوردہ ام
نے کہ من مشغولِ ذکرت کردہ ام
جانِ جاہل زیں دعا جز دور نیست
زانکہ یارب گفتن اش دستور نیست

Marfat.com

۱۔ خُدا فرماتا ہے کہ تیرا اللہ کہنا ہی ہماری طرف سے صدائے لبیک ہے
تیری نیازمندی اور سوزِ درد ہمارا ہی قاصد ہے۔
۲۔ تیرا ڈر اور عشق ہمارے لطف کی کمند ہے۔ تیرے ہر یارب کہنے میں
بہت سی لبیک کی صدائیں ہیں۔
۳۔ کیا تمہیں میں نے اپنے کام میں مشغول نہیں کیا؟ اور کیا میں نے تجھے ذکر
کرنے میں نہیں لگایا؟
۴۔ جاہل لوگ اس پکار (یعنی ذکرِ الٰہی) سے دور ہوتے ہیں۔ یارب! کہنا ان
کا دستور نہیں۔

حضرت خضر نے فرمایا کہ شیطان کی بات پر مت جاؤ۔ تمہیں مبارک ہو کہ تم
مردودِ بارگاہ نہیں مقبول بارگاہ ہو!
جان لو اگر تم مقبول بارگاہ نہ ہوتے تو وہ تمہیں اپنے ذکر کی یہ توفیق ہرگز
نہ بخشتا۔

انتباہ

شیطان بڑا عیار و چالاک ہے۔ وہ ذاکر و عابد بندے کے دل
میں اس قسم کے وسوسے پیدا کر کے اسے ذکرِ خدا سے غافل
کر دینا چاہتا ہے ہمارا کام خُدا کی یاد کرنا ہے اور قبول فرمانا خُدا کا کام۔ نماز کے
لیے مسجد میں آنے کی توفیق دینا نماز و روزہ ادا کرنے کا شوق پیدا کرنا۔ یہی علامت
اس بات کی ہے کہ ہماری وہ پکار و عبادت پر خوش ہے اور عبادت قبول
فرما لیتا ہے۔ شیطان لعین کے اس وسوسے میں پڑ کر یہ سوچنا چاہیئے کہ خُدا کی
بارگاہ چھوڑ کر پھر ہم جائیں گے کہاں؟ لہٰذا اس بات پر یقین رکھنا چاہیئے کہ اگر
ہم مقبول بارگاہ نہ ہوتے تو وہ ہمیں اپنے گھر مسجد میں آنے ہی نہ دیتا۔ ہمارے
اللہ اللہ کرنے کو اگر اس نے قبول نہ فرمانا ہوتا تو ہمیں اس بات کی وہ توفیق ہی

Marfat.com

نہ دیتا۔ ایک حاجی کعبہ شریف کا غلاف پکڑ کر کہنے لگا کہ خدا جانے خدا مجھ پر راضی ہے۔ یا ناراض ؟ ہاتف سے آواز آئی۔ کیا تم نے کسی ایسے آدمی کو اپنے گھر بلایا ہے جس پر تم راضی نہیں ؟ اس نے کہا نہیں تو جواب ملا اگر ہم تم پر راضی نہ ہوتے تو اپنے اس گھر میں تمہیں کبھی آنے نہ دیتے۔ ہمارا تمہیں اپنے گھر بلا لینا ہی دلیل ہے اس بات کی کہ ہم تم پر راضی ہیں۔ معلوم ہوا کہ اللہ والوں کو اللہ اللہ کا ذکر کرنے میں مشغول کر دینا خدا ہی کا کام ہے اور وہ اپنے اس ذکر سے اپنے ذکر کرنے والوں پر خوش ہے اپنی فکر ان لوگوں کو کرنی چاہیئے جو اللہ اللہ کرنے والوں پر پھبتیاں کستے انکا مذاق اڑاتے ہیں۔ اور شیطان کی طرح طرح طرح کے وسوسے پیدا کرتے ہیں دراصل وہ خود ہی مردودِ بارگاہ ہیں۔ ؎

جو خدا کی یاد میں مشغول ہو!
کیوں نہ وہ اللہ کا مقبول ہو

گہرے پیارے پرانے دل سوز

۶- گزرا میں تیری دوستی سے

حل لغت

گہرا۔ ڈبا ؤ۔ بے تھاہ وغیرہ۔ پیارے یہاں کیا گیا
پرانا۔ دل جلانے والا۔ گہرا پیارا دوست شرارتی۔ میں

۶۔ شرح

تیری دوستی کے راستہ سے گزرا ہوں مجھے معلوم ہے

Marfat.com

کہ تیرے جیسا شرارتی فسادی اور کوئی نہیں فلہذا مجھ سے دور رہ۔

شیخ سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں نفس بہت بڑا ہی ڈھنگی ہے اس سے نرمی کی جائے تو اکڑتا ہے حد سے بڑھ کر نقصان پہنچاتا ہے نہ صرف دنیاوی بلکہ اخروی۔ یہاں تک کہ دولت ایمان سے محروم کر دینے تک نہیں چھوڑتا اگر اس پر سختی کی جائے تو غلام بے دام بن جاتا ہے۔ اپنی دامِ تزویر میں اس نے بڑوں بڑوں کو پھنسایا۔ بلعم باعورا اس کی خباثت سے نہ صرف ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھا بلکہ قیامت میں کُتّے کی کھال پہن کر دوزخ میں جائیگا۔ کسی نے کیا خوب فرمایا ؎

نہنگ واژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا
بڑے موذی کو مارا نفس امّارہ گر مارا

حکایت دیہاتیوں نے جنگل میں مرا ہوا اژدہا دیکھا اسے تماشہ بنا کر دیہات میں لے آئے۔ سردی کا موسم تھا۔ وہ اژدہا مرا ہوا نہیں صرف سردی سے بے بسی ہو کر کالمیّت (مردہ) محسوس ہوا۔

دیہاتیوں نے دھوپ میں ڈالا تو سانپ سے سردی کے اثرات زائل ہوئے تو دھوپ میں ذرا سا ہلا۔ جوں جوں دھوپ کی گرمی بڑھی سانپ بے جان میں نئی جان آئی تو اپنی عادت پر دیہاتیوں پر حملہ کر دیا۔

(فائدہ) اس حکایت سے صوفیہ کرام نے سانپ سے نفس مراد لیا ہے کہ اسکو جونہی ریاضت و مجاہدہ کی سردی میں مٹا دو تو بے جان سا محسوس ہوگا لیکن جب اسے اسکے خواہشات پورے کر دو تو اسی اژدھا کی طرح بجائے احسان شناسی کے احسان فراموشی کا مظاہرہ کریگا۔ اسی قاعدہ ضابطہ کو امام احمد رضا قدس سرہ

Marfat.com

نے نفس کو مخاطب ہو کر فرمایا۔ ؏

گزرا میں تیری دوستی سے

یعنی تجھے خوب جانتا ہوں ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را خوب می شناسم

ترجمہ:۔ جس رنگ کے لباس میں ملبوس ہو کر آؤ میں تجھے ہر طرح سے پہچان لونگا کیوں کہ مجھے تیرے انداز خوب معلوم ہیں۔

تجھ سے جو اٹھائے میں نے صدمے
ایسے نہ ملے کبھی کسی سے

حل لغات صدمے۔ صدمہ کی جمع بمعنی دھکا۔ ٹکر۔ تکلیف۔ چوٹ رنج و غم۔ حادثہ۔ نقصان۔ مصیبت۔

۷۔ شرح اے نفس کمینے تجھ سے جو میں نے صدمے اٹھائے ہیں ایسے صدمے مجھے تیرے سوا کسی سے نہیں پہنچے۔

نفس و شیطان ہر دونوں انسان کے سخت دشمن ہیں دوستی کا دم بھر کر انسان کو تباہ و برباد کر ڈالتے ہیں اور چالاک ایسے کہ کوئی بھی ان کی مکاری و عیاری سے نہیں بچ سکتا۔ حضرت مولانا رومی قدس سرہ ایک درزی کی حکایت نفس پر

Marfat.com

فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

چند دوست ایک جگہ بیٹھے باتیں کر رہے تھے باتوں ہی باتوں میں ایک درزی کی بات چل نکلی سب کہنے لگے بھئی وہ بڑا ہی چالاک و عیار درزی ہے کوئی لاکھ ہوشیاری سے کام لے لیکن وہ درزی کپڑے سے کچھ کپڑا چوری کر ہی لیتا ہے اور ایسا استاد ہے کہ پتہ بھی نہیں لگنے دیتا ان میں ایک سپاہی بھی تھا جسے اپنی دانائی پر اور ہوشیاری پر بڑا ناز تھا وہ کہنے لگا رہنے دو یار کیسی باتیں کرتے ہو۔ وہ درزی کتنا بڑا بھی چالاک کیوں نہ ہو۔ مجھے وہ ہرگز دھوکا نہیں دے سکتا۔ لو میں شرط لگاتا ہوں کل ہی اپنے کوٹ کا کپڑا اسکے پاس لیکر جاؤں گا اور اسے دونگا اور کہوں گا کہ میرے سامنے اس کی کٹائی کرو۔ اور میرا کوٹ تیار کرو پھر دیکھوں گا وہ میرے سامنے کس طرح میرے کپڑے سے کپڑا چراتا ہے اگر واقعی اس نے میرے کپڑے سے کچھ کپڑا چرا لیا تو میں اپنا گھوڑا تمہیں دے دوں گا۔

یہ شرط لگا کر دوسرے دن وہ کوٹ کا کپڑا لیکر درزی کے پاس گیا اور کہنے لگا ماسٹر صاحب! یہ میرے کوٹ کا کپڑا لو اور میرا کوٹ تیار کرو میں نے تمہاری چالاکی و استادی کے بڑے قصے سنے ہیں لیکن ماسٹر صاحب میں بھی کچھ کم نہیں ہوں آپ کے داؤ میں نہیں آؤں گا۔ کپڑے کی کٹائی ابھی میرے سامنے کرو۔ ماسٹر صاحب نے کہا قبلہ! تشریف رکھیئے یہ آپکے دل میں میرے متعلق کسی نے شک ڈالدیا ہے ساری عمر گزر گئی یہ کام کرتے ہوئے مگر حرام ہے جو ایک گرہ تک بھی کسی کا کپڑا چرایا ہو میں جانتا ہوں آپ سپاہی مرد ہیں۔ ہشیار ہیں اور بڑے دانا ہیں۔ بھلا میں آپکے ساتھ ایسا کر سکتا ہوں۔ سپاہی نے کپڑا دیا اور درزی نے اسے کاٹنا شروع کیا۔ سپاہی نے قینچی پر اپنی نظر گاڑھ دیں درزی بڑا مسخرہ اور لطیفہ باز تھا کپڑا کاٹتے وقت درزی نے ایک ایسا لطیفہ سنایا جسکے باعث سپاہی کا ہنسی کے مارے

Marfat.com

بُرا حال ہو گیا۔ اتنا ہنسا کہ ہنستے ہوئے اسکے پیٹ میں بل پڑنے لگے اسی عالم میں ہنستے ہوئے ذرا آگے کی طرف جُھکا تو درزی نے جھٹ ایک گرہ کپڑا کاٹ لیا سپاہی سیدھا ہوا تو کہنے لگا ماسٹر صاحب! بڑا مزیدار لطیفہ سنایا ایک اور سناؤ۔ درزی نے ایک اور لطیفہ پہلے سے بھی زیادہ ہنسانے والا سنا دیا۔ سپاہی پھر ہنسا اور اتنا کہ ہنستے ہنستے اسکا سر زمین پر جا لگا درزی نے موقعہ پاکر کچھ کپڑا اور کاٹ لیا۔ سپاہی ہنستے ہنستے جب ذرا سنبھلا اور سر اٹھایا تو کہنے لگا۔ ماسٹر صاحب ایک لطیفہ اور بھی۔ درزی نے کہا۔ میاں سپاہی! ایک لطیفہ اور بھی سنا تو دوں مگر پھر تمہارا کوٹ بہت ہی تنگ ہو جائے گا۔

انتباہ | نفس بڑا مکار و عیار اور چالاک ہے اسے دنیوی شہوتوں کے ہزاروں لطیفے اور چٹکلے یاد ہیں یہ ان لطیفوں اور چٹکلوں میں انسان کو الجھا کر انسان کو اپنے ایمان سے غافل کر کے اپنی خواہشات نفسانی کی قینچی سے اسکا ایمان کاٹ لیتا ہے انسان کو اپنے زہد و تقویٰ پر ناز کر کے کبھی نفس کا سامنا نہیں کرنا چاہیئے۔ یعنی اسکی باتوں میں نہ آنا چاہیئے۔ ورنہ اس کی باتیں دنیوی خواہشات و لذات میں منہمک کر کے اسے موقع مہیا کر دیتی ہے کہ وہ موقعہ پاکر انسان کا زہد و تقویٰ سب برباد کر دے۔

ہے بڑا چالاک نفسِ لعین
اسکے دھوکے میں کبھی آنا نہیں

Marfat.com

اف رے خود کام بے مروت

۸- پڑتا ہے کام آدمی سے

حل لغت اف۔ افسوس۔ اف رے۔ آہ رے۔ خود کام۔ خود غرض مطلب کا یار بے مروت۔ بے وفا۔ غدار۔ آدمی۔ انسان۔ نوکر چوکر۔ قاصد۔ خاوند۔ تمیز دار عاقل۔ یار۔ آشنا۔ باشندے۔ قوم

۸۔ شرح آہ رے نفس کمینے تو تو مطلب کا یار اور پرلے درجے کا غدار ہے کام پڑتا ہے تو کسی عقلمند باشعور سے لیکن تو تو لاشعور اور پرلے درجہ کا بے عقل ہے میرے جیسے فریبی سے واسطہ پڑ گیا اللہ تیرے مکر و فریب سے بچائے۔

تو نے ہی کیا خدا سے نادم

۹- تو نے ہی کیا خجل نبی سے

Marfat.com

حل لغت : نادم۔ رسوا۔ خجل۔ شرمندہ

۹۔ شرح تو نے ہمیں خدا تعالیٰ سے شرمندہ کیا اور تو نے ہمیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے رسوا کیا۔

قیامت میں برائیوں کی سزا (اللہ تعالےٰ معاف فرمائے تو ہوگی (ہاں اللہ اپنے فضل وکرم سے معاف فرماد ے تو اور بات ہے) اس سے بڑھ کر انسان کے لیے اور سزا یہ ہوگی کہ اللہ کے سامنے شرمساری اور نبی علیہ السلام کے ہاں رسوائی اٹھانی پڑی اسی لیے اللہ نے بندے کو دعا سکھائی ہے۔

رَبَّنَا و اٰتنا ما	اے رب ہمارے اور ہمیں
وعدتنا علی رسلکَ	دے وہ جسکا تو نے ہم سے
ولاَ تخزنا	وعدہ کیا ہے اپنے رسولوں کی
یوم القیمۃ	معرفت اور ہمیں قیامت
(آل عمران ۱۹۴)	کے دن رسوا نہ کر۔

کیسے آقا کا حکم ٹالا!
ہم مر مٹے تیری خودسری سے

۱۰۔

حل لغت | ٹالا۔ ہٹایا۔ خودسری۔ سرکشی۔ شرارت۔ مرمٹنا۔ فنا ہو جانا۔

Marfat.com

تباہ ہو جانا۔

۱۰۔شرح | ہم نے کیسے محسن آقا کا حکم ٹالدیا۔انکے فرمان پر نہ چل سکے ہم تو تیری شرارت اور سرکشی سے تباہ و برباد ہوئے۔

محسن کے احسانات

حضور نبی سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے امت پر بے شمار احسانات ہیں ایسے محسن کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر امتی کو فرمایا کہ نفس کے مکر و فریب سے بچ کر رہنا لیکن اے نفس کمینے ہم نے اس محسن کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم ٹالا اسکے برخلاف عمل کیا یا اس سے مراد خود ذات باری تعالیٰ ہے کہ وہ جملہ مخلوق پر احسانات فرما رہا ہے اور انسان کو حکم فرمایا کہ نفس و شیطان کی بات نہ ماننا لیکن اے کمبخت نفس ہم نے ایسے کریم جل مجدہ کا خلاف کیا ہم تو تیری سرکشی سے مارے گئے۔اب پھر اسی کریم کے فضل و کرم پر بھروسہ ہے کہ وہ ازراہ کرم ہمیں بخش دے۔

آتی نہ تھی جب بدی بھی تجھکو
ہم جانتے ہیں تجھے جبھی سے ۱۱

۱۱۔شرح | تجھے شرارت کا حکم تک نہ تھا ہم اس وقت سے تیری شرارت کو جانتے ہیں۔

Marfat.com

عالم ارواح

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے اس شعر میں ضمناً عالم ارواح کی طرف اشارہ فرما گئے ہیں کہ نفس کو عار و شرم دلاتے ہیں کہ تو توکل کی پیداوار ہے یعنی تو اس وقت سے ہے جب انسان نے عالم اجساد میں قدم رکھا ہے۔ جب عالم ارواح میں تھا اسے خوب سمجھایا گیا کہ انسان تیرا نفس و شیطان سے پالا پڑیگا۔ اس کا خیال رکھنا۔

حد کے ظالم ستم کے کڑ
۱۲- پتھر شرمائیں تیرے جی سے

حل لغات

حد۔ انتہا۔ ستم۔ ظلم۔ کڑ۔ بے رحم۔ کٹھور۔ سخت دل۔ جی (اردو مذکر) زندگی۔ مردانگی۔ جانور۔ بے زبان۔ دل۔

۱۲۔ شرح

انتہا ظالم۔ ظلم کرنے میں سخت دل۔ تیرے جی سے تو پتھر بھی شرماتے ہیں۔

ہم خاک میں مِل چکے ہیں کب کے
۱۳- نِکلا نہ غبار تیرے جی سے

Marfat.com

حل لغت غبار۔ گرد۔ دھول۔ کدورت۔ رنج۔ دشمنی۔

۱۳۔ شرح ہم تو کب کے خاک میں مل چکے ذلیل وخوار ہو چکے لیکن تیرے دل سے تاحال غبار نہ گیا یعنی تو اپنی دشمنی میں تاحال جوں کا توں ہے۔

ہے ظالم میں بنا ہوں تجھ سے
۱۴۔
اللہ بچائے اس گھڑی سے

حل لغت ہے است کا ترجمہ اور کلمہ تاسف۔ ایجاب اور تعجب یہاں تاسف مراد ہے۔ بناہوں از بناہنا۔ (ہندی) کسی کے ساتھ بسر کرنا۔ گزارنا۔ انجام تک پہنچنا

۱۴۔ شرح اے نفس ظالم میں تیرے ساتھ موافقت کر کے زندگی بسر کروں۔ ایسا ہرگز نہ ہوگا۔ بلکہ دعا ہے کہ اللہ اس گھڑی سے بچائے جس میں تیرے ساتھ نباہ کا تصور ہو یہ سانگ میں انتہائی منزل ہے کہ نفس سے لمحہ بھر بھی موافقت نہ کرے بلکہ کاملین فرماتے ہیں کہ نفس کو مار ڈالنے میں ہی نجات ہے حضرت مولانا رومی قدس سرہٗ ایک ماں مار کا واقعہ اسی قاعدہ پر منطبق فرماتے ہیں۔
ایک شخص کی ماں بڑی عیاش تھی۔ کئی بدمعاشوں سے اسکے ناجائز تعلقات

Marfat.com

تھے ایک روز اسکے باغیرت بیٹے نے غیرت میں آکر اپنی ماں کو قتل کر ڈالا۔ کسی نے اس سے کہا۔ اے نالائق! تو نے یہ کیا حرکت کی؟ ماں کا تو بڑا حق ہوتا ہے تو نے ماں کو قتل کر دیا اس نے جواب دیا میری ماں کے فلاں فلاں شخص سے ناجائز تعلقات تھے۔ میں نے غیرت میں آکر اسے قتل کر دیا۔ معترض نے کہا اگر تو ایسا ہی غیرت مند تھا۔ تو اس بدکار آدمی کو قتل کرتا جس سے تمہاری ماں کے تعلقات تھے اس نے کہا میری ماں کے تعلقات اگر کسی ایک شخص سے ہوتے تو اسے قتل کرتا۔ اسکے تو کئی بدمعاشوں سے تعلقات ہیں میں کس کس کو قتل کرتا میں نے ماں کو قتل کر کے گویا سب کا قصہ پاک کر دیا۔

انتباہ نفس امارہ کی مثال بھی اس بدکاریاں کی ہے کہ اُس کی ناجائز خواہشات سے ہر طرف فتنہ و فساد نظر آرہا ہے نفس کا ناجائز تعلق رشوت سے بھی ہے خیانت سے بھی بد دیانتی اور شرارت سے بھی جنگ و فساد اور قتل و غارت سے بھی یہ جتنی برائیاں بھی دنیا میں عام ہیں۔ اس بدکار نفس کی کی وجہ سے ہیں اگر آپ نفس کو زندہ رکھ کر ان برائیوں کو مٹانے کی کوشش کریں گے تو کون کون سی برائی کو مٹائیں گے؟ ان سب برائیوں کا قصہ پاک کرنے کا واحد ذریعہ یہی ہے۔ کہ اس نفس امارہ ہی کو مار دیا جائے۔ چنانچہ مولانا رومی ہی فرماتے ہیں ؎

پس بکُش اورا کہ بہر آن دنی
ہر دمے قصدِ عزیزے مے کُنی

یعنی تو اس کمینے نفس کو مار۔ جس کے لیے تو ہر لحظہ تازہ خون کرتا ہے۔

Marfat.com

جو تم کو نہ جانتا ہو حضرت

۱۵-

چالیں چلئے اس اجنبی سے

حل لغات

طنزاً بُرے اور کمینے لوگوں کے لیے بول دیا جاتا ہے بَشِّرِ الْمُنَافِقِيْنَ وغیرہ کے قبیل سے ہے۔ چالیں چال کی جمع۔ رفتار۔ حرکت مکر و فریب یہاں بھی مراد ہے۔

۱۵ شرح

اے نفس کینہ جو تمہیں نہ جانتا ہو اس بے خبر اجنبی کو اپنے مکر و فریب دکھائیں جو تمہارے حالات نہ جانتا ہو اور ہم تو الحمدللہ تیرے مکر و فریب کو خوب جانتے ہیں۔

اللہ کے سامنے وہ گُن تھے

۱۶-

یاروں میں کیسے متقی سے

حل لغات

گُن (اردو) کرتوت۔ عادت۔ آخری سے بمعنی جیسے

Marfat.com

۱۶۔ شرح تیرے تمام کرتوت اور بُرے کردار تو اللہ تعالیٰ کے سامنے ہیں وہ تیرے تمام حالات سے باخبر ہے لیکن تو بزعم خویش دوستوں کے سامنے کیسے متقی اور پرہیزگاروں جیسے بنے پھرتے ہو۔ تیری اس چال سے تو نجات مشکل ہے جب تک کہ تو اپنے مالک کریم کے خالص بندے نہ ہو۔

ریاکاری کی مذمت اس شعر میں ریاکار سالک کو نصیحت فرمائی ہے۔ شرعًا ریا شرک خفی ہے اسکی قرآن واحادیث میں سخت مذمت وارد ہوئی ہے۔

قرآن مجید کی آیات واحادیث مبارکہ اس موضوع میں بکثرت ہیں علم الاخلاق وتصوف کا مطالعہ رکھنے والے خوب جانتے ہیں۔

رہزن نے لوٹ لی کمائی
۱۷۔
فریاد ہے خضرِ ہاشمی سے

حل لغات رہزن۔ لٹیرا۔ قزاق۔ ڈاکو۔ خضر ہاشمی سے حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔

۱۷۔ شرح لٹیرے نفس نے تمام کمائی لوٹ لی اسکی فریاد بارگاہ حبیب خدا

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وسلم میں ہے کہ آپ اس لیٹر سے ڈاکو سے بچائیں گے کیونکہ ہی ہر طرح کی فریاد رسی فرماتے ہیں۔

اللہ کنوئیں میں خود گرا ہوں
۱۸۔ اپنی نالش کروں تجھی سے

حل لغت نالش (فارسی۔مؤنث) رونا۔ فریاد۔ شکایت۔ دعویٰ

۱۸۔ شرح اے اللہ کریم (جل شانہ) گناہوں کے کنوئیں میں خود گرا و مبتلا ہوا ہوں اپنی شکایت میں تیری بارگاہ میں خود ہی پیش کر رہا ہوں تو بڑا کریم ہے۔ اعتراف کرنے کے بغیر ہی بخش دیتا ہے اور جو اعتراف کرلے اسکے لیے کرم کو اور جوش آجاتا ہے۔

ہیں پشت پناہِ غوث اعظم
۱۹۔ کیوں ڈرتے ہو تم رضا کسی سے

Marfat.com

حل لغات | پشت پناہ - سہارا (وسیلہ)

۱۹۔ شرح | ہمارے وسیلہ جلیلہ حضور غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ ہیں تو پھر اے رضا (امام اہلسنت رحمہ اللہ) ڈر کاہے کا۔ نفس کمینہ ہو یا کوئی اور آپ ہی ہماری مدد فرمائیں گے۔

دستگیر غوث اعظم رضی اللہ عنہ

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی دستگیری چار دانگ عالم ہے اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا پشت پناہ کہنا اسی عقیدہ پر ہے کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ ہمارے وسیلہ جلیلہ ہیں اور ہر سنی مسلمان کی دستگیری فرماتے ہیں اسکا دعویٰ خود حضور اعظم رضی اللہ عنہ کو ہے چنانچہ سیدنا امام ابوالحسن نورالدین بہجتہ الاسرار شریف میں سیدنا ابوالقاسم عمر بزار قدس سرہٗ سے روایت فرماتے ہیں میں نے اپنے مولی حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو بارہا فرماتے سنا کہ میرے بھائی حسین حلاج کا پاؤں پھسلا ان کے وقت میں کوئی ایسا نہ تھا کہ انکی دستگیری کرتا۔ اور اس وقت میں ہوتا تو انکی دستگیری فرماتا۔ اور میرے اصحاب اور میرے مریدوں اور مجھ سے محبت رکھنے والوں میں قیامت تک جس لغزش ہوگی۔ میں اسکا دستگیر ہوں۔ والحمد اللہ رب العالمین۔ تمام مسلمانوں کی زبانوں پر حضور کا لقب غوث اعظم ہے یعنی سب سے بڑے فریادرس شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ عبدالعزیز صاحب درکنار خود اسماعیل دہلوی نے جا بجا حضور کو غوث اعظم یاد کیا ہے فریادرسی دستگیری نہیں تو اور کیا ہے حضرت شیخ مجدد الف ثانی اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں۔ بعد از رحلت ارشاد پناہی روز

Marfat.com

عید بزیارت مزار ایشاں رفتہ بود در اثنائے توجہ عزار متبرک التفات تمام از
روحانیت مقدسہ ایشاں ظاہر گشت و از کمال غریب نوازی نسبت خود را کہ بحضرت
خواجہ احرار منسوب بود مرحمت مودند۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ رضویہ جلد نہم صفحہ ۹ - ۱۰)

امام احمد رضا اور غوث الوریٰ رضی اللہ عنہما

امام احمد رضا قدس سرہٗ نے جو کچھ بھی کہیں بھی لکھا ہے حقیقت پر مبنی ہے آپکو بارہا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی دستگیری نصیب ہوئی اور سب کو معلوم ہے۔ کہ بارگاہ غوثیت میں اعلحضرت کی نیاز مندی کا۔ تو یہ حقیقت ہے کہ آپ مدینہ منورہ اور کعبۃ اللہ کی طرح نادم واپس، بغداد مقدس کی طرف بھی پاؤں پھیلا کر نہیں بیٹھے بہت بہت ممکن ہے کہ بعض لوگ اعلحضرت کی نیاز مندی پر شرعی ثبوت مانگیں تو انکی خدمت میں عرض ہے کہ بعض امور اہل محبت میں از خود رفتہ ہو کر وضع کر لیتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ شریعت میں انکی کوئی سند بھی ہو۔ مگر سند نہ ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ بدعت ہوں بلکہ وہ امور تو امت میں نشانِ محبت بن کر جگمگاتے ہیں اور یہ شرف تو صرف دین اسلام ہی کو حاصل ہے کہ اس کے پاس ایسے ایسے دیوانے ہیں جو ہزاروں "فرزانوں" میں بیٹھ کر بھی اپنا چراغ الگ جلاتے ہیں اور جب دیوانوں کا چراغ جلتا ہے تو فرزانوں کا چراغ خود بخود گل ہو جاتا ہے لہذا ان علامتوں کو بدعت سمجھنا، بزرگان دین سے صریحًا زیادتی کے مترادف ہے مثلاً حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا مدینۂ پاک میں تا زیست ننگے پاؤں رہنا محبت کی علامت ہے کوئی بدعت نہیں ظاہر ہے کہ امام مالک اپنی نیازی کے جواز

Marfat.com

پر شریعت سے کوئی سند نہیں لیکر آئے تھے تاہم انکے اس عمل کو ان کی حد درجہ محبت والفت پر محمول کیا گیا لعینہٖ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنے اساتذہ کے مکانات، کی طرف کبھی پاؤں پھیلا کر نہیں بیٹھے تو انکے پاس بھی اس نیازمندی کا شرعی جواز نہ تھا مگر اسے بھی انکی محبت پر محمول کیا گیا۔ یونہی بارگاہِ غوثیت میں اعلیٰ حضرت کی عقیدت کیشی کے ضمن میں پیش کردہ کسی امر کو بدعت سمجھنا انکے حق میں صریح زیادتی ہے۔

اعلیٰ حضرت غوث پاک کا نام نامی اسمِ گرامی جب بھی لیتے، عشق و محبت اور احترام وادب، کو ملحوظ رکھتے نوک زبان ہوتی یا کلک قلم بہر صورت غوث اعظم کا نام لیتے ہی ارادت وعقیدت کے سوتے اُبل پڑتے، چاہت والفت کے چشمے بہہ نکلتے جس میں وہ خود بھی غوطہ زن ہوتے اور دوسروں کو بھی غرقاب کرتے مثلاً ملاحظہ ہو۔ ایک مقام پر جب غوث اعظم کا نام لکھنا آپکو مقصود ہوا تو نام لکھنے سے پہلے القابلت و خطابات کا کیا کیا اہتمام نہ ہوا۔ ارقام فرماتے ہیں۔

"اعاظم اولیاء، سید الاولیاء، وامام الاصفیاء، وقطب الاقطاب، وتاج الافراد ومرجع الابدال، ومقرع الافراد، اور باعتراف اکابر علماء امام شریعت وسردار امت ومحی الدین وملت ونظام طریقت وبحر حقیقت وعین ہدایت، زریائے کرامت وہ کون؟ ہاں! وہ سید الاسیاد، واہب المراد، سیدنا ومولانا وملاذنا ومائنا و غوثنا وغیثنا، حضرت قطب عالم وغوث اعظم سید ابو محمد، عبدالقادر حسنی حسینی جیلانی صلے اللہ تعالیٰ علیٰ جدالکرام وعلیٰ آلہٖ وعلیہ وبارک وسلم۔ (برکات الابداد)

مزید کچھ آگے چلکر رقم طراز ہیں۔

"حضور پُرنور۔ جگر پارۂ شافع یوم النشور صلے اللہ علیہ قطبہ وبارک وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ من استنجاث بی فی کربۃ کشف عنہ

Marfat.com

ومن نادانی باسمی فی شدۃ فرجت عنہ و من توسّل بی ابی الی اللّٰہ فی حاجۃ قضیت لہ حاجتہ و من صلی رکعتین یقراء فی کل رکعۃ بعد الفاتحہ سورۃُ الاخلاص احدیٰ عشرۃ مرۃ ثثم یصلی و یسلم علیٰ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بعد السلام من التشہد احدی عشر مرۃ و مذکرۃُ ثم نخطوٰ الیٰ جہۃ العراق احدیٰ عشرۃ خطوۃ و یذکر اسمی و ینکر حاجۃ فانہا تقضیٰ باذن اللّٰہ تعالیٰ۔

ترجمہ:۔ جو کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کرے وہ مصیبت دور ہو اور جو کسی سختی میں میرا نام لیکر ندا کرے وہ سختی دفع ہو اور اللہ عزوجل کی طرف کسی حاجت میں مجھے وسیلہ کرے وہ حاجت پوری ہو اور جو دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے پھر سلام پھر کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر گیارہ بار درود و سلام بھیجے اور حضور اقدس کو یاد کرے پھر بغداد شریف کی طرف گیارہ قدم چلے اور میرا نام لے اور اپنی حاجت ذکر کرے تو بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم سے وہ حاجت روا ہو صا

غوث اعظم کے اس ارشاد پر اعلیٰحضرت کا یقین ہے، بلندی پر دیکھنا ہو تو "ذریعہ قادریہ" کا یہ شعر ضرور پڑھیں۔ ؎

حسنِ نیت ہو خطا پھر کبھی کرتا ہی نہیں
آزمایا ہے یگانا ہے دو گانہ تیرا

Marfat.com

مطلب یہ کہ اچھی اور سچی نیت سے اگر کوئی آپکا دوگانہ "صلوٰۃ الاسرار" یعنی نماز غوثیہ) ادا کرے تو حصولِ مقصد میں بالضرور یقینا کامران ہوگا۔ مصرع ثانی۔

"آزمایا ہے یگانہ ہے دوگانہ تیرا"

سے صاف ظاہر ہے کہ یہ عمل اعلیٰحضرت کا مجرب و آزمودہ تھا ایک جگہ یوں فرمایا کہ ؎

نہ دیکھوں شکل مشکل تیرے آگے
کوئی مشکل سی یہ مشکل ہے یا غوث

ایک بار جب کسی نے آپ سے فاتحہ گیارہویں شریف کی بابت سوال کیا تو آپنے جواباً ارشاد فرمایا کہ فاتحہ ایصال ثواب کا نام ہے جو کچھ قرآن مجید اور درود شریف سے ہو سکے پڑھ کر ثواب نذر کرے اور ہمارے خاندان کا معمول یہ ہے کہ سات بار درود غوثیہ پھر ایک بار الحمد شریف و آیۃ الکرسی پھر سات بار سورۃ اخلاص پھر تین بار درود غوثیہ درود غوثیہ یہ ہے۔

اللھم صلی علی سیّدنا و مولانا محمد ومدن الجود و الکرم وعلیٰ والہ و بارک وسلم اور فقیر اتنا زائد کرتا ہے۔ و علیٰ الہ الکرم و ابنہ الکریم و بارك وسلم

اعلیٰحضرت کے اس طریقۂ فاتحہ کو "فاتحہ غوثیہ" کا عنوان دیا جاتا ہے فاتحہ غوثیہ کی عظمت و برکت کیا ہے؟ اعلیٰحضرت کا ہی ایک واقعہ ملاحظہ ہو۔

مخدوم الملت، مُحدّثِ اعظم ہند، حضرت سید محمد محدث کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ نے جو اعلیٰحضرت کے مایہ ناز شاگرد اور خلیفہ تھے۔ ناگپور میں جشن ولادت اعلیٰحضرت کے موقع پر شوال المکرم ۱۳۷۹ھ کو جو خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس میں انہوں نے

Marfat.com

اپنے مفتی بننے کا واقعہ ان لفظوں میں پیش کیا کہ

دوسرے دن کارِ افتاء پر لگانے سے پہلے خود گیارہ روپے کی شیرنی رکھ کر فاتحہ غوثیہ پڑھ کر دست کرم سے شیرنی مجھ کو بھی عطار فرماتی اور حاضرین میں تقسیم کا حکم دیا کہ اچانک اعلیٰحضرت پلنگ سے اٹھ پڑے، سب حاضرین کے ساتھ میں بھی کھڑا ہو گیا کہ شاید کسی حاجت سے اندر تشریف لے جائیں گے لیکن حیرت بالائے حیرت یہ ہوئی کہ اعلیٰ حضرت زمین پر اکڑوں بیٹھ گئے۔ سمجھ میں نہ آیا کہ یہ کیا ہو رہا ہے دیکھا تو یہ دیکھا کہ تقسیم کرنے والے کی غفلت سے شیرنی کا ایک ذرہ زمین پر گر گیا ہے اور اعلیٰحضرت اس ذرے کو نوک زبان سے اٹھا رہے ہیں اور پھر اپنی نشست گاہ پر بدستور تشریف فرما ہوئے اس واقعہ کو دیکھ کر سارے حاضرین سرکار غوثیت کی عظمت و محبت میں ڈوب گئے اور فاتحۂ غوثیہ کی شیرنی کے ایک ایک ذرّے کے تبرک ہو جانے میں کسی دوسری دلیل کی حاجت نہ رہ گئی۔ (انوار ص ۲۷)

سیّد محمد محدّث کچھوچھوی، اعلیٰحضرت سے اکثر کہا کرتے تھے کہ حضور کیا اس علم کا کوئی حصّہ عطار ہوگا۔ جس کا علمائے کرام میں نشان بھی نہیں ملتا۔ تو آپ مسکرا دیا کرتے اور فرماتے کہ میرے پاس علم کہاں جو کسی کو دوں یہ تو آپ کے جدِ امجد سرکار غوثیہ کا فضل و کرم ہے اور کچھ نہیں۔ ایضاً ص ۲۶)

تیرے بابا کا کرم ہے پھر تیرا کرم ہے
یہ منہ ورنہ کس قابل ہے یا غوث
ترا ذرہ مہ کامل ہے یا غوث
ترا قطرہ یمِ سائل ہے یا غوث

Marfat.com

بھرن والے تیرا جھالا تو جھالا
تیرا چھینٹا میرا غاصل ہے یاغوث
بخارا و عراق و چشت و اجمیر
تری لو شمعِ ہر محفل ہے یاغوث
یہ چشتی ، سہروردی ، نقشبندی
ہر ایک تیری طرف آئل ہے یاغوث

نیز فرماتے ہیں۔

ابن زہرا کو مبارک ہو عروسِ قدرت
قادری پائیں تصدق مرے دولہا تیرا
کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابن ابی القاسم ہے
کیوں کہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا
کس گلستان کو نہیں فضل بہاری سے نیاز
کون سے سلسلہ میں فیض نہ آیا تیرا
خضر زع چشت و بخارا و عراق و اجمیر
کون سی چشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا

تو فاتحہ غوثیہ کا واقعہ سنانے کے بعد سید محمد محدث کچھوچھوی فرماتے ہیں کہ اب میں سمجھا کہ بار بار مجھ سے جو فرمایا گیا کہ میں کچھ نہیں۔ یہ آپکے جدامجد کا صدقہ ہے وہ مجھے خاموش کر دینے کے لیے ہی نہ تھا اور صرف مجھ کو شرم دلانا ہی تھی اتنا فرمانے کے بعد آپنے اعلیٰ حضرت کے بارے میں جو ریمارک دیئے وہ بھی سنیئے۔ فرماتے ہیں۔

درحقیقت اعلحضرت غوث پاک کے ہاتھ میں چوں قلم درست کاتب تھے

Marfat.com

جس طرح کہ غوث پاک سرکار دو عالم محمد رسول اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں چوں در دست کاتب تھے اور کون نہیں جانتا کہ رسول پاک اپنے رب کی بارگاہ میں ایسے تھے جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا۔

و ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحیٰ۔ (انوار رضا ص ۲۷)

ایک بار اعلیٰ حضرت کی خدمت میں درج ذیل ابیات پیش کی گئیں اور کی صحت و عدم کے بارے میں رائے لی گئی۔ ابیات یہ تھیں۔

روبروئے احمد کے ہم کو
خوش وسیلہ آج تم ہو!
خادموں میں ہم کو سمجھو
المدد یا عبدالقادر
تم شبِ معراج آکر
دوش بر پائے پیمبر
نے چڑھے عرش بریں پر
المدد یا عبد القادر

ان ابیات کے بارے میں آپ نے جو رائے دی وہ آپ کی وسعت مطالعہ کی غماز، فن شعر گوئی کی مہارت کی عکاس اور بارگاہِ غوثیت میں آپکی حد درجہ عقیدت کا ثبوت فراہم کرتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ۔

پہلے دو شعر اچھے ہیں اور پچھلے دو شعروں میں غلطی ہے۔ تفریح الخاطر وغیرہ میں یہ مذکور ہے کہ حضور اقدس سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم شب معراج حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے دوش مبارک پر پائے انوار رکھ کر براق

Marfat.com

پر تشریف ہوئے اور بعض کے کلام میں ہے کہ عرش پر حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جاتے وقت ایسا ہوا نہ یہ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم غوثیت پائے اقدس کندھے پر لیجا کر شبِ معراج خود عرش پر گئے شاعر اگر یوں کہتا، مطابق روایت مذکور ہوتا۔ ؎

تھا تمہارا دوشِ اطہر
زینۂ پائے پیمبر
جب گئے عرشِ بریں پر
المدد یا عبدالقادر

یہ دونوں صورتوں کو شامل ہے جب گئے یعنی جس وقت یا جس شب کہ اس میں پہلی صورت بھی داخل اور اگر ترجیع کا مصرع یوں ہوتا تو اور بہتر تھا کہ ؎ المدد یا غوثِ اعظم۔ کہ خالی نام پاک کے ساتھ ندا بھی نہ ہوتی اور تقطیع سے لام بھی نہ گرتا واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ افریقہ ص ۱۱، ۶۲)

(فائدہ) تفریح الخاطر وغیرہ کے حوالے سے اعلیٰحضرت نے جو کچھ فرمایا وہ بذاتہٖ ایک مستقل اور علیحدہ موضوعِ بحث ہے لہٰذا اس سے صرفِ نظر۔ البتہ اس حقیقت کا اظہار و بیان ضروری اور اشد ضروری ہے کہ مندرجاتِ مضمون" کی روشنی میں دیکھا اور پرکھا جائے اور بس۔۔۔۔ کیونکہ اس ضمن میں اعلیٰحضرت کی پیش کردہ کسی بھی بات سے کوئی بھی شخص اختلاف بلکہ شدید اختلاف کر سکتا ہے مگر اس اختلاف کا مفہوم ہرگز ہرگز یہ نہیں کہ ہم مداح و ممدوح ہر دو میں سے کسی پر زبان طعن دراز کریں۔ کیونکہ بہت ممکن ہے کہ بعض باتیں ہماری عقل سے ماورا ہوں اور ہم انہیں سمجھنے سے قاصر ہوں اور عدمِ علم کو علم بالعدم ٹھہرائے ہوں اور جیسا کہ سبھی جانتے ہیں کہ عدمِ علم کو علم بالعدم ٹھہرانا سخت ترین

Marfat.com

سفاہت ہے۔

ایک بار اعلحضرت کی خدمت میں یہ سوال پیش کیا گیا کہ حضور غوث پاک کے نام پر انگوٹھے چومنا کیسا ہے؟

آپ نے اس کا جو جواب مرحمت فرمایا۔ وہ جہاں ان کے ایک قوت استدلال پر بین دلیل ہے۔ وہیں وہ انکی مکمل انشا پردازی پر دال بھی ہے۔ فرماتے ہیں کہ۔

حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ، حضور اقدس وانور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے وارث کامل ونائب تام وآئینہ ذات ہیں کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم مع اپنی صفات جمال وجلال وکمال وافضال کے ان میں متجلّی ہیں۔ جسطرح ذاتِ احدیت عزت مع جملہ صفات ونعوت جلالت آئینہ محمدی صلے اللہ علیہ وسلم میں تجلّی فرما ہے جل جلالہ وصلے اللہ علیہ وسلم اور یہ مثل صلاۃ بالاستقلال ان تعظیموں میں نہیں جنکو شرع مطہر نے شانِ نبوت سے خاص فرمادیا ہو تو وہی آیات واحادیث وارشادات آئمہ قدیم وحدیث اس کے جواز میں بھی کافی۔

کفانا الکافی فی الدارین (فتاویٰ افریقہ ص ۱۱۶)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی پر انگوٹھے چومنے کا مسئلہ، چونکہ اب ایک متنازعہ امر بن چکا ہے ایسے میں جب ہم اعلیٰ حضرت کا، غوث اعظم کے نام پر انگوٹھے چومنے کا مسئلہ پڑھتے ہیں تو یقیناً حیرت ہوتی ہے لیکن اگر قدرے تفکر سے کام لیا جائے تو بہت جلد یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ محبت کا اپنے محبوب کے نام پر انگوٹھے چومنا دراصل اسکے دل میں دبی ہوئی بے پایاں محبت وعقیدت کا اظہار ہے اور بس..... لہذا اس اظہار وبیان کو محض علامت محبت سمجھا جائے نہ کہ نشان علامت۔

Marfat.com

فتاوی افریقہ میں مسئلہ نمبر ۸۳ کا بالتفصیل جواب دیتے ہوئے ایک مقام پر رقمطراز ہیں کہ حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے عرض کی گئی کہ اگر کوئی شخص حضور کا نام لیوا ہو اور اس نے حضور کے دست مبارک پر بیعت کی ہو نہ حضور کا خرقہ پہنا ہو کیا وہ حضور کے مریدوں میں شمار ہوگا۔ فرمایا۔

انتسبی الیٰ و تسمی لی قبلہ اللہ تعالیٰ و تاب علیہ ان کان علی سبیلی مکروہ و ھو من جملۃ اصحابی و ان ربی عزوجل وعدنی ان یدخل اصحابی و اھل مذھبی و کل محب لی الجنۃ؛

یعنی جو اپنے آپکو میری طرف نسبت کرے اور اپنا نام میرے غلاموں کی دفتر میں شامل کرے اللہ اسے قبول فرمائے گا اور اگر وہ کسی ناپسندیدہ راہ پر ہو تو اسے توبہ دیگا اور وہ میرے مریدوں کے زمرے میں ہے اور بے شک میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مریدوں اور ہم مذہبوں اور میرے ہر چاہنے والے کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

مندرجہ بالا تحریر غوث اعظم کی ہے اس پر اعلحضرت کو کس درجہ اعتقاد اور یقین تھا۔ اسکا اندازہ ذیل کے اشعار سے بخوبی کیا جا سکتا ہے۔

نزع میں گور میں، میزان پہ، سر پل پہ کہیں
نہ چھٹے ہاتھ سے دامن معلی تیرا
دھوپ محشر کی وہ جانسوز قیامت ہے مگر
مطمئن ہوں کہ میرے سر پہ ہے ظلہ تیرا

Marfat.com

بہجت اس سِرّ کی ہے جو بہجتہ الاسرار میں ہے
کہ فلک دار مریدوں پہ ہے سایہ تیرا

نیز فرماتے ہیں کہ ؏

قادری کر، قادری رکھ، قادریوں میں اٹھا
قدرِ عبدالقادر نما کے واسطے

اعلیٰحضرت کا عقیدہ تھا کہ حضور غوث پاک معدنِ فیض اور منبعِ انوار ہیں۔ چنانچہ آپ سے عرض کیا گیا کہ بیعت کے کیا معنی ہیں تو ارشاد فرمایا کہ بیعت کے معنی ہیں بک جانا۔ سَبُعَ سَنَابِل شریف میں ہے کہ ایک صاحب کو سزائے موت کا حکم دیا گیا جلاد نے تلوار کھینچی۔ وہ صاحب اپنے شیخ کے مزار کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے جلاد نے کہا کہ اس وقت تو قبلہ کی طرف منہ کرتے ہیں فرمایا، تو اپنا کام کر۔ میں نے قبلہ کو منہ کر لیا ہے اور ہے بھی یہی بات کہ کعبہ قبلہ ہے جسم کا اور شیخ قبلہ ہے روح کا اگر شیخ خالی ہے تو شیخ کا شیخ تو خالی نہ ہو گا اور بالفرض وہ بھی نہ سہی تو غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ تو معدنِ فیض و منبع انوار ہیں۔ ان سے فیض آئیگا۔ سلسلہ صحیح و متصل ہونا چاہیئے۔

(ملفوظات)

آپ نے اپنے اس اعتقاد کو اپنے ایک شعر میں یوں نظم کیا ؏

منبع فیض بھی ہے مجمعُ افضال بھی ہے
مہرِ عرفان کا منوّر بھی ہے عبدالقادر

اعلیٰحضرت نے فرمایا۔

ائمہ دین فرماتے ہیں کہ حضور غوث پاک کے دفتر میں قیامت تک کے مریدوں کے نام درج ہیں جس قدر غلامی میں ہیں یا آنے والے ہیں۔ حضور پُر نور

Marfat.com

رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رب عزوجل نے مجھے ایک دفتر عطا فرمایا کہ منتہائے نظر تک وسیع تھا اور اس میں قیامت تک کے میرے مریدین کے نام تھے اور مجھ سے فرمایا۔ وَهَبْتُمْ لَكَ میں نے یہ سب تمہیں بخش دیئے (ملفوظات ص ۱۹۰)

یہی وہ اعتقاد تھا کہ جس نے اعلیٰ حضرت کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا تھا کہ ؏

تجھ سے در در سے سگ اور سگ سے ہے مجھکو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا
اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹا تیرا
موت، نزدیک، گناہوں کی تہیں میل کے خول
آبرس جا کہ نہا دھولے یہ پیاسا تیرا

ایک بار اعلیٰحضرت کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ غوث ہر زمانہ میں ہوتا ہے ارشاد فرمایا کہ بغیر غوث کے زمین و آسمان قائم نہیں رہتے اور نہ رہ سکتے ہیں پھر عرض کیا گیا غوث کے مراقبے سے حالات منکشف ہوتے ہیں؟ ارشاد فرمایا نہیں بلکہ انہیں ہر حال میں یوں ہی آئینہ پیش نظر ہے (اسکے بعد ارشاد فرمایا) ہر غوث کے دو وزیر ہوتے ہیں۔ غوث کا لقب عبداللہ ہوتا ہے اور وزیر دست راست سے اعلیٰ ہوتا ہے۔ بخلافِ سلطنت دنیا کے اس لیے یہ سلطنت قلب ہے اور دل جانب چپ۔ غوث اکبر و غوث ہر غوث حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ صدیق اکبر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وزیر دست چپ تھے۔ اور فاروق اعظم وزیر راست۔ پھر امت میں سب سے پہلے درجۂ غوثیت پر امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ممتاز ہوئے اور وزارت امیر المؤمنین فاروق اعظم

Marfat.com

وعثمان غنی رضی اللہ عنہما کو عطا ہوئی۔ اسکے بعد امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثیت مرحمت ہوئی اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ، و مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم و امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ وزیر ہوئے پھر مولا علی کو اور امامین محترمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما غوث ہوئے۔ امام حسن عسکری کے بعد حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک جتنے حضرات ہوئے سب ان کے نائب ہوئے انکے بعد سیدنا غوث اعظم مستقل غوث، حضور تنہا غوثیت کبریٰ کے درجہ پر فائز ہوئے۔ حضور غوث اعظم بھی ہیں اور سید الامراد بھی، حضور کے بعد جتنے ہوئے اور جتنے اب ہوں گے۔ حضرت امام مہدی تک سب نائب حضور غوث الاعظم ہوں گے پھر امام مہدی کو غوثیت کبریٰ عطا ہوگی۔

(ملفوظات صہ ج ۱)

اعلیٰحضرت کی اس تحقیق کا ماخذ کیا ہے۔ وہ ہمیں نہیں معلوم۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ آپ نے اپنی بات جس قرینے اور سلیقے سے پیش فرمائی ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے اس میں لفظ "غوث" کی جو تشریح کی گئی ہے۔ شاید کسی کو اس سے اختلاف ہو۔ تاہم یہ ضرور تسلیم کرنا پڑیگا کہ آپ کی یہ تشریح قریب از فہم ہے بعید از فہم نہیں بقول اعلیٰحضرت، چونکہ ابھی تک ظہور امام مہدی نہ ہو سکا۔ اس لیے تا حال شیخ عبدالقادر جیلانی ہی غوث الاعظم ہیں۔ اسی اعتقاد کے سبب اعلیٰحضرت نے ان کے بارے میں جو منظوم تاثرات پیش کیے ہیں وہ یہ ہیں۔ ؏

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

ان تمام اشعار کو فقیر اویسی غفرلہٗ مشرح و مفصل اسی شرح حدائق کی جلد اول میں لکھ چکا ہے اسکا مطالعہ فرمایئے۔

Marfat.com

سیدنا مجدد اعظم وسیّدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہما

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ سے

کسی نے عرض کیا کہ حضرت مجدد الف ثانی نے کہیں حضور غوث پاک پر اپنی تفصیل لکھی ہے تو آپ نے اسکا جواب مرحمت فرمایا۔ آپکے وسعتِ مطالعہ اور قوت حافظہ دونوں پر دال ہے، فرمایا کہ مکتوبات کی اوّل دو جلدوں میں تو ایسے الفاظ ملیں گے مگر تیسری جلد میں فرماتے ہیں کہ جو کچھ فیوض و برکات کا مجمع ہے۔ وہ سب سرکار غوثیت سے ملے ہیں۔

نور القمر مستفاد من نور الشمس اسی میں لکھا ہے کہ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ جو کچھ میں نے اگلی جلدوں میں کہا سے کہا۔ نہیں بلکہ زیادہ سُکر ہے۔ (صہ ۳۲۲ ملفوظات ج۳)

شاید یہی وہ مضمون ہے کہ جسے آپ نے اپنی نظم میں یوں قلمبند کیا ہے ؎

سُکر کے جوش میں جو ہیں وہ تجھے کیا جانیں
خضر کے ہوش سے پوچھے کوئی رتبہ تیرا
آدمی اپنے ہی احوال پر کرتا ہے قیاس
نشے والوں نے بھلا سُکر نکالا تیرا
وہ تو چھوٹا ہی کہا چاہیں کہ ہیں زیر حضیض
اور ہر اوج سے اونچا ہے ستارا تیرا

اور اک دوسری نظم میں یوں فرمایا کہ ؎

مشائخ میں کسی کی تجھ پہ تفضیل
بحکم اولیاء باطل ہے یا غوث

Marfat.com

جہاں دشوار ہو وہم مساوات
یہ حرارت کس قدر ہائل ہے یاغوث

ایک بار کسی نے اعلیٰ حضرت کے سامنے یہ شعر پڑھا۔

ے ارے یہ وہ عبدالقادر محبوب سُبحانی
کہ نابینا کو بینا چور کو ابدال کرتے ہیں

تو آپ نے معًا ارشاد فرمایا کہ حضور غوثِ اعظم نے تو کافروں کو اوتاد و ابدال بنایا ہے۔ ملفوظات ص ۳۶۶ ج ۳)

(فائدہ) بارگاہِ غوثیت میں اعلیٰ حضرت کا انداز عقیدت، ذرا اس شعر میں دیکھیئے جس میں آپ اپنے آپکو بارگاہِ غوثیت میں، ایک ادنیٰ سگ کی حیثیت سے پکارے جانے کو اپنی بخت آوری کا ذریعہ سمجھ رہے ہیں۔ ملاحظہ کیجیئے۔

رضا قسمت ہی کھل جائے جو گیلاں سے خطاب آئے
کہ تو ادنیٰ سگ درگاہِ خدامِ معالی ہے

اور ذیل کے شعر میں تو آپ کی عقیدت کیشی اپنے معراج کمال پر ہے۔ ملاحظہ ہو۔ ع

میری قسمت کی قسم کھائیں سگان بغداد
ہند میں بھی ہوں تو دیتا رہوں پہرا تیرا

اس شعر کی مفصل شرح اسی شرح حدائق کی جلد اول ص ۱۸۲ میں دیکھیئے۔

نائب غوث اعظم

اعلیٰحضرت کو حضور غوث اعظم سے جس قدر محبت و عقیدت تھی۔ یہ اسی کا ثمرہ ہے کہ عرب و عجم کے علماء و فضلا اور عوام اہلسنت ہر دو نے جہاں آپکو امام اہلسنت اور مجدد المائۃ

Marfat.com

ایسے القابات سے یاد کیا وہیں "نائب غوث اعظم" جیسے عظیم و جلیل لقب سے بھی ملقب کیا۔ ملاحظہ ہو مبلغ اسلام، مولانا عبدالعلیم صدیقیؒ کا وہ شعر جس میں انہوں نے آپکو نائب غوث الوریٰ کہا۔ ؎

تمہیں پھیلا رہے ہو علم حق اکناف عالم میں
امام اہلسنت نائب غوث الوریٰ تم ہو

اعلحضرت نے حضور غوثِ پاک سرکار بغداد سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی حسنی رضی اللہ عنہ، کی بارگاہ میں اپنی ارادت و عقیدت سے مُرصّع گلدستے نظم و نثر، دونوں میں بار بار پیش کیے۔ مثلاً ۱۳۰۲ھ میں "اکسیر اعظم" نامی ایک قصیدہ بزبانِ فارسی رقم فرمایا۔ (جس کا حوالہ پیچھے بھی گزرا) ۱۳۰۴ھ میں سلسلۃ الذہب "نافیۃ الادب" نامی شجرۂ عالیہ قادریہ منظومہ بزبانِ فارسی رقم فرمایا۔ ۱۳۰۵ھ میں ذریعۂ قادریہ نامی چوہتر اشعار پر مشتمل ایک طویل منقبت بزبان اردو تحریر فرمائی ۱۳۰۹ھ میں سر اسٹھ رباعیوں پر مشتمل نظم معطر" نامی ایک طویل نظم بزبان فارسی تحریر فرمائی۔ ۱۳۱۰ھ میں فتاویٰ کرامات غوثیہ" نامی رسالہ بزبان عربی اور فارسی تصنیف فرمایا۔ ۱۳۲۱ھ میں بزبان عربی اور فارسی، ایک نظم مع مدعا رقم فرمائی جسکا نام "وظیفہ قادریہ" رکھا۔ یہ نظم ایک سو اکیس اشعار پر مشتمل ہے۔ آپکے قصیدۂ غوثیہ پر کچھ اعتراضات کئے گئے تھے جسکے جواب میں آپ نے بزبان اردو ایک رسالہ رقم فرمایا جس کا نام ہے "الزمزمۃ القمریہ فی الذب عن الجمریہ" ۱۳۰۵ھ علاوہ ازیں آپ نے ۱۳۰۵ھ میں ازہار الانوار من صبا صلواۃ الاسرار" نامی بزبانِ عربی ایک مختصر سا رسالہ بھی تحریر فرمایا جس میں طریقہ و نکاتِ نماز غوثیہ شریفہ مذکور ہے ص۲

اعلحضرت نے غوث پاک کی شان میں پورے سو اشعار پر مشتمل ایک

Marfat.com

طویل منقبت اور کہی ہے جو حدائق بخشش حصہ دوم میں شامل اشاعت ہے
جس کی شرح فقیر اویسی غفرلہ عرض کریگا۔ (انشاء اللہ)

عقیدت کا ایک نمونہ

ایک صاحب نے کسی مراد کے لیے حضور اعلیٰ حضرت کے فرمانے پر حضور پر نور سیدنا غوث پاک حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ شریف، مانا تھا جب انکی مراد حاصل ہوئی تو وہ توشہ تیار کر کے آستانہ عالیہ ہی پر حضور سے فاتحہ دلانے کے لیے لے آئے لہذا ایک کمرہ میں فرش بچھایا گیا حضور اعلیٰ حضرت نے فرمایا سب حضرات وضو فرمالیں اور خود بھی تجدید وضو فرمایا حلوہ کا دیگچہ سامنے رکھا گیا حضور اعلیٰحضرت بغداد مقدس کی جانب کہ سمت قبلہ سے ۱۸۰ درجہ شمال کو ہے رخ کر کے کھاتے ہوتے اور حاضرین سے فرمایا سب صاحب بسم اللہ شریف کے بعد سات بار درود غوثیہ اللھم صلی علی سیدنا محمد معدف الجود والکرم و بارک وسلم ایک بار الحمد شریف پڑھ کر ایک بار آیۃ الکرسی شریف اور سات بار قل ھو اللہ پھر تین بار درود غوثیہ شریف پڑھ کر سرکار بغداد کی نذر کریں۔ الغرض بعد فاتحہ جنہوں نے کیا تھا دستر خوان بچھایا اس پر کچھ اشعار جابجا لکھے تھے جسے حضور اعلیٰ حضرت نے اٹھوا دیا اور وہ دستر خوان منگوا کر بچھایا اور فرمایا کہ تحریر پر کوئی چیز نہ رکھنا چاہیئے۔ دستر خوان پر ظروف طعام کے علاوہ کھانا اتارنے والے بے تکلف چلتے پھرتے ہیں انہیں مطلق احساس نہیں ہوتا کہ ہمارا قدم کہاں پڑتا ہے اس کے بعد ہر ایک کے سامنے تشتریوں میں حلوہ رکھا گیا اور سب نے بسم اللہ شریف پڑھ کر کھانا شروع کیا جب سب لوگ کھا چکے فرمایا ابھی ہاتھ نہ دھوئے جائیں بلکہ بستہ رو بہ عراق ہو کر دعا کے

Marfat.com

لیے ہاتھ اٹھائیے حاضرین صفیں درست کرنے لگے فرمایا جس قدر سادات کرام ہیں وہ صف اوّل میں سب سے آگے رہیں گے یہاں تک کہ خود بھی پیچھے کھڑے ہوئے بعدہ فرمایا سقیچی میں سب لوگ باحتیاط ہاتھ دھوئیں اور پانی محفوظ جگہ پر ڈالدیا جائے اور کلی کرنے کی جگہ تھوڑا پانی سب لوگ پی لیں اسکے بعد دعا کی گئی۔

انتباہ

عقیدت میں جتنی پختگی ہوگی اتنا ہی قرب غوثیت مآب نصیب ہوگا اعلحضرت قدس سرہ کی عقیدت کے واقعات کے لیے ایک مستقل تصنیف چاہیئے یہاں صرف ایک اور واقعہ حاضر ہے۔

اعلحضرت اپنے دوسرے سفر حج کی روئیداد میں ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں۔

"جدّہ سے کشتی میں سوار ہوئے۔ کوئی تیس چالیس آدمی ہونگے کشتی بہت بڑی تھی جسے ساعیہ کہتے ہیں اس میں جہاز کا سا مستول تھا۔ ہوا کے لیے پردے حسب حاجت مختلف جہات پر بدلے جاتے۔ حبشی ملاح کہ اس کام پر مقرر تھے انکے کھولنے باندھنے کے وقت اکابر اولیائے کرام کو عجب اچھے لہجے میں ندا کرتے تھے ایک حضور سیدنا غوث اعظم کو تو دوسرا حضرت سیدی احمد کبیر کو تیسرا حضرت سیدی احمد رفاعی کو، چوتھا حضرت سیدی اہدل کو علی ہذا القیاس۔ ہر کشش پر اُن کی یہ آوازیں عجب دل کش لہجے میں ہوتیں اور بہت خوش آتیں ایک حبشی نے اپنی حاجت سے بہت زیادہ جگہ پر قبضہ کر رکھا تھا ان سے کہا گیا نہ مانے۔ معلوم ہوا کہ ان پر اثر ان دوسرے بصری شیخ عثمان کا ہے میں نے اُن سے کہا یا شیخ! انہوں نے کہا "الشیخ عبدالقادر جیلانی یعنی شیخ عبدالقادر جیلانی

Marfat.com

ہیں۔ (اعلیٰحضرت فرماتے ہیں کہ ان صاحب نے جب غوث کا نام لیا تو) انکے اس کہنے کی لذت آج تک میرے قلب میں ہے (ص ۱۵ ج ۲)

فائدہ عقیدت

فقیر اویسی غفرلہ کا تجزیہ ہے کہ جسے کسی محبوب خدا بالخصوص سیدنا غوث الوریٰ سے جتنا عقیدت ہوگی اتنا ہی ان سے قرب ہوگا اسکی نشانی یہی ہے کہ ادھر عقیدت سے پکار نکلے ادھر سے فوراً مشکل ہو یہ کمال فقیر اویسی غفرلہٗ نے امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ میں بطریق اکمل واتم دیکھا نمونے ملاحظہ ہوں۔

مرگی کا علاج

یونہی ایک موقع پر آپ نے مرگی کے تذکرہ میں فرمایا کہ حضور غوث اعظم کے زمانے میں ایک شخص کو مرگی ہوگئی۔ حضور نے فرمایا۔ اسکے کان میں کہہ دو کہ غوث اعظم کا حکم ہے کہ بغداد سے نکل جا۔ چنانچہ اسی وقت وہ اچھا ہو گیا اور ابتک بغداد مقدس میں مرگی نہیں ہوتی۔ (ملفوظات ص ۳۲۰ ج ۳)

ایک بار کسی نے عرض کیا کہ سیدی احمد زروق نے فرمایا ہے کہ جب کسی کو کوئی تکلیف پہنچے تو یارزاق کہہ کر ندا کرے۔ میں فوراً اس کی مدد کروں گا تو ارشاد فرمایا۔ میں نے کبھی اس قسم کی مدد نہ طلب کی۔ جب کبھی میں نے استعانت کی یاغوث ہی کہا۔ یک در گیر محکم گیر۔ (ملفوظات ص ۲۳۰ ج ۳)

(فائدہ) آپکے اس قول کی صداقت، آپ کے اس واقعہ سے بخوبی ملتی ہے کہ جس میں آپ نے فرمایا کہ:۔

زندگی کا ایک واقعہ

میری عمر کا تیسواں سال تھا کہ حضرت محبوب الٰہی

Marfat.com

کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ احاطہ میں مزامیر وغیرہ کا شور تھا۔ طبیعت منتشر ہوتی تھی میں نے عرض کیا حضور میں آپکے دربار میں حاضر ہوا ہوں۔ اس شور و شغف سے مجھے نجات ملے۔ جیسے ہی پہلا قدم روضۂ مبارک میں رکھا۔ معلوم ہوا کہ سب ایکدم چپ ہو گئے ہیں۔ میں سمجھا کہ واقعی سب لوگ خاموش ہو گئے قدم درگاہ سے باہر نکالا پھر وہی شور و غل تھا۔ پھر اندر قدم رکھا۔ پھر وہی خاموشی معلوم ہوا کہ یہ سب حضرات کا تصرّف ہے یہ بین امت دیکھ کر مدد مانگی چاہی بجائے حضرت محبوب الٰہی کے نام مبارک کے "یا غوث" زبان سے نکلا۔ وہیں میں نے اکسیر اعظم قصیدہ بھی تصنیف کیا۔ (ایضاً

معلوم ہوا کہ یہ قصیدہ ایک سو دس اشعار پر مشتمل ہے اور اس کی زبان فارسی ہے۔ حدائق بخشش کے دوسرے حصّہ میں مطبوع ہوا۔ انشاءاللہ شرح سمیت فقیر کی اسی شرح حدائق میں آئندہ مجلدات میں ہدیہ ناظرین ہو گا۔

Marfat.com

نعت شریف ۵۸

عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱-

دیکھنی ہے حشر میں عزّت رسول اللہ کی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حل لغات

مسند بالفتح تکیہ گاہ اور گاؤ تکیہ (بڑا تکیہ جس سے کمر لگا کر فرش پر بیٹھتے ہیں۔ رفعت بالکسر بلندی۔

۱- شرح

حق تعالیٰ کا عرش رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گاؤ تکیہ ہے آپ کی عزت وعظمت میدان حشر میں قابلِ دید ہے۔ عرش حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسند ہے۔ روح البیان (پ۱۱ توبہ آخری آیت) میں ہے کہ عرش معلیٰ کے ایک ہزار بروایۃ دیگر تین ہزار ستون ہیں۔ ایک پایۂ سے دوسرے پایۂ تک تین ہزار سال کی مسافت ہے۔ ہر ایک ستون کو بے شمار ملائکہ صف بستہ گھیرا ڈالے ہوئے اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے اس کی حفاظت فرماتا ہے۔

عناصر و افلاک کی ترتیب یوں ہے۔ زمین اس کے اوپر پانی پھر ہوا پھر آگ اس کے بعد فلک القمر پھر فلک زہرہ پھر فلک شمس پھر فلک مشتری پھر فلک، زحل پھر فلک ثوابت پھر فلک الافلاک ہے جسے فلکِ اعظم کہتے

Marfat.com

ہیں. فلکیات وعناصر کو محیط ہے اس کے بعد خلاوملا کے سوا اور کچھ نہیں.
ہر محیط اپنے محاط کو مس کرتا ہے یعنی جو محاط جس محیط کو قریب ہوگا.
وہ اسے مس کرے گا. جس طرح ترتیب مذکور ہوئی.

تخلیق عرش کی علت غائیہ

بعض محققین فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عرشِ معلےٰ کو صرف اپنے محبوب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی وشرافت کے اظہار کے لیے پیدا فرمایا ہے اس لیے کہ اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرمایا۔

عسیٰ ان یبعثک ربک مقامًا محمودًا۔ (روح البیان پ۱۱)

حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی قدس سرہٗ نے فرمایا ع

عرش است کمیں پایۂ زایوانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: عرش حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے محل (بنگلہ) کا ایک چھوٹا سا پایہ ہے.

شرح مصرعہ ثانی ع

دیکھنی ہے حشر میں عزّت رسول اللہ کی (صلی اللہ علیہ وسلم)

غیر مقلدین کے پیشوا صدیق حسن بھوپال اپنے لفظوں میں یوں بیان کرتے ہیں

"پس فردا ظاہر شود کہ ادرا در درگاہ خداوندی چہ قدر عزت وجاہ بودہ است۔

Marfat.com

روز روز اوست و جاہ جاہ او
اللھم بحق جاہ محمد اغفرلنا
گرز نہ رفتم طریق سنت او
ہستم از عاصیان امت تو
غرض کہ مقام مقام اوست وسخن سخن او
او مہمان اوست و دیگراں طفیلی

پس کل یہ آشکار ہو جائے گا کہ بارگاہ ایزدی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا عزت وجاہ اور قدر ومنزلت حاصل ہے۔ قیامت کا دن (درحقیقت) حضور علیہ السلام ہی کا دن ہوگا۔ اور اس دن عزت حضور علیہ السلام ہی کی ہوگی۔

اے اللہ ہمیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے بخش دے۔ یارسول اللہ بے شک ہم آپ کی سنت کی راہ پر نہیں چلتے لیکن ہم آپ کی امت کے گنہگاروں میں سے تو ہیں۔ الغرض روز قیامت صاحب مقام ومنصب حضور علیہ السلام ہی کی ذات ہوگی اور عرش کے مسند نشین بھی آپ ہی ہوں گے۔

احادیث مبارکہ

(۱) حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ۔

مجھے وہ بہشتی لباس پہنایا جائے گا کہ تمام بشر جس کی قدر وعظمت کے لائق نہ ہوں گے۔

(۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ۔

یَرْقیٰ ھُوَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاُمَّتُہٗ عَلٰی کَرَمٍ فَوْقَ النَّاسِ۔

حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کی امت روز قیامت

Marfat.com

بلندی پر تشریف رکھیں گے سب سے اونچے) (رواہ احمد و تفسیر ابن جریر)

(۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

اَنَا وَاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ	میں اور میری امت روز قیامت
عَلٰی کُوْمٍ مُشْرِفِیْنَ مَا	بلندیوں پر ہوں گے سب سے
مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اِلَّا	اونچے کوئی ایسا نہ ہوگا جو تمنا
وَدَّ اَنَّہٗ مِنَّا الحدیث۔	نہ کرے کہ کاش وہ ہم میں سے ہوتا۔

(۴) صحیح مسلم شریف میں ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے مجھے تین سوال دیئے میں نے دوبارہ عرض کی۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ	الٰہی میری امت بخش دے
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ	الٰہی میری امت بخش دے
وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَۃَ یَوْمَ	اور تیسرا اس دن کے لیے اٹھا
یَرْغَبُ اِلَیَّ فِیْہِ الخلق	رکھا جس میں تمام خلق میری طرف
حتی ابراھیم۔	نیازمند ہوگی یہاں تک کہ ابراہیم
	خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام۔

(۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

ان محمداً صلی اللہ علیہ وسلم	(بیشک محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
یوم القیٰمۃ یجلس علی	روز قیامت رب کے حضور رب
کُرْسِیِّ الرَّبِّ بَیْنَ یَدَیِ	کی کرسی پر جلوس فرمائیں گے۔
الرَّبِّ۔	

Marfat.com

"معالم" میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ بقعدہ علے اُلکرسی (اللہ تعالےٰ انہیں کرسی پہ بٹھائے گا)۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین۔ (تجلی الیقین)

(۶۱) عن عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰے عَنْہُ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اِتَّخَذَ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلاً وَاِنَّ صَاحِبَکُمْ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلِیْلُ اللّٰہِ وَاَکْرَمُ الْخَلْقِ عَلَی اللّٰہِ ثُمَّ قَرَأَ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ قَالَ یَقْعُدُہٗ عَلَی الْعَرْشِ۔

یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے "بیشک اللہ عزوجل نے ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو خلیل بنایا اور بیشک تمہارے آقا محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے خلیل اور تمام خلق سے زیادہ اس کے نزدیک عزیز و جلیل ہیں۔ پھر یہ آیت تلاوت کر کے فرمایا (اللہ تعالیٰ انہیں روز قیامت عرش پر بٹھائے گا) معالم التنزیل و مواہب لدنیہ)

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے
۲- جلوہ فرما ہو گی جب طلعت رسول اللہ کی
صلی اللہ علیہ وسلم

حل لغات | لہرائیں گے از لہرانا۔ موج مارنا۔ لہلہانا۔ شعلہ مارنا۔

Marfat.com

ہلنا۔ چشمے چشمہ کی جمع۔ تالاب وغیرہ۔ طلعت رخ۔ چہرہ۔

۲۔ شرح

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخ اطہر کے جلوے فرماہوں گے تو قبر سے تا حشر نور کے ہی چشمے شعلہ زن ہوں گے لیکن اہلِ ایمان کے لیے بے ایمان تو مرتے ہی قبر سے لے کر تا حشر ذلیل و خوار ہوگا۔

ہر قبر میں جلوہ نمائی

قبر میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلوہ نمائی ہوتی ہے اہل ایمان زیارت سے مشرف ہوتے ہی کہہ اٹھیں گے ؎

مر کے پہنچا ہوں اس دلربا کے واسطے"

اور بے ایمان و منافق دنیا میں منکر ہے قبر میں بھی ھا ھا لاادری کہہ کر انکار کریں گے۔ فقیر اہلِ ایمان کے دلائل بارہا اس شرح حدائق میں عرض کر چکا ہے۔ اور مستقل رسالہ بھی اس موضوع پر "القول المؤید فیما تقول لہذا الرجل محمد" بھی لکھا ہے۔ استدلال اسی مشہور حدیث سے ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بندے کو جب قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس چلے جاتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آہٹ سن رہا ہوتا ہے کہ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اسے بٹھا کر پوچھتے۔

مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ حَقِّ هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ۔ (۱۵)

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کر کے کہتے ہیں تو اس ہستی کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا۔؟"

Marfat.com

طریقۂ استدلال "ہذا" اسم اشارہ ہے۔ اور اسماء اشارہ کا حقیقی استعمال محسوس اشارہ کے لیے ہوتا ہے۔ مولانا جامی کافیہ کی شرح میں فرماتے ہیں۔

اسماء اشارہ وہ اسماء ہیں جن کی وضع اس چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے ہوتی ہے جس کی طرف اعضاء اور جوارح کے ساتھ محسوس اشارہ کیا جائے۔ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ میں محسوس اشارہ نہیں ہے اس جگہ ہم اشارہ کا استعمال مجازًا ہے"۔(۵۲)

فائدہ ابنِ حاجب فرماتے ہیں: "ذا للقریب"، ذا کے ساتھ قریب کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔

فائدہ اصول فقہ جب تک حقیقت پر عمل ہو سکے مجاز ساقط اور ناقابلِ اعتبار ہوگا۔ حدیث میں وارد کلمہ "ہذا الرجل"، سے ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر قبر والے کے سامنے قریب اور محسوس ہوتے ہیں کیونکہ "ہذا"، اسم اشارہ کا حقیقی معنی یہی ہے۔ جو حضرات یہ کہتے ہیں کہ یہ معلوم ذہنی کی طرف اشارہ ہے، انہیں ثابت کرنا پڑے گا کہ اس جگہ ایسا قرینہ پایا گیا ہے۔ جو حقیقت کے مراد لینے سے مانع ہے تو ہمیں بتایا جائے کہ وہ قرینہ کونسا ہے؟ جب کہ حقیقت کے مراد لینے کے لیے تو کسی قرینے کی ضرورت نہیں ہے۔

خلاصہ مقصد یہ ہے کہ دنیا میں بیک وقت ہزاروں افراد مرتے ہیں اور زیرِ زمین دفن ہوتے ہیں۔ سب کو سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی ہے اور سب سے یہی سوال ہوتا ہے کہ تو اس ہستی کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا۔

Marfat.com

سوال :۔ ممکن ہے کہ میت کے سامنے سے پردے اٹھا دیئے جاتے ہوں اس لیے اسے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہو جاتی ہے راقم نے ان سے گزارش کی کہ۔

جواب :۔ امتی کے سامنے سے تو عملاً پردے اٹھا دیئے گئے لیکن اللہ تعالیٰ کے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کونسا مانع ہے کہ آپ کے سامنے سے پردے نہیں اٹھائے جا سکتے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ امتی کے سامنے سے پردے اٹھ سکتے ہیں، نبی کے سامنے سے نہیں اُٹھ سکتے۔ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ امام علامہ علی نور الدین حلبی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

دو فرشتے قبر والے کو کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ صرف حاضر کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے، بعض علماء کا یہ کہنا کہ ممکن ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذہناً حاضر ہوں تو اس بات کی اس جگہ گنجائش نہیں ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے جسم شریف (شخصِ کریم) کے ساتھ حاضر ہوں۔ (سیرت حلبیہ)

مزید دلائل اور سوالات و جوابات فقیر کے رسالہ مذکورہ میں ملاحظہ ہوں۔

Marfat.com

کافروں پر تیغِ والا سے گری برقِ غضب
ابر آسا چھا گئی ہیبت رسول اللہ کی
صلی اللہ علیہ وسلم

۳-

حل لغات

تیغ تلوار والا بلند۔ اونچا۔ برق۔ بجلی۔ ابر بادل۔ آسا مانند چھا گئی غالب ہوگئی۔ ہیبت خوف۔ دہشت۔ رعب۔ ڈر۔

۳- شرح

کفار پر بلند قدر تلوار سے غضب کی بجلی گری اور بادل کی طرح ان پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیبت چھا گئی۔

قرآن مجید

(۱) سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ کُلَّ بَنَانٍ (پ۹ انفال ۱۲)

سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب بما اشرکوا باللہ مالم ینزل

عنقریب میں کافروں کے دلوں میں رعب ڈالوں گا تو کافروں کی گردنوں سے اوپر مارو اور ان کی ایک ایک پور پر ضرب لگاؤ۔

کوئی دم جاتا ہے ہم کافروں کے دلوں میں رعب ڈالیں گے کہ انہوں نے اللہ کا شریک

Marfat.com

بہ سلطانا۔ ٹھہرایا جس پر اس نے کوئی سمجھ نہ اتاری۔
(پ۴ آل عمران (۱۵۱)

احادیث

جب ابوسفیان غزوۂ احد کے بعد واپس ہوتے تو راستہ میں خیال کیا کہ کیوں لوٹ آئے سب مسلمانوں کو ختم کیوں نہ کیا یہ اچھا موقعہ تھا واپس ہونے پر آمادہ ہوئے کہ قدرتی طور ان کے تمام کے دلوں میں مسلمانوں کا ایسا رعب طاری ہوا کہ مکہ چلے گئے۔ اور قرآنی وعدہ تا قیامت ہے کہ اہلِ ایمان اگر قوت ایمانی پر مستحکم ہوں تو اہل کفر ہمیشہ ان سے مرعوب ہیں۔

نصرت بالرعب کی مثالیں اس زمانہ کی بڑی بڑی سلطنتوں کے حالات سے بھی ہویدا ہیں۔ یمن سلطنت ایران کے قبضہ سے نکل جاتا ہے اور کسی جنگ کے بغیر مطیع اسلام ہو جاتا ہے، مگر سلطنتِ ایران یمن کی طرف منہ بھی نہیں کرتی، اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رعب ان کے دل و دماغ پر مستولی تھا۔

شمالی عرب سلطنت روما کے اقتدار سے نکل جاتا ہے اور روما کا شہنشاہ فراہمی افواج اور حملہ آوری کا حکم بھی جاری کر دیتا ہے اور اسی کی مدافعت کے لیے حضور عرب کی سرحد تبوک تک تشریف بھی لے جاتے ہیں مگر ایک مہینہ کی راہ پر (یروشلم) میں بیٹھے ہوئے ایمپرر کا دل خوف سے بھر جاتا ہے اور سالیتہ احکام جنگ کو منسوخ کر کے دم بخود ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔

عرب کی قدیم ترین سلطنتیں حیرہ و غسان قائم ہیں۔ انہی کے دربار کے شعرائے خاص حسان بن ثابت اور کعب، انصاری تاج پوش بادشاہ کو چھوڑ کر بوریا نشین رسول کے آستان پر حاضر ہو گئے ہیں، مگر ان سلطنتوں

Marfat.com

میں سے کسی کو یہ حوصلہ نہیں پڑتا کہ اپنے شعرائے خاص کو واپس لینے کے لیے ہی اظہار طاقت کریں اور دربار عالی کے خدّام تک کوئی دھمکی سے ملا ہوا فقرہ بھی پہنچا سکیں۔

ذی ظلیم، ذی یران کی حکومتیں یمن کی جانب اور مکہ سے متصل قائم ہیں ان میں سے ہر ایک حکومت کے پاس باقاعدہ فوج بھی موجود ہے اور خزانے بھی معمور ہیں، وہ گھر بیٹھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھنے لگے ہیں۔ عدوان وسرکشی کا خیال تک بھی ان کے دماغ میں نہیں آتا۔

ذوالکلاح حمیری اپنے گھر میں بیٹھا ہوا پندرہ ہزار غلاموں سے سجدہ کراتا اور خدا کہلاتا ہے، لیکن ایسے رسول سے وہ بھی دل ہی دل میں ڈر رہا ہے جس نے کئی ایسے دعاوی فرعونیت کو غرقاب کر دیا ہے۔ اس عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ کہلانے والے کا رعب مسجود ومعبود بننے والے کو مغلوب کئے ہوئے ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ صفت خاص نزدیک ودُور ہر جگہ جلوہ گستر تھی۔ امیر المومنین علی المرتضٰے کا فقرہ ہے مَنْ رَّاٰہُ بَدِیْھَۃً ھَابَہٗ جو کوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے یکایک آجاتا وہ دہشت زدہ ہو جاتا۔

یہ وہ نصرت الٰہیہ تھی جو رُعب بن کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حشمت وعظمت کو دوبالا کر رہی تھی۔

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ۔

Marfat.com

لا ورب العرش جس کو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی
صلی اللہ علیہ وسلم

حل لغات

لآ قسم میں محض تاکید کے لیے آتا ہے۔ کشف الاسرار میں ہے کہ لاقسم کی تاکید کے لیے ہے۔ (روح البیان) واؤ قسمیہ رب العرش عرش کا مالک (اللہ تعالیٰ) بٹتی ہے تقسیم ہوتی ہے۔

۴۔ شرح

مالک عرش یعنی اللہ تعالیٰ کی قسم جسے جو کچھ ملا۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عطا ہوا۔ دونوں عالم میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعمت تقسیم ہو رہی ہے۔ شیخ المحدثین حجۃ اللہ فی الہند حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ العزیز مدارج النبوت ص ۱۴۸-۱۴۹ ج ۱ میں فرماتے ہیں۔

وازاں جملہ آنست کہ دادہ شد آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را مفاتیح خزائن وسپردہ شد بہ دَے وظاہرش آنست کہ خزائن ملوک فارس وروم ہمہ بدست صحابہ افتادہ وباطنش آنکہ مراد خزائن اجناس عالم ست کہ رزق ہمہ درکف اقتدار وسپرد وقوت تربیت ظاہر وباطن ہمہ وے داد چنانچہ مفاتیح غیب در دست علم الٰہی۔ مگر دَے مفاتیح خزائن رزق و قسمت آں در دستِ ایں سید کریم نہادند قولہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم انّما انا قاسمٌ واللہ المعطی ھو اللہ ۵

Marfat.com

ترجمہ :- اللہ تعالےٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو جو کچھ بھی عطا فرمایا ہے اس میں سے ایک یہ ہے کہ آپ کو خزانوں کی کنجیاں عنایت فرما دی گئیں اور سپرد کر دی گئیں اور اس کا ظاہر یہ ہے کہ فارس اور روم کے بادشاہوں کے خزانے صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے قبضہ میں آ گئے اور اس کا باطن یہ کہ دنیا میں زہد جس کی پیداوار کے خزانے مراد ہیں کہ ہر کسی جاندار کا رزق آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قبضہ و اختیار میں دے دیا گیا ہے اور تمام مخلوق کی ظاہری اور باطنی تربیت مکمل طور پر آپ کے سپرد کر دی گئی ہے جس طرح کہ غیب کی کنجیاں دست علم الٰہی میں ہیں کہ اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اسی طرح رزق کے خزانوں کی کنجیاں اور رزق کی تقسیم اُس سخی سرور اور سخی سردار کے ہاتھ میں دے دی گئی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں اور دینے والا ہوں۔

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی
صلی اللہ علیہ وسلم

۵-

حل لغات | جہنم گہرا کنواں۔ دوزخ مستغنی آزاد۔ بے پرواہ۔

Marfat.com

۵ شرح | جو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے پرواہ ہوا اور عقیدہ رکھا کہ آپ کی کوئی ضرورت نہیں۔ صرف اللہ تعالیٰ کافی ہے تو یقین کرو کہ وہ سیدھا جہنم کے گہرے کنوئیں میں گیا اس لیے کہ جب جد الانبیاء سیدنا خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہم السلام کو بھی حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاجت ہے تو یہ منکر کس باغ کی مولی ہے اس لیے نہیں مانتا تو جائے جہنم۔

خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے تین سوال دیئے میں نے دو بار عرض کی۔

اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ	الٰہی میری امت بخش دے۔
اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ	الٰہی میری امت بخش دے۔
و اخرت الثالثة	اور تیسرا اس دن کے لیے
یوم یرغبُ الی فیہ	اٹھا رکھا جس میں تمام خلق
الخلق حتی ابراھیم	میری طرف نیازمند ہوگی۔
(رواہ مسلم)	یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام

امام حکیم ترمذی نے فرمایا یعنی حدیث کا یہ جملہ روایت فرمایا۔

وان ابراھیم یرغب	قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام
فی دعائی ذالک الیوم (تجلی الیقین)	بھی میری دعا کے خواہشمند ہونگے۔

Marfat.com

سورج اُلٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
۶-
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

حل لغات

اُلٹے از اُلٹنا۔ اوندھا کرنا۔ لوٹنا۔ انڈیلنا
پلٹے از پلٹنا اُلٹنا پھرنا۔ چاک کٹا ہوا پھٹا ہوا۔

۶- شرح

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات میں سے ہے کہ سورج اُلٹے پاؤں واپس آگیا۔ چاند آپ کی انگلی کے اشارے سے دو ٹکڑے ہو گیا۔ اے اندھا نجدی کمالات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منکر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدرت واختیار اور تصرف کو تو دیکھ پھر بھی تیری بدقسمتی ہے کہ اتنا بڑے معجزات وتصرفات بھی کتابوں میں پڑھ۔ سن رہا ہے تب بھی تیرا انکار ہے۔ تعجب ہے۔

دو معجزے

۱- سورج کا اُلٹنا ۲- چاند کا پھٹنا۔ ایسے مشہور معجزات ہیں کہ آج کا نجدی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ اعلیٰحضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کے دور کا نجدی بھی منکر نہیں ہو گا تبھی تو امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ نے اسے اختیار وتصرف مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اثبات میں یہی دو معجزے بیان فرمائے کہ اے اندھے نجدی تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصرفات کا منکر ہو کیسے سکتا ہے۔ جب کہ

Marfat.com

مسلمات سے ہے کہ سورج الٹا دیا اور چاند چیر دیا یہ تصرفات نہیں تو اور کیا ہے۔

افسوس صد افسوس

خطۂ ہندو پاک کی بدقسمتی کہ اس میں دور حاضرہ میں ایسے ننگ اسلاف پیدا ہو گئے ہیں جو ان دونوں معجزات کا انکار کر بیٹھے۔ فقیر نے ان دونوں معجزات کے اثبات میں دور حاضرہ و سابقہ کے منکرین کا بھرپور رد لکھا ہے۔

رسالہ "تحقیق شق القمر"۔ رسالہ "معجزہ ردالشمس"

منکر کون

مودودی اور اس کے چیلوں نے اس انکار پر اپنا عملنامہ سیاہ کیا۔ ملاحظہ ہو۔

(۱) سیارہ "ڈائجسٹ" والوں نے ایک شمارہ رسول نمبر، نکالا اس میں کسی عبدالکریم عابد نے دیگر مشہور و معروف معجزات کو بے ثبوت کہنے کے ساتھ ساتھ عظیم الشان معجزہ "ردالشمس" کو بھی غلط قرار دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ یہ روایت ثابت نہیں ہے۔

(۲) مودودی نے تفسیر تفہیم القرآن سورۂ انشقاق و سورۂ ص میں اور سیرت سرور عالم اور ماہنامہ ترجمان القرآن میں نہ صرف انکار بلکہ بزعم خویش بھرپور دلائل لکھے۔

نوزائیدہ انجمن خوب خرابہ یعنی انجمن سپاہ صحابہ

حضرت علامہ پروفیسر محمد حسین آسی سیالکوٹ لکھتے ہیں کہ

گزشتہ دنوں ایک برادرِ طریقت نے "سپاہ صحابہ" کے ترجمان ماہنامہ خلافت راشدہ کا شمارہ بابت ماہ اکتوبر ارسال

Marfat.com

کیا۔ اس میں ایک مضمون کا عنوان ہے۔
کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے سورج لوٹا تھا۔
اور رسالہ بھیجنے والے بھائی کی مراد یہ تھی کہ اس تحریر سے جو غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں، اُن کا ازالہ کیا جائے۔ اس ساڑھے تین صفحے کے مضمون میں لکھاری نے پہلے تو غنیۃ الطالبین کے حوالے سے شیعہ حضرات کے کچھ فرقے بتائے ہیں پھر ڈوبے سورج کو واپس لانے کی روایات پر تیس سوال کیے ہیں۔ پھر ایک شیعہ شاعر معین کاشانی کی منقبت درج کی ہے۔ جس میں اس نے سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملائے ہیں۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ کی مشہور رباعی جو تاجدارِ کربلا حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شان میں لکھی گئی ہے، کی مختصر تشریح کر کے اسے خلافِ حقیقت کہا ہے اُسے اسی شاعر کی طرف منسوب کیا ہے۔ آخر میں روایات کی سند پر جرح کر کے بہت سے راویوں کو ناقابلِ اعتبار ٹھہرایا ہے۔ پروفیسر صاحب موصوف نے اس کے رد میں ایک رسالہ لکھا ہے بنام سورج الٹے پاؤں پلٹے۔

ردّ الشمس

باطل سوز دا یمان افروز اور عظیم الشان معجزہ صحیح حدیث پاک سے ثابت ہے۔ چنانچہ حدیث ملاحظہ ہو:

وعن اسماء بنت عمیس	یعنی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ
ان النبی صلی اللہ علیہ	عنہا سے مروی ہے کہ خیبر میں صہباء
وسلم کان یوحی الیہ و	کے مقام پر سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
راسہ فی حجر علی فلم	حضرت امیر المومنین مولا علی شیر خدا رضی اللہ
یصل العصر حتی غربت	تعالیٰ عنہ کی گود میں سر مبارک رکھ کر

Marfat.com

الشمس فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم
اصلّیتَ یاعلی قالا لا۔
فقال اللّھم انہ کان فی
طاعتك وطاعة
رسولك فارد دعلیہ
الشمس قالت اسماء
فرایتھا طلعت بعد
ماغربت ووقفت علی
الجبال والارض وذالك
بالصھباء فی خیبر،،
(شفا قاضی عیاض جلد اول صـ۲۸۴)

آرام فرما رہے تھے۔ رسولِ خدا
سیدالانبیاء علیہ السلام پہ وحی نازل
ہو رہی تھی۔ سورج غروب ہوگیا
اور حضرت سیدنا مولی علی رضی اللہ
تعالےٰ عنہ نے ابھی نماز عصر نہیں
پڑھی تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا۔ اے پیارے علی
ابھی نماز نہیں پڑھی عرض کیا نہیں
تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
دعا کی یا اللہ یہ پیارے علی تیرے
اور تیرے رسول کی اطاعت میں
تھے۔ لہذا سورج واپس لوٹا دے۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ "میں نے سورج کو دیکھا کہ سورج غروب ہو چکا تھا۔ پھر سورج واپس آیا۔ اور پہاڑوں اور زمین پر دھوپ چمکی۔"

فائدہ اس حدیث پاک کی سندات اور مخالفین کے اعتراضات و جوابات کی تحقیق فقیر کے رسالہ "معجزہ ردالشمس" کا مطالعہ فرمائیے۔

ردّالشمس معجزہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب روح البیان سورۂ ص پ۲۳ میں لکھتے ہیں۔

Marfat.com

جیسے سلیمان علیہ السلام کے لیے سورج لوٹنا ان کا معجزہ ہے۔ ایسے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لیے اسی امت میں ان کی کرامت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے معجزہ کی حیثیت سے سورج لوٹا۔ مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آرام و استراحت کے لیے سر مبارک سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی گود میں رکھا اور سو گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز پڑھی تھی اور یہ بھی نہ چاہا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آرام میں خلل واقع ہو چونکہ آپ بہت بڑے علم والے تھے سمجھا کہ نماز بھی اطاعتِ الٰہی ہے اور رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت بھی بعینہٖ طاعتِ حق ہے اسی لیے نماز جاتی ہے تو جانے دو۔ اس پر سورج غروب ہو گیا۔ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواب سے بیدار ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی حضور میں عصر کی نماز نہیں پڑھ سکا۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیوں؟ عرض کی حضور میں نہیں چاہتا تھا کہ آپ کی لذتِ نوم میں خلل ڈالوں۔ اس پر جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی حضور! مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ میں سورج کو عصر کی جگہ پر لاؤں تاکہ علی رضی اللہ عنہ عصر کی نماز وقت پر ادا کر سکیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ سورج کو ایسے واپس لوٹایا گیا کہ ہم نے سورج کی روشنی کے آثار مدینہ پاک کی دیواروں پر دیکھے۔

معجزۂ شق القمر قرآن مجید میں ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اقتربت الساعۃ وانشق القمر ط (پ ۲۷ ع ۸) قیامت قریب ہو گئی اور چاند ٹکڑے ہو گیا۔

وان یروا ایۃ یعرضوا اور وہ کافر کسی نشانی کو دیکھتے

Marfat.com

ویقولوا سحر مستمر (پ۲۷ ع ۸) — ہیں تو اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو ہمیشہ کا جادو ہے۔

فائدہ اللہ تعالیٰ نے ماضی کے صیغہ سے چاند کے ٹکڑے ہونے کی خبر دی اور اس پر کفار کے اعراض اور انکار آیت کی خبر دی مفسرین اہل سنت کا اس کے وقوع اجماع ہے۔

حدیث ۱۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بالاسناد روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں چاند کے دو ٹکڑے ہوئے ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا اور دوسرا پہاڑ کے پیچھے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہ رہو۔ یعنی دیکھ لو۔

مجاہد کی روایت میں ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور اعمش کی بعض روایتوں میں ہے کہ منیٰ میں یہ واقعہ ہوا اور یہ حدیث ابنِ مسعود اسود سے بھی مروی ہے۔ اور کہا یہاں تک کہ میں نے پہاڑ کو اس کے دونوں ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔ اس بارے میں مسروق کی روایت ہے کہ یہ واقعہ مکہ میں ہوا اور یہ زیادہ صحیح ہے کہ تب کفار قریش نے کہا تم پر ابن ابوکبشہ نے جادو کیا۔ (شفاء شریف جلد اوّل)

مزید تحقیق فقیر کے رسالہ "تحقیق شق القمر" میں ملاحظہ ہو۔

اندھا نجدی شعر ہذا پڑھ کر ہم سمجھتے رہے کہ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے محض غصّے سے نجدی کو اندھا کہا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت کا کلام کا کوئی مضمون بھی مبالغہ یا خلاف واقعہ نہیں۔ مثلاً اندھا نجدی کا جملہ پڑھ کر نجدیوں عبدالعزیز تا حال (فہد) تک دیکھ آنکھوں میں صرف ہیر پھیر نہیں بلکہ ان کی بینائیوں میں بھی کمی

Marfat.com

ہے۔ اور آج کل تو ان کا مذہبی پیشوا و رہنما عبدالعزیز بن باز تو نہ صرف آنکھوں کا اندھا ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ دل کا بھی اندھا ہے۔

اعلیٰحضرت کا کمال

ان دونوں معجزوں کو حدائق بخشش میں متعدد مقامات پہ بیان فرمایا ہے۔ منجملہ ان کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

اشارے سے چاند چیر دیا ڈوبے ہوئے خور (سورج) کو پھیر دیا

گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لئے

تیری مرضی پا گیا سورج پھرا اُلٹے قدم

تیری اُنگلی اُٹھ گئی ماہ کلیجہ چر گیا

تجھ سے اور جنّت سے کیا مطلب وہابی دُور ہو

ہم رسول اللہ کے جنّت رسول اللہ کی

صلی اللہ علیہ وسلم

شرح اے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ سے اور جنّت

Marfat.com

زندہ ثبوت

حضرت مولانا محمد بشیر کوٹلوی اپنے سفر نامہ حجاز میں لکھتے ہیں کہ ترکیوں نے روضۂ اقدس (قبہ خضرا) کی سنہری جالیوں کے اوپر حجرہ مقدسہ کی پیشانی پر یہ آیت لکھی تھی۔

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابًا رحيما. (پ۵ ع ۶)

اور اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تیرے حضور حاضر ہوں پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

فائدہ

اس آیت مبارکہ میں چونکہ گنہگاروں کو حضور کی بارگاہ عالیہ میں ہونے کا حکم الٰہی ہے۔ اس سے نہ صرف اہل مدینہ مراد ہیں بلکہ دُور دُور ملکوں سے آنے والوں بلکہ دور رہ کر بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وسیلہ بنانے کا حکم ہے اور اس سے چار مسائل واضح طور ثابت ہوتے ہیں۔

(۱) حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۲) حاضر و ناظر (۳) دور سے سفر کر کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور حاضری۔ (۴) وسیلہ، اور یہ چاروں مسائل نجدیوں، وہابیوں کے لیے زہر قاتل ہیں اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات کا اظہار (اویسی غفرلہ) اسی لیے نجدیوں نے اس آیت کو مٹا کر ما کان محمد ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ لکھ دیا۔

مولانا فرماتے ہیں کہ میں جب ۱۹۵۴ء میں حج کے لیے گیا تو ترکیوں

Marfat.com

کی لکھی ہوئی یہ آیت موجود تھی۔ پھر ۱۹۶۰ء گیا تو بھی یہ آیت موجود نہ تھی۔ اس کے بجائے ما کان محمد ابا احدٍ من رجا لکم، لکھ دی گئی ۱۹۵۵ء میں گیا تو بھی یہی آیت دیکھی ہے۔ اب بھی یہی آیت لکھی ہوئی ہے۔ قرآن مجید میں چونکہ تحریف ممکن نہیں۔ اسی لیے آیت کو تو تبدیل نہ کیا لیکن اس کے بدلے ایک اور آیت لکھ دی اس میں اگرچہ کمال نبوی کا ذکر ہے لیکن مذکورہ بالا آیت کی طرح نہیں ہمارا تجربہ ہے کہ تحریف ممکن ہوتی تو نجدی آیات مبنی براظہار کمالات کو قرآن شریف سے نکال دیتے۔ مثلاً چند آیات ملاحظہ ہوں۔

(۱) و ما ارسلنٰک الا رحمۃ للعلمین

(۲) یاایھا النبی انا ارسلنٰک شاھدو مبشرًا ونذیرا و داعیا الی اللہ سراجًا و منیرا۔

(۳) یداللہ فوق ایدیھم وغیرہ وغیرہ

انہی اس روش کو دیکھ کر امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ نے اس شعر کے علاوہ متعدد مقامات پر نجدیوں، وہابیوں کی مذمت فرمائی ہے

ظالمو محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا حق تھا یہی
عشق کے بدلے عداوت کیجئے۔

اور فرمایا۔

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب صلی اللہ علیہ وسلم
اس بُرے مذہب پر لعنت کیجئے۔

ذکر رد کے فضل کاٹے کے چند دیگر نمونے

حضرت مولانا محمد بشیر کوٹلوی" نے ایک

Marfat.com

عجیب انکشاف فرمایا ہے۔ وہ اپنی تصنیف جبریل کی حکایات میں لکھتے ہیں۔

نجدیوں کی یہودیانہ حرکت

تفسیر روح البیان عربی زبان میں ایک مشہور۔ مستند اور معتبر تفسیر ہے۔ اہل علم حضرات کی لائبریریوں کی زینت ہے۔ بڑے بڑے جید علماء اس سے مستفید ہوتے ہیں[1]۔ حضرت شیخ علامہ اسماعیل حقی بروسوی رحمۃ اللہ کی تالیف ہے اس ایمان افروز تفسیر میں جابجا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل وکمالات مسلک حق کی تائید اور نجدیت کی تردید میں ٹھوس مواد ملتا ہے۔ نجدیوں کے اشارے پر مکہ مکرمہ کے مدرسہ کے ایک استاد شیخ محمد علی صابونی نجدی نے روح البیان کی ہر وہ عبارت جس سے ان کے مسلک پر زد پڑتی تھی۔ نکال ڈالی ہے۔ اس قسم کی ساری عبارتیں نکال کر ایک مصنوعی روح البیان شائع کر دی ہے۔ عزیزم محمد افضل بھٹی نے اس سال مجھے وہ مصنوعی روح البیان مکہ معظمہ سے بھیجی ہے۔ اس کا مطالعہ کرنے سے ان نجدیوں کی اس یہودیانہ حرکت کا علم ہوا۔ جبریل امین کی یہ حکایت بھی روح البیان سے نکال دی گئی ہے اس لیے کہ اس سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کا ساری مخلوق سے پہلے پیدا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ کی تفسیر میں حضرت امام واسطی کا ارشاد بھی نکال دیا گیا ہے۔ جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت عارضی ہے۔ حقیقی نہیں۔ اصل عبارت آپ پیچھے

---

[1] فقیر اویسی غفرلہ نے عوام کی سہولت کے لیے اس کا اردو ترجمہ لکھا ہے ایک عرصہ سے مکمل اُردو تفسیر فیوض الرحمٰن کے نام سے چھپی ہے۔ جس سے عوام خوب استفادہ فرما رہے ہیں۔

Marfat.com

پڑھ چکے ہیں۔ اس ارشاد سے بھی چونکہ حضور کی حقیقت کا نور ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اس لیے ان دشمنانِ نور و محبانِ ظلمت نے اسے بھی اصل کتاب سے اڑا دیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو تین نمازیں معاف فرما کر دو نمازوں پر مسلمان کر لیا۔

مسند امام احمد میں یہ حدیث موجود ہے کہ ایک شخص حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کہا۔ میں اس شرط پر مسلمان ہوتا ہوں کہ نمازیں صرف دو پڑھوں گا۔ حضور نے منظور فرمایا۔

فَاَسْلَمَ عَلٰی اِنَّهٗ لَا یُصَلِّیْ اِلَّا صَلٰوتَیْنِ فَقَبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ (مسند امام احمد ص ۲۵ ج ۵)

پس وہ اس شرط پر مسلمان ہو گیا کہ وہ دو نمازیں ہی پڑھے گا۔ حضور نے اس کی یہ شرط قبول فرما لی۔

اس حدیث سے حضور کا اختیار ثابت ہوتا ہے کہ نمازیں جو پانچ فرض تھیں۔ حضور نے اپنے اختیار سے ان میں سے اس شخص کو تین نمازیں معاف فرما دیں۔ اور دو نمازیں اس کی قبول فرما لیں۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا سردار احمد صاحب محدث اعظم پاکستان نے فیصل آباد سے مجھے ایک خط بھیجا۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ میں نے حیدر آباد دکن کی مطبوعہ مسند امام احمد خریدی ہے اور ساری چھان ماری ہے مگر دو نمازوں والی حدیث اس میں مجھے نہیں ملی۔ مجھے ارشاد ہوا کہ میں اپنے کتب خانہ

Marfat.com

کی مسند امام احمد کو دیکھوں. حضرت والد ماجد فقیہ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی بابت ضرور نشاندہی کی ہوگی. اگر یہ نشاندہی مل جائے تو میں انہیں لکھوں کہ کونسی جلد اور کون سے صفحے پر یہ حدیث ہے. چنانچہ میں نے مسند امام احمد کو دیکھا تو پانچویں جلد کے بیرونی صفحہ پر حضرت والد ماجد علیہ الرحمۃ کے ہاتھ سے لکھی ہوئی نشاندہی مل گئی۔ لکھا تھا کہ یہ حدیث اس جلد کے صفحہ ۲۵ پر ہے۔ میں نے حضرت محدثِ اعظم علیہ الرحمۃ کو پورا حوالہ لکھ دیا۔ حضرت نے جواب دیا. ظالموں نے اس حدیث کو اصل کتاب سے نکال دیا ہے. نجدیوں نے اتنی بڑی ضخیم کتاب چھاپنے پر صرف یہ حدیث نکال دینے کے لیے اتنا خرچ کر ڈالا۔

روزمرہ کا مشاہدہ

نجدی وہابی اور ان کے ہمنوا فرقے اسی دُھن میں ہیں کہ کمالات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اظہار کے اسباب مٹا دیئے جائیں مسلمانوں میں سب سے بڑا اور بہتر سلسلہ میلاد شریف ہی ہے اور وہ عموماً ربیع الاول شریف میں زیادہ ہوتا ہے. چنانچہ جونہی ماہ ربیع الاول شریف ہر سال آتا ہے اور غلامانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مختلف انداز سے جشن میلاد النبی کا اہتمام کرتے ہیں اور یہ عملِ خیر صرف ہند و پاک ہی نہیں بلکہ دنیا کے تمام ہی ممالک میں ذوق و شوق کے ساتھ مسلمان انجام دیتے ہیں۔ اور صدیوں سے یہ جاری ہے اور دیگر دلائل سے قطع نظر چونکہ ہمیشہ سے علمائے ربانیین و صالحین اس پر عمل پیرا رہے ہیں اس لیے اس کے استحسان اور متفق علیہ ہونے میں تو قطعاً کلام نہیں۔ مگر چونکہ شیخ نجدی حضور کے یوم ولادت ہی سے کڑھتا جلتا چلا آرہا ہے اس لیے اس نے بہت سے بندگانِ خدا کو بھی اپنا ہمنوا بنا کر ان کے دلوں میں اس کے خلاف دشمنی کا بیج بو دیا ہے. چنانچہ

Marfat.com

نتیجہ کے طور پر شیخ نجدی کے چیلے سعودی ذکر میلاد ہی سے چڑنے لگے ہیں کچھ دنوں سے جب سے ان معاندین بزمِ میلادِ مصطفےٰ کو فرعونی حکومت اور قارونی خزانہ مل گیا ہے۔ بالکل تیل پانی کی طرح اپنی دولت کو ہر اس عمل خیر کے خلاف صَرف کر رہے ہیں جو دنیائے سنیّت میں مروّج و معمول ہے۔ اور اس مخالفت میں وہ ایسے اندھے ہو گئے ہیں کہ دیانت و صداقت کو بالکل بالائے طاق رکھ کر جھوٹے الزامات پر اتر آئے ہیں اور بے بنیاد باتیں مسلمانوں کی طرف منسوب کرنے میں ذرا بھی جھجک محسوس نہیں کرتے۔ تفصیل کے لیے ذیل کی سطریں ملاحظہ کریں۔

نجدی سعودی حکومت ادھر چند سالوں سے مسلسل اہلسنّت و جماعت کے مسلمہ عقائد و معمولات کے خلاف زہر اگلنے کا کام کر رہی ہے۔ ہر سال حکومت کی طرف سے عربی، اردو، فارسی میں حجاج کرام کو ایسے رسائل و پمفلٹ تقسیم ہوتے ہیں جس میں میٹھا زہر کے طور پر نجدی عقائد مسلط کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ نہایت بے باکی کے ساتھ یہ بھی لکھا جاتا ہے کہ مزار پاک سرکار اقدس کی حاضری کے لیے قصد سفر نہ کیا جائے۔ جیسا کہ نجدی حکومت کے مفتیٔ اعظم ابن باز نے لکھا کہ۔

"زیارتِ قبر رسول اور دوسری قبروں کی زیارت صرف مردوں کے لیے جائز ہے۔ عورتوں کے لیے نہیں، لیکن اس شرط کے ساتھ کہ سفر قبر کی زیارت کی نیّت سے نہ ہو"

(دلیل الحاج مترجم اُردو ص ۴۵ شائع حکومت سعودیہ ۱۴۰۲ھ)

Marfat.com

قابلِ غور بات یہ ہے کہ صرف مردوں کو روضۂ رسول کی زیارت جائز ہے۔ جب کہ فقہائے کرام نے عورتوں کو دیگر قبروں سے تو منع فرمایا ہے، لیکن سرکار کے روضہ مطہرہ کی اجازت دی ہے۔ اور دوسری بات یہ قابل توجہ ہے کہ مردوں کے لیے بھی جواز کی یہ شرط ہے کہ قبر رسول کی زیارت کی نیت سے سفر نہ کریں۔ مسجد نبوی کی زیارت یا کسی اور کام سے مدینہ پاک حاضر ہوں تو ضمناً قبر رسول کی زیارت کر سکتے ہیں۔ اب بھلا بتائیے جس قوم کے خبث باطنی، اور غلاظت فکری کا یہ عالم ہو وہ محفل میلاد کے انعقاد کو کیسے جائز سمجھ سکتی ہے۔

اب حجاج کرام میں جو اکناف عالم سے حاضر ہوتے ہیں محفل میلاد کی مخالفت میں ایک کتابچہ عربی اردو میں تقسیم کیا جاتا ہے، جس میں بے بنیاد باتوں کو سنیوں کی طرف منسوب کر کے اس مبارک محفل رسول کو ناجائز و حرام، بدعتِ ضلالت، اور بعض صورتوں میں کفر و شرک تک قرار دیا گیا ہے۔ کتاب کی دروغ بیانی کے لیے ایک پیراگراف دیکھیں اور فیصلہ کریں۔

جو جو اعمال میلاد میں کیے جاتے ہیں وہ کماً و کیفاً ہر ملک والوں کی عقل و فہم، عناد و فقر کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں، لیکن سب میں مشترک یہ چیزیں پائی جاتی ہیں۔

(۱) جس ولی یا سیّد کے نام پہ موسم یا زردہ یا میلاد یا حضرہ ہو رہا ہے اس کے نام پہ نذریں چڑھانا اور ذبح کرنا۔

(۲) اجنبی عورتوں اور مردوں کا باہم اختلاط۔

(۳) رقص و سرود، ناچ و رنگ، گانا اور بجانا، طبلہ اور تاشا اور سارنگیاں، ۔

(۴) کہیں کہیں فحاشی و شراب نوشی بھی ہوتی ہے لیکن یہ ہر ملک اور ہر

Marfat.com

میلاد میں عام طور سے نہیں ہوتی ——— (قرآن و حدیث کی روشنی میں محفلِ میلاد، تالیف عربی از: ابوبکر جابر جزائری، ترجمہ اردو از: مشتاق علی ندوی، رباط بھوپال، مدینہ منورہ، ص ۱۷)

واضح رہے کہ یہ کتاب نجدی حکومت کے سب سے بڑے مفتی ابنِ باز کی خصوصی تائید و تاکید کے بعد شائع کی گئی ہے۔ اور حکومت سعودیہ کی طرف سے مفت تقسیم ہوئی ہے ۔۔ قارئین اور انصاف پسند حضرات غور کریں کیا دنیا کے ہر ملک میں مذکورہ بالا امور حسب مسطور محافل میلاد میں انجام دیئے جاتے ہیں نہیں اور ہرگز نہیں، تو پھر یہ کتنا بڑا اتہام اور جھوٹ ہے جو ہم سنیوں پر باندھا جا رہا ہے ۔۔ دراصل بات یہ ہے کہ جب یہ لوگ شرعی دلائل کی روشنی میں معمولاتِ اہل سنّت کو ناجائز قرار دینے میں ناکام ہوتے ہیں تو اسی قسم کی من گھڑت باتوں کو جھوٹ موٹ فرض کرکے اپنے عناد کی آگ بجھاتے ہیں۔ یہ ایک مثال میں نے پیش کردی ہے، اسی سے پوری کتاب کا اندازہ لگالیں۔ یہی حال کتاب "ابریلویت" کا ہے اور ایسے ہی ہر ملک بالخصوص ہندو پاکستان کے نجدی کے چیلوں کا ہے کہ مختلف حربوں سے فضائل و کمالات کو رد کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ بھی ان کے تمام حربے اپنی قدرت سے ان کے منہ پہ مارتا ہے۔ مثلاً دورِ سابق میں میلاد شریف کو جنم کے مشابہ لکھ دیا (براہین قاطعہ) ایک عرصہ کے بعد یہ لوگ خود میلاد کرنے لگ گئے اگرچہ کبھی نام بدلے لیکن کام وہی میلاد والا پھر جلوس ۱۲ ربیع الاول کو بدعت کے فتوے لگائے اللہ تعالیٰ نے ان سے جلوس بھی نکلوائے اور ان کے منہ پر جوتے بھی مروائے۔ اب تاریخ ولادت و وفات کے چکر میں ہیں ۔۔

Marfat.com

نجدی اس نے تجھ کو مہلت دی کہ اس عالم میں ہے
۹-
کافر و مُرتد پہ بھی رحمت رسول اللہ کی

۹- شرح

اے نجدی۔ وہابی اور اس کے ہمنوا تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس دنیائے جہان میں عذاب نہ کرنے کی مہلت دی۔ کیونکہ یہ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت ہے کہ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے کافروں۔ مرتدوں کو دنیا میں عذاب نہ دیگا۔ اور تم بھی انہیں میں شامل ہو اسی لئے تمہیں مہلت دی گئی ہے اب بھی وقت ہے توبہ کر کے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے نیاز مند اور غلام بن جاؤ۔ ؏

پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا۔

کافر و مرتد کو رحمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

پہلی امتوں میں انبیاء علیہم السلام کے معجزات کے انکار پر فوراً عذاب نازل ہو جاتا لیکن اس امت پر اللہ تعالیٰ عذاب نہیں کرتا۔ یہ بھی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر رحمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ما کان لیعذبھم	اور اللہ تعالیٰ کا کام نہیں کہ انہیں
وانت فیھم۔	عذاب کرے جب تک اے
(پ ۹ الانفال ۳۳)	محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔

Marfat.com

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو بڑی شان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو عذاب سے امان کا سبب بنایا۔ جیسا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بلکہ آپ کا ایک امتی۔ جو اللہ اللہ کر رہا ہے۔ اس کی موجودگی میں بھی کفار پر عذاب نہ آئے گا۔ بخاری شریف میں ہے"

لا تاتی الساعۃ حتی لا یقال اللہ اللہ۔ قیامت نہیں آئے گی۔ جب تک کہ اللہ اللہ نہ کہا جائے۔

فائدہ قیام قیامت کفار کے لیے عذاب ہوگا۔ اور اس کا وقوع ذکر الٰہی کرنے والے کی وجہ سے نہیں ہوگا۔ اسی لیے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) امتی بھی کفار کے لیے امان ہے۔

ہم بھکاری وہ کریم ان کا خدا اُن سے فزوں
صلی اللہ علیہ وسلم

حل لغات بھکاری۔ فقیر۔ منگتا۔ فزوں (بضمتین) زیادہ کرنا۔ زیادہ ہونا۔ بڑھا ہوا۔ تَا لا نفی کا ترجمہ۔

۱۰۔ شرح الحمد للہ ہم مانگتے ہیں اور ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کریم رؤف رحیم ہیں۔ اور ان کا خدا رحم و کرم اور عطا میں ان سے بڑھ کر ہے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے کریم ہیں کہ نہ کہنا آپ کی عادت میں نہیں ہے۔ کسی شاعر نے

Marfat.com

اسے یوں ادا فرمایا ؎

نرفت لا بزبانِ مبارکش ہرگز مگر دراشھدُ اَن لاَ اِلٰہَ اِلّا اللّٰہ

یعنی کلمۂ شہادت کے سوا کبھی لاَ آپ کی زبان مبارک سے نہ نکلتا جو شخص جس شے کو حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے طلب کرتا فوراً عطا فرماتے کبھی نہیں نہ فرماتے منع نہ کرتے۔

فائدہ اگر کوئی شے موجود نہ ہوتی اور کوئی سائل آکر مانگتا سکوت فرماتے کلامِ شیریں سے اس کی دلجوئی کرتے عذر فرماتے مگر صراحتہً انکار نہ کرتے بلکہ بسا اوقات سائل سے فرما دیتے کہ میرے واسطے سے قرض لے لے جب میرے پاس یہ شے آجائے گی ادا کر دوں گا۔

اس شعر میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سخاوت کا صراحتہً اور اختیارِ کل کا کنایتہً بیان ہے۔ آپ کی سخاوت تو ظاہر ہے آپ کے پاس جو کچھ آتا سب راہ خدا میں دے دیتے۔ پاس نہ ہوتا تو قرضہ لے کر سائل کی حاجت روائی فرماتے۔ اپنی ذات شریف کے لیے دوسرے دن کا نفقہ بھی جمع نہ کرتے۔ البتہ بعض وقت اپنے حرم کے لیے ایک سال کا نفقہ ذخیرہ کر لیتے جب آپ کسی محتاج کو دیکھتے۔ تو باوجود احتیاج کے اپنا کھانا اسے دے دیتے۔ آپ کے دولت خانہ میں بعض دفعہ دو دو مہینے آگ نہ جلتی تھی۔

اختیارِ کل کنایتہً جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نہ نہ کہنا آپ کی عادت نہ تھی تو سائل کا ہر سوال پورا کرنا ضروری ہوا اور سائل کے سوالات مخصوص نہیں ہوتے جو چاہیں مانگیں اسی لیے اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کو حکم فرمایا۔

Marfat.com

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ (پ۳۰ والضحیٰ)

اور منگتا کو نہ جھڑکو۔ (کنزالایمان)

اور ہر سوالی کے سوال پورا کرنے کے لیے آپ کو وسعت کی نوید سنائی کہ

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى (پ۳۰ والضحیٰ)

اور تمہیں حاجت مند پایا پھر غنی کر دیا۔

اس طرح غنی کر دیا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں بلکہ عرش و فرش کا آپ کو مالک بنا دیا۔ رب فرماتا ہے۔ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الکوثر اور فرماتا ہے اغناھم اللہ ورسولہ من فضلہ۔ حضور فرماتے ہیں کہ مجھے زمینی خزانوں کی کنجیاں دے دی گئیں، اور فرماتے ہیں کہ اگر میں چاہوں تو سونے کے پہاڑ میرے ساتھ چلیں۔ غرضیکہ حضور جیسا غنی نہ ہوا ہے۔ نہ ہو جسے رب غنی کرے اس کے غنیٰ کا کیا کہنا۔

ہم بھکاری

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ماننے والا تو خود کو آپ کے بھکاری ہونے کو فخر سمجھتا ہے۔ وہ بہت بڑا ہی بدبخت ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خود کو بھکاری نہیں مانتا اللہ تعالیٰ نے تو کل کائنات کے بڑے سے بڑے بادشاہوں کو بھی بھکاری فرمایا ہے۔ کما قال تعالیٰ وانتم الفقراء ویسے دیکھا جائے تو کون کسی کا منگتا نہیں۔ مثلاً۔ مال کا منگتا غنی کے دروازہ پر جاتا ہے اور کمال کا منگتا کامل کے کمال کا منگتا شیخ کی نگاہ کا منگتا حکیم کے دروازہ پہ اور داد کا منگتا حاکم کے دروازہ پہ حضور کا دروازہ وہ دروازہ ہے کہ جہاں سارے منگتوں کا بھلا ہے کیونکہ یہاں سائل میں کوئی قید نہیں۔ پھر یہ تمام دروازے داناؤں کے مرنے پر بند ہو جاتے ہیں اگر حضور کا دروازہ ہر منگتے کے لیے ہمیشہ کھلا رہے گا کہ حشر میں

Marfat.com

ہیں بھی حضوری سے سارا عالم شفاعت کی بھیک مانگے گا. کیونکہ یہاں زمانہ کی بھی قید نہیں۔ مہربان باپ یہ دیکھ کر خوش ہوتا ہے کہ اس کے بیٹے کے دروازے فقراء کے لئے کھلے ہوں۔ بلا تمثیل اللہ تعالیٰ بھی منگتوں کو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دیکھ کر خوش ہوتا ہے اسی لیے ادھر سائلوں کو فرمایا ان کے دروازے پر جاؤ۔ ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک ادھر محبوب کو فرمایا وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ بلکہ اپنی عطا کردہ نعمت کا زیادہ سے زیادہ ظاہر کرنے کا حکم فرمایا۔ کہ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔

اہلسنّت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی
صلی اللہ علیہ وسلم

حل لغات

اہلسنّت (سنّی) چاروں خلفاء کو ماننے والے۔ سنّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرنے والا۔ دورِ حاضرہ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ کی تحقیق علمی کو تسلیم کرنے والا۔ نجم ستارہ۔ ناؤ لمبی اور بیچ سے خالی چیز۔ ڈونگی۔ کشتی یہاں یہی مراد ہے۔ عترت بالکسر۔ خویشاں و نزدیکاں و فرزنداں

۱۱۔ شرح

اہلسنّت کا بیڑا پار ہے اس لیے یہ اہلسنّت کی کشتی پر سوار ہیں۔ جس کے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کے لیے ہدایت کے ستارے (رہبر) ہیں۔

Marfat.com

عزّتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سفینۂ نوح یعنی کشتیٔ امّت

جیسے ہم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق فضائل عرض کئے۔ ضروری ہے کہ عزّت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل بھی ضروری ہیں لیکن عزّت سے صرف اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہم سمجھنا غلط فہمی ہے بلکہ یہ عام ہے جس میں آپ کے اقرباء سب کو شامل ہے لیکن یہ تو ظلم عظیم ہے کہ سرے سے تین صاحبزادیوں کا انکار۔ اور ہر ذی عقل کے لیے یہ امر قابل غور ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف ایک صاحبزادی فاطمہ بتول سلام اللہ علیہا کو تسلیم کرنا اور دیگر صاحبزادیوں کا انکار کرنا ظلم عظیم ہے۔ وہ اس طرح کہ امّت کی بیٹیوں کو آپؐ کی بیٹیاں کہہ دینے میں کوئی خاص حرج نہیں ہے کیونکہ وہ روحانی اولاد تو ہیں ہی مگر آپ کی اولاد کو غیر کی اولاد قرار دینا نعوذ باللہ اس اولاد کی بھی بے حرمتی و تنقیص ہے اور سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حرم محترم کی بھی، اور خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بھی اذیت رسانی کا باعث ہے اور قرآن و حدیث کے ساتھ بھی مذاق ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ادعوھم لا بائھم ھو اقسط عِند اللہ۔ (پ ۲۱ احزاب ۵)

بلایا کرو انہیں ان کے باپوں کی نسبت سے، یہ زیادہ قرین انصاف ہے اللہ کے نزدیک"

فائدہ

اس آیت مبارکہ میں دور جاہلیت کے ان قبیح رسم و رواج کی طرف اشارہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو اپنا متبنی بنالیتا یا کسی یتیم کی پرورش کیا کرتا تو اسے ان کا باپ کہا جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

مسلمانوں کو اس عادت سے منع ہے۔

جب اللہ تعالیٰ یہ ارشاد فرما رہا ہے کہ "تم انہیں ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو، یہی بات اللہ کے نزدیک سچ اور انصاف کی ہے" تو پھر یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ احکم الحاکمین ایسی لڑکیوں کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیاں فرمائے جو دراصل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خون سے نہ تھیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے "بناتك" اپنی بیٹیوں کو فرماؤ" صاف فرمایا ہے۔

معمولی سے معمولی شعور رکھنے والا غیرت مند انسان اس امر سے بخوبی واقف ہے کہ کسی کی اولاد کو کسی غیر کی طرف منسوب کیا جائے تو اسے نہایت شدید دکھ پہنچتا ہے اور وہ اس بات کو اپنے لیے غیر معمولی ہتک و توہین تصور کرتا ہے۔ وہ لوگ جو حضور علیہ السلام کی صاحبزادیوں کا انکار کرتے ہیں وہ اپنے اس بیہودہ نظریہ پر نظر ثانی کریں اور ایسی باتیں نہ خدا تعالیٰ کو پسند اور نہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گوارہ بلکہ خود اہلسنّت کرام بھی ایسے منکرین سے بیزار ہیں۔

ذیل میں فقیر اہلبیت عظام و عترت کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب درج کرتا ہے لیکن دین میں اہلبیت و عترت کا مفہوم ضرور ہے تاکہ فضائل و مناقب میں ان حضرات کو خارج نہ کر بیٹھیں جو ان فضائل و مناقب کے اہل ہیں۔

احادیث مبارکہ

(۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع میں عرفہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناقۂ قصواء پر خطبہ ارشاد فرماتے دیکھا، تو میں نے سنا آپ فرما رہے تھے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ

اے لوگو! بیشک میں نے تم میں وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر اس کو مضبوطی

Marfat.com

بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا کِتَابُ اللّٰہِ وَعِتْرَتِیْ اَھْلُ بَیْتِیْ (ترمذی باب المناقب)

سے پکڑے رہو گے تو گمراہ نہیں ہو گے، وہ کتاب اللہ اور میری عترت، میرے اہل بیت ہیں

۲۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔

اَنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمْ مَا اِنْ تَمَسَّکْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ اَحَدُھُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخِرِ کِتَابُ اللّٰہِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ وَعِتْرَتِیْ اَھْلُ بَیْتِیْ وَلَنْ یَّتَفَرَّقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا کَیْفَ تَخْلُفُوْنِیْ فِیْھِمَا (ترمذی شریف ص۵۶۹)

بیشک میں تم میں ایسی چیز چھوڑنے والا ہوں کہ اگر تم اس کو مضبوطی سے تھامو گے تو میرے بعد گمراہ نہ ہو گے۔ پہلا دوسرے سے بڑا ہے کتاب اللہ، ایک لمبی رسی ہے جو آسمان سے زمین تک ہے اور میری عترت میرے اہل بیت، اور یہ دونوں جدا نہیں ہوں گے یہاں تک یہ دونوں حوض پر میرے پاس آئیں گے پس دیکھو کہ میرے بعد ان دونوں سے کیسے متمسک ہوتے ہیں۔

انتباہ ابھی سے سوچ لیں کہ قیامت میں حوض کوثر کے سوا چارۂ کار نہ ہوگا وہاں سے ہٹائے گئے تو پھر کہیں ٹھکانہ نصیب نہ ہوگا۔

۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

Marfat.com

وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً قَالَ الْمَوَدَّةُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اور جو نیکی کمائے گا، یعنی آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرے گا۔

(صواعق محرقہ ص۱۶۸ رشفۃ الصادی ص۲۳ المستدرک ص۱۷۲/۳)

۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! اللہ تعالیٰ سے محبت رکھو، کیونکہ وہ (تمہارا رب ہے اور) تمہیں نعمتیں عطا فرماتا ہے۔

وَاَحِبُّوْنِیْ لِحُبِّ اللّٰهِ وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَيْتِيْ لِحُبِّيْ۔

اور مجھے محبوب رکھو میری محبت کی وجہ سے اور میرے اہل بیت کو محبوب رکھو میری محبت کی وجہ سے

(ترمذی ومشکوٰۃ ص۵۷۳)

۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن و حسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔

مَنْ اَحَبَّنِیْ وَاَحَبَّ هٰذَيْنِ وَاَبَاهُمَا وَاُمَّهُمَا كَانَ مَعِیَ فِیْ دَرَجَتِیْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

جس نے مجھ کو محبوب رکھا اور ان دونوں (حسن و حسین) اور ان کے باپ (علی) اور ان کی ماں (فاطمہ) کو محبوب رکھا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا۔

(ترمذی شریف باب المناقب)

فائدہ یہ وہ بشارت ہے جو دنیا ومافیہا سے اعظم وانفع ہے۔

اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِهٰذِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

نے فرمایا۔

مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ

جس نے حسن و حسین کو محبوب رکھا اس نے درحقیقت مجھے محبوب رکھا اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے درحقیقت مجھ سے بُغض رکھا۔

(ابن ماجہ ص ۶۴/۱ المستدرک حاکم ص ۱۶۶/۳، البدایہ والنہایہ ص ۳۵/۸)

۷۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرماتے تھے، حسن و حسین دونوں میرے بیٹے ہیں۔

مَنْ اَحَبَّهُمَا اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا اَبْغَضَنِیْ وَ مَنْ اَبْغَضَنِیْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ اَدْخَلَهُ النَّارَ،

جس نے دونوں کو محبوب رکھا اس نے مجھ کو محبوب رکھا اور جس نے مجھ کو محبوب رکھا اس نے اللہ کو محبوب رکھا اور جس نے اللہ کو محبوب رکھا اللہ نے اس کو جنت میں داخل کیا۔ اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے اللہ سے بغض رکھا اور جس نے اللہ سے بغض رکھا اللہ نے اس کو دوزخ میں داخل کیا۔

(المستدرک حاکم ص ۱۶۶/۳)۔

۸۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

Marfat.com

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُبْغِضُنَا اَھْلَ الْبَیْتِ اَحَدٌ اِلَّا اَدْخَلَہُ النَّارَ (المستدرک ص۱۵۰ ج۳ زرقانی علی المواہب ص۲۰ ج۷، الصواعق المحرقہ ص۱۷۲)

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جس کسی نے بھی ہمارے اہل بیت سے بغض رکھا اللہ نے اس کو جہنم میں داخل کیا۔

۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس اس حال میں آئے کہ ایک کندھے پر حسن اور ایک کندھے پر حسین تھے۔ آپ کبھی حسن کو چومتے کبھی حسین کو۔ ایک شخص نے آپ سے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم۔

اِنَّکَ لَتُحِبُّھُمَا؟ فَقَالَ مَنْ اَحَبَّھُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَھُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ

البدایہ والنہایہ ص۳۵ ج۸

آپ ان دونوں کو بہت محبوب رکھتے ہیں؟ فرمایا جس نے ان دونوں کو محبوب رکھا بیشک اس نے مجھے محبوب رکھا اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے درحقیقت مجھ سے بغض رکھا۔

ع سوارِ دوشِ رسولِ خدا سَلَامٌ عَلَیْک

۱۰۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ حَسَنًا وَحُسَیْنًا فَقَالَ

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین کو دیکھا تو کہا اے اللہ! میں ان دونوں کو محبوب

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا۔ (ترمذی شریف باب المناقب)

رکھتا ہوں سو تو بھی ان کو محبوب رکھ۔

۱۱۔ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت حسن و حسین آپ کی پشت مبارک پر کھیل رہے تھے۔

فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ اَتُحِبُّھُمَا؟ فَقَالَ وَمَا لِیْ لَا اُحِبُّھُمَا وَاِنَّھُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا (کنز العمال ص۱۱۱ ج۷)

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ ان دونوں سے بہت محبت رکھتے ہیں؟ فرمایا کیوں نہ محبت رکھوں جب کہ یہ دونوں دنیا میں میرے پھول ہیں۔

۱۲۔ اہلِ عراق نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حالتِ احرام میں مکھی یا مچھر مارنے کا مسئلہ پوچھا فرمایا۔

اھل الْعَرَاقِ یَسْأَلُوْنَ عَنْ قَتْلِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوْا ابن بِنْتِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُمَا رَیْحَانَایَ مِنَ الدُّنْیَا۔

ان اہل عراق کو دیکھو مجھ سے مکھی مارنے کا مسئلہ پوچھتے ہیں حالانکہ انہوں نے فرزندِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ (حسن و حسین) دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

(بخاری شریف ص۵۳۰)

Marfat.com

۱۳۔ حضرت زید بن ابی زیاد فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے دروازے کے پاس سے گزرے اور حضرت حسین کے رونے کی آواز سُنی تو فرمایا۔ بیٹی! اس کو رونے نہ دیا کرو۔ اَلَمْ تَعْلَمِی اَنَّ بُکَاءَہٗ یُؤْذِیْنِیْ، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اس کے رونے سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ (تشریف البشر ص۲۵، نورالابصار ص۱۳۹)

۱۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْتَصُّ لُعَابَ الْحُسَیْنِ کَمَا یَمْتَصُّ الرَّجُلُ التَّمَرَ (نورالابصار ص۱۳۹)

میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسین کے منہ کے لعاب کو اس طرح چوستے تھے جس طرح کہ آدمی کھجور کو چوستا ہے۔

۱۵۔ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں ایک رات کسی کام کے سلسلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس حالت میں نکلے کہ آپ کے پاس کوئی چیز کپڑے میں لپیٹی ہوئی تھی، میں نے عرض کیا، یہ کیا ہے؟

فَکَشَفَہٗ فَاِذَا ھُوَ حَسَنٌ وَحُسَیْنٌ عَلٰی وَرِکَیْہِ فَقَالَ ھٰذَانِ اَبْنَایَ وَابْنَا اِبْنَتِیَ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّھُمَا (کنزالعمال ص۱۱۲)

پس آپ نے کپڑا اٹھایا تو وہ حسن و حسین تھے، فرمایا یہ دونوں میرے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ میں ان کو محبوب رکھتا ہوں تو بھی ان کو محبوب رکھ اور جو ان کو محبوب رکھے اس کو بھی محبوب رکھ۔

Marfat.com

۱۶۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔

فَجَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ فَجَعَلَا يَتَوَثَّبَانِ عَلٰى ظَهْرِهٖ اِذَا سَجَدَ فَاَرَادَ النَّاسُ زَجْرَهُمَا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ لِلنَّاسِ هٰذَانِ اِبْنَايَ مَنْ اَحَبَّهُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِيْ۔

(البدایہ والنہایہ ص ۳۵ ج ۸)

تو حسن وحسین آئے اور جب آپ سجدہ میں گئے تو وہ دونوں آپ کی پشت پر سوار ہو گئے لوگوں نے چاہا کہ ان کو منع کریں۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو لوگوں سے فرمایا کہ یہ دونوں میرے بیٹے ہیں جس نے ان دونوں کو محبوب رکھا اس نے مجھے محبوب رکھا۔

۱۷۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَهُوَ حَامِلُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلٰى ظَهْرِهٖ وَهُوَ يَمْشِيْ بِهِمَا عَلٰى اَرْبَعٍ فَقُلْتُ نِعْمَ الْجَمَلُ جَمَلُكُمَا؟ فَقَالَ وَنِعْمَ الرَّاكِبَانِ هُمَا۔

(کنز العمال ص ۱۰۸ ج ۲ البدایہ والنہایہ ص ۳۶ ج ۸)

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے حسن وحسین کو اپنی پشت پر بٹھایا ہوا تھا اور آپ دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں پر چل رہے تھے۔ تو میں نے کہا اے شہزادو! تمہاری سواری کتنی اچھی ہے؟ تو آپ نے فرمایا سوار بھی تو بہت اچھے ہیں۔

Marfat.com

بہر آں شہزادۂ خیر الرسل دوشِ ختم المرسلین نعم الجمل

۱۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔

اَیُّ اَھْلِ بَیْتِکَ اَحَبُّ اِلَیْکَ؟ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ: وَکَانَ یَقُوْلُ لِفَاطِمَۃَ اُدْعِی اِبْنَیَّ فَیَشُمُّھُمَا وَیَضُمُّھُمَا اِلَیْہِ۔

(ترمذی مشکوٰۃ ص۵۷۱)

آپ کے اہل بیت میں سے کون آپکو زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا حسن و حسین اور آپ حضرت فاطمہ سے فرماتے، میرے دونوں بیٹوں کو بلاؤ تو آپ دونوں کو سونگھتے اور اپنے سینے سے چمٹا لیتے ۔

پھول کی طرح سے اُن کو سونگھتے تھے مصطفےٰ
جب کبھی ہوتے تھے نانا سے بہم حضرت حُسین

۱۹۔ حضرت زید ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

لِعَلِیٍّ وَفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَھُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَھُمْ۔

(ترمذی مشکوٰۃ ص۵۶۹ البدایہ ص۳۶)

حضرت علی و فاطمہ و حسن و حسین کے متعلق فرمایا کہ جو ان سے لڑے میں ان سے لڑنے والا ہوں۔ اور جو ان سے صلح رکھے میں ان سے صلح رکھنے والا ہوں۔

فائدہ ان تمام احادیث صحیحہ سے وجوبِ محبتِ اہل بیت اور تحریمِ بُغض و عداوت صراحتہً ثابت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ تابعین۔ تبع تابعین اور آئمہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اہل بیتِ نبوّت کی بہت زیادہ تعظیم و توقیر کرتے اور ان سے الفت و محبت رکھتے۔

۲۰۔ افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

Marfat.com

فرماتے ہیں۔

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَرَابَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ اَصِلُ مِنْ قَرَابَتِیْ (بخاری شریف ص ۵۲۶/۱)

خدا کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے، مجھ کو اپنے اقربا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقربا محبوب تر ہیں۔

۲۱۔ انہی کا ارشاد ہے کہ۔

اِرْقُبُوْا مُحَمَّدًا فِیْ اَھْلِ بَیْتِہٖ۔ (بخاری ص ۵۲۶/۱)

محافظت کرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی انکے اہل بیت میں یعنی عزت و حرمت محمدی اس میں ہے کہ انکے اہلبیت کی عزت و تعظیم کرو۔

۲۲۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ۔ البدایہ والنہایہ ص ۳۵/۸)

حسن و حسین دونوں جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

۲۳۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَفِیْ لَفْظٍ اِلٰی سَیِّدِ شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَلْیَنْظُرْ اِلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ رض۔

(ابن حبان، ابویعلیٰ، ابن عساکر، نور الابصار ص ۱۳۹)

جس کے لیے باعثِ مسرت ہو کہ وہ کسی جنتی سردار کو دیکھے، اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ جنت کے نوجوانوں کے سردار کو دیکھے تو اس کو چاہیئے کہ وہ حسین ابن علی کو دیکھے۔ (رضی اللہ عنہما)۔

Marfat.com

فائدہ ان ارشاداتِ مبارکہ کے مطابق ہی اہل سنّت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ ان کی محبّت سرمایۂ ایمان، ذریعہ قربِ خدا تعالیٰ و رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور وسیلۂ نجات ہے۔ چنانچہ اکابرِ اہل سنّت نے بلحاظ مدارج ان کے اسماء مبارکہ خطبۂ جمعہ میں داخل فرمائے تاکہ ہر جمعہ کو برسرِ منبر اس عقیدہ کا اظہار و بیان ہوتا رہے اور مسلمانوں کے دلوں میں ان کی محبّت وعقیدت مستحکم رہے۔

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا
-۱۲
جان کی اکسیر ہے الفت رسول اللہ کی۔
صلی اللہ علیہ وسلم

۱۲۔ شرح فنافی الرسول ہو کر عشق آرام سے سونا نصیب ہوا اس لیے ہمارا عقیدہ ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی الفت جاں کے لیے اکسیر اعظم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جسے الفت ومحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہوئی وہ حیات جاودانی پا گیا۔

عشق عتق یا فسق وہابیت زدہ لوگ عشق کو فسق سمجھ کر اس کا اطلاق اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عاشق کہلوانا ناجائز اور حرام کہہ دیتے ہیں یہ ان کی زیادتی ہے اس لیے کہ ایسا عشق تو عتق ہے نہ کہ فسق۔ کیونکہ عشق دراصل محبت کا دوسرا نام ہے اور محبت کا اطلاق وہ بھی روا سمجھتے ہیں اگرچہ ان کا معنیٰ اور ہمارا محبّت کا معنیٰ اور۔

Marfat.com

محبّت کی تعریف

محبت نام ہے پسندیدہ چیز کی طرف میلان شدت اختیار کر جائے تو اسے عشق کہتے ہیں، اس میں زیادتی ہوتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ عاشق محبوب کا بندۂ بے دام بن جاتا ہے اور مال و دولت اس پر قربان کر دیتا ہے، زلیخا کی مثال لے لیجئے جس نے یوسف علیہ السّلام کی محبت میں اپنا حسن اور مال و دولت قربان کر دیا، زلیخا کے پاس ستر اونٹوں کے بوجھ کے برابر جواہر اور موتی تھے جو عشقِ یوسف میں نثار کر دیئے۔ جب بھی کوئی یہ کہہ دیتا کہ میں نے یوسف علیہ السّلام کو دیکھا ہے تو وہ اسے بیش قیمت ہار دے دیتی یہاں تک کہ کچھ بھی باقی نہ رہا۔ اس نے ہر چیز کا نام یوسف رکھ چھوڑا تھا اور فرط محبت میں یوسف علیہ السّلام کے سوا سب کچھ بھول گئی تھی، جب آسمان کی طرف دیکھتی تو اسے ہر ستارے میں یوسف کا نام نظر آتا تھا۔

عشق زلیخا

تفاسیر میں ہے کہ جب زلیخا ایمان لائی اور حضرت یوسف علیہ السّلام کی زوجیت میں داخل ہوئی تو سوائے عبادت و ریاضت اور توجہ الی اللہ کے اسے کوئی کام نہ تھا۔ اب یوسف علیہ السّلام کی زلیخا سے محبت ہو گئی۔ یوسف علیہ السّلام نے فرمایا زلیخا! تُو تو میری محبت میں دیوانی تھی۔ جواب دیا یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب میں آپ کی محبت کی ماہیّت سے واقف نہ تھی، اب میں آپ کی حقیقت پہچان چکی ہوں۔ اس لیے اب میری محبت میں تمہاری شرکت بھی گوارا نہیں۔

محبت و عشق میں فرق

گو عشق محبت کا دوسرا نام ہے لیکن ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ محبت آغاز کا نام عشق انجام کا یعنی محویت کلی جیسا کہ حضرت مجنوں رحمۃ اللہ علیہ کی داستان میں

Marfat.com

عام زبان زد اور مشہور ہیں۔

مجنوں نے اپنا نام لیلیٰ بتلایا

مجنوں سے کسی نے پوچھا تیرا نام کیا ہے؟ بولا لیلیٰ! ایک دن اس سے کسی نے کہا کیا لیلیٰ مر گئی؟ مجنوں نے جواب دیا لیلیٰ نہیں مری وہ تو میرے دل میں ہے اور میں ہی لیلیٰ ہوں۔ ایک دن جب مجنوں کا لیلیٰ کے گھر سے گزر ہوا تو وہ ستاروں کو دیکھتا ہوا گزرنے لگا، کسی نے کہا نیچے دیکھو شاید تمہیں لیلیٰ نظر آجائے۔ مجنوں بولا میرے لیے لیلیٰ کے گھر کے اوپر چمکنے والے ستارے کی زیارت ہی کافی ہے۔

لیلیٰ کا نشتر مجنوں کے بازو پر

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ لیلیٰ نے گھر میں خون نکلوایا تو مجنوں کو جنگل سے بازو سے خون بہنے لگا۔ حضرت مجنوں نے فرمایا میری لیلیٰ کا جسم میرا جسم ہے یہ وہی محبت ہے جسے فرمایا۔

لحمک لحمی جسمک جسمی فرق نہیں مابین پیا۔

سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ

جب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دانتوں اقدس پر پتھر لگے اور کچھ حصہ دو دانتوں کا علیحدہ ہوگیا تو یہاں سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے دانت خود بخود جھڑ گئے اگرچہ یہ روایت محدثین کے نزدیک ہے لیکن مشائخ کی کتب میں ہے ہم اسے کشفی روایات پر محمول کریں گے۔

کمال اعلیٰحضرت قدس سرہٗ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کو شعراء نے اسی لیے داد دی ہے کہ آپ نے عشق کی وہ تعبیر فرمائی جس پر آپ کے قلم پر شعراء کے کلام قربان

Marfat.com

ہونے کو مختصر سمجھتے ہیں۔ یعنی آپ نے اشارہ فرمایا ہے کہ عشق عتیق ہے کہ جب اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحیح اور سچا عشق نصیب ہو تو مقام الفناء کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔

ٹوٹ جائیں گے گنہگاروں کے فوراً قید و بند

۱۳- حشر کو کھل جائے گی طاقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

۱۳- شرح قیامت میں گنہگاروں کے قید و بند فوراً کھل جائیں گے اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طاقت و اختیار کا عقیدہ کھل کر سامنے آجائے گا۔ آج منکرین بیشک جو جی میں آئے کہتے پھریں۔

۱۔ قیامت میں جب مایوسی ہی مایوسی ہوگی تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے سب کے قید و بند ٹوٹ جائیں گے یوں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذن شفاعت چاہیں گے۔ اور آپ کو اذن ملے گا اور کچھ اللہ تبارک و تعالیٰ کے محامد الہام ہوں گے پس آپ اُن محامد سے اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائیں گے اور سجدے میں تشریف لے جائیں گے پس آپ کا رب عزوجل آپ سے ارشاد فرمائے گا یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع پس آپ عرض کریں گے یا ربّ اُمتی اُمتی پس حکم ہوگا جائیے اور جس کے دل میں جَو برابر ایمان پایا جائے گا اسے بھی جنت میں داخل ہوگا۔۔

Marfat.com

لا ازال اشفع حتیٰ
أعطی عتافاً بر حال قد
امر بهم الی النّار
حتّیٰ ان خاذن النّار
یقول یا محمد (صلی اللہ
علیہ وسلّم) ما ترکت
یغضب ربك فی امتك
من نقمة۔ (الشفا ص ۱۳۹ ج ۱)

میں اپنی گناہگار امت کی اس وقت
تک برابر شفاعت کرتا رہوں گا
یہاں تک کہ مجھے چند ایسے لوگ
ملیں گے جن کو دوزخ میں جانے
کے پروانے جاری ہو چکے ہوں
گے (میں ان کی شفاعت بھی
کروں گا تو) جہنم کا داروغہ مجھ
سے کہے گا کہ اے محمد (صلی اللہ
علیہ وسلّم) آپ نے تو عذاب الٰہی
سے اپنی امت کے لیے کچھ بھی
نہیں رہنے دیا۔

فائدہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت عام ہوگی۔ یہ گمان نہ جائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفارش پر بخشش نیکوکاروں اور پرہیزگاروں کے لیے مختص ہوگی وہ تو پہلے ہی خدائے رحیم وکریم کے دامن فضل وکرم سے لپٹے ہوئے ہوں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شفاعت کا حق تو اپنے گناہگار امتیوں کے لیے لیا جن کی خاطر آپ ویرانوں اور غاروں کے خلوت کدوں میں اشکبار ہوتے رہے۔ اعلیٰ حضرتؒ نے کیا خوب کہا ہے ؎

اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی
ظالمو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا۔

Marfat.com

انتباہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بنی نوع انسان پر کتنا بڑا احسان ہے کہ انہیں پتھر کے تراشیدہ خداؤں سے نجات دلاکر اسلام سے عزت بخشی۔ اگر کسی امتی کے دل میں ایمان کی ذرا سی رمق باقی ہے تو اسے چاہیئے کہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں فنا ہو جائے اور اس کے نہاں خانۂ باطن میں اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی چنگاری بھڑکتی رہے اور وہ صورت نہ رونما ہونے پائے جس کا ماتم کرتے ہوئے حکیم الامت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا ؎

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلمان نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

گناہگاروں اور نافرمانوں پر شفیق اور محبتیں نچھاور کرنے والے رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرمت پر مر مٹنا تقائے ایمان ہے۔

۳۔ میدان حشر میں محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر سجدے میں رکھ دیں گے۔ باری تعالےٰ فرمائیں گے ارفع راسک جس کا ترجمہ محبت کی زبان میں یوں ہوگا۔ اے محبوب اپنا پیارا مکھڑا اور رُخ زیبا اٹھایئے پھر گناہگار امت کی مغفرت کا مژدۂ جاں افزا ان الفاظ میں سنایا جائے گا۔

انطلق فاخرج منها من كان فی قلبه مثقال حبة الشعيرة من الايمان۔

(اے محبوب) جائیں اور جہنم سے اسے بھی نکال لیں جس کے دل میں (کے دانے) کے برابر بھی ایمان ہو۔

صحیح بخاری کتاب التوحید باب کلام الرب یوم القیامۃ مع الانبیاء (ص ۶۱۸/۲)

فائدہ احناف کے نزدیک ایمان گھٹتا بڑھتا نہیں اس حدیث میں اس طرف اشارہ ہے کہ اس بندے کے دل میں صرف ایمان

Marfat.com

ہی ہوگا۔ نیکیوں کے بجائے برائیوں کا مجسمہ تھا تبھی تو وہ دوزخ میں گیا۔ ایسے کو حضور علیہ السلام دوزخ سے نکال لائیں گے۔ یہی مطلب ہے شفاعتی لاہل الکبائر من امتی کا۔

جب حساب وکتاب کے بعد نیکو کار جنّت اور اہل معصیت دوزخ میں ڈالے جائیں گے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر سجدے میں گر جائیں گے۔ اللہ فرمائے گا۔ محبوب کیا چاہتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارگاہِ خداوندی میں عرض کریں گے۔ اب تک بخشش کا دارومدار حساب وکتاب پر تھا میں چاہتا ہوں کہ اب تو میرے گناہگار امتیوں کو بے حساب بخش دے رحمتِ حق جوش میں آئے گی اور محب ومحبوب کے درمیان یوں مکالمہ ہوگا۔

فأقول یا رب ائذن	(حضور فرماتے ہیں) میں عرض کروں گا
لی فیمن قال لاَ اِلٰہَ	کہ اے رب مجھے ان کی (شفاعت کی)
اِلاَّ اللّٰہ فیقول و	اجازت بھی دیجئے جنہوں نے صرف
عزّتی وکبریائی وعظمتی	کلمہ پڑھا ہے۔ بس اللہ تعالیٰ فرمائے
لَاُخرِجنَّ من النّار	گا کہ مجھے اپنی عزت اپنے جلال اپنی
من قال لا اِلٰہَ اِلاّ	کبریائی اور عظمت کی قسم ہے۔ میں
اللّٰہ۔ (صحیح بخاری	ضرور انہیں بھی دوزخ سے نکال
کتاب التوحید صـ ۱۱۹ ج ۲)	دوں گا جنہوں نے لاالٰہ الااللہ کہا ہے۔

فائدہ ہماری بداعمالیاں تو ہمیں دوزخ میں لے گئی تھیں لیکن آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستِ شفقت ہمیں وہاں سے نکال کر جنّت میں لے جائے گا۔ جب آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفقتوں اور محبتوں کا یہ عالم ہے کہ وہ دوزخ میں جانے والے اپنے روسیاہ

Marfat.com

امتیوں کو فراموش نہیں کرتے تو کیا ہمارا حق نہیں بنتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی اور اطاعت کا پٹہ گلے میں ڈال لیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق میں دیوانے اور مجنوں بن جائیں۔

یارب اک ساعت میں دھل جائیں سیہ کاروں کے جرم
۱۴-
جوش پر آجائے اب رحمت رسول اللہ کی
صلی اللہ علیہ وسلم

۱۴- شرح اے پروردگار عالم ابھی سیہ کاروں کے گناہ دُھل کر چہرے نورانی ہوجائیں گے یہی تمنا ہے کہ تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت جوش میں آجائے۔

ہے باغ قدس رخسار زیبائے حضور
۱۵-
سرو گلزار قدم قامت رسول اللہ کی
صلی اللہ علیہ وسلم

۱۵- شرح رخسار زیبائے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور گلزار قدم کا سرو باغ قدس ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قد مبارک ہے۔

Marfat.com

اے رضاؔ خود صاحب قرآں ہے مداح حضور
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی
صلی اللہ علیہ وسلم
۱۶

۱۶۔ شرح

اے رضا (احمد رضا امام رحمۃ اللہ علیہ) خود قرآن نازل کرنے والا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثنا فرماتا ہے تو پھر تجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح و ثنا کیسے ممکن ہے۔

مدحت رسول ناممکن (صلی اللہ علیہ وسلم)

اس موضوع کو فقیر سابقہ حصول میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔ یہاں موضوع کی مناسبت سے یہاں کچھ عرض کر دوں۔

سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے آیۃ

قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّيْ
تَنْفَدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا
بِمِثْلِهٖ مَدَدًا (پ ۱۶ س کہف ع ۳)

(فرمائیے اگر میرے پروردگار کے کلمات کے لیے سمندر سیاہی ہوں تو سمندر ختم ہو جائیں گے لیکن میرے پروردگار کے کلمات ختم نہ ہوں گے۔ اگرچہ ہم ویسا ہی مدد کے لیے لائیں) سے استدلال کیا ہے کہ۔

کلمات سے حضور سرور کونین محبوب رب المشرقین والمغربین صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کے فضائل وکمالات اور مناقب وکرامات اور علوم و برکات مراد لیے ہیں۔ (مدارج النبوۃ باب سوم جلد اوّل)

اب مطلب یہ ہوا کہ کل کائنات دوسری ہو کر کمالاتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم لکھے تو بھی ان سے ناممکن ہے آیۃ ھٰذا میں تو دو سمندروں کا ذکر ہے۔ کما قال تعالیٰ وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَۃٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّہٗ مِنْ بَعْدِہٖ سَبْعَۃُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ کَلِمٰتُ اللّٰہِ۔ (سورۃ لقمان ع ۲)

(بے شک وہ جو زمینوں میں درخت ہیں تمام قلمیں ہو جائیں اور تمام دریا سیاہی پھر اُن کے ساتھ سات آسمان اور ملائے جائیں تب بھی یہ ختم ہو جائیں گے۔ لیکن کلمات الٰہی ختم نہ ہوں گے)

اسی لیے علماء کرام نے فرمایا کہ فَاَوْصَافُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنَۃُ لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی۔ کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصافِ حسنہ احصاء سے باہر ہیں۔

قاعدہ کلیہ حضرت امام محمد بوصیری قدس سرہٗ نے قصیدہ بردہ شریف میں مدح مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے ایک قاعدہ کلیہ بیان فرمایا ہے۔ وہ قاعدہ کلیہ یہ ہے۔

ع

فان فضل رسول اللہ لیس لہ
حد فیعرب عنہ ناطق بفم

حضور کو وہ نہ کہو جو عیسائیوں نے اپنے نبی کے لیے کہا (خُدا کا بیٹا) اس کے سوا حد نہیں رکھتی۔ فضیلت کچھ رسول اللہ کی۔ لب کشائی کیا کریں اہل عرب

Marfat.com

اہل عجم۔

وانسب الی ذاتہ ماشئت من شرف
وانسب الی قدرہٗ ماشئت من عظم

جو شرف چاہو ان کی طرف منسوب کرو اور ان کی عظمت کیلئے جتنا چاہو کرو۔

فائدہ ان اشعار پاک کی تفسیر و تشریح کرتے ہوئے علامہ خالد بن عبداللہ الازہری فرماتے ہیں۔

اُترک ما قالتہ النصاریٰ فی بنیہم عیسی ابن مریم علیہما السلام انہ ابن اللہ لما اخبر اللہ سبحانہ وتعالیٰ عنہم وانا نبینا صلی اللہ علیہ وسلم نہیٰ عن مثل ذالک حیث قال لا تطروني لما اطرت النصاریٰ عیسیٰ لے بذالک واحکم بعد ذالک لہٗ صلی اللہ علیہ وسلم بما شئت من اوصاف الکمال اللائقۃ بجلال قدرہٖ وخاصم فی اثبات فضائلہ من شئت من الخصماء

وہ چھوڑ جو نصاریٰ نے نبی عیسیٰ بن مریم علیہ وعلیٰ امہا الصلوٰۃ والسلام کے حق میں ابن اللہ کہا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے خبر دی ہے۔ بے شک ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی چیزوں سے روکا۔ اسی طرح نبی علیہ السلام کو نہ بڑھاؤ جیسا کہ نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بڑھایا۔ مجھے ان چیزوں سے موصوف نہ کرو۔ اور اس کے بعد جو چاہے اوصافِ کمال جو حضور کے جلالت مرتبہ کے لائق ہوں حضور کی طرف نسبت کرو اور حضور کے فضائل ثابت کرنے

Marfat.com

واعزالی ذاتہ من شرف
والی عُلوقدرہ العظیم ما
اردت من التعظیم۔ والرفعۃ
فقد وجدت للقول بابا
واسعا فان فضل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لیس لہ غایۃ الوقف
عندھا فینبغیھا ناطقٌ
بلسان فمہ فاوصافہ
لا تحصیٰ وفضائلہ
لا تستقصیٰ۔ [1]

میں خصم سے چاہے جھگڑا کرو۔
اور حضور کی ذاتِ شریفہ کی نسبت
کر جس شرف کو چاہے اور حضورؐ
کے علوقدر کی طرف جس تعظیم و
رفعت کا ارادہ کرے منسوب کر
کیونکہ ہر بلند سے بلند قول کے لیے
واسع پائے گا۔ کیونکہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کے فضائل کی کوئی انتہا
نہیں کہ جہاں کہیں اور بولنے والا
اُسے اپنی زبان سے بیان کرے
تو حضور کے اوصاف کا شمار نہیں
کیا جاسکتا۔

اِن عبارات کے علاوہ ہمارے متعدد حوالہ جات ہیں جنہیں ہم طوالت موجب ملالت سمجھ کر ترک کرکے مخالفین کے ایک سوال کا جواب دے کر اصل موضوع کی طرف لوٹتے ہیں۔ تفصیل فقیر کی کتاب "فیض الاِلٰہ فی مدح المصطفیٰ" میں ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ جو لوگ حضور علیہ السلام کی نعت اور مدح وثنا پر ہمیں غلو کا طعنہ دیتے ہیں۔ وہ غلطی پر ہیں، ہم غلطی پر نہیں ہیں۔ ہم غلو کے معنی بھی بتادیں تاکہ مخالف کا ہر طرح سے منہ بند ہو۔

---

[1] شرح قصیدہ بردہ شیخ المذکور ص ۳۳

Marfat.com

غلو کا ازالہ

لفظ غلو زیادتی اور کمی دونوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ چنانچہ قاضی ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا۔

اَلغُلوا التَّجَاوُزُ عَنِ الحدِّ بِاِلٰہ فُرَاطِ اَوِ التَّفرِیطِ [1]

(افراط وتفریط کے ساتھ حد سے بڑھنا)

فائدہ

غلو کا معنی سمجھنے کے بعد مخالفین کا اعتراض آیت ذیل سے اُٹھ گیا۔ مثلاً وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے فرمایا۔

یا اھل الکتاب لا تغلوا فی دِینِکُم [2]

حالانکہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ اے یہودیو! نبی اللہ کی توہین اور تنقیص کر کے غلو نہ کرو۔ اور اے نصرانیو! نبی اللہ کی تعریف میں حد سے بڑھ کر انہیں خُدا یا خُدا کا تیسرا حصّہ کہہ کر غلو نہ کرو۔ بحمدہ تعالیٰ۔ یہی ہم اہل سنت کہتے ہیں کہ نبی کی توہین و کمی کر کے غلو کرنا بھی ممنوع ہے۔ جیسا کہ نبی اللہ کی تعریف میں غلو ممنوع ہے کہ ان کو خدا یا خدا کا جُز یا بیٹا کہا جائے یا الحاد وحلول کا قول کیا جائے۔ اس کے علاوہ ان کی تعریف میں جتنا بظاہر غلو یا مبالغہ کیا جائے وہ درحقیقت نہ غلو ہے نہ مبالغہ بلکہ محمود اور جائز ہے اور ہم اس کے مامور بھی ہیں۔ اللہ نے فرمایا۔

وَتُعَزِّرُوہُ وَتُوَقِّرُوہُ (تاکہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم کرو۔) بلکہ علماء کرام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غلو کا تصوّر ہی بے دینی ہے۔

سوال:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثنا وتعریف وتعظیم میں مبالغہ ناجائز ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لَا تَطْرُونِی کَمَا اَطرَتِ

---

[1] تفسیر مظہری ص ۶۰ ج ۲ [2] اے اہل کتاب دین میں غلو نہ کرو۔

Marfat.com

النَّصَارٰی ابْنُ مَرْیَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

مجھے ایسا نہ بڑھاؤ جیسا کہ نصاریٰ نے عیسیٰ ابنِ مریم کو بڑھایا۔ ہاں میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔

جواب: جب اللہ تعالیٰ کے قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ تُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں مبالغہ کرو) پھر غلو کیا علاوہ ازیں اور بہت سی آیات اس موضوع پر پیش ہوئیں۔ ہمارا اصل مدعا آیات قرآنیہ سے ثابت ہے احادیث و اقوال آئمہ بطور شواہد پیش ہوئے تو قرآن شریف کے مقابلہ میں حدیث کو پیش کرنا کہاں کا انصاف ہے خبر واحد کتنی اعلیٰ درجہ کی ہو تو نہایت کار یہ ہے کہ وظنی دلیل ہے (مفید گمان ہے۔ مفید علم نہیں) اس سے عقائد ضروریہ کا ثابت کرنا انتہا درجہ کی جہالت ہے۔ ہمارا دعویٰ کہ مبالغہ سے حضور کی توقیر و تعظیم ہو۔ صاف قرآن شریف سے ثابت ہے۔ جیسا کہ فقیر نے اس مضمون کے اوّل میں دو آیتیں لکھ کر تفسیر بھی بتا دی ہے۔

Marfat.com

نعت شریف ۵۹

قافلے نے سوئے طیبہ کمر آرائی کی
مشکل آسان الٰہی مری تنہائی کی

حل لغات

کمر آرائی۔ کمر آرائش۔ کمر سنگارنا اس سے مراد عزم روانگی۔

شرح

قافلے نے مدینہ طیبہ کے جانے کا عزم کیا ہے اے اللہ تعالیٰ میری تنہائی کی مشکل آسان فرما کہ میں یہاں نہ رہ جاؤں مجھے میری بھی قافلہ کے ساتھ مدینہ طیبہ کی تیاری ہو جائے اور میں مدینہ پاک پہنچ جاؤں۔

مدینے کا عاشق

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ مدینہ پاک سے پیار کا اظہار بار بار فرماتے ہیں۔ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ مدینہ طیبہ ہمارے ایمان و اسلام کا مرکز اور ماویٰ و ملجا ہے۔ جیسا کہ فقیر نے اسی شرح حدائق شریف میں متعدد مقامات پر اور اپنی دوسری تصنیف "محبوب مدینہ" میں مفصل لکھ چکا ہے۔ اسی لیے عشاق کے لیے مدینہ پاک آنکھوں کا نور اور دل کا سرور ہے کہ اس کے بغیر چین اور سکون نہیں اسی لیے جی چاہتا ہے کہ ع

Marfat.com

اڑ کر مدینہ جا پہنچوں یا دل میں مدینہ آ جائے۔

فضائل کا مدینہ

(۱) حضور سرور عالم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ۔ اَلْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ۔ مدینہ لوگوں کے لیے بہتر ہے کاش کہ لوگ اس حقیقت کو جان لیں۔ (مسلم شریف)

فائدہ

یہ ارشاد گرامی اس لیے ہوا کہ معاش و معاشرہ کی سہولتوں کے پیش نظر بعض لوگ شام و یمن و دیگر ممالک کو جانے کو ترجیح دے کر ہجرت کرنے کا عزم رکھتے۔

۲۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ شِعْبٌ نَقَبٌ اِلَّا عَلَیْہِ مَلَکَانِ یَحْرُسَانِھَا۔ یعنی خدا کی قسم مدینے کے ہر راستے اور دروازے پر دو فرشتے مقرر ہیں۔ جو اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ (مسلم شریف)

فائدہ

عالم دنیا کے تمام شہروں میں صرف یہی ایک محبوب شہر ہے جس کی پہرہ داری کے لئے اللہ تعالےٰ نے فرشتے مقرر کر رکھے ہیں۔ جب دجال آئے گا۔ اس وقت اور ملائکہ کرام بڑھا دیئے جائیں گے۔ یہ بھی ایک محبوبانہ اعزاز ہے ورنہ وہ قادر مطلق بغیر کسی پہرہ داری کے مدینہ پاک کی حفاظت فرمائے تو وہ مالک ہے جیسے مکہ معظمہ کی حفاظت بغیر پہرہ داری کے ہے اور تا قیامت ہو گی۔ لیکن رنگ نرالا ہے کہ ستر ہزار ملائکہ ہر صبح و شام صلوٰۃ و سلام کی دھوم مچاتے ہیں تو دوسرے اور ملائکہ شہر مدینہ پاک کا پہرہ دیتے ہیں۔

۳۔ حضور سرور عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر سے واپس

Marfat.com

تشریف لاتے تو مدینہ طیبہ میں آکر آرام فرماتے پھر یوں دعا فرماتے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لَنَا بِھَا قَرَارًا وَرِزْقًا حَسَنًا۔

اے اللہ ہمارے لیے تو مدینہ شریف میں سکون اور اچھا رزق کر دے۔

(الحدیث)

فائدہ تمام مخلوق کو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے سکون و قرار نصیب ہوتا ہے لیکن آپ مدینہ پاک کو قرار اور سکون بتاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مدینہ شریف کے بقیع اور حرم سے ستر ہزار افراد ایسے اٹھائے گا جو بغیر حساب کتاب کے جنّت میں جائیں گے اور ان میں سے ہر ایک شخص ستر ہزار افراد کی شفاعت کرے گا۔ اور پھر ارشاد فرمایا۔ وُجُوْھُھُمْ کَالْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ۔ اُن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔

(مسند الفردوس)

فائدہ اس حدیث پاک سے اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ مدینہ شریف کے طفیل اس مقدس شہر والوں کو قیامت کے دن کس قدر مرتبہ نصیب ہوگا۔

حکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک پیارے صحابی حضرت ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور بیت المقدس جانے کے لیے اجازت طلب کی۔ آپ نے پوچھا کہ تم وہاں کیوں جانا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کی کہ میری وہاں پر کچھ

Marfat.com

زمین ہے،، اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری وہاں کی ہزار نمازوں سے یہاں کی ایک نماز بہتر ہے۔ (طبرانی)

لاج رکھ لی طمعِ عفو کے سودائی کی
۲۔
اے میں قرباں مرے آقا بڑی آقائی کی

حل لغات

لاج ۔ حیا و شرم۔ عزت و آبرو۔ طمع۔ خواہش۔ لالچ۔ عفو معافی۔ خطا بخشنا۔ سودائی۔ شیدائی۔ دیوانہ۔

۲۔ شرح

آپ کے شیدائی کو معافی کی لالچ تھی اور خواہش رکھتا تھا کہ آپ ہی مجھے بخشوائیں گے۔ اے میرے آقا آپ کی عظیم آقائی پر قربان جاؤں کہ آپ اپنے غلام کی خواہش کی لاج رکھ لی یعنی میری نجات ہو گئی۔

Marfat.com

فرش تا عرش سب آئینہ ضمائر حاضر
۳-
بس قسم کھائیے اُمّی تری دانائی کی

حل لغات

فرش۔ بچھونا۔ دری۔ غالیچہ۔ قالین۔ زمین۔ زمین کی سطح (یہی مراد ہے) چونی کی پکی ہوئی زمین۔ آئینہ منہ دیکھنے کا شیشہ۔ ضمائر ضمیر کی جمع دل۔ بھید جو کچھ دل پہ گذرے حاضر موجود۔ طیّار۔ آمادہ۔ سامنے۔

۳۔ شرح

تحت الثریٰ تا عرش جملہ پوشیدہ اشیاء آپ کے آئینہ کی مانند سامنے ہیں۔ خوب ہے اے پیارے محبوب آپ امی ہونے کے باوجود جملہ عوالم کے عالم ہونے کی داد دینی پڑتی ہے۔

علمِ غیب کلی

یہ اس مشہور عقیدہ کا اظہار ہے جسے وہابیہ دیوبندیہ فرقوں نے اختلافی بنا رکھا ہے۔ حالانکہ یہ مسئلہ کوئی اختلافی نہ تھا قرآن واحادیث مبارکہ اور اقوال امت سے صراحتہً مذکور ہے۔

دیدارِ الٰہی

یہ عقیدہ اپنی جگہ مسلّم ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھوں سے اللہ عزّوجل کو دیکھا۔ اور بچشم سر دیکھا۔ اور اس شان سے دیکھا کہ خود ربّ العزت عزاسمہ فرماتا ہے۔

قرآن مجید

وَ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی (پ۲۷ نجم ۱۷)
مجھے دیکھنے میں پلک بھی تو نہ جھپکی۔

Marfat.com

محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء نے عین ذات کو دیکھا۔ چشمِ نبی نے جو کچھ دیکھا دل نے اس کی تصدیق کی۔

مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی (قرآن مجید)

میرے محبوب نے جو کچھ دیکھا دل نے اسے نہ جھٹلایا۔

اللہ اکبر! وہ موسیٰ تھے۔ جو آسان سی تجلّی کی تاب نہ لاسکے بے ہوش ہوکر زمین پر آرہے۔ یہ محبوبِ خدا ہیں جو ذات کو دیکھ رہے ہیں۔ قلبِ اقدس مطمئن اور چہرہ مبارک متبسّم ہے۔ یعنی بحالتِ تبسم خالقِ اکبر کو دیکھ رہے ہیں ؎

موسیٰ ز ہوش رفت بیک برتوِ جمال
تو عین ذات می نگری در تبسّمی

احادیث مبارکہ

(۱) امام احمد بسندِ صحیح حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

رَاَیْتُ رَبِّیْ (خصائص ج۲ ص۱۶۱) میں نے اپنے ربّ کو دیکھا۔

(۲) امام بخاری حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور علیہ السلام سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے تو۔

وَدَنَا الْجَبَّارُ رَبُّ الْعِزَّتِ فَتَدَلّٰی حَتّٰی کَانَ مِنْهُ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی۔

عزّت والا جبّار خدا اتنا قریب ہوا کہ آپ کے اور خدا کے درمیان دو کمانوں کا فیصلہ رہ گیا۔

(بخاری کتاب التوحید)

Marfat.com

خود رب العزت قرآن حکیم میں ارشاد فرماتا ہے۔

ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی۔ (قرآن مجید)

پھر حضور قریب ہوئے اور اتنے قریب ہوئے کہ دو کمانوں سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔

غرض کہ آیات و احادیث سے ثابت ہے کہ سرور کائنات اشرف موجودات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ عزّ وجل کو دیکھا۔ اور حضرت موسیٰ نے صرف تجلّی دیکھی۔ خدا کو نہ دیکھ سکے تو جب حضرت موسیٰ علیہ السّلام ایک تجلّی کے مشاہدے سے ایسے بصیر ہو گئے کہ آپ اندھیری رات میں دس فرسخ کے فاصلہ سے چیونٹی دیکھ لیتے ہیں تو حضور علیہ السّلام نے عین ذات کو دیکھا ہے۔ لہٰذا حضور کی بصارت و رویت کس درجہ کی ہو گی۔ اور آپ کتنی مسافت سے اشیاء کا ادراک فرماتے ہیں۔ بہر حال جس ذات نے محیط بکل شئ کو دیکھا لازماً اس ذات کے لیے فرش تا عرش کی اشیاء کا دیکھنا کوئی مشکل نہیں۔ کیونکہ سب کو معلوم ہے کہ محیط کو دیکھنے والا محاط اس کے آگے اور سامنے ہوتا ہے۔ بلا تمثیل (محاط) یہ گول دائرہ محیط ہے اس کے اندر شے محاط۔ گول دائرہ جس کے سامنے ہے تو محاط تو بطریق اولیٰ سامنے اسی لیے امام احمد رضا رضی اللہ عنہ نے بجا فرمایا ؎

فرش تا عرش سب آئینہ ضمائر حاضر

کسی شاعر نے اس کی یوں ترجمانی کی ہے۔

؎

بھلا عالم سی شے مخفی رہے اس چشم حق بیں میں سے
کہ جس نے خالق عالم کو بیشک بالیقین دیکھا۔

Marfat.com

مخفی امور کا دیکھنا

مذکورہ بالا دلائل سے ثابت ہوا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ جملہ اشیاء پر ہے۔ یہاں چند نمونے عرض کرتا ہوں لیکن نگاہ نبوت کا کمال بھی ذہن میں رکھتے۔

اندھیرا اجالا برابر | احادیث مبارکہ

۱۔ امام بیہقی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی۔ وہ فرماتی ہیں کہ:

كَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَىٰ فِي ظُلَمَاءِ كَمَا يَرَىٰ فِي الْفَوْءِ

حضور علیہ السلام اندھیرے اور اجالے میں یکساں دیکھتے تھے۔

خصائص ج ۱ ص ۶۱)

۲۔ امام بیہقی و ابو نعیم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

كَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَىٰ بِاللَّيْلِ فِي الظُّلْمَةِ كَمَا يَرَىٰ فِي النَّهَارِ بِالضَّوْءِ

کہ حضور علیہ السلام رات کے اندھیرے میں بھی اسی طرح دیکھتے تھے جس طرح دن کے اجالے میں۔

فائدہ

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تجلیات ربانیہ حضور کی مقدس آنکھوں میں سرایت کر گئی تھی۔ اب یہ آنکھیں دیکھتی تھیں تو نورِ خدا سے دیکھتی تھیں۔ یہ ہی وجہ ہے کہ جہانگیر

Marfat.com

تاریکی حجاب نہیں بنتی اور حضور آگے پیچھے دور اور نزدیک یکساں دیکھتے تھے۔

آگے پیچھے یکساں

حضرت امام مسلم حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ سرورِ کائنات اشرفِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے لوگو۔ میں تمہارا امام ہوں۔ مجھ سے پہلے رکوع اور سجدہ نہ کیا کرو۔ کیونکہ

فَاِنِّیْ اَرَاکُمْ مِنْ اَمَامِیْ وَمِنْ خَلْفِیْ۔

میں آگے اور پیچھے یکساں دیکھتا ہوں۔

(خصائص ج ۱ ص ۶۱)

قلوب کے رموز

حضور علیہ السلام کی آنکھیں ایسی اشیاء کا ادراک فرماتیں۔ جنہیں کلیم و خلیل کی آنکھیں نہ دیکھ سکیں اور یہ آنکھیں ان چیزوں کو دیکھتی ہیں جہاں موسیٰ کلیم کی نظریں نہیں پہنچتیں۔ حضور کی مقدس نظریں ضمائر قلوب اور دل کے وساوس کا بھی ادراک فرماتی ہیں۔ چنانچہ

امام بخاری تاریخ میں اور بیہقی اور ابونعیم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی وہ فرماتے ہیں کہ میں حضور کے ہمراہ مسجد میں گیا۔ وہاں کچھ لوگ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگ رہے تھے۔ حضور نے فرمایا۔ جو کچھ میں ان کے ہاتھوں میں دیکھتا ہوں۔ تو بھی دیکھتا ہے۔ میں نے عرض کی نہیں۔

قَالَ بِاَیْدِیْهِمْ نُوْرٌ — فرمایا ان ہاتھوں میں نور ہے۔

قُلْتُ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ یُرِیَنِیْهِ — میں نے عرض کی سرکار دعا کیجئے مجھے بھی نظر آجائے۔ آپ نے

فَدَعَا اللّٰهَ فَاَرَانِیْهِ۔ — دعا فرمائی وہ نور مجھے بھی نظر آگیا۔

(خصائص ج ۳ ص ۸۶)

Marfat.com

انتباہ اللہ کی رحمت اور سکینہ ایسی چیزیں ہیں کہ آنکھ ان کے ادراک سے قاصر ہے۔ یہ سکینہ و رحمت نور ہوتا ہے۔ جس کو چشمِ نبوی ہی دیکھ سکتی ہے یا آپ کی دعا سے یہ انوار و برکاتِ ایزدی اوروں کو بھی دکھائی دے جاتے ہیں۔

امام بخاری حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ حضور علیہ السّلام نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو کہ میرا قبلہ یہ ہی ہے۔

فَوَاللّٰہِ مَا یَخْفٰی عَلَیَّ خُشُوْعُکُمْ وَلَا رُکُوْعُکُمْ — خدا کی قسم مجھ پہ تمہارے رکوع اور خشوع پوشیدہ نہیں ہیں۔

(بخاری ج۱ ص۵۹)

فائدہ خشوع ایک اکیفیتِ قلبی کا نام ہے جو نمازی کو نماز میں حاصل ہوتا ہے۔ مگر نگاہِ مصطفٰے علیہ السّلام کے قربان کہ مصلّی کے خشوع کا ادراک کر رہی ہیں۔

ثابت ہوا کہ مسلمانوں کے خشوع رکوع۔ سجود اور ضمائر قلوب و کیفیات نفسانیہ حضور پر پوشیدہ نہیں ہیں کیا ہی خوب فرمایا امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ نے

سر عرش پر ہے تری گذر دلِ فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ نبوت کا کمال خلافت الٰہیہ کے لحاظ سے ہے اور اس کے ایسے کمالات کو تسلیم کرنے کا نام کفر۔ اسی لیے ابلیس مردود و رجیم ٹھہرا کہ اسے کمالات آدم علیہ السلام کا انکار تھا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے صاف اور واضح طور فرمایا تھا کہ یہ میرا نائب اور خلیفہ ہے اور نائب و خلیفہ وہی ہوتا ہے جس سے

Marfat.com

حق تعالیٰ کے کمالات کا ظہور ہو۔ کچھ آج بھی وہی کیفیت ہے کہ ہم بحمدہ تعالےٰ کمالات نبوت من حیث الخلافۃ الالٰہیہ مانتے ہیں لیکن بدقسمت اب بھی ابلیس کی تقلید میں منکر ہیں۔ چند نزید کمالات ملاحظہ ہوں۔

سر فرش پر نظر

امام ابو نعیم حضرت یعلیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت یعلیٰ جنگِ موتہ کے واقعات حضور کو سنانے آئے تو حضور نے فرمایا۔

اِنْ شِئْتَ فَاَخْبِرْنِیْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَخْبِرْتُکَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَخْبَرَھُمْ کُلَّہٗ وَوَصَفَہٗ

(خصائص ج ۲ ص ۲۵۹)

یعلیٰ! اگر تم کہو تو جنگِ موتہ کے تفصیلی حالات تم سے پہلے میں ہی سنا دوں، اور اگر تم چاہو تو تم ہی سناؤ۔ یعلیٰ نے عرض کی سرکار آپ ہی بیان کر دیں۔ حضورؐ علیہ السلام نے جنگ موتہ کے تمام واقعات بیان فرما دیئے۔

یہ سُن کر حضرت یعلیٰ نے کہا مجھے قسم ہے۔ اس ذاتِ مقدس کی جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث کیا ہے آپ کے بیان اور واقعاتِ جنگ میں سرِ مو فرق نہیں ہے۔ یعنی جیسا آپ نے بیان فرمایا ہے ویسے ہی ہوا ہے۔

ناظرین! اس حدیث سے حضور کی نگاہ و نظر کا حال معلوم ہوا کہ آپ نے مدینہ میں تشریف رکھتے ہوئے غزوہ موتہ کے تفصیلی حالات بیان فرما دیئے۔ معلوم ہوا کہ قرب و بعد کے قوانین اللہ تعالیٰ نے چشمِ نبوی کو مستثنیٰ فرما لیا ہے۔ یہ قوانین دوسروں کی آنکھوں کے لیے ہیں۔ یہاں سے یہ معلوم ہوا کہ حضور نُور ہیں۔ جبھی تو کوئی چیز حجاب نہیں بنتی۔ نور اندھیرے کو اجالا بنا دیتا ہے اور حجابات

Marfat.com

کو چیرتا پھاڑتا نکل جاتا ہے۔ یہ کمالات ہمارے لیے تسلیم کرنا اس لیے آسان ہیں کہ ہم حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نور علیٰ نور بشکل بشر مانتے ہیں اور مخالفین کے لیے انکار قسمت میں اس لیے لکھا ہے کہ وہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے جیسا کثیف بشر مانتے ہیں۔ فرق نبوت کے عہدہ کا ہے اور بس۔

دو رونزدیک یکساں

۱۔ حضرت امام بخاری حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعٰی لِلنَّجَاشِیْ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ

(خصائص ۲۷)

جس دن حبشہ میں نجاشی کا انتقال ہوا تو حضور نے مدینہ میں ہمیں اس کے انتقال کی خبر سنائی۔

حضرت نجاشی کا انتقال حبشہ میں ہوا مگر حضور علیہ السلام نے مدینہ میں ان کے انتقال کی خبر سنائی معلوم ہوا کہ چشمانِ مصطفےٰ آن واحد میں مدینہ سے حبشہ تک پہنچتی ہیں۔ اور دریا پہاڑ سمندر مسافت و بعد ان نظروں کے لیے حجاب نہیں بنتے۔

۲۔ اس سے بھی عجیب واقعہ وہ ہے جسے امام بخاری حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے زید، جعفر، ابن رواحہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کی شہادت کی خبر آنے سے پہلے ان کے شہید ہونے کی اطلاع دی۔ آپ مدینہ میں تشریف رکھتے ہوئے فرما رہے تھے۔

اَخَذَ الرَّایَۃَ زَیْدٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَ الرَّایَۃَ جَعْفَرٌ

اب فوج کا نشان زید نے اٹھایا۔ اور وہ شہید ہو گئے۔ اور اب جعفر نے جھنڈا اٹھایا اور

Marfat.com

فَاُصِيْبُ ثُمَّ اِبْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ وَ عَيْنَاهُ تَذْرَفَانِ حَتّٰى اَخَذَ الرَّيَّةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

(بخاری ج ۲ ص ۶۱۱)

وہ بھی شہید ہو گئے۔ اب رواحہ نے پرچم اسلام اپنے ہاتھوں میں لیا اور وہ بھی شہید ہوئے۔ حضور یہ فرماتے جا رہے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے پھر فرمایا کہ اب فوج کا جھنڈا سیف من سیوف اللہ خالد ابن ولید نے اٹھایا۔ اور مسلمانوں کو فتح ہوئی۔

فائدہ یہ واقعہ بھی غزوہ موتہ کا ہے جو ملک شام میں واقع ہوا ہے حضور کی نگاہ و نظر دیکھئے کہ مدینہ سے ملکِ شام تک پہنچ رہی ہے۔ اور وہاں لشکرِ صحابہ کے جرنیلوں کو جھنڈا اٹھاتے اور شہید ہوتے دیکھ رہی ہے اور مدینہ میں شام کے حالات حضور صحابہ کو سنا رہے ہیں۔

قاعدہ برائے مسئلہ حاضر و ناظر۔ یہی دلائل ہم اہلسنت حضور علیہ السلام کے حاضر و ناظر کے متعلق بھی پیش کرتے ہیں اس کی ایک وجہ وہی ہے کہ بظاہر آپ ہر ایک کو موزوں قامت سے محسوس ہوتے ہیں۔ لیکن نورانیت کا حال یہ ہے کہ ؎

سارے اُونچوں سے اونچا سمجھئے جسے
ہے اس اُونچے سے اُونچا ہمارا نبی۔

Marfat.com

دلیل تمثیلی

اس مسئلہ کو یوں سمجھئے کہ حضرت جبریل علیہ السلام کے چھ سو پر ہیں (بخاری)

اور ہر پَر کا طُول مشرق و مغرب کو ڈھانپ لیتا ہے۔ (عینی)

اس کے باوجود حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں حاضر ہوتے تو عام بشر کی طرح پانچ فٹ کی قد و قامت میں۔ یہاں یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ جبرئیل علیہ السلام ان مذکورہ پروں کو سدرۃ المنتہیٰ پہ چھوڑ آئے ہیں بلکہ یقیناً انہی پروں سمیت پانچ فٹ کے قد و قامت میں ہیں اور وہ چھ سو پر بھی ان کی اس ظاہری صورت میں سمٹے ہوئے ہیں تو بے عقلوں کو کون سمجھائے کہ جبرئیل علیہ السلام ایک ادنیٰ خادم کی حیثیت سے اس کمال کے مالک ہیں تو ماننا پڑے گا کہ جبرئیل علیہ السلام کا آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ادنیٰ کمال کے نہ صرف حامل ہیں بلکہ جبرئیل علیہ السلام جیسوں کو بھی یہ کمال آپ کے جوڑوں کے صدقہ نصیب ہوا ہے۔

زمین سے جنّت کو دیکھنا

(۱) ابن سعد ابو عامر سے روایت کرتے ہیں کہ جب مدینہ میں حضرت جعفر کی شہادت کی اطلاع پہنچی تو حضور علیہ السلام تھوڑی دیر غمگین رہے اور پھر مسکرانے لگے۔ صحابہ کرام نے سبب مسکراہٹ دریافت کیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

اَحْزَنَنِیْ قَتْلُ اَصْحَابِیْ	مجھے میرے اصحاب کی شہادت
حَتّٰی رَاَیْتُ هُمْ	کا رنج ہوا لیکن ابھی میں نے دیکھا کہ
فِی الْجَنَّةِ اِخْوَانًا	جعفر اپنے بھائیوں کے ساتھ بہشت
عَلٰی سُرُرٍ مُتَقَابِلِیْنَ.	میں ایک دوسرے کے مقابل تخت
(خصائص ۲۰ ص ۶۶)	پر بیٹھے ہیں۔ یہ دیکھ کر میں مسکرا دیا۔

Marfat.com

۲۔ امام بخاری حضرت اسماء سے راوی۔ وہ فرماتی ہیں کہ سورج گہن ہوا۔ اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز گہن ادا فرمائی پھر خدا کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔

مَا مِنْ شَیْءٍ لَمْ اَکُنْ رَاَیْتُهٗ اِلَّا رَاَیْتُهٗ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا حَتّٰی الْجَنَّةَ وَالنَّارَ۔	جو چیز میں نے نہیں دیکھی تھی۔ اب میں نے اپنے اسی مقام سے دیکھ لیں۔ یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو بھی دیکھ لیں۔

(خصائص ج ۲ صـ ۸۹)

لطیفہ فقیر اُویسی غفرلہٗ نے ایک منکر کمال نبوت کو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وسعت علمی (کلی علم غیب) کے دلائل میں ایک یہی دلیل قائم کی تو اس نے جواباً کہا کہ یہ علم وقتی طور تھا۔ پھر نہ رہا۔ میں نے اسے کہا کہ دیکھنا تو میں نے ثابت کر دیا ہے۔ اب یہ تم دکھا دو کہ "پھر نہ رہا"، اس کی زبان کنگ ہو گئی کوئی جواب ندارد۔ بلکہ ہمارا دعویٰ ہے منکرین سب کے سب اس روایت کے جواب سے تا قیامت گونگے ہیں۔ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ

چاہیں تو سب کچھ دکھا دیں یہ ہی نہیں کہ جنت و دوزخ اور ساری کائنات حضور کے پیش نظر ہے۔ بلکہ حضور میں یہ بھی طاقت ہے کہ جس کو چاہیں زمین پر ہی جنت دکھا دیں۔ اور جنت کے رہنے والوں کی آوازیں سنوا دیں۔ چنانچہ ابن ماجہ حضرت فاطمہ بنت حسین سے راوی کہ جب حضور کے فرزند حضرت قاسم کا انتقال ہوا تو حضرت خدیجہ نے فرمایا کہ میری آرزو یہ تھی کہ رب تعالیٰ قاسم کو اتنے دن اور زندہ رکھتا۔ تاکہ ان کے ایام رضاعت پورے ہو جاتے۔ یہ سن کر حضور نے فرمایا۔ حضرت قاسم کے ایام رضاعت جنت میں پورے ہوں گے۔ لیکن حضرت خدیجہ نے پھر وہی کلمات

Marfat.com

دہرائے۔ جس پر حضور نے فرمایا۔

اِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ	خدیجہ اگر تم کہو تو میں دعا مانگوں
اللّٰہَ یُسْمِعُکِ صَوْتَہٗ	اور حضرت قاسم کی آواز تم جنت
قَالَتْ بَلْ صَدَقَ اللّٰہُ	سے زمین پر سُن لو عرض کی نہیں
وَرَسُوْلُہٗ۔	اللہ اور رسول نے سچ فرمایا۔

(خصائص ج ۲ ص ۸۸)

فائدہ اس حدیث سے روشن ہو گیا کہ جس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر احوال برزخ و احوال جنت و دوزخ پوشیدہ نہیں ہیں اور کائنات کا ہر ذرہ حضور پر منکشف ہے۔ اسی طرح آپ میں یہ بھی طاقت ہے کہ جس کو چاہیں زمین پر ہی جنت دکھا دیں اور جنت کے رہنے والوں کی آوازیں سنوا دیں۔ نیز احادیث مذکورہ سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے جہان کی خبر ہے لیکن بے خبر آپ کو بے خبر جانتے ہیں ؎

بلا ریب ہر غیب کے ہیں وہ عالم
مگر بے خبر بے خبر دیکھتے ہیں

آسمانوں پر نگاہ و نظر

امام ترمذی حضرت ابوذر سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السّلام نے فرمایا۔

اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ	میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں
وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ	دیکھتے اور میں وہ سنتا ہوں جو
اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ	تم نہیں سنتے۔ آسمان چڑ چڑاتا
لَھَا اَنْ تَئِطَّ لَیْسَ	ہے اور اس کو لائق ہے۔ وہ

Marfat.com

لَهَا مَوْضِعٌ اَرْبَعَ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ سَاجِدٌ لِلّٰہِ۔

چڑ چڑائے. کیونکہ آسمان پر چار انگل جگہ بھی ایسی نہیں ہے جہاں فرشتے سجدہ میں نہ پڑے ہوئے ہوں.

(خصائص ج ۱ ص ۶۶)

فائدہ اس حدیث سے روشن ہو گیا کہ میرے آقا کی منوّر آنکھیں ان عجائب و غرائب عالم کا مشاہدہ کرتی ہیں جو سب کی حد نظر سے باہر ہے. چشمِ نبی طبقاتِ سمٰوٰت سے پار ہو جاتی ہے ؎

شش جہت سمت مقابل شب و روز ایک ہی حال
دھوم والنجم میں ہے آپ کی بینائی کی

فائدہ احادیث مبارکہ میں ہے کہ زمین سے صرف آسمان اول تک پانچ سو برس کی مسافت عظیم ہے اور چشمان مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء آنِ واحد میں پانچ سو برس کی مسافت طے کرتی ہیں اور وہاں کے حالات دیکھ لیتی ہیں. جبھی تو حضور فرماتے ہیں کہ آسمان پر چار انگل جگہ ایسی نہیں ہے جو سجود ملائکہ سے خالی ہو. مزید دلائل اور حوالہ جات کے لیے فقیر کا رسالہ

"نگاہِ نبوّت" کا مطالعہ فرمائیے۔

کامل الایمان مسلمان کی توجہ کے لیے علم غیب کلی کوئی ایسا مشکل مسئلہ نہیں کہ سمجھ نہ آئے ہاں ضد یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے قلوب پر تالہ بندی ہو تو پھر نہ صرف مشکل بلکہ ممتنع ہے۔ ورنہ ہمارا عقید ہ

Marfat.com

واضح ہے کہ۔

علم کلی

یہ ہے کہ بعطائے خداوندی حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام ہر شے جانتے ہیں۔ یعنی جو کچھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام پہ منکشف ہے حتیٰ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اول سے آخر تک تمام حالات معلوم کر لیے۔ اور اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی ان احوال سے بعض حالات سے مطلع کیا۔ چند دلائل ملاحظہ ہوں۔

امام احمد و طبرانی حضرت عبدالرحمٰن بن عائش رضی اللہ عنہ سے کہ حضور علیہ السّلام نے فرمایا کہ حضور علیہ السّلام نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ میرے دونوں کاندھوں کے درمیان اپنا یدِ قدرت رکھا اور اس کی ٹھنڈک میرے سینہ میں محسوس ہوئی۔

حَتّٰی تَجَلّٰی لِیْ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔

اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب میرے لیے روشن ہوگیا۔

(خصائص ج ۲ ص ۷۷)

فضل خدا سے غیب و شہادۃ ہوا انھیں
اس پر شہادت آیت و دحی اثر کی ہے

۲۔ امام طبرانی ابن عمر سے راوی کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے میرے لیے زمین کو ظاہر فرمایا۔

فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا وَاِلٰی مَا ھُوَ کَائِنٌ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذِہٖ۔

تو دنیا میں جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب کو اپنی ہتھیلی کی طرح دیکھ رہا ہوں۔

(مواہب ج ۲ ص ۱۹۳)

Marfat.com

فراستہ المؤمن

اہل علم جانتے ہیں. علم الفراستہ اولیاء اللہ کو نصیب ہوتا ہے اور وہ علم الفراستہ۔ علم لدنی ۔ الہام کہلاتا ہے اس پر غور ہو تو اس سے بھی یقین ہو سکتا ہے کہ جب علم الفراستہ کا یہ کمال ہے۔ تو علم النبوۃ والرسالہ کا کتنا کمال ہو گا۔

شرح حدیث فراستہ

اتقوا فراستہ المؤمن کی زد سے کوئی شے پوشیدہ نہیں۔" حدیث "

کنتُ سمعہ الذی یبصر بہ الخ کے موافق اگر بندۂ خدا اطلاع علے الغیب ہوتی ہے تو کونسی عجیب بات ہے

شارح مشکوٰۃ مُلا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ

ملا علی قاری علیہ الرحمۃ شرح فقہ اکبر میں حضرت ابوسلیمان درانی رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں۔

الفراسۃ مکاشفۃ النفس ومعائنۃ الغیب۔	فراست نفس کے مکاشفہ اور غیب کے معائنہ کو کہتے ہیں۔
للغیب مبادی ولو احق فمبادیہ لایطلع علیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل واما اللواحق فھوما اظھرہ اللہ علی بعض احبائہ لوحۃ عملہ وخرج ذالک عن الغیب المطلق	غیب کے مبادی بھی ہیں اور لواحق بھی لیکن مبادی پر نہ کوئی ملک مقرب اطلاع پاتا ہے اور نہ کوئی نبی مرسل باقی رہے لواحق تو ان کو اللہ تعالےٰ اپنے بعض احبائے پر ان کے عمل کے مطابق مطلع فرماتا ہے۔ اور یہ غیب اضافی ہے۔ کیونکہ جب روح قدسیہ

Marfat.com

وصار غيبيا اضافيا
وذالك اذا تنور
الروح القدسية و
ازداد نوريتها و
اشراقها بالاعراض
عن ظلمة عالم الحس
و تخلية القلب عن
صدء السبيعة
والمواظبة على العلم
والعمل وفيضان الانوار
الالهية حتى يقوى النور
وينبسط فى فضأ قلبه
فتنعكس فيه النقوش
المرتسمة فى اللوح المحفوظ
ويطلع على المغيبات و
يتصرف فى اجسام العالم
السفلى بل يتجلى حينئذ الفياض
الاقدس بمعرفه التى
هى الشرف العطايا فكيف
بغيرها۔

منور ہو جاتی ہے اور عالم حس
کی ظلمت سے اعراض کرنے
آئینہ دل کو طبیعت کے زنگ
سے صاف کرنے اور علم و عمل
اور مواظبت اور فیضان انوار
الہیہ کی وجہ سے یہ نور اور زیادہ
قوی ہو کر فضا قلب پر چھا جاتا
ہے پس دل میں لوح محفوظ کے
نقوش مرتسم ہو جاتے ہیں. اور
وہ مغیبات پر مطلع ہو
جاتا ہے اور عالم سفلی کے اجسام
میں تصرف کرتا ہے بلکہ اس
کے دل پر اللہ تعالیٰ کی تجلیات
وارد ہوتی ہیں اور اسے جب
اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل
ہو جاتی ہے جو اشرف عطایا ہے
تو اور کوئی چیز اس سے کیسے مخفی
رہ سکتی ہے۔

(مرقات شرح مشکوٰۃ)

Marfat.com

حضرت ملا علی کی اس عبارت میں یہ تصریح ہے کہ صالحین کاملین اور عارفین باللہ سے کوئی چیز مخفی نہیں ہوتی۔ کیونکہ جب ان سے اللہ تعالیٰ کی ذات ہی مخفی نہ رہی تو اور کوئی چیز کیسے مخفی رہ سکتی ہے اور یہی علم کلی ہے۔ پس یہ علم جب عام صالحین کاملین اور عارفین کے سرتاج میں انہیں یہ علم کیونکر نہ حاصل ہوگا۔

اسی مرقات میں ملا علی قاری کتاب عقائد تالیف شیخ ابو عبداللہ شیرازی سے نقل فرماتے ہیں۔ اَلْعَبْدُ یَنْتَقِلُ فِی الْاَحْوَالِ حَتّٰی یَصِیْرَ نَعْتِ الرُّوحَانِیَۃِ فَیَعْلَمُ الْغَیْبَ۔ بندہ حالات میں منتقل ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ روحانیت کی صفت پالیتا ہے پس غیب جانتا ہے۔ اسی مرقات میں کتاب عقائد سے نقل فرمایا۔ یَطَّلِعُ الْعَبْدُ عَلٰی حَقَائِقِ الْاَشْیَاءِ وَیَتَجَلّٰی لَہُ الْغَیْبُ وَغَیْبُ الْغَیْبِ۔

کامل بندہ چیزوں کی حقیقتوں پر مطلع ہو جاتا ہے اور اس پر غیب اور غیب الغیب کھل جاتے ہیں۔

اسی مرقات صفحہ ۲۲ ج ۲ میں ہے کہ

بَابُ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ وَفَضْلِھَا میں فرماتے ہیں۔

اَلنُّفُوْسُ الزَّکِیَّۃُ الْقُدْسِیَّۃُ اِذَا تَجَرَّدَتْ عَنِ الْعَلَاقِ الْبَدَنِیَّۃِ خَرَجَتْ وَاتَّصَلَتْ بِالْمَلَاءِ الْاَعْلٰی وَلَمْ یَبْقَ لَہُ حِجَابٌ فَتَرَی الْکُلَّ کَالْمُشَاھَدِ بِنَفْسِھَا اَوْ بِاِخْبَارِ الْمَلِکِ لَھَا پاک وصاف نفس جبکہ بدنی علاقوں سے خالی ہو جاتے ہیں اور ان پر کوئی حجاب باقی نہیں رہتا پس وہ تمام چیزوں کو مثل محسوس و حاضر کے دیکھتے ہیں۔ خواہ تو اپنے آپ یا فرشتہ کے الہام سے۔

Marfat.com

شش جہت سمت مقابل شب و روز ایک ہی حال
۴-
دھوم والنجم میں ہے آپ کی بینائی کی۔

حل لغات

شش جہت۔ چھ سمتیں (۱) دائیں (۲) بائیں (۳) آگے (۴) پیچھے (۵) اوپر (۶) نیچے سمت (بالکسر) جہت مقابل سامنے والا دھوم۔ شہرہ۔ افواہ۔ والنجم (قسم ستارے کی) لیکن یہاں سورۃ والنجم مراد ہے جو پ ۲۷ میں ہے۔ بینائی بصارت۔ آنکھ کی روشنی۔

۴- شرح

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیکھنے کا حال یہ ہے کہ شش جہات ایک دوسرے کے بالمقابل (دوسرے لوگوں کے لیے ہیں کہ (ایک سمت کو دیکھیں گے تو دوسری جہت کو نہ دیکھ سکیں گے) کو شب و روز ایک حال میں دیکھتے ہیں۔ آپ کی بینائی کی شہرت سورۃ والنجم = کی آیت "ما زاغ البصر وما طغیٰ"، آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی)

شعر کے مصرعہ اوّل میں دعویٰ مصرعہ ثانی میں اس کی دلیل ہے۔ فقیر اس سے قبل کے شعر میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نگاہ و نظر کے متعلق بہت کچھ لکھ آیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ کچھ بھی نہیں لکھ سکا اور افسوس ہے کہ شرح حدائق بھی اس کی تفصیل کی حامل نہیں۔ خلاصہ عرض کر کے چند امثلہ قائم کر کے مختصراً دلائل بھی عرض کر دوں۔

Marfat.com

شش جہات کو بیک وقت اور ہر وقت ملاحظہ و معائنہ

یہ تو ظاہر ہے کہ عام بشر آگے دیکھے تو پیچھے گل اوپر دیکھے تو نیچے فارغ دائیں دیکھے تو بائیں ختم. اندھیرے میں تو اس کا دیکھنا ناممکن بیداری میں تو دیکھتا ہے لیکن نیند میں ہے تو جاگنے والوں سے بے خبر لیکن صرف اور صرف یہ کمال تو حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے کہ بیک وقت شش جہات کو دیکھنا اندھیرے میں اجالے کی طرح دیکھنا بیداری میں خواب والوں کو دیکھنا خود اپنی نیند میں جاگنے والوں کو دیکھنا بلکہ آگے بڑھو تو عالم حیات میں جملہ کائنات کو اور عالم برزخ میں شش جہات کو بیک وقت دیکھنا اور یوں بھی کہہ دو کہ دور و قریب کو یکساں دیکھنا اس سے آگے بڑھ کر کہو، گزشتہ جملہ حالات اور آنے والے جملہ حالات کو بیک وقت اور ہر وقت دیکھنا بلکہ بات ختم کر دو کہ غیب الغیب بیچوں و ذات کو دیکھنا۔ اس طویل مضمون کو فقیر چند صفحات میں سمیٹتا ہے۔

اندھیرا اُجالا

ابن عدی اور ابن عساکر اور بیہقی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور بیہقی نے ابن عباس سے اس طرح روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے اندھیرے میں ایسا ہی دیکھا کرتے تھے جیسا دن کی روشنی میں۔ (رواہ البیہقی)

آگے اور پیچھے

(۱) بخاری اور مسلم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم یہ دیکھتے ہو کہ میرا قبلہ میرے منہ کی طرف ہے لیکن خدا کی قسم تمہارے رکوع اور سجدے مجھ سے پوشیدہ نہیں ہیں تم کو پیچھے سے ایسے ہی دیکھتا ہوں۔ جیسے

Marfat.com

آگے سے دیکھتا ہوں۔ (دلائل النبوۃ لابی نعیم)

فائدہ بعض کا قول ہے کہ آپ کے دوش مبارک کے درمیان سوئی کے ناکے کی طرح دو آنکھیں تھیں آپ پیچھے کی طرف ان سے دیکھتے تھے کپڑے وغیرہ سے دیکھنے میں رکاوٹ نہیں ہوتی تھی۔

دور و نزدیک (۱) ابن سعد نے ابی عامر صحابی سے روایت کیا جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس (مسجد مدینہ) میں جعفر طیار اور ان کے ساتھیوں کی (جنگ موتہ میں) شہادت کی خبر پہنچی۔ تو آپ غمگین ہو گئے۔ پھر فوراً مسکرانے لگے اصحاب نے عرض کیا (حضور مسکرانے کی کیا وجہ ہے) آپ نے فرمایا کہ جعفر طیار اور ان کے رفقاء کی شہادت پر غمگین ہوا۔ مگر اب ان کو جنت میں آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے دیکھ کر خوشی سے مسکرا دیا۔

فائدہ واقدی نے اپنے مشائخ کی سند سے روایت کیا (موتہ میں جب جنگ ہو رہی تھی تو اللہ تعالیٰ نے میدان جنگ کو آپ کے سامنے کر دیا۔ (جو سردار اسلام جھنڈا اٹھاتا اور جس طرح شہید ہوتا۔ آپ مسجد نبوی میں بیٹھے بیان فرماتے) اور آنسو بہاتے۔ جب خالد بن ولید نے اسلام کا جھنڈا اٹھایا تو آپ نے فرمایا اب گھمسان کی لڑائی ہوئی۔

(۲) امام بیہقی اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ سے اُس نے ابن شہاب سے روایت کیا ہے کہ یعلی بن منیہ جب (جنگ موتہ کی خبر لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا (کہ جنگ کے تفصیلی حالات) کی اطلاع تو دیتا ہے یا میں بیان کروں۔ انہوں نے عرض کیا حضور ہی ارشاد فرمائیں جو کچھ وہاں ہوا جس پر جو کچھ گزرا اور جس جس طرح صحابہ شہید ہوئے آپ نے من وعن بیان فرما دیا۔ یعلی نے کہا خدا کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا

Marfat.com

ہے آپ نے واقعات کو اس طرح بیان فرمایا کہ (سرمو فرق نہیں) حرف بحرف ذکر کر دیا۔ تمام واقعات من وعن اسی طرح ہوئے اس وقت آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے میدان جنگ کو میرے سامنے کر دیا تھا میں سب کی جنگ دیکھ رہا تھا۔

(کنز العمال)

اہل قبور کو عالم دنیا میں دیکھنا

طبرانی نے بشیر حارثی سے روایت کیا ہے کہ بنی معاویہ کا آپس میں کچھ اختلاف تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپس میں ان کی صلح کرانے تشریف لے گئے راستے میں ایک قبر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا تو مجھے نہیں جانتا۔ صحابہ نے پوچھا آپ نے یہ کیا فرمایا اس قبر کے مکین سے میرے متعلق (تو اُن کے بارے میں کیا کہتا ہے) سوال ہو رہا تھا اس نے کہا میں نہیں جانتا۔ (تب میں نے کہا تو مجھے نہیں جانتا۔

(شرح الصدور و کنز العمال)

غیب کا ملک دیکھنا

ابن سعد نے خزیمہ بن ثابت سے روایت کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے دیکھا کہ غسیل ملائکہ حنظلہ بن عامر کو فرشتے آسمان و زمین کے درمیان جنتی پانی سے چاندی کے تختہ پر غسل دے رہے ہیں۔ (کنز العمال)

ہر وقت دیکھنا

طبرانی نے ابن عمر سے روایت کیا کہ حضور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو اٹھا کر میرے سامنے رکھ دیا جو کچھ اس میں ہو رہا ہے اور قیامت تک ہو گا۔ میں تمام دیکھ رہا ہوں جیسا کہ میں اپنے ہاتھ کی ہتھیلی (ہتھیلی سامنے کر کے فرمایا) کو دیکھ رہا ہوں۔

(طبرانی - ترمذی)

Marfat.com

آخرت کا ملک دیکھنا

بخاری اور مسلم نے عقبہ بن عامر سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدائے اُحد پہ آٹھ سال کے بعد نماز (جنازہ) پڑھی جیسے زندے مردوں کو رخصت کرتے ہیں پھر منبر پر تشریف لائے اور فرمایا میں تمہارے سامنے تمہارے لیے تم سے آگے جانے والا ہوں۔ اور میں تمہارے اوپر گواہ ہوں اور بیشک میں تم سے حوض کوثر پر ملنے کا وعدہ کرتا ہوں۔ بیشک میں اس کو دیکھ رہا ہوں۔ بلکہ میں اسی مقام پر ہوں اور مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں۔ اور میں اس کا خوف نہیں کرتا کہ تم میرے پردہ کرنے کے بعد مشرک ہو جاؤ گے یعنی ایسا نہیں کر سکو گے بلکہ خوف یہ ہے کہ تم کو دنیا کی محبت پکڑ لے گی تم دنیادار ہو جاؤ گے۔ آپس میں لڑ مرو گے پس ہلاکت پاؤ گے۔ جیسی پہلی امتیں ہلاک ہو گئیں۔

ملائکہ کو دیکھنا

ابن سعد اور بیہقی نے علاء بن محمد ثقفی کے واسطے سے روایت کی کہ ہم مقام تبوک میں ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تھے (سورج نکلنے کا وقت تھا) کہ سورج (عجیب و غریب) چمک دمک (اور حیرت انگیز) روشنی (اور شعاعوں) کے ساتھ نکلا (آج کی روشنی ہر دن کی روشنی سے نئی نرالی پُر رونق نورٌ علیٰ نور) اس سے پہلے کبھی اس طرح طلوع ہوتے نہیں دیکھا (ہم سب دیکھ دیکھ کر تعجب کر رہے تھے) کہ جبرائیل علیہ السلام بارگاہِ رسالت میں تشریف لائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبرئیل کیا بات ہے جو سورج اس آب و تاب کے ساتھ طلوع ہو رہا ہے اس سے پہلے ایسا نہیں دیکھا۔ جبرئیل نے عرض کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ آج معاویہ بن معاویہ لیثی (یہ بڑے صالح اور جلیل القدر صحابی تھے) کا مدینہ شریف

Marfat.com

میں انتقال ہو گیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار فرشتے ان کی نماز جنازہ پڑھنے کے لیے بھیجے ہیں آپ نے فرمایا یہ عزت و تکریم کس لیے کی گئی ہے۔ جبرئیل نے عرض کیا وہ بکثرت سورۂ اخلاص رات دن چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے پڑھا کرتے تھے آپ اگر فرمائیں تو میں زمین کھینچ کر آپ کے سامنے کر دوں تاکہ آپ بھی ان کا جنازہ پڑھیں (اور وہ آپ کی دعائے مستجاب سے مستفیض ہوں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر ہے جبرئیل نے پر مار کر سب کچھ ہٹا دیا کوئی چیز درمیان میں حائل نہ رہی جنازہ آپ کے سامنے آگیا آپ نے ملاحظہ فرمایا اور (ستر ہزار) فرشتوں کی دو جماعتیں (صفیں) پیچھے لے کر نماز جنازہ ادا فرمائی۔ اس حدیث کو ابن سعد اور بیہقی نے ایک اور طریق سے عطاء ابن ابی میمونہ سے اور ابو یعلی نے انس سے روایت کیا ہے۔

مسئلہ فقہیہ

مدینہ منورہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی بادشاہ کی نماز جنازہ ادا فرمائی اور وہ حبشہ میں تھا (احناف کے نزدیک آپ اس کے جنازہ کو دیکھ رہے تھے) تفسیر خازن میں لکھا ہے اللہ تعالیٰ نے حبشہ تک حجاب اٹھا دیئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جنازہ کو دیکھ کر نماز ادا فرمائی۔

مشرق و مغرب کا چپہ چپہ

حضرت ابن عباس سے ایک طویل حدیث میں منقول ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں سے پردے اٹھا دیئے ہیں۔ میں نے زمین کے مشرق و مغرب (چپہ چپہ) کو دیکھا۔

آنے والے حالات

محدثین کی جماعت نے حضرت ابنِ عباس سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے فرمایا زمین کو سمیٹ کر میرے (سامنے پیش) کیا گیا۔ میں نے اس کا مشرق و مغرب دیکھا جس قدر زمین سمیٹی گئی میری امت اس کی مالک ہوگی۔ (کنز العمال)

مزار والے کا حال

ابن مردویہ نے سلیمان تیمی سے اور انہوں نے حضرت انس اور ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس رات مجھے آسمان کی سیر (معراج) کرائی (بیت المقدس جاتے ہوئے) میں نے دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں۔

قافلے والوں کا حال

بخاری اور مسلم نے حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کہ واقعہ معراج کے عجائبات ملکی و ملکوتی اور اسرار لاہوتی و ما ہوتی اور قابلِ اظہار اور بیت المقدس وغیرہ یعنے بیان کیئے) تو قریش نے میری تکذیب کی (جھٹلایا) (اور بیت المقدس اور اپنے قافلے کے متعلق سوالات کیے) تو میں مقام حجر میں کھڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا میں نے اس کی ایک ایک چیز تفصیل سے بیان کر دی (اور ان کے قافلہ کا حال اور مقام اور مکہ پہنچنے کا وقت تک بتا دیا۔ (بخاری مسلم)

غیبی نور

بخاری نے تاریخ میں اور ابو نعیم اور ابنِ مردویہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد کی طرف آیا تو مسجد میں کچھ لوگ اُٹھا کر دعا کر رہے تھے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے ہاتھوں میں نور ہے میں نے عرض کیا آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ نور مجھ کو بھی نظر آئے آپ نے دعا فرمائی پس میں نے بھی اس (نور) کو دیکھا۔

Marfat.com

شیطان کی بدحواسی

(۱) ابن ماجہ اور ابو داؤد نے عباس بن مرداس سے روایت کیا۔ آپ نے شبِ عرفہ میں اپنی امت کے لیے دعاءِ مغفرت فرمائی جواب ملا۔ میں نے ظالم کے سوا سب کو بخشا میں ظالم سے مظلوم کا بدلہ ضرور لوں گا آپ نے عرض کیا کہ تو بے نیاز ہے اگر چاہے تو مظلوم کو جنّت میں کوئی اچھا درجہ اس کی مظلومی کے عوض عطا کر کر دے۔ اور ظالم کو بخش دے۔ مگر یہ عرض رات بھر میں قبول نہ ہوئی آپ ہنسنے لگے یا مسکرا دیے (راوی کو شک ہو گیا ہے) حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی، ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں خدا آپ کو ہمیشہ ہنستا رکھے۔ آپ کس وجہ سے ہنستے ہیں۔ ارشاد فرمایا ابلیس دشمن خدا کو جب معلوم ہوا اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی اور میری امت کو بخش دیا تو میں نے دیکھا اپنے سر پر مٹی ڈال رہا ہے۔ اور سخت حسرت و افسوس سے واویلا کر رہا ہے اس کی جزع فزع کو دیکھ کر ہنسی آ گئی۔ (ابن ماجہ۔ ابوداؤد)

۲۔ ترمذی نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں عمر سے تمام شیاطین از قسم جنّ و انس فرار اختیار کرتے ہیں (یعنی ڈر کر بھاگتے ہیں۔ (ترمذی)

امّت کے لئے آنے والے فتوحات

امام احمد اور نسائی نے براء بن عاذب سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہم کو مدینہ منوّرہ کے گرد خندق کھودنے کا حکم دیا تو ایک پتھر ایسا ظاہر ہوا جس پر تمام کدال (اوزار کی ایک قسم) بیکار ثابت ہوئے اس واقعہ کی آپ کو اطلاع دی گئی۔ آپ تشریف لائے اور کدال پکڑ "بسم اللہ

Marfat.com

کہہ کر ایک کاری ضرب لگائی کہ پتھر کا تیسرا حصّہ ٹوٹ گیا آپ نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور فرمایا کہ مجھے شام کے خزانوں کی چابیاں دے دی گئیں۔ خدا کی قسم میں اس وقت شام کے شہروں کے سُرخ محلات دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ نے دوسری ضرب لگائی تو پتھر کا دوسرا تہائی حصّہ بھی ٹوٹ گیا۔ آپ نے پھر ایک نعرہ لگایا اور فرمایا مجھے فارس کے خزانوں کی چابیاں بھی دے دی گئیں خدا کی قسم میں اس وقت فارس کے دارالسلطنت کی سفید (چونہ گچ کی) عمارتوں کو دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ نے تیسری ضرب بسم اللہ پڑھ کر لگائی تو بقیہ تہائی پتھر چکنا چور ہو گیا۔ تو آپ نے نعرہ تکبیر بلند فرمایا اور فرمایا مجھے یمن کے خزانوں کی کنجیاں دے دی گئیں خدا کی قسم میں اس وقت صنعاء (ملک یمن کا دارالسلطنت ہے) کے دروازوں کو دیکھ رہا ہوں (جہاں تک میں نے دیکھا ہے میری اُمت مالک و قابض ہو گی اور نسائی کی دوسری روایت لا بصر کی جگہ رایتھا یعنی ہے (یعنی میں نے شام اور فارس اور یمن کے محلات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

جبرئیل کی آمد و رفت

امام احمد اور ابن سعد رحمہما اللہ تعالیٰ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ایک دن مکہ شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کی دیوار کے نیچے رونق افروز تھے اتفاقاً عثمان بن مظعون وہاں سے گزرا اور آپ کو دیکھ کر مسکرایا آپ نے ارشاد فرمایا بیٹھتا کیوں نہیں اُس نے کہا بہتر اور آپ کے پاس بیٹھ گیا اور گفتگو کرنے لگا اپنے چشمان مبارک آسمان کی طرف اٹھائیں اور ایک ساعت آسمان کی طرف دیکھتے رہے۔ پھر آہستہ آہستہ اپنی نظر کو نیچا کرنے لگے۔ یہاں تک کہ اپنی داہنی طرف نظر کو ٹھہرا دیا۔ اور عثمان بن

Marfat.com

مطعون کی طرف سے پھیر کر جدھر اپنی نظر تھی ہو گئے اور سر کو آگے کی طرف جھکا دیا۔ جیسے کوئی اپنے پاس بیٹھے ہوئے آدمی کی بات بڑے غور اور توجہ سے سنتا ہے۔ عثمان بن مظعون یہ دیکھتا رہا۔ جب آپ اُدھر سے فارغ ہوئے تو پھر پہلے کی طرح کھلی آنکھوں سے آپ کی نظر رفتہ رفتہ نیچے سے اُوپر کو بلند ہوتی ہوئی آسمان پر جا لگی پھر کچھ دیر بعد آپ عثمان کی طرف مثل سابق متوجہ ہوئے۔ عثمان نے آپ کا اسم گرامی لے کر کہا اس سے پہلے میں نے آپ کو کبھی ایسے کرتے نہیں دیکھا جیسا کہ آج دیکھا آپ نے فرمایا تو نے کیا دیکھا عثمان نے سارا واقعہ عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا تو کچھ سمجھا۔ کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا میرا یہ فعل جبرئیل کی آمد و رفت کے لئے تھا (یعنی میں نے اُسے اُترتے دیکھا تو اس کے ساتھ ساتھ میری نظر بھی نیچی ہوتی گئی پھر جب وہ اُوپر گئے تو میری نظر بھی اونچی ہوتی گئی) عثمان نے عرض کیا وہ آپ سے کیا کہہ گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا بے شک اللہ حکم فرماتا ہے۔ عدل کا اور احسان کا اور رشتے داروں کا حق دینے کا اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور ممنوعات اور سرکشی سے نصیحت فرماتا ہے تم کو تاکہ تم نصیحت پکڑو۔ عثمان کہتے ہیں کہ یہ سن کر ایمان نے میرے دل میں جگہ پکڑ لی اور آپ کی محبت دل میں بیٹھ گئی۔

ذاتِ حق کا دیدار حق

امام احمد نے ابن عباس سے روایت کیا رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے رب عزوجل کو دیکھا ہے۔

طبرانی نے معجم اوسط میں بسند صحیح حضرت ابن عباس سے روایت کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دو بار دیکھا ایک بار سر کی آنکھ سے، ایک بار دل کی آنکھ سے۔

Marfat.com

ابن عباس یہ بھی روایت فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو آنکھوں سے دیکھا۔

حضرت عکرمہ بن ابوجہل کہتے ہیں میں نے ابنِ عباس سے پوچھا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو آنکھوں سے دیکھا۔ کہا ہاں۔ (آپ نے اپنے رب کو اپنی آنکھوں سے دیکھا)

بزار نے بطریق قتادہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔

طبرانی نے اوسط میں ابن عباس سے روایت کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔ عکرمہ کہتے ہیں میں نے ابن عباس سے (بطریقہ تعجب پوچھا کیا یہ صحیح ہے) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا (ابن عباس نے) کہا ہاں (دیکھا) سرفراز کیا گیا۔ موسیٰ علیہ السلام کو کلام سے، ابراہیم علیہ السلام کو خلت سے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدار باری تعالیٰ سے۔

نسائی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل تم کو سلام کرتا ہے میں نے کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، آپ جو کچھ دیکھتے ہیں وہ ہم نہیں دیکھ سکتے۔ (مسلم شریف)

عقیدہ صحابہ رضی اللہ عنہم

جو کچھ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ نے عقیدہ ظاہر فرمایا ہے یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد کی ترجمانی ہے جیسا کہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہم کی آخری حدیث سے ظاہر ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی زوجہ محترمہ کو بھی دیکھ رہے تو اسی وقت جبرئیل علیہ السلام کو بھی۔ اسی لئے ام المومنین رضی اللہ عنہا نے جبرئیل علیہ السلام کے جواب کے بعد اپنا عقیدہ ظاہر فرمایا کہ جو کچھ آپ دیکھتے

Marfat.com

ہیں وہ نہیں دیکھ سکتے۔ بلکہ خود حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود امّت کو اسی طرح عقیدہ کا ارشاد فرمایا۔

انی اریٰ مالا ترون	جو میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھ
و انیّ اسمع مالا	سکتے اور جو میں سنتا ہوں تم نہیں
تسمعون۔ (بخاری)	سُن سکتے۔

یوں تو مانتے ہو

اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں بے شمار ایسے افراد ہیں جو بیک وقت ہر وقت شش جہات کو دیکھتے سنتے ہیں۔

(۱) ملک الموت (انکی رؤیت۔ علم۔ شنوائی) کے مخالفین بھی قائل ہیں۔ تفصیل فقیر کے رسالہ "ملک الموت اور حاضر و ناظر" میں ہے۔ اسی شرح حدائق کی سابقہ جلدوں میں بھی تفصیل آچکی ہے۔

(۲) فرشتہ جو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرہانے خدام کی طرح کھڑا ہے بیک وقت اور ہر وقت تمام امت کو دیکھ رہا ہے۔ اور ان کے درود و سلام سُن کر نام بنام بارگاہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پیش کر رہا ہے۔

فائدہ

یہ فرشتہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من حیث الخادم گنبد حضراء میں آپ کے سرہانے ہر وقت ہر آن حاضر کھڑا ہے۔ اس کا طول و عرض کی تفصیل فقیر کی تصنیف "فرشتے ہی فرشتے" میں دیکھئے

(۳) حور بہشت میں اور "مقصورات فی الخیام" پردوں میں ہے۔ جب دنیا میں کسی بہشتی مومن کی اپنی زوجہ سے جھگڑا ہو جاتا ہے۔ عورت مرد کو بُرا بھلا کہتی ہے۔ تو اس مومن بہشتی کی نامزد حور عورت کو کوستے ہوئے فرماتی ہے کہ میرے

Marfat.com

شوہر کو دکھ نہ دے۔

(بخاری و مشکوٰۃ کتاب النکاح باب المعاشرہ) ملخصاً

(۴) جب بندہ کہتا ہے یا اللہ بہشت دے۔ اس کے لیے بہشت عرض کرتی ہے یا اللہ اسے عطا فرما دے ایسے جب بندہ دوزخ سے پناہ مانگتا ہے تو دوزخ کہتی ہے یا اللہ اسے پناہ دے (کنزالعمال)

یہ چند حوالے اس لیے عرض کیے ہیں کہ مذکورہ بالا اشیاء کو بینائی و شنوائی منجانب اللہ عطا ہے اور مخالفین کو تسلیم ہے لیکن شرک شائبہ تک نہیں اور یہی امور انبیاء اولیاء کے لیے شرک کیوں۔

Marfat.com

پانسو سال کی راہ ایسی ہے جیسے دو گام
۵- آس ہم کو بھی لگی ہے تری شنوائی کی

حل لغت

دو گام - دو قدم - آس - امید - آرزو - اولاد - بھروسہ - توقع - حمل - پناہ - شنوائی - سماعت - سننا

۵- شرح

اے حبیب مکرم نور مجسم صلے اللہ علیہ وسلم آپکے لیے پانسو سال کی راہ ایسے ہے جیسے دو قدم - اس سے ہمیں امید لگ گئی ہے آپکی سماعت تیز ہے آپ ہماری فریاد بھی سن لیں گے۔

اس شعر میں پانچسو سال کی راہ میں ان احادیث کی طرف اشارہ ہے جو پہلے آسمان کی باتیں حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سنیں اور آسمان کی پانچسو سال کی مسافت کا ذکر بھی احادیث مبارکہ میں ہے۔

پانسو سال کی راہ

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز ہم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دریافت فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے اور اس آسمان دنیا کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اَللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ اللہ اور اسکا رسول بہتر جاننے والے ہیں حضور صلے

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بَیْنَکُمْ و بین خَمْسُ مِائَۃِ عامٍ۔

ترجمہ:۔ یہ کہ تمہارے اور آسمان کے درمیان کا فاصلہ پانچ سو برس کی راہ ہے۔

انتباہ:۔ اس سے یہ نہ سمجھیں کہ آپ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) صرف اسی پہلے آسمان تک جانتے یا سنتے ہیں بلکہ اسی حدیث شریف میں ہے کہ صحابہ سے پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اس آسمان کے اوپر کیا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی یہ بھی اللہ جل جلالہٗ اور اسکا رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہی جانتے تو فرمایا۔

سَمَاءان	دو آسمان ہیں یعنی اس آسمان
بُعْدُ مَا	کے اوپر جو دوسرا آسمان ہے ان
خَمْسُ مِائَۃ	دونوں آسمانوں کے درمیان کی
سَنَۃٍ	پانچسو برس کی راہ کا فاصلہ ہے۔

پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتویں آسمان تک گنتی فرماتے ہوئے یہی فرمایا کہ ہر دو آسمان کے درمیان پانچ پانچ سو برس کی راہ کا فاصلہ ہے اور پھر فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ ساتویں آسمان کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا یہ بھی اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں تو فرمایا۔ اوپر عرش ہے اور ساتویں آسمان سے عرش تک کا راستہ بھی پانچسو برس کا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف صـ۵۰۲)

دو گام مذکورہ بالا پانچسو سال حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان تو بلند و بالا ہے۔ یہ آپکی سواری (براق) نے شب معراج کر دکھلایا اور جبرائیل علیہ السلام بلکہ تمام ملائکہ کرام کی پرواز سے کون ناواقف ہے۔

Marfat.com

قرآن مجید

تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ۔

(المعارج پ ۲۹)

وہ ہوگا اللہ کی طرف سے جو بلندیوں کا مالک ہے۔ ملائکہ اور جبریل اس کی بارگاہ کی طرف عروج کرتے ہیں۔ وہ عذاب اس دن ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے۔

فائدہ:۔ ملائکہ کی پرواز کی تفصیل فقیر اویسی غفرلہ کی کتاب فرشتے ہی فرشتے" میں پڑھیئے۔

اولیاء کرام کی پرواز

دو گام کو نہ سمجھے گا جسے نبوت و ولایت کی پرواز سے انکار ہے ورنہ اصطلاح شرع میں اسکا نام طی المکان ہے جو اللہ نے انبیاء و اولیاء علی نبینا علیہم السلام کو عطا فرمائی ہے اسکے لیے دلائل دینے کی ضرورت ہی نہیں

قرآن مجید

حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ سلیمانی صحابی ہیں انکی طی المکانی کی تصریح قرآن مجید میں ہے جب سلیمان علیہ السلام نے فرمایا۔

قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ قَالَ عِفْرِيْتٌ

سلمان علیہ السلام نے فرمایا اے درباریوں تم میں کون ہے کہ وہ اسکا تخت میرے پاس لے آئے قبل اسکے کہ وہ میرے پاس مطیع ہو کر حاضر ہوں۔

Marfat.com

مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ وَاِنِّیْ عَلَیْهِ لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ

ایک بڑا خبیث جن بولا کہ میں وہ تخت حضور میں حاضر کر دونگا قبل اسکے کہ حضور اجلاس برخاست کریں۔ اور میں بے شک اس پر قوت والا امانتدار ہوں اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کر دونگا ایک پل مارنے سے پہلے۔

(النمل) (کنز الایمان)

فائدہ: اس آیت سے دل کی معلومات حاضر ناظر ہونا معلوم ہوا کیونکہ آصف نے کسی سے نہ پوچھا اور آناً فاناً اتنا وزنی تخت۔ کہ لانے والے حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں سے معلوم ہوا کہ قوت ملکی سے وہ تخت نہ آیا۔ کہ [illegible] سے آیا۔ نہ صرف حضرت سلیمان کی ملاقات جیسا کہ اَنَا اٰتِیْكَ سے معلوم ہوتا ہے بلکہ آصف کی طاقت کا یہ حال ہے تو ولی کامل پھر نبی پھر نبی خاتم النبیین کی طاقت معلوم ہوا کہ ولایت برحق ہے

اس آیت و مسئلہ کی مزید تحقیق و تفصیل فقیر کی تفسیر "فیوض الرحمٰن ترجمہ تفسیر روح البیان" میں دیکھئے۔

اڑھائی قدم

حضرت خواجہ سلطان المشائخ شیخ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمہ اللہ ایک دن اپنے گھر کے صحن میں آدھے آدھے اٹھا کر کبھی آگے کبھی پیچھے کو آتے جاتے خدام نے پوچھا تو فرمایا لوگ

Marfat.com

کہتے ہیں کہ عرش الٰہی اڑھائی قدم ہے میرے لیے تو آدھا قدم بھی نہیں بنتا۔

سیرانی قدس سرہ

ہمارے پیر و مرشد حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی اویسی رضی اللہ عنہ صبح کی نماز مدینہ پاک میں ظہر کی کراچی تو عصر کی نماز بہاولپور میں ادا فرماتے یہ تمام طی مکانی کے قاعدہ میں سمجھیئے۔

حضرت خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف قدس سرہ

آپ نے اپنے کلام میں فرمایا۔

تھل مارو دا اوکھا پینڈا تھیسم ہک پلانگھ

یعنی عرش الٰہی کا طویل اور مشکل سفر میرا ایک قدم ہے۔

(فائدہ) تھل سے مراد عرش اور مارو سے محبوب اور اوکھا پینڈا مشکل سفر ہک پلانگ ایک قدم۔

اس بحث کو تفصیلی طور پر دیکھنا ہو تو فقیر کے رسالے خوب پڑھیں

۱۔ ولی اللہ کی پرواز

۲۔ الابخلاء فی تطوی الاولیاء۔

شنوائی

مصرعہ ثانی کا حدیث ذیل کی طرف اشارہ ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَآءُ	میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے
وَ حَقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ	اور میں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے
لَيْسَ فِيْهَا مَوْضِعُ	آسمان چوکتا ہے اور اسکا حق

Marfat.com

أَرْبَعٍ اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ سَاجِدًا لِلّٰهِ
(خصائص الکبریٰ ص۶۷ ج۱ وحجۃ اللہ علی العلمین)

ہے کہ وہ چوکے۔ کیوں آسمان پر ایک جگہ چپہ بھی خالی نہیں جس پر کوئی فرشتہ اپنا ماتھا رکھ کر اللہ تعالیٰ کو سجدہ نہ کر رہا ہو

(فائدہ) پہلی حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ آسمان تک کی راہ پانچ سو برس کی ہے۔ دوسری حدیث سے یہ ثابت ہو کہ آسمان کی بات حضور علیہ السلام نے زمین پر سن لی جسکا نتیجہ نکلا کہ حضور علیہ السلام نے پانچ سو برس کی آواز سن لی۔ یہی ہمارا مدعا ہے۔

دور سے سننا

انبیاء و اولیا علیٰ نبینا و علیہم السلام کا دور سے سننا نہ صرف ممکن بلکہ حقیقت اور واقعۃً ہے۔

قرآن مجید:

۱۔ اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کا واقعہ سورہ نمل شریف میں بیان فرمایا کہ جب آپکا تخت وادی نمل پر پہنچا تو چیونٹی بولی اے چیونٹیوں اپنے گھروں میں چلی جاؤ تمہیں کچل نہ ڈالے سلیمان اور اسکا لشکر بے خبری میں اسکے بعد فرمایا۔

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا۔
(پ۱۹ سورۃ نمل ۱۹)

تو حضرت سلیمان علیہ السلام اسکی اس بات پر مسکرائے۔

(فائدہ) سلیمان علیہ السلام نے تین میل سے چیونٹی کی آواز سنی اگر حضرت سلیمان علیہ السلام دور سے چیونٹی کی آواز سن سکتے ہیں تو امام الانبیاء والمرسلین بھی اپنے گنبدِ خضریٰ میں ہمارا درود و سلام سن سکتے ہیں۔

Marfat.com

۲۔ قرآن پاک میں ہے عالم ارواح میں تمام روحوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز سنی۔ تفسیر روح البیان جلالین میں زیر آیت وَ اَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ۔ پارہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خانہ کعبہ بنا کر پہاڑ پر کھڑے ہوئے تمام روحوں کو آواز دی کہ اے اللہ کے بندو! حج کے لیے آؤ۔ احادیث میں ہے قیامت تک جو بھی پیدا ہونے والے ہیں سب نے وہ آواز سن لی جس نے لبیک کہا وہ ضرور حج کریگا اور جو روح خاموش رہی وہ کبھی حج نہیں کر سکتا یہاں تو دوری کے علاوہ پیدائش سے پہلے سب نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز کو سن لیا۔

(فائدہ) مقام غور ہے کہ اگر روحوں کے لیے دور سے سننا جائز ہے تو روح کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے ناجائز کیوں۔ یہ عجیب منطق ہے۔ اب دو احادیث صحیحہ سے ثابت ہو تا کہ سرور کائنات مفخر موجودات سرتاج انبیاء المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم قریب و بعید برابر سنتے ہیں۔

احادیث مبارکہ

۱۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ وَ اَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ	حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک جو میں دیکھتا ہوں وہ تم نہیں دیکھتے اور جو میں سنتا ہوں وہ تم نہیں سنتے۔

(مشکوٰۃ صـ۴۵۱)

۲۔ مصرعہ ثانی کے مطابق سابقاً حدیث اس سے ملالیں۔ اور یہ کمال ہمارے نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ایک معمولی امر ہے آپ کی رفیع الشان

Marfat.com

کا یہ کمال تو بچپن مبارک بلکہ شکم مادر کریمہ میں سے حاصل تھا۔

۳۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) مجھے آپکی نبوت کی نشانیوں نے آپکے دین میں داخل ہونے کی دعوت دی۔ آپ جب گہوارے میں تھے۔ چاند آپکے اشارے پر چلتا تھا۔ آپ انگلی سے جس طرف اشارہ کرتے چاند جھک جاتا حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں چاند سے باتیں کرتا تھا وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے سے بہلاتا تھا۔ حضرت عباس نے نے عرض کی آپ تو اس دن چھل روزہ تھے آپکو یہ حال کیونکر معلوم ہوا فرمایا چاند عرش الٰہی کے نیچے سجدہ کرتا میں اسکی تسبیح کی آواز کو سنتا تھا لوحِ محفوظ پر قلم چلتا تھا اور میں اسکی آواز کو سنتا تھا۔ حالانکہ شکم مادر میں تھا اور فرشتے عرش کے نیچے پروردگار کی تسبیح کرتے ہیں میں ان کی تسبیح کی آواز کو سنتا تھا حالانکہ شکم مادر میں تھا۔ (ملخصاً)

(خصائص کبریٰ ص ۵۳ ج ۱۔ زرقانی علی المواہب ج ۱ بیہقی ابن عساکر مجموعہ الفتاویٰ ص ۹۷ ج ۲۔ (عبدالحی لکھنوی)

(فائدہ) اس حدیث میں غور فرمائیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت سماعت کا یہ حال ہے کہ شکم مادر میں رہ کر لوح محفوظ پر چلتے ہوئے قلم کی اور عرش کے نیچے تسبیح پڑھنے والوں کی آواز کو سنتے تھے تو آج گنبدِ خضریٰ میں رہتے ہوئے ہم غلاموں کے درود و سلام کی آوازیں نہیں سنتے یقیناً سنتے ہیں۔

فریاد جو امتی کرے حال زار میں
نہیں ممکن کہ خیر البشر کو خبر نہ ہو

انتباہ:۔ جس ذات کی ابتدائی زندگی کا یہ حال ہے انکے آنے والے لمحات

Marfat.com

کا کیا کمال ہوگا جبکہ اللہ فرماتا ہے۔

وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی (پ ۳۰ والضحیٰ ۴)

بیشک پچھلی گھڑی پہلی سے بہتر ہے۔ اسی بنا پر ہمارا عقیدہ ہے کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم ہماری ہر فریاد سے آگاہ ہیں چنانچہ خود بھی اپنی شنوائی کا حال خود بتایا۔

۴۔ محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب دلائل الخیرات شریف کے خطبہ میں فرماتے ہیں۔ ؎

قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ اَسْأَلْتُ صَلٰوۃَ الْمُصَلِّیْنَ عَلَیْکَ مِمَّنْ غَابَ عَنْکَ وَ مَنْ یَّاْتِیْ بَعْدَکَ مَا حَالُھُمَا عِنْدَکَ فَقَالَ اَسْمَعُ صَلٰوۃَ اَھْلِ مَحَبَّتِیْ وَ اَعْرِفُھُمْ۔ (دلائل الخیرات)

حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپکے نزدیک اور آپ سے دور رہنے والوں اور بعد میں آنے والوں کے درودوں کا کیا حال ہے تو فرمایا کہ ہم محبت والوں کے درود کو خود سنتے ہیں اور انکو پہچانتے ہیں۔

لطیفہ: منکرین کمالات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم انبیاء اولیاء کے دور سے سننے کو شرک کہتے ہیں وہ شرک کی تعریف میں لکھتے ہیں کہ اللہ کی کوئی صفت غیر کے لیے ماننا تو بقول انکے نتیجہ نکلتا ہے کہ اللہ دور ہے (ورنہ شرک کیسا) وہ تو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ کما قال اللہ تعالےٰ نحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ (پ ۲۶ ق ۱۶

Marfat.com

اور ہم دل کی آگ سے اس سے زیادہ نزدیک ہیں۔

توحید یا توہین

ناظرین غور فرمائیں کہ انکے ایسے استدلال سے اللہ کی توحید مان رہے ہیں یا اس کی توہین کر رہے ہیں.

سچ کہا ہے کسی نے ؏

جب خدا عقل لیتا ہے تو حماقت آ ہی جاتی ہے.

چاند اشارے کا ہلا حکم کا باندھا سورج

۱۶-

واہ کیا بات شہا تیری توانائی کی

حل لغات

ہلا۔ مانوس از ہلنا بمعنی حرکت کرنا۔ لرزنا۔ مانوس ہونا۔ عادی ہونا۔ باندھا۔ پابند از باندھنا بمعنی۔ کسنا۔ جکڑنا۔ گرہ لگانا۔ لٹکانا مقرر کرنا۔ تھامنا۔ روکنا۔ گرفتار کرنا۔ اثر روکنا۔ نظم میں لانا۔ گھیرنا۔ ارادہ توانائی۔ زور طاقت۔

۱۶- شرح

اے حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وسلم چاند آپکے اشارے پر مانوس ہے اور سورج آپکے حکم کا پابند ہے۔ واہ سبحان اللہ اے میرے شہ آپکی طاقت اور آپکے زور بازو کا کیا کہنا۔

فائدہ:۔ چاند اشاروں کا مانوس گزشتہ شعر میں اسکی حدیث گزری ہے سورج حکم کا پابند ہے اسکے متعلق اسی شرح حدائق شریف میں متعدد مقامات پر بحث

Marfat.com

ہو چکی ہے تفصیل کے لیے فقیر کے دو رسالے معجزۂ شق القمر اور تحقیق رد الشمس کا مطالعہ فرمائیے۔

تنگ ٹھہری ہے رضاؔ جس کے لئے وسعت عرش
بس جگہ دل میں ہے اس جلوۂ ہرجائی کی

حل لغت وسعت۔ چوڑائی۔ گنجائش، ہرجائی۔ حاضر و ناظر وہ چیز جو ایک جگہ قرار نہ پکڑے جو آج اس کے پاس کل اسکے پاس لیکن یہاں یہ مراد نہیں۔

۲۔ شرح جس ذات کے لیے عرش الٰہی بھی تنگ جگہ ہے کیونکہ وہ ذات عرش میں نہیں سما سکتی۔ لیکن میری خوش قسمتی ہے کہ میرا دل اس محبوب کی قیامگاہ ہے

Marfat.com

مجموعہ

اوراد و وظائف

مشتمل

بر سورتیہ و قرآنیہ

و حدیثِ نبویہ

برکاتی پبلشرز کراچی

ضیاء الدین پبلی کیشنز کراچی

نزد شہید مسجد کھارادر

Marfat.com

امام احمد رضا
اور
ردِّ شیعہ

مولانا عبدالحکیم شرف قادری

بزمِ قاسمی برکاتی
۱۲۳ چھاگلہ اسٹریٹ کھارادر، کراچی

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com